آصف اللغات

جامع الفاظ مفرده و مرکبه و اصطلاحات فارسی و امثال و مقولهای عجم مترجم باسناد
متقدمین و متاخرین برای هر یک لفظ ترجمه با محاوره
زبان اردو م زباندانان هند

مؤلفه خان بهادر شمس العلما مولوی احمد عبد العزیز نائطی نواب عزیز جنگ بهادر وظیفه یاب جنس حضور

جمیع حقوق عام است پانصد
نسخهای این کتاب م وقف کرده ایم هر کس
اختیار دارد که بپابندی صحت عمده در تاب چاپ داده است ازین منتفع شود

سنه ۱۳۱۷ هجری — سنه ۱۳۲۵ فصلی

عزیز المطابع حیدرآباد دکن

اعزاز و شکرانہ اعزاز

اعزاز (۱) میں اپنی اس تالیف کی اعلیٰ کامیابی پر خداوند کریم کا شکرگزار ہوں اور یہ بات میرے لئے باعث افتخار ہے کہ اس کا نام میرے آقاے ولی نعمت حضور پرنور بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی کے مبارک تخلص کو اپنے سر پر لئے ہوئے ہے اور اس کا آغاز آپ ہی کی مبارک جوبلی چہل سالہ کی تقریب میں ہوا۔

(۲) میں ہز اکسلنسی لارڈ منٹو بالقابہم گورنر جنرل ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے براہ عنایت مجھکو اجازت عطا فرمائی کہ میں اس کتاب کا ڈڈیکیشن آپ کے نام نامی سے کروں۔ صاحب رزیڈنٹ حیدرآباد بذریعہ مراسلہ نشان ۴۲۵۰ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۹ء مجھکو اطلاع دیتے ہیں کہ ہز اکسلنسی آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اُن کو ایسی عالمانہ تالیف میں اُن کی یادگار قائم ہونیکا موقع دیا۔

اعانت | (۳) میں ہز اکسلنسی وائسرائے موصوف کا دل سے شکر گزار ہوں کہ آپ نے باجلاس کونسل یہ حکم فرمایا کہ مولف تحفہ کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے پان پان سو روپیہ کا آنریرم (صلہ تالیف) عطا کیا جائے۔

(۴) میں اپنے آقائے ولی نعمت اعلیٰ حضرت والی سلطنت دکن حضور پر نور سرکار نظام ادام اللہ اقبالہ کا شکریہ بجان و دل ادا کرتا ہوں کہ سرکار ممدوح نے حکم فرمایا کہ سلطنت آصفیہ کے شاہی خزانہ سے بھی مولف کو اس کتاب کی ہر ایک جلد پر جس جس طرح وہ شائع ہوتی جائے سات سو اسی روپیہ کی امداد عطا کی جائے۔

(۵) حیدرآباد کے امرائے عظام سے جناب نواب فخر الملک بہادر معین المہام صیغۂ تعلیمات و عدالت و کوتوالی و امور عامہ کی علم دوستی کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اپنے خانگی خزانہ سے اس تالیف کی ہر ایک جلد پر سو روپیہ کا اعزازی انعام مقرر فرمایا ہے۔

شکریۂ علی | (۶) اگرچہ اس کتاب کی ہر ایک جلد کے پانسو نسخوں کی طبع کا حقیقی صرفہ بقدر الف سکہ عثمانیہ ہے اور معاونین بالقابہم کی امداد کا مجموعہ بھی اسی کے قریب ہے۔ لیکن محض اس خیال سے کہ پبلک کو نفع پہنچے میں نے جملہ نسخہائے مطبوعہ کو بلا لحاظ اپنے نفع کے مع حق تالیف کتاب بلا کسی معاوضہ کے پبلک لائبریریز مدارس اور بعض شائقین و معاونین زبان فارسی کے لئے وقف

کر دیا ہے معزز ناظرین کتاب پر روشن ہے کہ یہ ۲۸ جلد کی کتاب ہے اور مؤلف کی ضعیفی کی وجہ سے بکمال اہتمام کے ساتھ سال بھر میں ایک اور کبھی ۲ جلد شائع ہوتی ہیں اور بظاہر مجھ کو صرف خداوند کریم سے توقع ہے کہ میں اس کتاب کی تکمیل اپنی باقی ماندہ عمر میں کرسکوں۔ وہو علیٰ کلِّ شیٍٔ قدیر۔

پبلک کا فدائی

احمد عبد العزیز نائطی

(خان بہادر شمس العلما نواب عزیز جنگ بہادر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بحمد اللہ کہ نوبت بہ نہمی جلد این کتاب رسید و بہ یمن دولت ابد قرار سرکار آصفیہ و بحسن التفات و قدر آقای ولی نعمت۔ قدر قدرت قوی شوکت۔ سلیمان منزلت اعلیحضرت حضور پرنور۔ بندگانعالی آصف جاہ سابع۔ نظام الدولہ نظام الملک والممالک میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ۔ جی سی۔ ایس۔ آئی۔ فرمان روای سلطنت آصفیہ مؤلف این کتاب را مشاہرۂ دو صد و پنجاہ روپیہ بصلۂ خدمات علمی ورای وظیفۂ حسن خدمات ملکی مرحمت گردید ادام اللہ اقبالہ و ضاعف اجلالہ ابداً

قصیدہ بمدح آقای ولی نعمت

تا بروی آتشین زلفش کشاید تارها ۔۔۔ از زبان شعلہ جای دود خیزد مارها
سبزۂ خط رستۂ تخم سیاہ خال اوست ۔۔۔ جز بر خسارش ز ریحان نشگفد گلنارها
از شگفت مسکن خالش کہ آب و آتش است ۔۔۔ آب حسرت در دہان دارند آتشخوارها
عاشقانش نقش دیوار اند در سودای زلف ۔۔۔ گل ز فیض موقلم جا کرد بر دیوارها

از دہانِ تنگِ او تنگ شکر دارد مذاق	تا دل ما یافت ذوق شکرین گفتار ہا
بلبلان صبح گرم نغمۂ تر در چمن	شبنم سبز تر نم ریزد از منقار ہا
عنکبوتی پردہ ہاے گلشن از جوش بہار	از مگس صد غنچہ نو گل کند در تار ہا
ساز و برگ صد ہزاران نغمہ می سازد نہال	از رگِ گل تار ہا و ز شاخ گل مزمار ہا
رہبر عشق تو در دشت جنون سازد چمن	قطرۂ خونش گل انگیزد ز نوک خار ہا
قطرۂ اشکم بتارِ گریہ از جوشِ بہار	گل برآرد از رگِ گل سبحہ از زنار ہا
کیست او کز بہر عہد اوست این جوش بہار	گریز — عندلیبان گرم نغمہ در بازار ہا
زانکہ مخصوص چمن نگذاشت گلزار آتشش	او نخواند رنگ و بو در گوشۂ گلزار ہا
گفتمش محبوب محبوب است ممدوح من	حلقہ در گوش شد از دلداریش دلدار ہا
تا کہ عثمان غنی آمد سر آرای ملک	غنچہ از گلہای گلشن گل کند دینار ہا
گاہِ بزم او را نظام الملک آصفجاہ نام	فتح جنگ آمد لقب در عالم پیکار ہا
مہرِ ذاتش آفتاب چرخ اورنگ دکن	ثابت از اعیانِ دولت ہستی سیار ہا
تا دل عالم بدست اوست رنگ آشنا	دیدۂ عالم نشد منت کشِ اغیار ہا
خسروا ذات تو چیز دیگر آمد در صفات	گرچہ بر اورنگ ہستی دیدہ ام بسیار ہا
تا چہ می بالد فلک بر آب نیسان بہار	ابر گوہر بار در دست تو دیدم بار ہا
پنجۂ خورشید نبود مایۂ ناز سپہر	سر زند بر فرق دستار تو از زر تار ہا
سلطنت را یک سر مو نیست پروای نگین	ذات والا بیت خبردار دز کار و بار ہا

شحنهٔ عدلت بجز انتظام دولتت — می کند بر نیت اقدام گیر و دار ها

شیر در عهد تو با بزغاله بازیی می کند — کبک و شاهین‌اند زیر دامن کهسار ها

همدرین عهد اند سربازان دولت سرفراز — همدرین دورند سرتابان بفرق دار ها

سرکشان از رعب اجلال تو استخفا کنند — عاجزان از یمن اقبال تو استظهار ها

زانکه عفو خسروی تر دامنان را دلنشین است — بر زبان دارند از رعب تو استغفار ها

آستینت دردمندان را دل آسائی بدست — قطره های اشک غم می چیند از رخسار ها

سلطنت رانان عالم چون صنوبر در چمن — در تماشای تو سر برکرده از دیوار ها

خاصهٔ بیداری عهد همایون مهد تست — خواب غفلت در دکن پیدا کند هشیار ها

هرچه از نخل ثنایت در حضورت باریافت — دانهٔ از خوشه و مشتی است از خروار ها

ای ولا خاموش و ز طول امل هشیار باش — گرچه داری از صفاتش در سخن طومار ها

(دعا)

جان من تن زن بجان تو که هنگام دعاست — تا دعای دولت آمد خاتم گفتار ها

هرچه آسانست بر اعدای او دشوار باد — داور آسان شود بر ذات او دشوار ها

تا بود گل در گریبان هواجویان شاه — بشکند در سینهٔ بدخواه دولت خار ها

بر سر عالم الهی تا قیامت زنده باش — برخورند از نخل اقبال تو برخوردار ها

آمین

(الف) بالا رفتن طاعت | مصدر اصطلاحی) بقول بحر بدرجۂ قبول رسیدن طاعت ۔ مؤلف گوید کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست و متعلق است از ـ ـ ـ ـ ـ

(ب) بالا رفتن کار | بقول بحر بمعنی نیک انجام یافتن کار است و بقول بہار پیش رفتن کار و (الف) ہم داخل ہمین تعمیم است ۔
(صائب ؎) مشو مقید ہمراہ گرچہ توفیق است ہ کہ از جریدہ روی کار عیسیٰ بالا رفت ہ (ابوطالب کلیم ؎) کار محنت گر درین رہ اینچنین بالا رود ہ رہ نوردان را ز زانو خار می باید کشید ہ مخفی مباد کہ بعض محققین لفظ بالا را درینجا بمعنی ششم گیرند کہ پیش است بلکہ معنی ششم را قائم کردہ اند ازہمین قسم استعمال بخیال ما در غلط افتادہ اند کہ ماخذ لفظ بالا بمعنی پیش تعلق مجازی ہم ندارد و درینجا ہم لفظ بالا بمعنی بلندی و رفعت است کہ ذکرش بمعنی پنجم گذشت کہ بلندی کار کنایہ باشد از کامیابی حالا تصفیہ این امر باقی ماند کہ از بلندی و پیش کدام یک را تفوق و مناسبت است با معنی حقیقی لفظ بالا یا [illegible] مجاز سخنوران نازک خیال تصفیۂ این کنند (اردو) (الف) طاعت کا قبول ہونا ۔ طاعت کا مرتبۂ اعلیٰ حاصل کرنا (ب) کامیابی ہونا ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ مقصد پورا ہونا ۔ مراد برآنا ۔ فتح پانا ۔

بالا صنوبر | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالۂ مظہر العجائب از اسمای معشوق است ۔ مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی قد مثل صنوبر دارندہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) بالا صنوبر ۔ یار کو کہہ سکتے ہیں جیسے سرو قد ۔

(ا) بال افشان | مصدر اصطلاحی ۔

(۴۸۵) (۲) **بال افشاندن** (۲) بمعنی طپیدن مرغ در دام
(۳) **بال افشانی**
یا طپیدن بسمل باشد و (۱) اسم فاعل ترکیبی
و (۳) حاصل بالمصدر (ظہوری سلمہ)
سہل باشد رشک بال افشان آزادان باغ
بہ بخت مرغابی کہ در دامست پرانداز ان کند
(ولہ سلمہ) ہمایون طائر دل ذوق
بال افشانی دارد ٭ دران بستان کہ از
پرہاے مرغان بال می روید٭ (ولہ سلمہ)
کردہ بر تارک ہماے بخت بال افشانے ٭
شاہباز دل بدام خط و خال انداختم ٭
(صائب سلمہ) کجا واصل باین بیدست
و پائی دل تواند شد ٭ چہ قطع رہ بال
افشانی بسمل تواند شد ٭ (اردو) (۱)
پھڑکنے والا۔ پھڑپھڑانے والا۔ (۲) پھڑکنا
پھڑپھڑانا۔ (مرغ کا دام میں یا بسمل کا
ذبح کے وقت (۳) پھڑک یا پھڑکن٭ توشت

بال افگندن مصدر اصطلاحی۔
بقول (جہانگیری در ضمیمۂ کتاب) و برہان
و رشیدی و جامع و بہار و انند (۱) کنایہ
از عاجز شدن مؤلف عرض کند کہ (۲)
بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال ریختن بمعنی
متعدی معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان دارند
حیف است کہ سند استعمال پیش نشد مخفی
مباد کہ چون پرندرا پر و بال ریختہ شود از پرواز
باز ماند و از ہمین است معنی اوّل (اردو)
(۱) عاجز ہونا۔ (۲) پر گرا دینا کسی مرض کی وجہ
سے۔ پر جھاڑنا کے سوا۔

(۴۸۶) **بالا کردن سر** مصدر اصطلاحی۔ برداشتن
سر باشد و بلند کردنش بعد مراقبہ یا دفع ندامت
و غیرہ لکہ متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا (ظہوری سلمہ)
سر از شرمندگی فردا ظہوری چون کند بالا ٭
نیاید روی دل از آرزوی غیر بر تابش ٭
(اردو) سر اٹھانا بقول آصفیہ سر اونچا کرنا

سر اونچا کرنا ۔ سر ابھارنا ۔

(الف) **بالاکشیدن** مصدر اصطلاحی
بقول بہار و بنقل نگارش (آنند) بمعنی قد
کشیدن **مؤلف** عرض کند کہ (قد کشیدن)
بقول بحر ظاہر و نمایان شدن و بہ تعظیم
برخاستن و خود بہار ہم بر معنی دوم قانع
پس اندرین صورت تعریف بالاکشیدن
اکتفا بر قد کشیدن نتوان کرد زیرا کہ ۔۔۔

(ب) **بالاکشیدن از آغوش** بمعنی
نشو و نما و پرورش یافتن در آغوش باشد
(صائب ؎) می کند در سایہ افگندن
کنون استادگی ٭ سرو بالائی کہ از آغوش
من بالاکشید ٭ و

(ج) **بالاکشیدن زنگ** بمعنی بلند
شدن زنگ است و کنایہ از ظاہر شدن نش
(صائب ؎) در دل من درد را نشو و نمای
دیگر است ٭ زنگ بر آئینہ ام چون سرو بالا
می کشد ٭ و ہمچنین

(د) **بالاکشیدن شعلہ** بمعنی بلند و تیز شدن
شعلہ باشد (آقا زمان واضح ؎) مرد را
پامال خواری می کند طغیان حرص ٭ شمع
کوتہ می شود چون شعلہ بالا می کشد ٭ و از
ہمین قبیل است

(ہ) **بالاکشیدن نخل و نہال** بمعنی
بلند شدن نخل و نہال (صائب ؎) نخل
بہتر در زمین نرم بالا می کشد ٭ سرفرازی
بیشتر چون خاکساری بیشتر ٭ (مسیح کاشی ؎)
دارد م گردون نہان در خاک چون بیج درخت
٭ لیک من ہمچون نہال تازہ بالا می کشم ٭
مخفی مبادا کہ از سند دوم مذکورہ بالا مصدر
اصطلاحی (بالاکشیدن کسی) ہم پیدا می شود
بمعنی بلند شدن قد کسی باین حال لفظ بالا
درین مصادر متعلق بمعنی پنجم اوست کہ گذشت
(اردو) (الف) ظاہر ہونا ۔ تعظیم کو اٹھنا

(ب) گودمین پلنا (ج) زنگ آنا ظاہر ہونا
(د) شعلہ بلند ہونا (ہ) نخل اور ہنہاں بلند ہونا

بالاگذاشتن پا مصدر اصطلاحی) بقول بہار کہ بر (پا بالاگذاشتن) نوشتہ بشتاب رفتن و دویدن (مخلص کاشی

ع) نیستی بیمار خود ای نالہ پا بالا گذار
در دل بیچارہ اش مسیحا کنی

پا مؤلف عرض کند کہ بسبیل مجاز متعلق بمعنی پنجم لفظ بالاست کہ از بر داشتن ہم بلندی پیدا می شود (اردو) پاؤں اٹھانا۔ پاؤں اٹھاکے چلنا۔ پاؤں اٹھاکے جانا۔ بقول آصفیہ۔ جلدی جانا۔ قدم بڑھاکر جانا۔ جلد چلنا۔ تیز رفتار ہونا۔

بالاگر اصطلاح۔ بقول برہان باکاف فارسی بر وزن پالاتر چوب بزرگ و ستون چوبی کہ در پوشش عمارت بالای آن تیر گذارند۔ صاحب جہانگیری بستون قائم

مؤلف عرض کند کہ با حقیقت این ہم بالا ذکر کردہ ایم (اردو) دیکھو بالا کے پہلے اور دوسرے اور تیسرے معنے

بالاگرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و وارستہ و بہار بمعانی مختلفہ می آید و ما این تعمیم را پسند نمی کنیم چنانکہ محققین بالا پسند کردہ اند یعنی (بالاگرفتن) را بمعانی متعددہ نوشتہ اند و اسنادش تعلق دارد با اضافت این مصدر بسوی چیزی و ہمین تخصیص از روی محاورہ مؤثر است بر معنی این مصدر چنانکہ در ملحقات می آید۔ بالجملہ بالاگرفتن (۱) بلند شدن و بلندی گرفتن۔ چنانکہ (بالاگرفتن آتش) و (بالاگرفتن صدا و شہرت) و (بالاگرفتن دولت) و (بالاگرفتن فتنہ) و (۲) چیزی بفریب و حیلہ حاصل کردن چنانکہ (بالاگرفتن چیزی از کسی) و (۳) رونق دادن چنانکہ

(بالا گرفتن دکان) و (۴) رونق و نظام
یافتن چنانکه (بالا گرفتن زمان) و (بالا گرفتن کار)
(۵) تفوق و ترجیح حاصل کردن چنانکه
(بالا گرفتن سرو) و (بالا گرفتن کسی) و
(۶) برداشتن و دور کردن چنانکه (بالا
گرفتن شیشه از جاسے) و (بالا گرفتن نقاب
از چهره و روی) (اردو) (۱) بلند ہونا
(۲) اثر البحانا (۳) رونق دینا (۴) رونق
پانا (۵) تفوق حاصل کرنا (۶) اٹھانا دور کرنا

بالا گرفتن آتش مصدر اصطلاحی ۔
بمعنی بلند شدن و بلندی گرفتن آتش است
وارسته و بہار و بحر ذکر این بر (بالا گرفتن
کرده اند مؤلف عرض کند که لفظ بالا
درینجا متعلق است بمعنی بخجش که گذشت
(صائب ــه) آتش سودای ما از چوب
گل بالا گرفت * شوخی این طفل پیش از
بستن گهواره شد * (ظهوری ــه)
مجنون بدو و آه سیه کرد خیمه * بالا گرفت
آتش ما خانه سوختیم * (اردو) آتش
بلند ہونا ۔ آگ مشتعل ہونا ۔

بالا گرفتن چیزی مصدر اصطلاحی
مصدر تعمیمی است برای تخصیص ہائی که
درہمین باب می آید و بمعانئی که ہمہ را انجا مذکور
شود چنانکه (بالا گرفتن آتش و شعله و صدا
و دکان وغیره لک بخیال ما تخصیص بہتر
است از تعمیم (اردو) کسی چیز کا بلند ہونا

بالا گرفتن چیزی از کسی مصدر اصطلاحی
وارسته و بہار و ہم صاحب بحر بر (بالا گرفتن
نوشته اند که شخصی را غافل کرده چیزی از
مال او ربودن است و وارسته و بہار
صراحت فرید کند که این را ہند (اکاس لینا)
گویند مؤلف گوید که چیزی بفریب و حیله
حاصل کردن از کسی باشد و متعلق بمعنی
یازدهم بالا و اصل این (بیا بالا گرفتن چیزی از کسی)

بود فارسیان در محاورہ خود موحدہ اول
را حذف کردند دیگر ہیچ (واستہ ؎)
طرز رعنائی و زیبائی بباغ ، سرو و شمشاد
از قدش بالا گرفت ، (مخلص کاشی ؎)
سرو در بار ندارد ز رعونت نقدی ، مگر
از قامت رعنای تو بالا گیرد ، (اردو)
دکن میں کہتے ہیں اُڑا لیجانا ، صاحب آصفیہ
نے (اڑانا) پر فرمایا ہے چرا کر لانا ، مفت
حاصل کرنا ۔ حاصل کرنا ۔

بالا گرفتن حدیث وصدا (مصدر
اصطلاحی ۔ بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی
بلندی گرفتن است (خواجہ شیراز ؎)
حدیث شوقم اے سرو صنوبر بالا بوصف تو
بالا گرفتہ است ، (بیدل ؎) قامتش
درس خموشی از نگاہ ما گرفت ، این حدیث
فتنہ از تار نظر بالا گرفت ، مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد از مشتہر شدن حدیث
وصدا وصیاز متعلق است بمعنی پنجم لفظ
بالا (اردو) صدا بلند ہونا ۔

بالا گرفتن دکان (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) ذکر این کردہ گوید کہ
بمعنی بلند گرفتن دکان و مانند آن مؤلف
عرض کند کہ بمعنی رونق دادن و بلند کردن
دکان است و متعلق باشد بمعنی پنجم لفظ بالا
کہ بجایش گذشت (میر خسرو ؎) لعل
او در دلبری استاد بود ، خط دکان را استاد
بالا گرفت ، (اردو) دکان کو رونق دینا

بالا گرفتن دولت (مصدر اصطلاحی)
بہار بر (بالا گرفتن) گوید کہ بمعنی قدر برافراختن
و جلوہ گر شدن مؤلف عرض کند بلندی
گرفتن دولت باشد متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا
کہ گذشت (میر معزی ؎) زین فتح تو کہ کردی
ملت گرفت قوت ، زین ملک تو کہ بردی
دولت گرفت بالا ، (اردو) دولت کا ترقی کرنا

بالا گرفتن سرو | مصدر اصطلاحی. (۳۳۳۲)
بمعنی تفوق و ترجیح و بلندی حاصل کردن
سرو باشد و این متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا
و داخل است در تعمیم (بالا گرفتن چیزی و کسی)
بہار بذیل (بالا گرفتن) باستناد میر خسرو
فرماید که عبارت از قد برافراختن و جلوه گر
شدن است (میر خسرو ؎) اگر سرو من در
چمن جا بگیرد ٭ عجب باشد ار سرو بالا بگیرد ٭
مقصود شعر اینست که اگر یار من در چمن برود
سرو را در راستی و بلندی تفوقی که بر دیگر درختان
باغ است باقی نمی ماند (اردو) سرو کا تفوق
حاصل کرنا۔ بلندی اختیار کرنا۔

بالا گرفتن شعله | مصدر اصطلاحی) بہار
بر (بالا گرفتن) گوید که بمعنی بلندی گرفتن است
مؤلف عرض کند که بمعنی تیز شدن و بلند
شدن شعله متعلق بمعنی پنجم لفظ بالا که بجایش
گذشت (بیدل ؎) ز امداد نفس بالا بگیرد
شعله قهرش ٭ به هستی بادیم افتاد بهچون
صبح دامانی ٭ (اردو) شعله کا بلند ہونا

(۳۳۳۴) **بالا گرفتن شیشه از جای** | مصدر اصطلاحی
بمعنی برداشتن شیشه از جائی و این متعلق
است مجازاً بمعنی پنجم لفظ بالا که برداشتن
هم داخل بلندی است صاحب بحر بر
(بالا گرفتن) بمعنی خارج کردن و دور کردن
نوشته (محمد قلی سلیم ؎) بی سببی نیست
همه گردش افلاک اینجا ٭ شیشه ترسم که
ازین میکده بالا گیرند ٭ (اردو) شیشه
اٹھا دینا دور کرنا (کسی جگہ سے)۔

بالا گرفتن فتنه | مصدر اصطلاحی) صاحب
تحقیق الاصطلاحات بر بالا گرفتن گوید که
بمعنی ترقی کردن است و بہار این را متعلق
به (بالا گرفتن کار) می فرماید مؤلف عرض
کند که بلند شدن فتنه ترقی کردن آنست
و (بالا گرفتن کار) رونق و نظام یافتن

کار است وخود بهار همدرانجا ذکر این معنی کرده
که می آید - باقی حال این متعلق است بمعنی پنجم
لفظ بالا که گذشت (رضی دانش ره) فقت
از رفتار طاؤس چمن بالاگرفت ٭ خوش خرامان
را بمشق جلوه مائل می کند ٭ (صائب ره)
دست بیداد فلک را زود کوته می کند ٭ فتنه
گر قامت رعنای او بالاگرفت ٭ (اردو)
فتنہ بلند ہونا -

بالاگرفتن فرد (مصدر اصطلاحی)
بهار بر (بالاگرفتن) ذکر این کرده گوید که
یعنی فرد جعلی دانسته از دفتر برآوردن و
از پایهٔ اعتبار فروافگندن مؤلف گوید
که سکندری خورده است و از معانی بالا
کار ندارد و آرسته این را متعلق کند بمعنی
(بالاگرفتن چیزی از کسی) که بجایش گذشت
و متعلق باشد بمعنی یازدهم لفظ بالا که بجا
مذکور شد (طاهر وحید ره) فردیست آفتاب
که مستوفیان چرخ ٭ از دفتر جمال تو بالاگرفته اند
٭ (اردو) فرد اٹھا لینا -

بالاگرفتن قطره (مصدر اصطلاحی)
بهار بر (بالاگرفتن) گوید که بمعنی بلندی
گرفتن است چنانکه (بالاگرفتن قطره) و فرمایند
که آری قطره ما دام که از دریا جدا است
قطره است و چون ترقی کرد یعنی بدریا پیوست
عین دریاست مؤلف عرض کند که عرض گشت
کردن و دراز شدن که قطره را بعد از انکه از
سحاب بر زمین افتد ترقی همانست که با
سیل بدریا رود - باقی حال متعلق است
بامعنی چهارم کلمهٔ بالا بر سبیل مجاز (حکیم زلالی
ره) چو قطره سوی او بالاگرفتم ٭ ره دریا
بی بهانه گرفتم ٭ (اردو) قطره کا بہنا
روان ہونا -

بالاگرفتن کار (مصدر اصطلاحی)
بهار ذکر این کرده گوید که رونق و نظام

یافتن کار است و صاحب بحر عجم بتبدیل (بالا
گرفتن) ذکر بمعنی رونق و نظام یافتن کرده
مؤلف عرض کند که بلندی کار. رونق
اوست پس لفظ بالا درینجا بر سبیل مجاز
متعلق به معنی پنجم اوست که بجایش گذشت
و آنانکه بالا را بمعنی ششمش آورده اند نزد
شان پیش رفتن کار است و نتیجه بخش شدنش
(قاسم گونابادی ؎) چو گل بر سر چمن جا
گرفت و چمن را ازو کار بالا گرفت (خواجه
شیراز ؎) شدم عاشق ببالای بلندش که
که کار عاشقان بالا گرفتست (انوری ؎)
زهی کارت از چرخ بالا گرفته حدیث
ز چین تا به صنعا گرفته (اردو) کام کا
رونق حاصل کرنا. درست ہونا. نتیجه بخش ہونا

بالا گرفتن کسی (مصدر اصطلاحی)

بہار ہر (بالا گرفتن) گوید که بمعنی قدر افراختن
و جلوه گر شدن است سندش ہر (بالا گرفتن
سرو) گذشت و بخیال ما تفوّق و ترجیح حاصل
کردن است و (۲) بمعنی حاصل کردن بلندی
هم چنانکه از کلام انوری پیدا می شود که بر
(بالا و پہنا گرفتن کسی) می آید (اردو)
(۱) تفوّق حاصل کرنا. ترجیح حاصل کرنا.
(۲) بلندی حاصل کرنا.

بالا گرفتن نقاب (مصدر اصطلاحی)

بہار ہر (بالا گرفتن) ذکر این کرده گوید که
بمعنی برداشتن و بالا کردن نقاب و امثال
آن مؤلف گوید که بلند کردن نقاب هم
به همین معنی آمده و درین اصطلاح تخصیص نقاب
نباشد بالجمله این هم متعلق است بمعنی پنجم لفظ
بالا که بجایش مذکور شد (مخلص کاشی ؎)
بخت بد رفته بخواب آه سپهر کجاست که
که نقاب از گل رخسار تو بالا گیرد (اردو)
نقاب بلند کرنا. نقاب اٹھانا.

بالا گرفتن نہال (مصدر اصطلاحی)

[illegible] ربر (بالاگرفتن) بلندی گرفتن نوشته و
از کلام طالب آملی سند آورده مؤلف عرض
کند که متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا که پیش
گذشت و این بمعنی بلند شدن نهال است
(رباعی) باز این سر بخت زده سودا گرفت
[illegible] سینه نهال آه بالا گرفت پیچید چنان لبنا بهم
دود نفس که کین دل تنگی رنگ سویدا گرفت
(اردو) نهال بلند ہونا۔

بالاگیر | اصطلاح | بقول صاحب جامع
[illegible] بالاگیر چوب بزرگ و شهتیر و ستون
[illegible] تحقیق غیر شهتیر گفته اند و فرماید
[illegible] بفتح کاف بر وزن بالاتر گفته گویا
[illegible] مؤلف عرض کند که مقصود
[illegible] اسم فاعل ترکیبی گیریم مرکب
[illegible] سر گرفتن و کلمهٔ گر را جزو
[illegible] گیریم پس در معنی بالاگر
[illegible] شهتیر اجاد اده ایم که قائم کننده
سقف است و صاحب سقف و در بیجا معنی
لفظی این بلندی حاصل کننده باشد فقط اگر
باعتبار صاحب جامع همین لغت مرکب را اصل
گیریم بالار که گذشت مخفف این بحذف کاف
فارسی و تحتانی است (اردو) دیکھو بالاگر

بالال (اصطلاح) بقول سروری سقف با شهتیر
و بقول برہان بمعنی بالار است که ستون و چوب پوشش
عمارت و بقول رشیدی و جامع مرادف بالار
و بتحقیق ما چنانکه به بالار گذشت مبدلش (اردو) دیکھو بالار

بالان بقول سروری و برہان و رشیدی و
ناصری (۱) بالنده و نمو کننده (خاقانی)
سرو بالان که ز بالین سرش آمد بستوه چو دایگان
راتن نالانش بسر باز رسید چو صاحب جامع
فرماید که اسم فاعل از بالیدن و بالانیدن و
صاحب نوادر بالودن و بالیدن را بمعنی
نشو و نما کردن و افزودن آورده گوید که
بال امر و اسم فاعلش و بالان مشدد (الخ)

مؤلف عرض کند که حقیقت مصادر ریجای خود شمی آید و در ینجا همین قدر کافی است که بالان بقاعدهٔ فارسیان امر مصدر بالانیدن اسم حال بالیدن تسامح بهار است و غلطی صاحب جامع که اسم فاعل از بالیدن و بالانیدن نگاشت ـ اسم فاعل بالیدن بالنده باشد و از بالانیدن بالاننده ـ فاعل (اردو) پھولنے والا بڑھنے والا ـ اسم حال ـ بالان بھی کہہ سکتے ہیں ـ

(۲) بالان ـ بقول سروری و برهان بمعنی جنبان و متحرک صاحب نوادر ـ بالاندن و بالانیدن را بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن ریش آورده بالان را بمعنی ریش جنبان نوشت مؤلف عرض کند که حقیقت مصادر ریجای خود شمی آید و در ینجا همین قدر کافی است که تسامح صاحب نوادر است که این را با ریش مخصوص کرده ـ باقی حال اسم حال است از مصدر بالیدن و در ینجا مجازاً بمعنی متحرک مستعمل شده [illegible] بازنا صنعت در انداز ده [illegible] بالان [illegible] ده تا نزد [illegible] (اردو) متحرک [illegible]

(۳) بالان ـ بقول سروری و جهانگیری و [illegible] و جامع و ناصری بمعنی دهلیز خانه (حکیم عنصری) [illegible] یکی راسته با حوج است باره [illegible] روضهٔ خلد است بالان [illegible] (شمس فخری) [illegible] مخالف ارچه که خود را [illegible] که زتاب آتش تیغش [illegible] شد [illegible] بالان [illegible] بماند [illegible] بناچار خانه و بالان [illegible] صاحب [illegible] فرماید که بدین معنی مراد [illegible] عرض کند که حقیقت [illegible] کنیم و صراحت [illegible] (اردو) دیکھو بالانه ـ

(۴) بالان ـ بقول سروری و [illegible] و جهانگیری [illegible]

برہان بمعنی تلہ کہ جانوران را بآن صید کنند
وگیرند ۔ صاحب رشیدی بذکر این معنی گوید
کہ ازینجاست کہ در مثل سائر است کہ کسی
کہ مجرب در امور باشد و بمصائب گرفتار شدہ
باشد آن را (گرگ بالان دیدہ) گویند یعنی
تلہ دیدہ و عوام بغلط (باران دیدہ) گویند
و ظاہرا بعضے بواسطۂ تغییر لہجہ بالان را
باران خواندند چنانکہ شائع است میان
را و لام و دیگران باران بمعنی دیگر فہمیدہ اند
و صاحب جامع ہمزبان رشیدی ۔ صاحب
ناصری بذکر قول رشیدی گوید کہ از کلام
نظامی باران فہمیدہ می شود چہ گرگان در
ایام زمستان و روز باران بجہت طعمہ
بیرون می آیند و بر سر راہ ہا و دیہہ ہا کمین
کنند و اگر چیزی بچنگ ایشان نیفتد ناچار
یکی از ہم جنسہای خود باجتماع ریختہ می درند
و بخورند (از ناصری سہ) دوش می رفتم

بکوی یار و بارانم گرفت ؎ در میان عاشقان
من گرگ باران دیدہ ام ؎ **مؤلف** عرض
کند کہ تلہ بقول برہان بفتح اول و ثانی غیر
مشدد و مطلق آنچہ جانور دران بقید در آید
(الخ) صاحب غیاث گوید کہ تلہ لغت ترکی
است نوعی از دام صیادان طیور کہ بخاک
پنہان کردہ شکار جانوران کنند و صاحب
کنز فرماید کہ لغت فارسی و در ترکی بمعنی آلہ
شکار مستعمل بالجملہ بالان بمعنی اسم جامد
فارسی زبان گیریم و جا دارد کہ مجاز معنی
اول باشد کہ چون این آلہ را بخاک پنہان
کنند شاید چنان بنظر می آید کہ زمین آنجا بالیدہ
و بلند است واللہ اعلم (**اردو**) بالان
ایک شکاری آلہ کا نام ہے جس کو خاک میں
چھپا کر جانوروں کا شکار کرتے ہیں ۔ مذکر
(۵) بالان ۔ بتحقیق ما امر حاضر است از
مصدر بالانیدن و بالاندن کہ می آید

شامل بر ہمہ معانیش (اردو) ہلا۔ حرکت دے۔ ہلانا کا امر حاضر۔

بالاندن بقول موارد جنبانیدن و حرکت دادن مرادف بالانیدن کہ می آید (حکیم سنائی سے) یک قصیدہ ہزار جا خواندہ ٭ پیش ہر سفلہ ریش بالاندہ ٭ و بقول نوادر جنبانیدن و حرکت دادن ریش و بقول صاحب انند مرادف بالانیدن و صاحب بحر بر بالانیدن فرماید کہ (۱) جنبانیدن و حرکت دادن و (۲) بالیدن و نمو کردن ہم (کامل التلفظ) و مضارع این بالاند مولف عرض کند کہ متعدی بالیدن است بمعنی اول و معنی دوم را بدون سند استعمال تسلیم نکنیم و مخفف بالانیدن۔ صراحت ماخذ بر بالانیدن می آید (اردو) (۱) ہلانا۔ حرکت دینا (۲) دیکھو بالیدن۔

بالاندہ بقول سروری و برہان جنبانیدہ و متحرک ساختہ سند این از حکیم سنائی بر بالاندن مذکور شد صاحب رشیدی بر بالیدن گوید کہ برین قیاس است بالش و بالندہ و بالیدہ و بالانیدہ و بالاندہ و بالان بمعنی نشو و نما کنندہ و فزایندہ مولف عرض کند کہ سبحان اللہ چہ خوش تحقیق بکار بردہ است و حقیقت جویان را الغلط آمد از حیرت نیست کہ این اسم مفعول است از مصدر بالاندن و معنی این حرکت دادہ شدہ و صاحب رشیدی سکندری خورد کہ این را متعلق بہ مصدر بالیدن کرد و بالش و بالندہ و بالیدہ و بالان را ہیچ تعلق از این نیست۔ بالش بجای خود می آید و بالندہ اسم فاعل بالیدن و بالیدہ بزیادت ہا بر ماضی بالیدن افادت معنی ماضی قریب و ہم مفعول کند و حقیقت بالان بجایش مذکور شد

للہ العجب چہ مایہ بی اعتنائی بکار بردہ اند
یترک این ہر بیان تفوق داشت کہ از مشتقات
بالاندن است چون تعریف غلط کردند چارہ
نبود جز این کہ عرض حقیقت کنیم (اردو)
ہلا یا ہے - ہلا یا ہوا -

(الف) بالانشین اصطلاح - (الف)
(ب) بالانشینی بقول آنند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ صدر نشین و صدر انجمن (صائب
ے) تلاش صدر در بیرون در نگذارد
خوش نشین است کہ بر بالانشینان بیشتر جا تنگ
می گردد (ظہوری ے) در گذشت وخاقان
بالانشینان دیدہ ام کہ ہر کجا بر سر کرسی گوئی نہم
عاشقت نشود (ب) صدارت باشد نیز بایست
بای صدر نشین ہر دو الف (ظہوری ے)
عیب بالانشینی دشمن نکو انسرمی نیست
لیست ہر دو (اردو) (الف) بالانشین
بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - صدر نشین
صدر مجلس - میر مجلس (ب) بالانشینی - صدارت
میر مجلسی - مؤنث -

بالانہ بقول سروری ہمان مرقوم کہ دالان
باشد و بعربی دہلیز صاحب جہانگیری گوید کہ
بمعنی بالان کہ مرقوم شد (حکیم سنائی در
مناقب ... کہ بعد ... اجل قوام الدین نوشتہ) کہ
قوام الدین کہ تخت و تاج خواص در بالای
عالیین منتظر قدر اوست و در بالانہ اسفل السافلین
چکار دارد ے) و بقول برہان و جامع بروزن
کاشانہ دہلیز خانہ - مخفی مباد کہ صاحب
منتخب بر دہلیز فرماید کہ مابین دروازہ و
اندرون سرا و دہلیز جمع آن و دالان
بقول برہان دہلیز خانہ و کوچہ سرپوشیدہ و
خان آرزو در سراج بر دالان گوید کہ دہلیز
خانہ و آنچہ بمعنی رواق و ایوان در ہندوستان
شہرت دارد غلط خواہد بود - مؤلف عرض
کند کہ اصل این بالان است کہ گذشت -

نون نسبت بر لفظ بالا زیاده کرده اند چنانکه چوبین و چوشن پس معنی لفظی بالان منسوب بفوق و بلندی و کنایه از کوچه سرپوشیده که پایین دروازه و اندرون سرا بود و متعلق از سقف مکان و ہاے ہوز در بالانه زائد پس بالانه مزید علیه بالان باشد (اردو) ڈیوڑھی۔ بقول آصفیه ہندی۔ اسم مؤنث۔ پاٹ دروازه۔ دہلیز

بالا نهادن پا مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی ذکر این کرده گوید که (بالا نهادن پا) بشتاب رفتن و دویدن بہار ہم (پا بالا نهادن) ذکر این کرده (صائب ؏) داغ ناسور هر اگر به دل صحرا نهند پا از خجالت لاله پا بر کوه پا بالا نهند۔ مؤلف عرض کند که متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالا (اردو) دیکھو بالا گذاشتن پا

بالائی بقول ضمیمه برہان بروزن والائی بمعنی (۱) جنبیدنی باشد و (۲) اسپ کندرو و (۳) اسپ بارگیر صاحبان انند و مؤید و ہفت بمعنی دوم و سوم قانع۔ مؤلف عرض کند که (بالائیدن) بمعنی جنبانیدن و حرکت دادن می آید پس بمعنی اوّل اسم مصدر و حاصل بالمصدر باشد بمعنی جنبش نه جنبیدنی و یای لیاقت بر غیر مصدر نمی آید و نسبت معنی دوم عرض می شود که پالائی به پای فارسی بمعنی سوم می آید و پالان بپای فارسی بمعنی پلاسی که بر پشت خر اندازند پس جا دارد که این را مبدل پالائی گیریم که پای فارسی بعربی بدل شود چنانکه اسپ و اسب و معنی دوم را مجاز معنی سوم که اسپ بارگیر سست و کندرو باشد برخلاف اسپ سواری که تیز روی می کند و عجبی نیست که فارسیان یای معنی سوم یای نسبت بر لفظ پالان زیاده کرده باشند و منسوب به پالان اسپی را نام کرده که بار کشد و اسپ کندرو مجاز آن (اردو) (۱) قابل جنبش اور ہلانا ہماری تحقیق

کے جنبش بقول آصفیہ - فارسی اسم مؤنث حرکت - تحرک - لرزش - چال - (۲) اٹھانا گھوڑا - مذکر (۳) لدو گھوڑا - باربرداری کا گھوڑا - مذکر - لدّو بقول آصفیہ ہندی - باربرداری کے لائق - بوجہ اٹھانیکے قابل وہ حیوان جو باربرداری کے کام آئے جیسے بیل - گدھا - گھوڑا - اونٹ - ٹٹو - خچر وغیرہ پس لدو گھوڑا کہہ سکتے ہیں -

بالانیدن بقول برہان وجامع و نوادر وانند بروزن خوابانیدن بمعنی (۱) جنبانیدن وحرکت دادن - صاحب نوادر فرماید کہ جنبانیدن وحرکت دادن ریش را و بقول بحر (۲) بالیدن و نمو کردن ہم (کامل التعریف) مؤلف عرض کند کہ ما اشارۂ این بر بالیدن کردہ ایم و آن مخفف این باشد و اسم مصدر این ہمان بالانی کہ بمعنی جنبش گذشت - مصدر اصلی است نہ جعلی و معنی دوم خلاف قیاس و محرر دقول صاحب بحر - طالب سند استعمال باشیم - معاصرین عجم بمعنی دوم بر زبان ندارند و این اصل باشد و بالیدن لازم این و بالانی کہ گذشت حاصل بالمصدر این ہم و بالان امر حاضر و بالاند مضارع این (اردو) دیکھو بالاندن -

بالا و پست اصطلاح بقول ضمیمہ برہان بمعنی (۱) فوق و تحت و (۲) کنایہ از آسمان و زمین و (۳) عالم دنیا - صاحبان مؤید و بحر بمعنی دوم و سوم قانع - صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ذکر ہر سہ معنی کردہ - مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم و سوم مجازی - و لفظ بالا دریںجا بمعنی پنجم اوست (اردو) (۱) بلندی اور پستی - مؤنث - (۲) آسمان و زمین (۳) دنیا - مؤنث -

(۴۸۴) **بالا و پہنا گرفتن کسی** (مصدر اصطلاحی)

بقبضہ آوردن بلندی وپستی وزمین وآسمان
واین مبالغہ ایست باظہار تسخیر کل کائنات
دنیا (انوری ؎) زمان وزمین را بساط
بکالت ہمچو خورشید بالا و پہنا گرفتہ بمعنی مبا
کہ این مصدر مرکب حاصل می شود از مصرع
دوم واگر بلحاظ معنی مصرع اول زمان وزمین
را بالانفراد گیریم مصادر (بالا گرفتن) بہ
معنی بلندی حاصل کردن و (پہنا گرفتن)
بمعنی کشادگی و وسعت حاصل کردن پیدا
می شود قائل (اردو) زمین اور آسمان
پر قابض ہونا۔ یہ ایک مبالغہ ہے۔ تسخیر
کل سے مراد ہے۔

بالاور اصطلاح۔ بقول سروری و
جہانگیری و برہان و رشیدی وجامع و مؤید
بفتح واو کوزۂ پرآب صاحب ناصری بر
کوزۂ آب قانع خان آرزو در سراج فرمایند
کہ ظاہرا بال دریجا بمعنی نشو و نماست و
آور بمعنی آرندہ یعنی چیزی کہ آدمی را نشو و نما
آرد و کوزۂ پرآب موجب نشو و نمای آدمی
است و در وجہ تسمیہ اینقدر کافی است
(انتہی) مؤلف عرض کند کہ کافی نیست
زیراکہ نشو و نما بخش ہر ذی روح حتی کہ
نباتات ہم آب است نہ کوزہ اگرچہ در بعض
ظرف از صفات مظروف کار گرفتن صحیح باشد
ولیکن بضرورت ہرگاہ برای کوزہ و صراحی
بصفت ذاتش کنایۂ بالاور درست می شود
پس ضرورت ندارد کہ گرہ را ناخن زنیم ما
می دانیم کہ بالا دریجا بمعنی حجم و وسعت یعنی
بلندی و کلمۂ ور بقول برہان افادۂ معنی
صاحب و خداوند و دارندہ می کند وقتی کہ
با کلمۂ ترکیب شود چنانکہ دانشور و تاجور
و امثال آن پس بالاور بمعنی صاحب بلندی
است کہ گردن صراحی و کوزہ بلند باشد
و آنانکہ در معنی این پرآب را بصفت کوزہ

درآوردہ اند غلط کردہ اند ما با صاحب مجمع اتفاق داریم کہ مجرد کوزۂ آب باشد۔ (اردو) صراحی۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث۔ شراب یا پانی رکھنے کا لمبی گردن کا چھوٹا برتن۔ جھجری۔ کوزہ۔

بالاوشیب اصطلاح۔ (۱) بمعنی بلندی وپستی است و (۲) کنایہ از آسمان وزمین مرادف بالاوپست (شیخ شیراز ﷫) بقدرت نگہدار بالاوشیب ٭ خداوند دیوان روز حسیب ٭ مخفی مباد کہ لفظ بالا در ینجا بمعنی بلند است (اردو) دیکھو بالاوپست کے پہلے دو معنے۔ (۳۳۴۵)

بالاہمت اصطلاح۔ بقول اننداج بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر ہائے ہوز وسیم مشدد وفتح تائے فوقانی بمعنی عالی ہمت وفراخ حوصلہ وکریم طبع۔ مؤلف عرض کند کہ دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست اسم فاعل ترکیبی است بمعنی ہمت بلند دارندہ وہمت بفتح ہا وتشدید میم بزبان فارسی زبان دارد مخفی مباد کہ ہمت لغت عربست بقول منتخب بالکسر وتشدید میم بمعنی قصد وآہنگ (اردو) بلند حوصلہ بقول آصفیہ (فارسی وعربی) عالی ہمت فراخ حوصلہ۔ فراخ دل سخی۔

بالاے بقول برہان بسکون یای حطی (۱) اسب جنیبت را گویند کہ اسب کوتل باشد و بقول جامع مرادف بالاد صاحب مؤید گوید کہ این گوید کہ افصح با بائے فارسی است وبحوالۂ زفانگویا فرماید کہ (۲) بمعنی افراسے و (۳) صافی کردن وصافی شود (۴) افراسیدہ و بحوالۂ قنیہ وشرفنامہ نویسد کہ بمعنی (۵) صافی کنندہ وصافی شوندہ صاحب ہفت بر معنی اول قانع (فردوسی ﷫) فرود آمد از کوہ بالاے خواست ٭ ہمان جامۂ خسروآرای خواست ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول تریخ علیہ لفظ بالاست کہ بجالیش گذشت

فارسیان بای زائد در آخرش زیاده کرده اند
دیگر هیچ و بلحاظ معنی دوم و سوم (اگر سند استعمال
بدست آید) توانیم عرض کرد که بالائیدن را
بهرهٔ دو تحتانی مصدری قرار دهیم بمعنی افزودن
و صاف کردن زیرا که بالائیدن بمعنی پنجم
بدین معنی نیامده تا بقاعدهٔ تبدیل نون را به
تحتانی بدل می کردیم و بمعنی صاف کردن
را از ماخذ این هیچ تعلق نیست بلکه (پالائیدن
به بای فارسی و بهرهٔ دو تحتانی بمعنی زیاده کردن
و صاف نمودن می آید پس مقصود زبانگویانش
(پالاے - به بای فارسی) باشد نه بای عربی
و نسبت بمعنی چهارم و پنجم عرض می شود که
آنهم به بای فارسی باشد و در بیان معنی
فاعلی هم غور نشده که بحالت ترکیب بدست
می آید نه بغیر آن فاعل (اردو) (۱) دیکھو
لفظ بالا کے پہلے معنے۔ (۲) تا (۵) دیکھو
(پالاے به باے فارسی)

بالاے بادمی کرد | مقوله صاحبان
تحفه و امثال فارسی ذکر این کرده از معنی
و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند
که فارسیان به بیان سریع السیری و جلدبازی
کسی استعمال کنند مخفی مباد که لفظ بالا درینجا
بمعنی پنجم اوست (اردو) ہوا پر سوار
ہوتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے (ہوا پر سوار
ہونا) کا ذکر فرمایا ہے۔ جلدباز۔ شتاب
کار ہونا۔ جانے میں جلدی کرنا۔

(الف) بالای پاردم گوز زدن | مصدر
(ب) بالای پاردم گوزیدن | اصطلاحی
(ب) بقول وارسته و بهار و اننداللغات و گزاف
زدن صاحب بحر ذکر (ب) باتفاق جوان سنج
گوید که (پاردم) به رای مهمله موقوف و دال
مهمله مفتوحه ران بند اسپ و گاو که از صاحب
زین و پالان است و بمعنی دمچی زین اسپ
هم (فوقی یزدی (الف) ب) همیشه گوز

به بالاے پار دوم زخم از عقل ۵ چو این خران
بزر و سیم افتخار ندارم ۵ مؤلف عرض کند
که کنایه باشد و (الف) که قائم کرده ایم موافق
سند است و (ب) بمعنی مرادف (الف) باشد و
لیکن از سند پیش کرده محققین بالا ثابت نیست
فارسیان در محاوره خود گوز زدن را بهتر
از گوزیدن دانند و بس (اردو) شیخی
بگھارنا بقول آصفیه ڈینگ مارنا. بزرگی
کا اظہار کرنا. دون کی ہانکنا. بڑائی مارنا.
لاف و گزاف کرنا ـ

(الف) بالای چشم ابرو گفتن	مصادر
(ب) بالای چشمت ابرو نگفتن	اصطلاحی

(الف) بقول وارسته (۱) حرف راست گفتن ـ
بیشتر در جائی که حرف راست و درست بر روی
مخاطب نتوان گفت یعنی با آنکه ابرو بالای
چشم است نمی توان گفت صاحب بحر نقل این
کرده و بقول بهار (۲) کنایه از حرف سهل
گفتن و (۳) اندک تعرض کردن (سالک
قزوینی ـــه) مه نوکے جگر دارد که گوید ۵
که بر بالاے چشمت ابرو ۵ (امیر بیگ
نظیری ـــه) شکایت چون کنم از جور چشم
فتنه انگیزت ۵ که گر گویم ترا بالاے چشم ابرو ست
می رنجی ۵ و خان آرزو در چراغ ذکر (ب)
کرده گوید که کنایه از اندک تعرض نه کردن
(طغرا ـــه) گل حیران گوید که در بالای چشم بیت
ابروست ۵ چشم نرگس را چو هرگز دیده ابرو
ندید ۵ صاحب بحر به نقل قول خان آرزو
صراحت کند که تای خطاب و نون نفی باشد
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی حرف راست
گفتن کنایه ایست و صراحت زائد را نه پسندیم
چنانکه وارسته کرده و معنی دوم بهار لغو محض
آنچه خان آرزو (ب) را قائم کرده و از
کلام ملا طغرا سندش آورده به پابندی استعمال
طغرا می پرسیم از و که نون نفی را درین مصدر

ازکجا پیدا کرد و تای خطاب را درین مصدر
چگونه قائم دارد و کلمهٔ در را چسان می گذارد
و نون نفی را ازکجا می آرد ـ شک نیست که
این مصدر اصطلاحی را از کلام طغرا پیدا کردن
و معنی بیان کرده‌اش آوردن حق اوست ـ
بالجمله ادعایش لفظاً و معنیً باطل واز کلام
ملا طغرا این مصدر اصطلاحی اصلا پیدا نمی شود
سکوت صاحب بحر خبر می دهد ازین که عیبش
را می پوشد و نمی داند که در غلط اندازی حقیقت
جویان می کوشد آفرین بر بهار که به پاس استاد
مصدرش را لفظاً قائم داشت و در معنی
تصرف خفیفی کرد که راست گفتن را سهل
گفتن نگاشت و مصدر منفی را گذاشت و
لیکن باعتبار معنی بیان کردهٔ خان آرزو
منفی را مثبت قرار داده به مصدر الف
نگاشت این است طبع آزمائی محققین با نام
و نشان و تحقیق و تصحیف فارسی زبان ـ

(اردو) (الف) (۱) سچی بات کہنا (۲)
سہل بات کہنا (۳) خفیف سا تعرض کرنا
(ب) خفیف سا تعرض نہ کرنا ـ واضح ہو کہ
تعرض پر صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے ـ
حائل ہونا ـ مزاحمت ـ

بالایک بقول ضمیمهٔ برہان پشتهٔ کوچک ـ
صاحب انند ہم بحوالهٔ فرہنگ فرنگ ذکر
این کرده مؤلف عرض کند که اگر سند استعمال
پیش شود توانیم عرض کرد که فارسیان کاف
تصغیر بر لفظ بالای زیاده کرده اند و یای
تحتانی پنجم ہم زائد است و لفظ بالا درینجا
بمعنی پنجم اوست یعنی بلندی و معنی لفظی این بلندی کوچک
خفیف و کنایه از پشتهٔ کوچک معاصرین [illegible]
زبان ندارند (اردو) چھوٹا سا ٹیلا ـ مذکر ـ

بالائی بقول سروری (۱) معروف و (۲)
اسپ جنیبت باشد کذا فی التحفه ـ بہار گوید
که چون نمد بالائی و خرج بالائی صاحب

فرہنگ، فدائی نسبت معنی اوّل صراحت کند
که بمعنی بلندی و رفعت است و از معنی دوم
ساکت **مؤلف** عرض کند که متعلق بمعنی
پنجم لفظ بالاست و در آخر این یای مصدر نسبت
و بمجاز بمعنی زیادتی ہم که داخل معنی اوّل و
متعلق بمعنی ششم لفظ بالاست چنانکه (بالائی
قیمت) بمعنی زیادتی قیمت (ظهوری سه)
کالا چه بالائی قیمت بچه پستی با صبر است
سبک بار خریدار گرانست بما و نسبت معنی
دوم عرض می شود که صاحب سروری سندی
که از فردوسی برای این معنی پیش کرده آن
است که بر لفظ (بالاے) بتحتانی واحد
در آخر گذشت پس خیال ما این است که
(بالاے) را کاتب سروری (بالائی)
نوشت و اگر سند دیگر برای اینمعنی بدست
آید توانیم عرض کرد که اصل این (اسپ
بالائی) است یعنی اسپی که بالاے اسپ
سواری یعنی علاوه و اسپ سواری باشد بعجم صه
عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱) بالائی
بقول آصفیه فارسی - بلندی - اونچائی - علاوه
اوپری - دوده کی ملائی - (۲) دیکھو بالا کے چھٹے معنے

بالائین بقول انندبحواله فرہنگ فرنگ بمعنی
منسوب به بالاست **مؤلف** عرض کند که
جزین نیست که یا و نون نسبت در آخر این
زیاده کرده اند (اردو) بالائی بمعنی منسوب بالا

(۳۳۵) **بال برآراستن پرند** مصدر اصطلاحی بمعنی
آماده پرواز شدن باشد (قاسم گونابادی سه)
ہمای ظفر صید فرخنده فال * بقربان ترکش
برآراست بال (اردو) آماده پرواز ہونا

بال برآوردن مصدر اصطلاحی - صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و از احسان
قمی سندی پیش کرده که به بال و پر برآوردن
می آید (اردو) دیکھو بال و پر برآوردن

(۳۳۶) **بال برآهیختن نسره** (مصدر اصطلاحی)

(۳۴۴۸)

کنایہ از بلند شدن نیزہ باشد (کمال اصفہانی ے) ہمچون کشف ببینہ سر اندر کشد اجل ز آنجا کہ نیزۂ تو بر آہیخت بال را ۔ بجمال ما لفظ بال دریں جا بمعنی مفہوم اوست ۔ کہ قد وقامت باشد و (بر آہیختن) بمعنی برکشیدن باشد مطلقاً پس معنی لفظی این برکشیدن نیزہ قد وقامت خود را و کنایہ از بلند شدنش (اردو) نیزہ کا بلند ہونا ۔

بال برافشاندن (مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از ظہوری سند آوردہ مؤلف عرض کند کہ ازین سند (بال طیاری برافشاندن) پیداست کہ بمعنی آمادۂ پرواز شدن باشد کہ بجائے خودش می آید ولیکن معاصرین عجم (بال برافشاندن) را ہم بر زبان دارند بمعنی (بال افشاندن) کہ گذشت (اردو) دیکھو بال افشاندن ۔

بال بہ بال پرند اصطلاح ۔ از قبیل قدم بقدم کسی باشد و مراد از سراپا پیروی پرند چنانکہ ظہوری گوید (ے) بال بہ بال ہما ہر سو نگاہم می پرد ۔ از تماشای جمالت دیدہ در رفتن گسیختہ بال است ۔ (اردو) بال بہ بال کہہ سکتے ہیں جیسا کہ قدم بقدم کہتے ہیں ۔ یہہ انسانون کے لئے ہے اور وہ پرند کے لئے ۔

بال بردوختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از اسدی طوسی سند آرد کہ بر (بال و پر بردوختن) می آید و مجرد بال بردوختن معنا و رد فایدہ نباشد (اردو) دیکھو بال و پر بردوختن ۔

بال برکندن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حقیقی است یعنی پر و بال طائر برکندن و دور کردن کہ طاقت پرواز

زائل شود۔ واز پرواز باز ماند واین متعلق
است بمعنی دوم لفظ بال (سعدی شیرازی
ے) کند جلوہ طاؤس صاحب جمال ؛ چہ می
خواہی از باز برکندہ بال ؛ (اردو) پر کھسوٹنا

بال بستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت واز ثانی شہدی
سند آوردہ کہ بہ (بال وپر پرواز بستن)
می آید فارسیان استعمال (بال بستن)
ہم برائے طیور کردہ اند کہ بمعنی قوت پرواز
زائل کردن است از بستن بال و پر
(ظہوری ے) چہ بینش است کہ این بال
بستگان دارند ؛ بچشم دام تو خوش کردہ اند
دانہ تو (اردو) پر باندھنا بقول آصفیہ
پرین ڈور باندھنا تاکہ جانور نہ اڑ سکے۔

بالبوس بقول انند و رشیدی و ناصری و (فرہنگ بسکون لام وضم با بحوالہ نسخہ میرزا)
ولایت قندہار را گویند صاحبان برہان وجامع گویند کہ بہمین معنی بجای باے ابجد پای
حطی ہم آمدہ صاحب برہان بہ قندہار فرماید کہ بہ فتح اول بر وزن شرمسار نام شہریست
معروف بعضی گویند کہ از ترکستانست وبقول بعض از ہندوستان بہار بہ قندہار گویند
کہ نام معبدی در گنگ بہشت کہ نام شہری است در حدود مشرق چنانکہ نظامی گنجوی
فرماید در سکندرنامہ (ے) دگر بارہ بر مرز ہندوستان ؛ گذر کرد چون باد بر بوستان ؛
از آنجا بمشرق علم بر فراخت ؛ یکی ماہ بر وشت بر کوہ تاخت ؛ از آن راہ چون دور برخ
تافتہ ؛ کز وپشت پای تپش یافتہ ؛ در آمد بہ آن شہر مینو سرشت ؛ کہ ترکانش خوانند
گنگ بہشت ؛ ہوائی درو دید چون نوبہار ؛ پرستش گہی نام او قندہار ؛ و فرماید کہ
اغلب کہ معرب است ودر اصل گندہار بر وزن خمدار بکاف فارسی ودال مخلوط الہا

که تلفظ آن بر غیر ہندی دشوار مؤلف عرض
کند که از جغرافیهٔ حال قندہار شہریست در
جنوب افغانستان ۔ داخل افغانستان وخارج
از ہند مقصود محققین ما بعد الذکر حزین نباشد
که عوض موحدهٔ دوم تحتانی گیریم چنانکه صاحب
برہان بالیوس را به یای حطی چہارم بہمین
معنی آورده وشک نیست که ہمین اصل است
صاحب کنز گوید که بالیوس به موحدهٔ اوّل و
تحتانی چہارم بترکی زبان وکیل دولت و
قنصل را گویند (انتہی) پس عجبی نیست که در
زمانهٔ باستان وکیل دولت را در ہمین شہر
مقام باشد وبہمین نام شہرت گرفت وعوام
ناواقف از ماخذ تحتانی را موحده دانسته
استعمالش بموحده کردند لہذا درین صورت
مفرس باشد (اردو) گندہار بقول آصفیہ
ہندی ۔ اسم مذکر ۔ شہر قندہار ۔ مؤلف
عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے قندہار
کو ترک فرمایا ہے ۔

بال بہم زدن مصدر اصطلاحی ۔ بال (۳۳۳۸)
وپر را باہم حرکت دادن تا گرد وغبار
بریزد وپرہا صاف وپاک شود (صائب
ع) می زنم بال بہم تا فتد آتش درین ٭
(اردو) پر جھٹکنا ۔

(الف) **بال پرواز** (اصطلاح)
(ب) **بال پرواز برآوردن** (الف) (۳۳۳۹)
بالی که ذریعهٔ پرواز باشد مرکب اضافی ۔
متعلق بمعنی دوم لفظ بال (صائب ه)
بال پرواز ہزاران چشم است ٭ از قناعت
پر کاہی که مراست ٭ (ب) حاصل کردن
وپیدا کردن پر وبال است برای پرواز
(ظہوری ه) دل برآورده بال پروازی
٭ کرده کنجشک صید شہبازی ٭ (اردو)
(الف) پر وبال ۔ بال وپر ۔ پر وپرزے
مذکر (ب) بال وپر نکالنا ۔ پر وپرزے نکالنا

اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے
(بال و پر نکلنا) پر یہی معنے لکھے ہیں۔

(الف) **بال تذرو** اصطلاح (الف) بقول بہار

(ب) **بال تذرو** کنایہ از ابر سپید کہ
ناگاہ از سیاہی پدید آید و باران آرد۔ صاحب
بحر گوید کہ پارچہ ابر را گویند۔ صاحب غیاث
بر (تذرو) بہ ذال معجمہ دوم گوید کہ بمعنی
خروس صحرائی است و بدال مہملہ نوشتن
و خواندن و بمعنی کبک گفتن خطاست و ہم
او بر (ب) فرماید کہ لکۂ ابر است و خان
آرزو در سراج (تذرو) را بہ ذال معجمہ
آوردہ گوید کہ مرغ معروف خوش رفتار
کہ اکثر در پای سرو گردد ازین جہتہ عاشق
سرو گویند کذا فی الرشیدی و بحوالہ قوسی فرماید
کہ تذرو تر نگ۔ مرغی است از جنس ماکیان
و خروس کہ در بیشۂ استر آباد و مازندران
بسیار باشد و بغایت خوش رنگ بود و فرماید
کہ اعتماد مؤلف بر قول قوسی است کہ
صاحب زبان است (الخ) (میرزا
جلال اسیر ؎) پر می زند چو بال تذرو شکاری
قدح ز موج ؎ بال تذرو دیدہ در آئینۂ
ہوا ؎ **مؤلف** عرض کند کہ تحقیق کامل
(تذرو) بجای خودش می آید اکثر محققین
فارسی زبان این را بذال معجمہ نوشتہ اند
و بعض شان بدال مہملہ ہم و کثرت بر ذال
معجمہ و ہمین قابل وثوق است پس این
اصطلاح را ہم بذال معجمہ عوض دال مہملہ توان
گرفت و جا دارد کہ در سند میرزا جلال ہم
ذال معجمہ باشد نہ دال مہملہ کہ محقق سندش ا
بضرورت خود نقطہ را حذف کردہ باشد
چنانکہ عادت اوست و جا دارد کہ کاتب
مطبع دست تصرف دراز کردہ حیف است
کہ ہر دو محققین اوّل الذکر صراحت حروف
نکردند بای حال مرکب اضافی است و اضافۂ

باشد نہ کنایہ کہ بال تذرو بمعنی حقیقی ہم وجود دارد (اردو) ابر کا ٹکڑا۔ مذکر۔

بالتیق بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار دریاے بالتک را گویند۔ مؤلف عرض کند کہ بالٹک کہ بہ تاے ہندیست (لغت انگلیسی) دریائی است کہ مابین شمال و مشرق جرمنی واقع است معاصرین عجم تای ہندی را بہ فوقانی بدل کردند و کاف را بہ قاف و براے اظہار کسرۂ تا بقاعدۂ ترکی تحتانی آوردند دیگر ہیچ (اردو) بالٹک زبان انگریزی میں ایک سمندر کا نام ہے جو جرمنی کے شمال و مشرق کے مابین واقع ہے مذکر۔

بال جنبانیدن مصدر اصطلاحی جنبانیدن صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ حرکت دادن بال و پر باشد و رسائی یافتن (اثیر اومانی ؎) فلکش گفت مرو پیش کہ آنجا کہ توئی ٭ مرغ اندیشہ نیارد کہ بجنباند بال ٭ (اردو) پر مارنا۔ بقول آصفیہ پرواز کرنا۔ اڑنا۔ دخل پانا۔ رسائی حاصل کرنا

بال خط استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی موے خط کہ بال بہ حیثیت اسم مصدر بالیدن بہ معنی نمو است چنانکہ ذکرش بر معنی ششم بال کردہ ایم (صائب ؎) دریائی رحمتی است کہ موجش ز عنبر است ٭ روی عرق فشان تو در زیر بال خط ٭ (اردو) خط کا موخط کا ابھار۔ مذکر۔ خط کی بلندی مؤنث

بال خواستن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سندیکہ پیش کردہ اش بال و پر خواستن بمعنی طلب بال و پر کردن پیداست نہ بال خواستن مخفی مباد کہ (بال و پر خواستن) کنایہ از ارادۂ گریز کردن باشد کہ بجای خودش می آید۔ (اردو) بال و پر چاہنا۔ گریز پر آمادہ ہونا۔

بال دادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که کنایه باشد از بلند کردن و بالا کردن
متعلق بمعنی ششم لفظ بال (صائب ؎) سنگ
و آهن را بهمت می توانم بال داد٭ صید
گر خواهم بشاهین ترازو می کنم٭ شاعر گوید که
اگر خواهم که بشاهین ترازو صید کنم یعنی اگر
خواهم که به دغل و فریب وزن جنس را کم
سازم همت من می تواند که سنگ و آهن
یعنی سنگ ترازو را بلندی بخشد تا در وزن
جنس کمی رود٭ (اردو) بلند کرنا۔

(الف) **بالدار** اصطلاح ۔ صاحب سفرنامه
(ب) **بال داشتن** بحواله سفرنامه ناصرالدین
شاه قاچار ذکر (الف) کرده گوید که بمعنی
پرواز است و صاحب آصفی ذکر (ب)
کرده از معنی ساکت مؤلف گوید که بلحاظ
(الف) که اسم فاعل ترکیبی است (ب) مصدر
است بمعنی با بال و پر بودن و لیکن از سند
آصفی بال و پر داشتن پیداست که بجای خودش
می آید (ارسلان مشهدی ؎) گرد سرت
گشتی و کردی طواف٭ کعبه اگر بال و پری داشتی
٭ مخفی مبادکه (الف) متعلق به معنی دوم لفظ بال
است که بجایش گذشت (اردو) (الف)
پر دار ۔ بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ پر والا ۔
اڑنے والا ۔ (ب) پر و بال رکھنا ۔

بال در سر کشیدن مصدر اصطلاحی صاحب
بهار عجم گوید که جناب سراج المحققین می فرمایند
که صحیح (بال بر سر کشیدن) است زیرا که حفظ سر
در صورت مذکور است پس لفظ در غلط کاتب
باشد و نزد آنکه بر دارش (بهار) گوید که لفظ در
بمعنی بر نیز آمده چنانچه (از عهده در آمدن)
بمعنی (از عهده بر آمدن) گذشت پس غلط
کاتب را دخلی نبود مؤلف آصف اللغات
عرض می کند که اگر غلط کاتب را دخلی نباشد
غلط سراج المحققین است که دخل در معقولات

بمحاورهٔ اہل زبان می دہد (باقر کاشی سہ)
دلیری کہ چون تیغ کین برکشد ؛؛ زبیمش ملک
بال در سر کشد ؛؛ خیال ما این است کہ سراج
المحققین و آرزو ہر دو
در ہر دو آرزو ہر دو
در ہر دو معنی جنگ کند و کسی از این ہر دو اصل
معنی اصطلاح را حل نمی کند للہ العجب
چہ مایہ احتیاط است و چہ رنگ تحقیق بہ تحقیق
ما (بال در سر کشیدن) خود و مغفر پوشیدن
است و این کنایہ باشد و کلمہ بال در اینجا
متعلق بمعنی دوم اوست کہ مغفر و قسم باشد
یکی آہنین و دیگری از پشم یافتہ کہ تیغ در و
کارگر نمی شود این است حقیقت (بال در
سر کشیدن) کہ موشگافی ہای ہر دو محققین ہند
ما ازمعنی اصطلاحی بہرہ نگرفتہ (اردو)
خود سر میں پہننا ـ

(۲۲۴۲) **بال دل** استعمال مرکب اضافی است
بمعنی دل کہ دل را بہ بال تشبیہ دادہ نظر
بحرکت دل ہمچو جناح طیور (ظہوری سہ)
بہ بال دل ظہوری بر سپہر عشق پروازی ؛؛
کہ کنجشک حضیض خود شمارد اوج عنقا را
؛؛ (اردو) بال دل ـ بترکیب فارسی
کہہ سکتے ہیں ـ اسم مذکر ـ دل کی تشبیہ
بازوی پرند کے ساتھ ـ

بال دمیدن استعمال ـ صاحب آصفی
بال روئیدن ذکر ہر دو مصادر کردہ
ازمعنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی پر
آمدن بال و پر است (ظہوری سہ) فروغ
آنچنان ازمشاغل دمد ؛؛ کہ از زاغ بال ہما
دمد ؛؛ (کمال اصفہانی سہ) بال مرغ طرب
از بادۂ رنگین روید ؛؛ داند این آنکہ ہوس سوی
دلش راہبر است ؛؛ (اردو) پر نکلنا ـ

بال ریختن مصدر اصطلاحی ـ صاحب
آصفی ذکر این کردہ ازمعنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بمعنی بے بال و پر شدن و افگندن

بال و پر بمعنی لازم و متعدی ہر دو (عرشی اصفہانی
ع) شدم آگہ کہ در دامت چرا خوار است
مرغ دل ⁂ چو دیدم ریختہ بال ملائک بر
سر کویت ⁂ (ظہوری ع) بجائی کہ بال افگنت
پرندہ ⁂ پرواز ہمت دعائی رساندہ ⁂ (اردو)
پر جھڑنا۔ پر گرنا۔ پر گرا دینا۔

(الف) بال زدن مصدر اصطلاحی۔
(ب) بال زن (الف) بقول بحر (۱)
بمعنی پریدن و بپرواز آمدن و بتحقیق ما (۲)
بال افشاندن پرند بسمل و مذبوح (شفائی
اصفہانی ع) در آرزوی ناوک او بال
می زند ⁂ صید حرم کہ زو نگردد شکار
کس ⁂ و (ب) بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بفتح زای معجمہ و سکون نون (۱) بہ
معنی پران و پرندہ و بلحاظ تحقیق ما (۲) مرادف
بال افشان (اردو) (الف) (۱) پر مارنا
بقول آصفیہ پرواز کرنا۔ اڑنا (۲) پر جھاڑنا
پر جھٹکنا۔ (ب) (۱) اڑنے والا (۲) دیکھو بال افشان

بال زین اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ و سکون تحتانی
و نون بمعنی بازوی زین مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است و فک اضافت
مستعمل و متعلق باشد با معنی اول لفظ بال
طالب سند استعمال باشیم (اردو) زین کے
بازو کا حصہ۔ بازوے زین۔ مذکر۔

بالست بقول جہانگیری و برہان و رشیدی
و ناصری و سراج با لام مفتوح بسین زدہ دو شتر
و بکر را گویند (مولوی معنوی ع) کیست
کہ از دمدمہ روح القدس ⁂ حاملہ چون مریم
بالست نیست ⁂ مؤلف عرض کند کہ این مرکب
است از دو لغت زبان سنسکرت کہ بال بہ
معنی دختر نابالغہ آمدہ و (ست) بفتح بمعنی
زور و قوت و روح و خلاصہ و خوبی و فضیلت
(کذا فی الساطع) پس فارسیان ازین ہر دو

لغت سنسکرت لغتی مرکب ساختند و براے
دوشیزہ و باکرہ استعمال کردند از کثرت استعمال
فتح سین مہملہ بلام نقل شد (اردو) باکرہ
بقول آصفیہ عربی - اسم مؤنث - دوشیزہ
کنیا - اچھوتی -

بال سمندر استعمال - مرکب اضافی است (۳۲۴۴)
بمعنی موی سمندر و متعلق بمعنی دوم لفظ بال -
(صائب ـــہ) آسودہ نیست پردۂ شرم
از نگاہ گرم ہا آتش حریف بال سمندر نمی شود
مخفی مبادکہ سمندر بقول برہان نام جانوریست
کہ در آتش متکوّن می شود و از پوست او کلاہ
و رومال سازند و از موی او جامہ بافند پس
فارسیان دریجا بال را بمعنی مو استعمال کردہ اند
و این لغت سنسکرت است کذا فی الساطع) (اردو)
بال سمندر - سمندر کے بال - مذکر -

بال سوختن استعمال - صاحب آصفی ذکرش
کردہ از معنی ساکت و از سند پیش کردہ اش
بال و پر سوختن پیداست کہ بجای خودش می آید
کہ بمعنی حقیقی است لازم و متعدی ہر دو -
(طغرای مشہدی ـــہ) قدح را زبس چہرہ افروختہ
بط بادہ را بال و پر سوختہ ہا (اردو) بال و
پر جلنا - بال و پر جلانا -

بالش بقول جامع و سروری (۱) معروف
و بقول برہان و ناصری بر وزن مالش آنچہ
زیر سر نہند - وارستہ نسبت این گوید کہ مرادف
بالشت است صاحب رشیدی فرماید کہ بالین
و بالش و بالشت و بالشک معروف از ینجاست
کہ چار بالش ملوک و اکابر بمعنی مسند و صدر
است صاحب ناصری فرماید کہ بالشک بالفتح
کاف بہمان معنی و بقول مؤید چیزیکہ ہنگام غلطیدن
بر زیر سر کنند و نیز آنچہ بدان تکیہ کنند چون
بدست نشینند ماخوذ از بالیدن خان آرزو
در سراج گوید کہ تحقیق آنست کہ بالین و بالش
و بالشت و بالشک ہمہ ماخوذ است از بالیدن

بمعنی افزودن و چون تکیه زیر سر موجب افزایش
فرش خواب است بطرف سر بدین نام موسوم
شد و گاهی پشت بدان کرده نشینند چنانکه
چهار بالش ملوک و اکابر چهار بالش از آن
گویند که سابق تکیه کلانی که حالا پس پشت
می دارند مرسوم نبود بلکه رسم آن بود که دو
تکیه بر پشت و دو بر یمین و یسار می داشتند
پس حقیقت چهار بالش همان چهار تکیه (الخ)
مؤلف عرض کند که حق اینست که بال بمعنی
پر طیور و جناح طیور که گذشت اسم مصدر بالیدن
و بالش حاصل بالمصدر رش که بر معنی دوم
می آید و درینجا مرکب از بال و شین نسبت بمعنی
منسوب به بال چنانکه بوتش منسوب به بوت.
صاحب قانون دستگیری ذکر شین نسبت
کرده و بالش را هم سند این آورده پس
بالش با شین نسبت کنایه باشد از تکیه که بالای
تکیه نهند. صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین ما
و اهل زبان بود صراحت کرده مخفی مباد که پشتیبان
و اهل ولایت این زمان هم پر و بال مرغان
را در بالش می کنند و می‌گردند و همین است
تعلق بالش با بال (و نازبالش) که می آید
تکیه نازکی که بالای بالش نهند فدائی صراحت
این هم فرموده و بالشک که می آید به کاف تصغیر
بالش کوچکی که زیر رخساره نهند و فی زماننا
سر بالش استراحت امرا مرسوم و بمشاهده ما
هم آمده و معاصرین عجم هم در خصوص با اشتقاق
و بالین بزیادت یا و نون نسبت بر لفظ بال
بمعنی منسوب به بازو و جناح تکیه نرمی که بر بالش
استراحت دو طرف نهند و لفظ بال درینجا
بمعنی اول اوست بمعنی بازو و مجازاً بمعنی
عام یعنی برای بالش زیر سر هم مستعمل شده و
بالشت مزید علیه بالش بزیادت فوقانی در آخر
و مرادف بالش چنانکه فرامش و فرامشت و
یادداش و یادداشت. محققین بالا کار از نزاکت

معنی و ماخذ نگرفته اند و اسپ و خر را یک تازیانہ
رانده خان آرزو که بالین و بالش و بالشت
و بالشک هر چهار را ماخوذ از بالیدن آورده
حق آنست که پی بحقیقت نبرده بالیدن ماخوذ
از بال است و این هر چهار اصطلاح هم از
همان لفظ بال مرکب پس قول خان آرزو
بعید از تحقیق است و هم او حقیقت چار بالش
را که بالا بیان کرده سکندری خورده یعنی پیغمبران
که دو تکیه پشت و دو تکیه یمین و یسار را
چار بالش نام کردند و اینقدر دفع دخل
کند که پیشینیان در پس پشت تکیه کلان نمی داشتند
چنانکه زمانیان بلکه بعوض آن دو تکیه پس پشت
می کردند (الخ) می پرسیم ازو که این واقعه
تاریخی را از کجا پیدا کرد چنین نیست که برای تکمیل
تعداد چار بالش مضمون خلاف واقعه را
تصنیف می کند معاصرین عجم با ما اتفاق دارند
که (چار بالش) بالش پشت و دو بالش یمین و
یسار و بالش زیرین را نام است و همین بالش
زیرین بر معنی نهم می آید چنانکه حکیم سنائی گفته
(ع) تا که بنشست خواجه بر بالش هیچ بالش
آمد نازد ربالش ها اینست تحقیق محققین
با نام و نشان و حقیقت جگر کاوی ما (اردو)
تکیه بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - بالش -
سرہانے رکھنے کی چیز -
(۲) بالش - بقول سروری نمو و افزایش
و بقول جامع و برہان بالیدن و نمو کردن
صاحب ناصری بذکر معنی اول گوید که بمعنی
بالیدن صاحب مؤید بحواله دستور فرماید که
بمعنی افزودن و بقول خان آرزو در سراج
حاصل بالمصدر بالیدن - سند این از حکیم
سنائی بر معنی اول مذکور شد مؤلف عرض کند
که ما با خان آرزو اتفاق داریم و طرز تعریف
جامع و برہان و ناصری را نمی پسندیم و صاحب
سفرنگ هم در (نامه ثبت و ختشور جمشید) بر

نقرۂ صد و پنجاہ و چار و در (سکندر نامہ سکندر)
در بیستی نقرہ ذکر این کردہ (امیر خسرو)
دگر گفت از خورشها تن چو سیر است یا در ان
بالش ز بالا یا از زیر است ۱۲ (اردو)
نمو - مذکر - افزایش - مونث بالیدن کا حاصل بالمصدر

(۳۳) بالش - بقول برہان و سراج و ہفت [illegible]
را نیز گویند کہ بر صندوقہا از تختہ و [illegible]
قفل بران گذارند صاحب جامع ہم ذکر
این کردہ مولف عرض کند کہ اگر سند
استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز
معنی دوم باشد یعنی چیزی است بر سر پوش
صندوق از آہن و مس وغیر ذلک درست
کنند کہ از سطح چوب بلند باشد و بوسیلۂ این
صندوق را مقفل سازند و آنرا در دکن
پڑک نام است و گاہی از زنجیر ہم ہمین کار
گیرند (اردو) چھپکا - بقول آصفیہ ہم
مذکر - صندوق وغیرہ کا چوڑا پترا جو کنڈی
مین آکر اُسے بند کر دیتا ہے مولف عرض
کرتا ہے کہ دکن مین اسی کو پڑک کہتے ہین
اُس آہنی یا برنجی کنڈی کا نام ہے جو صندوق
یا الماری یا دروازے مین اس غرض سے
لگاتے ہین کہ اسمین قفل لگا دین -

(۳۴) بالش - بقول برہان زری باشد بمقدار
ہشتمین صاحب ناصری گوید کہ این اصطلاح
مغل است خان آرزو در سراج گوید کہ
زری بمقدار ہشت مثقال و دو دانگ کہ
در قدیم نزد بادشاہان اتراک رائج بود -
مولف عرض کند کہ (بالش زر) اصطلاحی [illegible]
است بہمین معنی و (بالش نقرہ) ہم کہ می آید
و از مجرد بالش این سکۂ طلا و نقرہ را نتوانیم
گرفت تا آنکہ سند استعمال بدست نیاید و
بوجود سند توانیم عرض کرد کہ این سکہ ہم
بالیدگی دارد و متعلق باشد بمعنی دوم
حیف است کہ محققین ترکی زبان ازین ساکت

(اردو) ایک سکۂ طلا و نقرہ کا نام فارسی میں بالش ہے دیکھو بالش زر اور بالش نقرہ۔ مذکر

(۵) بالش بقول بہار بمعنی مسند و این مجاز است مؤلف عرض کند کہ زیر انداز مسند باشد کہ آن را بضرورت نرمی با پر ہای طیور یا پنبہ پر کنند و جزو مسند است و مجاز مسند ہم و با اشارۂ این بمعنی اوّل کردہ ایم واز کلام حکیم سنائی برای ہمین معنی سندی ہم بہ نحو مذکور (اردو) بالش بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر۔ آرام کی جگہہ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ فارسیون نے زیر انداز مسند اور مسند کو بھی بالش کہا ہے۔ وہ روئی یا پرون کا گدا جو نرمی کے لئے مسند کے نیچے بچھاتے ہین۔ (مذکر) صاحب آصفیہ نے گدا پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ گدیلا۔ توشک روئی دار بستر۔

بالش بزیر سر نہادن | استعمال بمعنی حقیقی و متعلق بمعنی اوّل بالش باشد۔ (۲۲۳۳)

(ظہوری ؎) می نہد خوش بالش نرمی بزیر سر مرا ٭ از خس و خاشاک کویش بستری می بایدم ٭ (ولہ ؎) بزیر سر وسیع را خواب مستی می نہد بالش ٭ ظہوری گر چنین افسانۂ جام و سبو گوید ٭ (اردو) تکیہ زیر سر رکھنا

بالش پا | اصطلاح۔ بہ فتح بای فارسی۔ بقول آنند و بہار تکیہ کہ بر پا در آن افگندہ باشند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی حقیقی دیگر ہیچ (اردو) پیرون کا تکیہ۔ مذکر۔ یعنے وہ تکیہ جسمین پیر رکھے ہوئے ہون

بالشت | بقول سروری و جہانگیری و دا[illegible] و جامع مرادف بالش و بقول برہان بالشتی کہ در زیر سر نہند (عماد الدین فقیہہ رباعی)
در چشم محققان چہ زیبا و چہ زشت ٭ منزل عاشقان چہ دوزخ چہ بہشت ٭ پوشیدن بیدلان چہ اطلس چہ پلاس ٭ زیر سر عاشقان

چه بالشت وچه خشت پلچیی کاشی ـه) باسر
بید و لتان و دولت نگرد و جفت اگرچه از پر و
بال هما سازند پر بالشت را ۞ مؤلف
عرض کند که ما حقیقت این بر بالش بیان
کرده ایم که این مزید علیه آنست بهار این
را بمعنی مسند هم آورده مشتاق سند استعمال
باشیم اگرچه همین معنی بر معنی پنجم بالش گذشت
وحقیقتش هم در آنجا مذکور (اردو) دیکھو
بالش کے پہلے اور پانچوین معنے۔

بالشت پر | استعمال - به فتح بای فارسی -
بقول بهار به سند ملا طغرا مرادف (بالش پر)
که گذشت مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
است (ملا طغرا ـه) صد مرغ دل بهتار
از بال خود کشد پر ها جائیکه آن پریرو بالشت
پر ندارد ۞ بخیال ما در مصرع دوم این لفظ
پر بالضم است مقصود شاعر این باشد که جای
که پریرو بالشت خود را پر و آگنده ندارد
مرغ دل بهتار خودش از بازوی خود پر می کند
تا بالش پریرو را پر کند ۞ قائل (اردو) دیکھو بالشت پر

بالشت پیل | اصطلاح - بقول بحر (۱) آنچه
در اوائل حال برای آموختن پیل نوگرفتار
از پنبه بمقدار تکیه کلان راست کنند و بادلی
دهند صاحب آنند بحواله غیاث وصاحب
غیاث بحواله شرح قران السعدین ذکر اینها
کرده مؤلف عرض کند که بالش کلانی که
بالای پشت پیل کنند برای سواری مصاحبین
هم تصدیق این کنند - مرکب اضافی است
و معاصرین عجم این را بر سبیل مجاز بمعنی (۲)
مطلق بالش کلان تر هم استعمال کنند مخفی
مباد که (بادلی دادن) بقول بحر دلیر گردانیدن
جانور شکاری است بسبب گیراندن جانور
دیگر - بخیال ما معنی اول و دوم فرقی ندارد
(اردو) (۱) وه بڑا تکیه یا گدی یا گدا
اور گدیله جسکے ذریعه سے نئے ہاتھی کو

سد ہاتے ہین اور اُسکی پیٹھہ پر ڈالکر سواری
کرتے ہین۔ مذکر (۲) مطلق بہت بڑا تکیہ۔ مذکر
بالشتچہ اصطلاح۔ بقول مؤید و بہت
بالشت خورد و صاحب انند گوید کہ بدون
فوقانی بالشچہ ہم بہمین معنی است مؤلف
عرض کند کہ کلمۂ چہ بقول برہان باخفاے
ثانی افادۂ تصغیر کند چون در آخر کلمہ آرند
ہمچون باغچہ و طاقچہ پس تکیہ کوچک باشد
و بس مرادف بالشتک کہ می آید و مرکب از
بالشت و چہ (اردو) چھوٹا تکیہ۔ مذکر۔
بالشتک بقول ضمیمۂ برہان (۱) مصغر
بالشت و (۲) چیزیست از پارچہ و جامۂ
پیچیدہ مانند بالشت کوچکی کہ بر استخوان
شکستہ بندند و فرماید کہ در مؤید بمعنی آخر
بالشنک آمدہ کہ بجاے فوقانی نون باشد
صاحب انند صراحت کند کہ بکسر لام و فتح
فوقانی است و بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی
اوّل قانع۔ صاحب مؤید بر بالشنک کہ
بہ نون پنجم می آید بذکر معنی دوم گوید کہ اگرچہ
در رسالۂ علمی بہ نون نوشتہ ولیکن این معنی
تقاضا می کند کہ مصغّر بالشت گیریم بفوقانی
پنجم مؤلف عرض کند کہ ہر دو درست
است بمعنی بالشتک بہ فوقانی و بالشنک
بہ نون زیرا کہ چنانکہ بالشت مزید علیہ بالش
است ہمچنین بالشن بہ نون آخر ہم مزید علیہ
بالش آمدہ پس کاف تصغیر بر ہر دو زیادہ
توان کرد بنابہ حال بمعنی اوّل تکیۂ خورد
و بمعنی دوم ہم شبیہ تکیۂ خورد کہ دو طرف
استخوان شکستہ قائم کردہ می بندند۔
(اردو) (۱) چھوٹا تکیہ۔ مذکر (۲) گدی
بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث وہ تہ کی ہوئی گدی
یا چوتہہ کپڑا جو کسی زخم یا فصد پر رکھہ کر
اوپر سے پٹی باندھ دیتے ہین۔
بالشتن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ

بضم لام و سکون شین معجمہ دعا کردن
در حق دیگری و بہمین معنی بہ سین مہملہ ہم
آمدہ مؤلف عرض کند کہ این مصدر یست
غریب کہ محققین مصادر فارسی ذکر این
نکردہ اند و نہ زبان عربی و ترکی و سنسکرت
وغیر ذلک ہم ماخذ این یافتہ نمی شود اگر
بمعنی پُر کردن می بود موافق قیاس بود کہ اسم
مصدر این بالش قرار رسید او ہم با معنی حالیہ
طالب سند استعمال باشیم معاصرین عجم بر
زبان ندارند بدون سند اعتبار را نشاید
(اردو) دعا کرنا کسی دوسرے کے حق مین

بالشیج | بقول ہفت بکسر لام و فتح جیم فارسی
مرادف بالشتچہ کہ بفوقانی ہیجم گذشت صاحب
شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ مرکب از بالش و چہ چنانکہ تعریفش بر
بالشتچہ گذشت (اردو) دیکھو بالشتچہ ۔

بالش زر | اصطلاح بقول جہانگیری ادر
(ضمیمہ) باصطلاح تاتار ہشت مثقال و
دو دانگ و بقول برہان و بحر مخصوص ہمین
طلا و فرماید کہ در قدیم نزد پادشاہان اتراک
مصطلح بود صاحب جامع فرماید کہ در
قدیم ہشت مثقال و دو دو دانگ طلا بود
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی خفیف
است محققین ترکی زبان ذکر این نکردہ اند
و ظاہراً نام سکہ طلا باشد بوزن مذکور کہ
ہیئت گذائیش بالش کوچکی را ماند و کنایہ
باشد (اردو) زمانۂ قدیم مین شاہان
ترک کا ایک طلائی سکہ تھا جس کا وزن
آٹھ مثقال اور دو دانگ اسی کا نام فارسی
مین بالش زر تھا۔ مذکر ۔

(۲۲۲۴) **بالش زیر سر نہادن** | استعمال ۔ ہمان
است کہ بر (بالش بزیر سر نہادن) گذشت
(ظہوری ؎) گسترانیم بہر طاقت بستر بتابی
بالش ہمواریئی زیر سر صحبت نہیم ؎ ۔

(اردو) دیکھو بالش زیر سر نہادن ۔

بالش عالی اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان کنایه از مسند عالی ۔ صاحبان بحر و ہفت و مؤید و رشید بر مسند عالی قانع مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و معنی لفظی این مسند بلند و ہیچ کنایه نیست و متعلق است بمعنی پنجم لفظ بالش که گذشت (اردو) مسند عالی مؤنث ۔

بالشک بقول برہان با کاف (۱) بر وزن بالشت و معنی بالشت است که در زیر سر گذارند و (۲) بفتح رابع مصغر بالش ۔ صاحب جہانگیری بر معنی اوّل قانع و بقول رشیدی مرادف بالشت صاحب جامع بذکر بالشت و بالشک فرماید که با تا و کاف و بکسر لام بالش معروف خان آرزو در سراج نسبت معنی اول فرماید که اگرچه بکسر لام و سکون شین و کاف نوشته اند در صورتی که سند آن بہم رسد ظاہراً در اصل مصغر بالش باشد که بسبب کثرت استعمال تحریفی در اعراب آن شده و در اصل بمعنی تکیۂ زیر سر است مؤلف عرض کند که بیچاره نمیداند که کاف زائد در آخر کلمه می آید چنانکه زلو و زلوک ۔ پرستو و پرستوک لہذا چرا بمعنی اول اشکالی پیدا کرده می خواہد که بر معنی دوم اکتفا کند حقیقت اینست که بمعنی اوّل مزید علیه بالش است چنانکه بالشت و بمعنی دوم مصغر بالش که اشاره این بر بالش ہم کرده ایم (اردو) (۱) تکیه ۔ مذکر (۲) چھوٹا تکیه ۔ مذکر ۔

بالش کج نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر (۱) خواب گران کردن و (۲) بمعنی نخوت و غرور بہم رسانیدن دیگری غیر از بحر ذکر این نکرد (بالین کج نہادن) بمعنی اوّل می آید و ہم برین قیاس این را ہم توان گرفت خلاف قیاس نیست که کجی بالش و بالین علامت گران خوابی است

که گران خواب بیخبری پہلو بدل کند و بالشش
بجای خود نماند۔ برای معنی دوم طالب
سند باشیم که معنی حقیقی ہیچ تعلق از نخوت
و غرور ندارد (اردو) (۱) گہری نیند
سونا۔ بقول آصفیہ نہایت غافل اور بیخبر
سونا۔ خواب خرگوش میں ہونا۔ سکھ نیند
سونا۔ (۲) غرور کرنا۔

بال شکستن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی باز و شکستن و پر و بال و
موی شکستن باشد بلحاظ معنی اوّل و دوم
لفظ بال (مسیح کاشی ﷺ) چشمت بدین
مژگان بر کباب دل ٭ بادی نزده که بال
سمند شکسته است ٭ (صائب ﷺ) پروانه
ببین ببال و پر تست زینهار ٭ مشکن مراکه
می شکنی بال خویش را ٭ (وله ﷺ) در آه
اختیار ندارد ندیدلان ٭ بال شکسته مانع پرواز
بیخبر نیست ٭ (اردو) بازو توڑنا۔ ٹوٹنا
پر و بال توڑنا۔ ٹوٹنا۔

(۴۴۴۵) **بالش گذاشتن بیخبری** استعمال بمعنی قائم
کردن بالش سر بر آن چیز (ظہوری ﷺ)
خوش آنکه پیش درت بسترم چنان افتد ٭
که بالشی بسر آستانه نگذارم ٭ (اردو)
تکیہ قائم کرنا۔ تکیہ رکھنا۔

بالشن بقول سروری بکسر لام (۱) ہمان
بالش مرقوم بمعنی اوّل (حکیم فرخی ﷺ) در خستا
رووه از دینار و از گوہر توانگر شد ٭ گوزن
از لاله اندر دشت با بالش و بستر شد ٭ صاحب
شمس بحواله ابراہیمی گوید که بفتح اوّل و کسر
سوم (۲) بمعنی آشنا۔ مؤلف عرض کند
که از سند بالا پیداست که بسکون شین معجمه
و نون است و حرف نیست که مزید علیه بالش
باشد چنانکه گذارش و گذارشن و به معنی
دوم تا آنکه سند استعمال پیش نشود اعتبار

را نشاید که معاصرین عجم به زبان ندارند و
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد (اردو) (۱) دیکھو بالش کے پہلے
معنے (۲) دیکھو آشنا۔

مصادر اصطلاحی

(الف) بالش نرم زیر سر گذاشتن

(ب) بالش نرم زیر سر نهادن

(ج) بالش نرم زیر کسی گذاشتن

(الف) و (ب) بقول بحر (۱) خوشحال گردانیدن
کسی را بطریق خوشامد و تمسخر بهار بذکر معنی
بالا گوید که از اہل زبان بتحقیق پیوسته که (۲)
بمعنی خوشامد کردن از راه تمسخر و ریشخند است
صاحبان برہان و جہانگیری و رشیدی ثبت
(ب) بر معنی اول قانع و صاحب سروری
در ضمیمه کتاب گوید که کنایه از خوشحال گردن
کسی را بفریب و خوشامد گفتن و غرور دادن
خان آرزو در چراغ بذکر (ج) فرماید که
خوشامد کردن و گوید که این از اہل زبان
بتحقیق رسیده (ظہوری(۱) ع) راحت بنهای
بالش نرم به زیر سر داغت از جگر ہا شگوف
عرض کند که از سند ظہوری معنی اول به ثبوت
میرسد و معنی دوم را تعریف صاحب سروری
حکم سند دارد که از اہل زبان است ولیکن
جدّت خان آرزو را نمی پسندیم که (کسی) را
داخل اصطلاح کرده میخواہد که موضوع
کتاب چراغ ہدایت را در ریشخند اندازد
وای بر محققی که (بالش زیر سر) را (زیر کسی)
قرار دہد۔ فتأمل۔ بالجمله معنی حقیقی این
(۳) تکیهٔ نرم را زیر سر کردن است و معنی
اول و دوم کنایه باشد (اردو) (الف)
و (ب) (۱) کسی کو خوشامد سے خوش کرنا
(۲) تمسخر سے خوشامد کرنا (۳) نرم تکیہ
سرہانے لینا۔ (ج) خوشامد کرنا۔

بالش نقره | اصطلاح۔ بقول جہانگیری
ہشت درم و دو دانگ باشد صاحب

برہان گوید کہ بہ بای تقدیم مخفف صاحبان جامع و بحر ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ترکیب اضافی است از تجلیل بالش زر نام سکۂ از نقرہ کہ وزن آن بمقدار ہشت درہم و دو دانگ است کہ در زمانۂ باستان مروج بود (اردو) ایک نقرئی سکہ جس کا وزن آٹھ درہم اور دو دانگ اور زمانۂ سلف میں مروج تھا اسکی تاریخی حالت معلوم نہ ہو سکی ۔

بالشنگ صاحب مؤید ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ این ہمان است کہ بہ بالشتک بہ فوقانی بجیم گذشت و ذکر ماخذ این ہم بہمانجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بالشتک ۔

بال طیاری برافشاندن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ از آمادۂ پرواز شدن است (ظہوری ۵) گہی کشادہ ز سم ہا دہان براہ خوری ٭ گہی ز بال برافشاندہ بال طیاری ٭ مخفی مباد کہ طیاری در اینجا بمعنی پرواز است و (بال پرواز برافشاندن) چیزی است کہ طیور قبل از پرواز جناح خود را بر می افشانند و این علامت آمادگی برای پرواز است (اردو) آمادۂ پرواز ہونا اڑنے کے لئے پر جھٹکنا ۔ پر تولنا ۔

بالغ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی بضم لام (۱) شاخ گاو خالی کردہ شدہ کہ بدان شراب خورند و بکسر لام پیمانۂ شراب (استاد عمارہ ۵) با چنگ سغدیانہ و با بالغ شراب ٭ آمد بخوان ما اگر خود خواجہ با صواب ٭ و فرماید کہ (۲) در نسخۂ میرزا مسطور است کہ بضم لام نام ولایتی است شمالی و بحوالۂ مؤید گوید کہ بہ بای فارسی و فتح لام است صاحب برہان بذکر ہر سہ معانی فرماید کہ معنی اول بگرجستان متعارف است

وبکسر ثالث هم بدین معنی آمده وبر (پالغ) به بای فارسی گوید که پیمانهٔ شرابی را گویند که از شاخ کرگدن وگاو واستخوان فیل وچوب سازند صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت از ترکستان است که آن را (خان بالغ) هم گویند صاحب جامع بمعنی اوّل قانع مؤلف عرض کند که (۳) در عربی زبان بقول منتخب بمعنی نیکو رسنده وجوان بحد مردی رسنده خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم گوید که این غلط است زیرا که ولایت نیست شهریست که دار الملک سلاطین خطاست بلکه (خان بالغ) است چنانکه از مطلع السعدین بوضوح می پیوندد (الخ) مؤلف گوید که درست می گوید ونسبت ماخذ عرض می شود که بقول معاصرین عجم اصل لغت که اسم جامد فارسی زبان است به بای فارسی است بمعنی پیاله وجام شراب واین مبدل پاتق ترکی است که قاف به غین بدل شد چنانکه آروق وآروغ بعض معاصرین ترک تصدیق پاتق کنند ولیکن صاحبان کنز ولغات ترکی از ین ساکت بای حالی پاتغ ... پالغ باشد که می آید بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه اسپ واسب وتپ وتب ومعنی دوم را وجه تسمیه معلوم نه شد که چرا این شهر را بدین نام موسوم کرده اند حیف است که معاصرین عجم از صفات این شهر خبر ندارند تا وجه تسمیه این از لفظ بالغ پیدا می کردیم وظاهر اً حقیقت (خان بالغ) است وخان بالغ که نام شهر بود مرکب توصیفی بمعنی خان نیک باشد مطلق ... آن شهر یا (خان بالغ) لقب کسی باشد که این را آباد کرده والله اعلم بحقیقة الحال نسبت معنی سوم همین قدر کافی است که فارسیان این لغت معرب را بترکیب خود استعمال کرده اند

کہ در ملحقات می آید از ینجاست کہ ما ذکرش کردیم (اردو) (۱) شراب کا پیالہ۔ مذکر
(۲) ایک شہر کا نام بالغ اور خان بالغ بھی ہے جو سلاطین خطا کا دار الملک تھا۔ مذکر
(۳) بالغ۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ رسا۔ پہنچنے والا۔ جوان۔ سیانا۔ پورا مرد۔

(الف) بالغ کلام اصطلاح۔ بہار
(ب) بالغ نظر ذکر (الف) کردہ از معنی ساکت و از فقرۂ ظہوری سند گیرد کہ در مدح ممدوح نوشتہ (و ہو ہذا) بالغ کلامان مدرسۂ سخن۔ طفلان مکتب زبان دانیش ٭ مؤلف عرض کند کہ مراد از پختہ کلام باشد و متعلق بمعنی سوم لفظ بالغ کہ گذشت و نسبت (ب) فرماید کہ آنکہ بہ اسعان ننگرد (صائب ؎) نیست صائب راغبی زافسانۂ عشق مجازی ٭ دیدۂ بالغ نظر بر اسجد طفلانہ منیست ٭ (والہ ہروی ؎) با او ہمہ کس زادۂ خود نیز نسنجد ٭ میزان چو تمیز آمدہ بالغ نظران را ٭ صاحب بحر ہم ذکر (ب) کردہ بخیال ما این ہم متعلق است بمعنی سوم لفظ بالغ کہ گذشت اسم فاعل ترکیبی (اردو) (الف) پختہ کلام۔ کہہ سکتے ہیں۔ یعنے وہ شخص جسکا کلام پختہ ہو (ب) بالغ نظر۔ بقول آصفیہ۔ غائر نظر۔ حقیقت بین

(الف) بال فشان اصطلاح۔ ہمان بال افشان و بال افشاندن کہ گذشت و بال
(ب) بال فشاندن افشانی حاصل بالمصدرش (صائب ؎) با قامت خمیدۂ جوان نتوان زیستن ٭ در زیر تیغ بال فشانی ز سبلت ٭ (اردو) دیکھو بال افشان و بال افشاندن

بال فشان کردن طائر بر فرق کسی مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از سایہ افگن کردن طائر بر سر کسی (ظہوری ؎) سایۂ رنگ ناز کم برد برش ز بال ٭ پر

بخت بفرقم ار کند بال فشان همای را (مخفی)
سیاد که از همین سند - بال فشاندن طائر بر فرق
هم بمعنی سایه کردن پرنده بر سر پیدا می شود
(اردو) پرنده کو سایه افگن کرنا ۔

بال فشان کردن مصدر اصطلاحی

طائر در قفس کنایه باشد از مقید
گردنش در قفس که پرندگان را در قفس از جزای
صحت پر و بال می ریزد (صائب ؎)
من همان روز ز بال و پر خود دست شستم
دست ؛ که درین تنگ قفس بال فشانم
کردند (اردو) طائر کو پنجره مین
بند کرنا ۔

بالقس بقول برهان بکسر قاف و سکون سین بی نقطه بزبان رومی رستنی باشد دوائی
اگر آن را بخایند و بر گزندگان افگنند در حال بمیرد و در عربی رجل الحمامه خوانند - و
ابوخلسا همانست - صاحب محیط بر رجل الحمام گوید که همان شنجار که معرب شنگال فارسی
و ساق الحمام هم نام دارد مؤلف عرض کند که همین لغت رومی بر زبان فارسیان است
و نا معریف این برابوخلسا کرده ایم (اردو) دیکھو ابوخلسا ۔

بال کاغذی اصطلاح - بقول تحقیق الاصطلاحات
به معنی بال سست باشد مؤلف عرض
کند که اگر (بال کاغذی) را اصطلاح قرار
دهیم معنی آن کنایه باشد از بازوی مصنوعی
(صائب ؎) ببال کاغذی عقل می پرم
صائب ؛ دران چمن که سمندر کباب میگردد
ولیکن از کلام صائب (ببال عقل پریدن)
بمعنی بلند پروازی کردن پیداست فتامل
واین من وجه متعلق باشد به (ببال دیگری پریدن)
که می آید (اردو) مصنوعی بازو مصنوعی پر سے بال کر

بالکانه صاحب سروری بحواله نسخه حسین وفائی
گوید که دریچه که از درون خانه بیرون را

توان دید و بیرونیان نتوانند که درون را
ببینند و بحوالهٔ تحفه گوید که مراد از دریچهٔ
آهنین باشد که چوبین را پنجره گویند و فرهنگی
که در فرهنگ به بای فارسی آورده (رودکی
ع)) بهشت آئین سرائی را بپرداخت٭
ز هر گونه دران تمثالها ساخت٭ ز عود تر
عنبر آستانه٭ درش سیمین و زرین
بالکانه٭ (کمال اسمعیل ع) ترسم ز بالکا
دیده برون جهد٭ این چند قطره خون که محل
وفای تست٭ صاحب برهان بذکر معنی بالا
گوید که دریچهٔ مشبکی که از طلا و نقره و امثال
آن سازند و بقول بعض بمعنی شبکه مطلقا. تنها
آنکه از آهن و برنج و غیره سازند و آنچه
از چوب و استخوان و امثال آن باشد پنجره
گویند صاحب رشیدی فرماید که مرادف
بارگانه. دریچهٔ مشبکی که از درون بیرون
توان دید و ببای فارسی اصح است و بقول

صاحب جامع پنجرهٔ آهنی و برنجی که مشبک
سازند خان آرزو در سراج بذکر قول برهان
قول رشیدی را نقل کرده گوید که آنچه ببای
فارسی اصح گوید وجه آن ظاهر نیست صاحب
برهان (پالگانه) را به بای و کاف فارسی دریچه
خانه گفته و صاحب رشیدی به (پالکانه)
به بای فارسی و کاف عربی گوید که غرفه است
و دریچه مؤلف عرض کند که اصل این (بادگانه)
به دال مهمله سوم که بجایش گذشت و صراحت
ماخذش همه را آنجا کرده ایم و درینجا همین قدر
کافی است که دال مهمله به لام بدل شد چنانکه
درغ و لغ مخفی مباد که بادگانه که بدال مهمله و
کاف فارسی گذشت و بالکانه که به لام و
کاف عربی زیر تعریف است و پالگانه
که به بای فارسی و لام و کاف فارسی می آید
هر سه مبدل (بادخانه) باشد و تعریفش
همان که به بادگانه مذکور شد و بقول محققین بالا

کہ دریجا بالاگذشت و پر پالگانہ ہم می آید
۔ و دریچۂ مشبّک را نام است و بس کہ بنای
آن برای نفوذ ہوا است قلب اضافت
خانہ باد آنچہ درینجا خای معجمہ بہ کاف بدل شدہ
است ہم قرین قیاس است چنانکہ خمان
و کمان و تلخ و تلک بعض محققین (پالگانہ)
را کہ بہ با و کاف فارسی می آید بکاف عربی
ہم نوشتہ اند تصفیہ آن بجای خودش کنیم
کہ ہر دو صحیح باشد و آنچہ صاحب رشیدی
(بارکانہ) مرادف (پالکانہ) نوشتہ اگر سند
استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ بتبدیل
است کہ رای مہملہ بہ لام و بالعکس بدل
می شود چنانکہ چپار و چپال بالجملہ ازین قدر
تحقیق متحقق شد کہ اصح بہ بای عربی است
نہ فارسی چنانکہ بعض محققین بدون غور بہ ماخذ رای
زدہ اند۔ این است حقیقت این لغت۔
(اردو) دیکھو بادگانہ۔

بال کشادن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ (۱) بمعنی بال و پر کشادن کہ
طائران بذوق مستی می بالند (سلیم طہرانی
ـہ) تذرو بال کشاید زشوق بر سر سرو
چنانکہ بر سر خوبان علاقۂ دستار ہ۔ و (۲) بمعنی
و سیر کردن (حافظ شیراز ـہ) عقاب جور
کشادہ است بال در ہمہ شہر ہ۔ کمان گوشہ
نشینی و تیر آہی نیست ہ۔ (اردو) (۱) پر
کھولکر حالت مستی مین گھومنا جیسے کبوتر اور
بٹیر اور سورا اور فیل مرغ گھوما کرتا ہے
(۲) اُڑنا۔ چکر لگانا۔ منڈلانا بقول آصفیہ
چیلون کا کسی مردار کے گرد اڑتے پھرنا چکر
لگانا گھومنا۔ (آتش ـہ) منڈلا رہے
ہین کیون یہ ہما چیل کی طرح ہ۔ شاید وہان
سگ سے مرا استخوان گرا ہ۔

بال کشیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب

آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که از سند پیش کرده اش (بال و	پر کشیدن در آب) پیداست که بجای خودش می آید (اردو) دیکھو بال و پر کشیدن در آب۔

بالکون اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) بالاخانہ و (۲) مهتابی۔ صاحب بولچال بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ مفرس (بال کنی) است کہ در لغت انگلیسی مهتابی را گویند مخفی مباد کہ مهتابی در فارسی زبان بقول غیاث عمارتی کوچک کہ بر لب حوض برای سیر مهتاب سازند و بقول بہار عمارتی بلند مسطح بی سقف خواہ از گچ و سنگ و خشت خواہ از خاک کہ پیش ایوان یا در میان صحن سرای و باغ سازند برای نشستن و سیر مهتاب (الخ) مؤلف عرض کند کہ بال بمعنی فوق و بالا و بمعنی ہشتمش گذشت و کون بضم اوّل و سکون ثانی بقول برہان بمعنی نشستگاہ پس اگر این را ترکیب بال با کون قلب اضافت گیریم معنی لفظی این نشستگاہ بالا و کنایہ از بالاخانہ و مهتابی باشد اندرین صورت ہیچ ضرورت ندارد کہ این را مفرّس گیریم و (بال کنی) در انگلیسی زبان بمعنی بالاخانہ و بارہ جا و بر آمدہ (اردو) (۱) دیکھو بالاخانہ۔ مذکر (۲) مهتابی۔ بقول آصفیہ ایک اونچا بڑا۔ کھلا ہوا کٹھہرے دار چبوترا جو اکثر محل کے سامنے یا صحن باغ میں چاندنی کی بہار دیکھنے کے لئے بنا دیتے ہیں۔ (مؤنث)۔

بال گرفتن مصدر اصطلاحی) صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و از سند پیش کردہ	اش بال و پر گرفتن پیداست کہ بجای خودش می آید و مجرد بال گرفتن بر زبان معاصرین عجم نیست (اردو) دیکھو بال و پر گرفتن
باالله رفتن مصدر اصطلاحی۔ (الف) بقول ضمیمہ برہان و بحر کنایہ از بتکلف خانہ رفتن	

(ب) باللّٰه رو (ب) (۱) بقول مؤید بحوالهٔ تاتارخانی بمعنی برو بمکتب مؤلف عرض کند که (۲) اسم فاعل ترکیبی هم یعنی بمکتب رونده. مخفی مباد که در مدرسه های سلف تعلیم عقائد و فقه مقدم بود و اکتساب دیگر فنون ضمیمهٔ آن ازینجاست که (باللّٰه رفتن) که بمعنی حقیقی سوی خدا رفتن است کنایه شد از رفتن بمدرسه که اکتساب علم واقف می کند اردو (اردو) (الف) مدرسہ جانا (ب) (۱) مدرسہ جا۔ (۲) مدرسہ جانے والا۔

بال ماهی اصطلاح۔ بقول صاحب رہنما بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار پرِ ماهی که هردو طرفش باشد صاحب بول چال هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و متعلق بمعنی دوم لفظ بال (اردو) پرِ ماہی۔ مچھلی کے پر۔ مذکر۔

بال ملائک استعمال۔ مرکب اضافی است بمعنی جناح و پرهای فرشتگان ظهوری ؎ نمی بالیست در بال ملائک شعله سر دادن چه حد من که سوزم آتشت را خام میدانم (اردو) فرشتوں کے پر۔ مذکر۔

بالنده بقول برهان وصفت واننده برزبان سازنده هرچیز که آن بالیده و تنومند شده باشد و بعربی نامی خوانند و بقول رشیدی بمعنی نشو و نما کننده و فزاینده مؤلف عرض کند که اسم فاعل مصدر بالیدن است که می آید و تعریف برهان برای بالیده باشد نه بالنده و ضرورت نداشت که مشتقات بالیدن را ذکر کنیم. نمیدانیم که محققین نازک خیال چه نزاکت در معنی خیال کرده اند که جویای کعبه را به ترکستان برده اند و ما ذکر این را به ترکش ازین وجه ترجیح دادیم که غلطی تعریف را ظاهر کنیم (اردو) نشوونما کرنے والا اچھلنے والا۔ بالیدن کا اسم فاعل

(۷۷۵۰) **بال نفس** استعمال۔ مرکّب اضافی است کہ فارسیان بال را بمعنی ورم گرفتہ اند و بہ تحقیق ما اسم مصدر است کہ ذکرش بر معنی ششمش کردہ ایم و این متعلق بہ ما نست (ظہوری ع) کند شعلہ ہای درونی کبابش ؎ ببال نفس گر فغان بر نپر دش (اردو) سانس کا پھولنا۔ حاصل بالمصدر۔ سانس نالی کا ورم جس سے سانس چلتی ہے۔

بالنگ بقول سروری بفتح لام (۱) جنسی از ترنج بزرگ باشد بغایت نازک کہ مربا کنند (لسحق اطعمہ ع) بہ شیخ وسیب مفتی و ریواس محتسب ؎ بالنگ شد کلو و ترنجش شیر گشت صاحب جہان بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) جنسی از خیار ہم کہ آنرا (بادرنگ) نیز خوانند صاحبان جہانگیری و جامع ذکر ہر دو معنی کردہ صاحب رشیدی بر معنی اوّل قانع خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل فرماید کہ قوسی بمعنی ترنج بزرگ آوردہ پس آنچہ رشیدی بر مطلق ترنج قانع است محلّ تامّل و معنی دوم ہم ذکر کردہ مؤلف عرض کند کہ کلمہ با مخفف باد است و لنگ مبدّل رنگ چنانچہ چنار و چنال پس بالنگ مخفف و مبدّل (بادرنگ) است کہ بہر دو معنی بالا گذشت و آنچہ خان آرزو با کلام قوسی بر قول صاحب رشیدی تامّل کند می پرسیم از و کہ چرا بر (بادرنگ) خود او بر مطلق ترنج قناعت کرد۔ شاید تحقیقی کہ درین لغت لفظاً را و یافت بخیال ما ذکرش ترنج را معنی بزرگ کرد تحقیق ما این است و اتفاق محققین اہل زبان ہم کہ ترنج بسیار نازک و شیرین را فارسیان بالنگ گفتہ اند و ہمین است تعریف صاحب جامع (اردو) دیکھو بادرنگ کے پہلے اور دوسرے معنے۔ دیکھو ازنگ و باتس۔

بالنگبویه بحث این بر بادرنگبویه گذشت و مخفّف این بالنگویه که بحذف موحّده می آید (اردو) دیکھو بادرنگبویه و بالنگویه۔

(الف) بالنگو (ب) بالنگویه (الف) بقول برهان بکسر ثالث وسکون رابع وکاف فارسی به واو رسیده دوائی است که آن را بادرنجبویه خوانند ودر عربی بقلة الترنجیه صاحب رشیدی فرماید که بالنگو و بالنگویه همان بادرنگبویه که گذشت و گوید که تخمی که اکحال پیش عطاران به بالنگو معروف است تخمی دیگر است از ریاحین و بالنگو نیست و بالنگو همانست که بر بادرنگبویه مذکور شد خان آرزو در سراج بذکر هر دو لغت فرماید که در برهان (الف) را بکسر ثالث گفته و آن خطاست صاحب محیط که محقق مفردات طب است بر (بالنگبویه) گوید که همان (بادرنجبویه) و بر (الف) فرماید که نوعی از ریحان است و در بو شبیه به (بادرنجبویه) و سبز مائل به سفیدی و برگ آن بی کنگره ولی تشریف و تخم آن دراز تر از تخم ریحان و در افعال قریب به شاهسفرم و گرم و تر در آخر اول و مقوّی قلب و جهت خفقان و رفع توحش و اسهال معوی و دموی با گلاب مجرب (الخ) مؤلّف عرض کند که پریشان بیانی محققین در شکل انداز د همین صاحب محیط بر افرنجمشک نوشته که این را بشیرازی بالنگوی خودرو گویند و بر بالنگو هیچ اشارهٔ افرنجمشک نکرد و در اینجا (الف و ب) را مرادف نگیرد و پس (ب) را مخفّف و مبدّل (بادرنگبویه) دانیم که دال مهمله و موحّده هفتم حذف و رای مهمله به لام بدل شد چنانکه چنار و چنال و (الف) ریحانی دیگر

تشبیہ بہ (ب) کہ اسم معروف تخم آن را صاحب مخزن الادویہ بالنگا گوید و صراحت کند
کہ فارسی این تخم بالنگوست و متحقق نشد کہ بالنگو لغت کدام زبان است و لو مفتوح بیبوست
کہ اسم این در دیگر السنہ چیست اگر این را لغت فارسی گیریم توانیم عرض کرد کہ واو نسبت
بہ بالنگ زیادہ کردہ اند کہ در بو مشابہ بالنگ است چنانکہ ہند۔ ہندو و آنچہ
صاحب رشیدی نسبت (الف) گوید ہمین قدر است کہ اصلش بالنگبو بود و نسبت
(ب) فرماید کہ اصلش بالنگبویہ بکثرت استعمال بای موحدہ از ہر دو حذف شد (اردو)
(الف) سبزہ کی ایک قسم اسکی بو مثل بادرنگبویہ کے ہوتی ہے جس کا اردو نام معلوم
نہ ہوسکا اور صاحب مخزن الادویہ نے بالنگا پر اس کا اشارہ کیا ہے اور فرمایا ہے
کہ بالنگو کے تخم کو بالنگا کہتے ہین (ب) دیکھو بادرنگبویہ ۔

بالو بقول جہانگیری بواو معروف (۱) دانہای
سخت کہ بر اعضای آدمی بر آید و درد نکند
و پختہ نشود و آنرا آزخ نیز نامند و در بعضی
از ولایات فارس و عراق عجم گوک خوانند
و بتازی ثولول و بترکی گوبیک و بتبریزی
سکیل و بہندی مسا گویند (شمس
فخری ص) بروی ہر کہ روشن نیست
چشمش ٭ بود مقلہ چشمش درچو بالوہا و
(۲) برادر را نیز خوانند۔ صاحب برہان
بذکر معنی اول نسبت معنی دوم گوید کہ برادری
کہ از یک مادر و یک پدر باشد و در (۳)
معنی آواز حزین ہم آمدہ صاحب رشیدی
بذکر معنی دوم نسبت اول فرماید کہ بائے
فارسی مشہور تر است صاحب جامع متفق
با برہان در ہر سہ معانی صاحب سواد السبیل
فرماید کہ بالو بہ لام مشدد بالیطالیانی گوہی

وگره را گویند مؤلف عرض کند که خان آرزو
در سراج به نقل معانی برهان قناعت کرده و
از ماخذ بحثی نکرده ما نسبت معنی اوّل عرض کنیم
که واو تصغیر با نسبت بر کلمهٔ بال زیاده
کرده اند چنانکه دخترو و پسرو و هندو و بال
بمعنی ورم یا فربهی گذشت پس معنی لفظی این
ورم یا فربهی خفیف یا منسوب بورم یا فربهی
و کنایه از آژخ و نسبت معنی دوم عرض می شود
که بال بلغت سنسکرت کودک و طفل را گویند
پس بزیادت واو نسبت بران کنایه باشد
از برادر حقیقی و شک نیست که این را مفرس
گیریم و بمعنی سوم مبدل بالا است که بزبان
زند و پا زند فریاد و فغان را گویند که می آید
بای فارسی بموحده و الف به واو بدل شود
چنانکه اسپ و اسب و تاغ و توغ فتامل
(اردو) (۱) دیکھو آژخ (۲) حقیقی بھائی
مذکر (۳) فریاد و فغان ـ مؤنث ـ

بالوا بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ مرضی
است که ازان ناخن بریزد ـ دیگر کسی
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و ظن
ما باشد که مرض طلقیه را فارسیان بالوا گویند
صاحب اکسیر اعظم گوید که طلقیه مرضی است
که ناخن مانند ابرک سفید و براق شود و سبب
او فی سبب بشکند بسبب استیلای یبوست
بران و سببش قلت خون است بجهت
ضعف جگر و یا نقصان غذا و یا فساد آن
و نشف رطوبات بحرارت خارج از اعتدال
و بقول انطاکی سبب آن سردی و خشکی است
که تکثیف و حبس کند (الخ) حیف است که
سند استعمال پیش و وجه تسمیه هم معلوم نشد
ـ اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو)
فارسیون نے بالوا مرض طلقیه کو کہا ہے
جسکے عارض ہونے سے ناخن جھڑ جاتے ہیں ـ

بالوازه بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ

بادپیچ را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که جا دارد که این را مبدل بالواسه گیریم که به سین مهمله عوض زای هوز می آید بمعنی تار که مقابل پود است و بادپیچ هم ریسمانی است که بران نشینند و در هوا آیند و روند لیس اسم جامد فارسی زبان باشد به تبدیل سین مهمله به زای هوز همچون سمار دغ و زمار دغ و عجبی نیست که اصل این بال وزه باشد مرکب از بال که بمعنی پر مرغ یا جناح است و وزه در لغت عرب بمعنی بط آبی آمده فارسیان زای مشدد را به تخفیف خوانند و برای سهولت تلفظ الف زاید بعد واو آورده یای نسبت در آخرش زیاده کردند معنی لفظی این منسوب به بازوی بط آبی که طاقت جست و پرواز دارد دیگری نتواند که تیز بال شود و همین قدر است حرکت بادپیچ در هوا والله اعلم بالحقیقة بحاله

(اردو) دیکھو بادپیچ -

بالواسه بقول جهانگیری بالام موقوف تارها را گویند که بجهت بافتن مهیا ساخته باشند و آنرا تانه نیز خوانند و بقول برهان و جامع بروزن شاه کاسه بمعنی تار که مقابل پود است خان آرزو در سراج ذکر این بخاموشی کند و از ماخذ ساکت مؤلف عرض کند که لفظ بال بلغت سنسکرت بمعنی موی انسان است و فارسیان هم (بال سمندر) بدین معنی گفته اند چنانکه گذشت پس اصل این (بال آسا) بود الف ثانی از جزو دوم (آسا) بدل شد بواو چنانکه آلغونه و آلغوسه معنی لفظی این مثل موی و کنایه از تار (اردو) تانا بقول آصفیه اسم مذکر تار بخلاف پود وه طولانی تار جسے جولاہون نے بننے کے واسطے ترتیب دیا ہو -

بالوانه بقول برهان بروزن آسمانه

(۱) مرغکی باشد کوچک و سیاه که شیرازیان
آنرا آواشه گویند صاحب جامع بذکر معنی
اول فرماید که (۲) بر وزن خاکیانه پرستوک
صاحب مؤید نسبت معنی دوم بحواله لسان الشعرا
فرماید که مرغکی است مقدار کنجشکی سیاه و پلید
کوتاه پای بر درخت و دیوار نشیند و
اگر بر زمین نشیند بدشواری پرواز کند
و بحواله شرفنامه گوید که بهمین معنی با یای
حطی آمده چنانکه می آید - خان آرزو در
سراج بذکر معنی اول فرماید که در برهان
بالوایه بفتح تحتانی بر وزن چارخایه بمعنی
پرستوک آورده و اغلب که هر دو یکی است
و یکی ازین دو تصحیف - مؤلف عرض کند
محقق با نام و نشان حق تحقیق ادا نکرد و طرز
بیانش تقاضای تحقیق کند معاصرین عجم با ما
اتفاق دارند که پرستوک بر زمین کم نشیند
وجهش می نشیند جناح خود را بلند و ارتفاع در
پریدن زحمت نگیرد و چون بر درخت و دیوار
می نشیند جناح را بلند نکند که هوای ارتفاع بلند
معین جناحش می شود و هم او گوید که عادت
(واشه) مبدل (باشه که گذشت) همچنین
است و او زنهار بر زمین نباید الا بر دیوار
و شاخ درخت ها معلوم می شود که در جناح
او هم فطرةً نقصی است یا حکمتی که بال الشینی را
بقیمت این هر دو ودیعت کرده اند پس معنی
لفظی این محافظ جناح باشد که بال بمعنی جناح
گذشت و آن بمعنی نگهدارنده و نگهبان و
های هوز در آخرش زائد - ازین قدر تحقیق
که ما کرده ایم ماخذ این متقاضی آنست که
(بالوانه) به نون را صحیح گیریم و (بالوایه)
به تحتانی ششم که می آید مبدل آن که نون
با تحتانی بدل شود چنانکه اونج و اویج این
است حقیقت این لغت که خان آرزو به
آسانی گفت که درین هر دو یک تصحیف باشد

(اردو) (۱) دیکھو باشہ (۲) دیکھو افسرگر۔

بالواہ بقول صاحب ضمیمۂ برہان پرندہ ایست کہ آنرا بعربی خطاف گویند صاحب مؤید بجواہر ادات گوید کہ مرادف بالوایہ پرندہ ایست کہ آنرا فرشک نام است و بعربی خطاف وبحوالہ شرفنامہ فرماید کہ بالوایہ بہ تحتانی عوض نون ہم آمدہ و گوید کہ بابای فارسی ہم کہ ہر سہ لفظ مشترک است و آن مرغکی است ہمچون گنجشک سپید و سیاہ کوتاہ پای بر درخت و دیوار می نشیند و چون بر زمین نشیند بدشواری پرد مؤلف عرض کند کہ مخفف ہمان بالوانہ بحذف نون وحقیقت این ہمہ را انجا مذکور (اردو) دیکھو بالوانہ۔

بالوایہ صاحبان جہانگیری و برہان و مؤید ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این بر (بالوانہ) بیان کردہ ایم کہ این مبدل آنست (اردو) دیکھو بالوانہ۔

(۲۲۵۵) **بال و پر** استعمال (۱) بال و پر ہر دو بمعنی واحد گیریم یا بال بمعنی جناح و پر بمعنی ریش بائی حال فارسیان برای طیور استعمال این ہر دو لفظ بیکجا کنند و بقاعدۂ خود با مصادر فارسی مرکب ہم سازند چنانکہ در ملحقات می آید (۲) مجازاً بمعنی طاقت چنانکہ در (بال و پر جستجو) می آید (صائب ؎) حسن خون عالمی می ریزد از بالای عشق ☆ ذوالفقار شمع از بال و پر پروانہ است (اردو) (۱) بال و پر۔ پر پرندے۔ مذکر۔ طیور کے پر و بال (۲) طاقت۔ مؤنث

(۲۲۵۶) **بال و پر بر آوردن** مصدر اصطلاحی بمعنی پیدا کردن بال و پر و قوت پرواز گرفتن است (احسان قمی ؎) ہر حرف ہمچو مور برآورد بال و پر ☆ تا نامہ ام بہ آن بت شیرین زبان رسید ☆ (اردو) بال و پر پیدا کرنا۔ بال و پر نکالنا۔ پر پرزے نکالنا۔ اڑنے کے قابل ہونا۔ صاحب آصفیہ نے اس کے لازم (بال و پر نکلنا)

کا ذکر کیا ہے۔

(۳۴۵۳) **بال و پر برانداختن** (مصدر اصطلاحی)۔ فرو ریختن بال و پر باشد یعنی متعدی و دست از پرواز شستن و از پرواز باز آمدن (ظہوری ؎) اوج پروازشان اگر بکمال نرسد بال و پر براندازند (اردو) بال و پر گرا دینا۔ پرواز سے باز آنا۔

(۳۴۵۴) **بال و پر بر دوختن** مصدر اصطلاحی۔ بستن پر و پال است و از پرواز باز داشتن (اسدی طوسی ؎) خدنگ الف از خم نون ناوال برون راند و بر دوختش پر و بال مخفی مباد کہ در بعض نسخ پر و بال را (ہر دو بال) نوشتہ محاورۂ زبان پر و بال را می پسندد۔ (اردو) پر سی دینا۔ پر باندھنا۔ پرواز کے قابل نہ رکھنا۔

(۳۴۵۵) **بال و پر بستن** استعمال۔ پرہای طیور را از رشتہ بر بستن و مقید کردن پرندہ و باز داشتن از پرواز است (ظہوری ؎) کجا سعی قضا سیمرغ دل را بال و پر بستی نبودی دانہ از خال تو گر دام محبت را (اردو) پر باندھنا۔ بقول آصفیہ پر باندھنا تاکہ جانور پھر نہ اڑ سکے۔ بے بس کرنا۔ عاجز کرنا۔

(۳۴۵۶) **بال و پر پرستیدن** مصدر اصطلاحی۔ تکیہ بر بال و پر کردن و اعتقاد بر بال و پر داشتن کہ ذریعۂ پرواز است (ظہوری ؎) دران صحرا کہ می گردد سمند رشت خاکستر مبادا اندیشہ پرواز بال و پر پرستان را (اردو) پر و بال پر بھروسہ کرنا۔

(۳۴۵۷) **بال و پر پرواز بستن** مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از طاقت پرواز زائل کردن و مقید کردن طیور (شانی مشہدی ؎) در تو تاثیری ندارد نالۂ من ورنہ دوش طائران قدس را بال و پر پرواز بست (اردو)

پر باندھنا۔ پرواز کی طاقت زائل کرنا۔
مقید کرنا۔ (طیور کے لئے)

(۳۳۵۸) **بال و پر جستجو** اصطلاح بمعنی طاقت
جستجو و متعلق بمعنی دوم بال و پر (صائب
ﷺ) از شرم نیست بال و پر جستجو مرا٭ چون
باز چشم بستہ شکارم دل خود است٭ (اردو)
جستجو کی طاقت۔ مؤنث۔

(۳۳۵۹) **بال و پر خاریدن** مصدر اصطلاحی۔
بمعنی خارشیدن بال و پر باشد کہ جانوران
در حالت مستی می خارند خصوصاً نر کبوتر و
مادہ فیل مرغ و کنجشک وغیر ذلک (ظہوری
ﷺ) پروانہ ام از خوشی کنم ضعف٭ از شعلہ
چو بال و پر بخارم٭ (اردو) پرون کو چونچ
سے کھجلانا جیسا کہ بعض پرند عالم مستی مین
بار بار کھجلاتے ہین۔ جیسے کبوتر کا نر اور چڑیا
اور فیل مرغ کا مادہ۔

(۳۳۶۰) **بال و پر خواستن** مصدر اصطلاحی۔
(۱) کنایہ باشد از ارادۂ گریز کردن (اسدی
طوسی ﷺ) پلنگ از نہیب سنانت بخواہد٭
بخواہشگری بال و پر از کبوتر٭ و (۲)
بمعنی حقیقی یعنی طلب و خواہش بال و پر
کردن (اردو) (۱) گریز پر آمادہ ہونا
(۲) بال و پر چاہنا۔

(۳۳۶۱) **بال و پر داشتن** استعمال بحث این
بر بال داشتن گذشت و سند استعمال این
ہم ہمدرانجا مذکور (اردو) دیکھو بال داشتن

(۳۳۶۲) **بال و پر ریختن** استعمال بحث این بر
(بال ریختن) گذشت (رضی ارتیمانی ﷺ)
آسمان اینجا بسود آستان٭ جبرئیل اینجا
بریزد بال و پر٭ (اردو) دیکھو بال ریختن

(۳۳۶۳) **بال و پر زدن** مصدر اصطلاحی بمعنی
افشاندن بال است یعنی جنبش دادن پر تا پرند
قفس را پر زدن استعمال (ظہوری ﷺ) عجب
است و رفتنم می چمن ذاتم پر زدن٭

زین عادتی که در شکن دام کرده ایم ؎
(اردو) پھڑپھڑانا۔
(۲۲۸۴) **بال و پر سوختن** استعمال بتعریف اپنے
بر (بال سوختن) کرده ایم (اردو)
دیکھو بال سوختن۔
(۲۲۸۵) **بال و پر شکستن** استعمال بمعنی حقیقی
است لازم و متعدی هر دو (صائب ؎)
کنجی گرفته از قفس و دام فارغم ؎ بال و پر
شکسته پر بجای من است ؎ (اردو) بال
و پر ٹوٹنا۔ بال و پر توڑنا۔
(۲۲۸۶) **بال و پر شمع** اصطلاح مرکب اضافی
است کنایه از زبان شمع (ظهوری ؎)
سوز عشقت که پرواز ببال و پر شمع ؎
خویش را گرم تر از شعله کشد در پر شمع ؎ (وله
؎) از همایونی پروانه چه داغست همای
؎ شهرتش اوج گرفتست ببال و پر شمع ؎
(اردو) شمع کی لو۔ زبانہ شعلہ صاحب
آصفیہ نے لو پر فرمایا ہے۔ اسم مؤنث۔
زبان شمع۔
(۲۲۸۷) **بال و پر فشانی کردن** مصدر اصطلاحی
کنایه باشد از آماده پرواز شدن (صائب
؎) تا خدنگ غمزه بال و پر فشانی می کند
؎ خون ما افسردگان رقص روانی می کند ؎
(اردو) پر جھاڑنا۔ بقول آصفیہ اڑنے
کو مستعد ہونا۔
(۲۲۸۸) **بال و پر کشادن** مصدر اصطلاحی۔ کنایه
باشد از پرواز کردن (انوری ؎) ولی
چو خود همای بقا در هوای دهر ؎ از بهر
تست تو کشاد است بال و پر ؎ (اردو) اڑنا
(۲۲۸۹) **بال و پر کشیدن در آب** مصدر اصطلاحی
شنا کردن ماهی یا بط یا دیگر پرندۂ آبی (اشرف
شیرازی ؎) گر بدریا پرتو اندازد چراغ
روی تو ؎ می کشد پروانه همچون موج بال
و پر در آب ؎ (اردو) مچھلی یا پرندے کا پانی میں تیرنا

بال و پر گرفتن استعمال ۔ حاصل کردن بال و پر و بلند پروازی اختیار کردن (عرفی ﮯ) براہ عشق نگیرم زشوق بال و پری کہ نی پیادہ شمارند و نے سوارم ازو (اردو) بال و پر حاصل کرنا ۔ بلند پرواز ہونا ۔ (۲۲۷۵)

بال و پر یافتن استعمال ۔ بمعنی بال و پر حاصل کردن و قوت پرواز یافتن است (حسن غزنوی ﮯ) دلی کہ از کرم عشق بال و پر یابد چو جان نشیمن خود عالم دگر یابد (اردو) بال و پر پانا ۔ قوت پرواز پیدا کرنا (۲۲۷۶)

(الف) **بالود** (الف) بقول برہان بضم ثالث و سکون واو و دال (ب) **بالودن** بمعنی افزود و بالید و نمو کرد و بزرگ شد و (ب) بقولش بمعنی (۱) افزودن و (۲) بالیدن و (۳) نمو کردن و بزرگ شدن صاحبان ہفت و انند ہم ذکر (ب) کردہ اند و صاحب بحر نسبت (ب) بذکر معانی بالا فزاید کہ (۴) بمعنی بر آمدن ہم و گوید کہ کامل التصرف است و مضارع این بالاید و بقول صاحب جامع بمعنی سوم و چہارم و بقول صاحب سوارد و نوادر بمعنی اول و سوم ۔ ہر دو محققین آخر الذکر این را مرادف بالیدن گفتہ اند و بقول شان بال امر حاضر و اسم فاعل این و بالان و بالا مشلہ و بالش حاصل بالمصدرش (مولوی معنوی ﮯ) این نسب پیوست او را بودہ است کز شہنشاہان ہمہ بالودہ است کہ خان آرزو در سراج فرماید کہ بمعنی بالیدن است مؤلف عرض کند کہ (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب) مبدل بالیدن کہ می آید کہ یای حطی بدل شدہ بہ واو چنانکہ انگیل و انگول و اسم مصدر این ہمان بال کہ بجایش گذشت مخفی مبادکہ معنی اول لازم است و معنی چہارم متعلق بہ معنی سوم مضارع این بالد نہ بالاید چنانکہ صاحب عجم

گفته. فتامل و بال امر حاضر است و بالنده اسم
فاعل. بعض محققین بالا تسامح کرده اند که بال
را اسم فاعل گفته اند که بدون ترکیب افادهٔ
معنی فاعلی نمی کند و بالان دریجا اسم حالیست
و بلحاظ مصدر بالاندن امر حاضرش چنانکه بحواله پیش
ذکر کرده ایم آنانکه بالان را دریجا امر حاضر
و اسم فاعل گفته اند بر نزاکت قواعد فارسی
غور نکرده اند. نمی دانیم که بالا را چطور مرادف
بالان قرار دادند و نمی دانیم که بذیل مشتقات
ضرورت بیان لفظ بالا چه بود. خبرین نیست
که طالبان حقیقت لغات را همچو محققین بے تحقیق
در غلط اندازند و فرق نازک الفاظ را برباد
دهند بخیال ما ضرورت نداشت که با بیان
مصدر ماضی مطلقش را هم در عنوان جا دهیم
غلطی برهان و انند و هفت است که چنین

کرده اند و پے بحقیقت نبرده اند طرز بیان
شان (الف) را اسم جامد قرار می دهد و این
غلط است (اردو) (۱) زیاده ہونا (۲)
پھولنا (۳) نمو کرنا. بڑا ہونا (۴) نکلنا.

بالور | استعمال. بقول انند بحواله فرہنگ
فرنگ بفتح واو و سکون رای مهمله لغت فارسی
زبان است بمعنی پردار و بالدار. دیگری
از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد.
مؤلف عرض کند که ور بقول برهان
کلمه ایست که افادهٔ معنی صاحب و خداوند
کند وقتیکه با کلمه ترکیب شود چنانکه دانشور
و تاجور و بارور و امثال آن پس معنی
لفظی این صاحب بال و پر است و بس
(اردو) بال و پر رکھنے والا. پردار.
طائر. اڑنے والا.

بالوس | بقول سروری بر وزن سالوس کافور مغشوش را گویند و لشین معجمه نیز
آمده و بحواله فرهنگ فرماید که لوس بمعنی غشی است که کافور مخلوط سازند پس برین تقدیر

این لغت مرکب باشد (کسائی ؎) کافور تو بالوس بود مشک تو بانک ٭ بالوس تو
کافور کنی دائم مغشوش ٭ و فرماید که این ضعیف را اندک تاملی درین معنی و مثالش می رود
صاحب جهانگیری بذکر بالوس و بالوش همین معنی را بیان کرده صاحب رشیدی
متفق با صاحب سروری صاحب مؤید بذکر معنی بالا گوید که بابای فارسی هم آمده
صاحبان برهان و جامع هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج گوید که لوس
بقول بعض بمعنی غش آمده پس این مرکب مجاز در کافور مغشوش استعمال یافته مؤلف
عرض کند که لوس بقول برهان با ثانی مجهول بر وزن طوس بمعنی چرب زبانی و مردم را
بزبان فریفتن و بازی دادن و غشی که داخل کافور کنند و آنرا مغشوش سازند الخ
فارسیان لوس را بسبیل مجاز بمعنی مکر و فریب استعمال کرده اند همین لغت ؟ روسیان
اسم مصدر (لوسیدن) است که بمعنی فریب دادن می آید و لوش بشین معجمه مبدل
لوس که سین مهمله به معجمه بدل شود چنانکه کستی و کشتی مخفی مباد که اصل لغت لاس
بالف باشد که اسم جامد فارسی زبان است بمعنی ریشم ناصاف . فارسیان بقاعده تخفیف
الف را با واو بدل کنند (چنانکه تاغ و توغ) مجازاً بمعنی غل و غش استعمال کرده اند و دیگر
معانیش هم بسبیل مجاز است پس بالوس مرکب است از کلمهٔ با بمعنی حرف همراه و لفظ
لوس بمعنی غش و معنی لفظی این غل و غش دارنده مجموعاً و مستعمل برای کافور مغشوش خصوصاً
و بالوش که به همین معنی می آید مبدل این و پالوش که بهای فارسی و شین معجمه همین معنی آید
مبدل بالوش که موحده بهای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ حقیقت است که صا

سروری وجه تاملی راظاہر نکرد (اردو) غیر خالص کافور - مذکر جس مین آمیزش ہوئی ہو

بالوسه بقول رشیدی و شمس به لام موقوف بمعنی تار که ضد پود است که تانه نیز گویند مؤلف عرض کند که مخفف بالواسه که گذشت بتخفیف الف دوم و صراحت ماخذش بجای خودش کرده ایم (اردو) دیکھو بالواسه -

بالوش بقول برہان و جامع و جہانگیری مبدل بالوس که به سین مہمله گذشت و ما ارشاد این با صراحت ماخذ ہمد رانجا کرده ایم - (اردو) دیکھو بالوس -

بالون بقول صاحبان روزنامه و رہنما بحواله سفرنامه ناصر الدین شاه قاچار یعنی غباره صاحب بول چال صراحت کند که بالون و بلون بدون الف ہم آمده صاحب سوار السبیل فرماید که معرب است از بالُن به تشدید لام که لفظ فرانسوی قسمی است از گہواره مخترعه که بران نشسته در ہوا به بالا می روند حتی که از دیده غائب شوند و باز بحکمت عملی فرود می آیند و این از اختراعات عجیبه زمان حال است و بہندی غباره و بعربی منطار خوانند - مؤلف عرض کند که بیلون لغت انگلیسی است به ہمین معنی معاصرین عجم تحتانی را باالف بدل کرده مفرس کرده اند چنانکه بکیدش و اکدش و یرمغان و ارمغان دیگر ہیچ (اردو) غباره - بقول آصفیه - اسم مذکر - ایک قسم کا ہوا پر اڑنیکا لوان جو ریشمی کپڑے یا کسی ہلکی چیز کا بنا کر اسمین ہیڈروجن یعنے ہواے لطیف و گرم بھر کر اڑاتے ہین اور اسکے نیچے ایک کشتی یا کھٹولا باندھکر آدمیون کو بٹھا دیتے ہین اس کا رواج یورپ مین بہت ہے جنگ فرانس اور جرمن مین اسکے وسیله سے اہل فرانس نے بہت سے کام نکالے تھے اسی کو بیلون یا ائیرو

کہتے ہین ۔

بالویہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ بضم ثالث و فتح تحتانی لغت فارسی است کہ پرستو و ابابیل را گویند و در برہان بالوایہ بزیادت الف باین معنی آمدہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ ما بہ (بالوانہ) بنون ششم حقیقت (بالوایہ) عرض کردہ ایم و این مخفف آنست و بس ۔ (اردو) دیکھو بالوانہ ۔

بالہ بقول سروری و برہان و رشیدی و سراج بفتح لام (۱) بمعنی جوال و کالہ نیز گویند (ادیب صابر ـ) چون کیر در سپوختم اندر کسش تمام ٭ دیدم کُسِ فراخ بسان بالۂ ٭ صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ بالہ در عربی ظرفی باشد کہ درو خوشبوئی ہا نہند و (۲) بقول روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار رقص بی تکلّم و صاحبان رہنما و بول چال بر مجرد رقص قانع مؤلف عرض کند کہ جوال کیسہ باشد کہ بالای پشت چاروا نہند و چون سامان و سامان درو کنند می بالد و ہمین است وجہ تسمیہ بالہ کہ ہای نسبت بر لفظ بال زیادہ کردہ اند کہ بمعنی ششم گذشت صاحب بہار السنبیل فرماید کہ بالا بزبان ایطالیانی بلوندہ کہ دران اسباب وغیرہ بخوبی و مضبوطی بستہ باشند پس جا دارد کہ فارسیان این را از اطالی گرفتہ باشند ولیکن الاوّل اقوی من الاخر و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ فریدیلیہ ہمان بال است بزیادت ہای ہوّز در آخر کہ بر معنی نہمش گذشت جزین نیست کہ مفرس است از لغت انگلیسی (اردو) (۱) دیکھو ایرغنج (۲) دیکھو بال کے نوین معنے ۔

بالہ دادن استعمال بمعنی رقص کردن است کہ صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار

(بالد اوند) را بمعنی رقص کردند نوشتہ کہ ماضی مطلق
ہمین مصدر است و متعلق بمعنی دوم لفظ بالا
کہ گذشت (اردو) رقص کرنا۔ ناچنا۔

بال ہما استعمال۔ مرکب اضافی است (ف ۴۲۶۴)
بمعنی حقیقی پر ہما و جناح ہما (ظہوری ؎)
بال ہما و تارک اقبال دیگران ٭ تا فرق خود
بسایۂ زاغی رسانده ایم ٭ (صائب ؎)
دامن دولت دنیا نتوان سخت گرفت ٭
سایۂ بال ہما را القفس نتوان کرد ٭ (اردو)
ہما کے پر اور بازو۔ مذکر۔

بالی مرکب است از بال و یای مصدری (ف ۴۲۶۵)
و بال در ینجا لغت عرب است بمعنی حال
و دل پس لغت عربی را بترکیب فارسی
استعمال کرده اند چنانکہ شکستہ بالی بمعنی
شکستہ حالی و شکستہ دلی و اگر شکستہ بالی
پرندگیریم بال بمعنی پر و جناح باشد (اردو)
اس کا استعمال اردو مین نہین ہے اور

ترکیب فارسی کے ساتھہ (شکستہ بالی) بمعنی
شکستہ حالی کہہ سکتے ہین صاحب آصفیہ
نے اس مرکب کا ذکر فرمایا ہے۔

بال یافتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از حسن غزنوی سندی پیش کند
کہ بہ بال و پر یافتن گذشت (اردو) دیکھو
بال و پر یافتن۔

(الف) **بالید** (الف) بقول سروری
(ب) **بالیدگی** بمعنی نمو کرد و افزود۔
(ج) **بالیدن** صاحب برہان فرماید
کہ ماضی بالیدن است یعنی افزون گردید
و نمو کرد و بزرگ شد و بر آمد و ہم او بر (ج)
فرماید کہ بمعنی (۱) بزرگ شدن و افزون
گردیدن و (۲) نمو کردن و بقول رشیدی
نشو و نما کردن کہ متعلق بہ نمو است و ہم او
ذکر معنی اوّل ہم کرده صاحب سروری بر
معنی اوّل و دوم قانع صاحب جہانگیری

بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ بمعنی (۳) برآمدن ہم و بقول جامع و بحر و موارد و لوادر مرادف بالودن کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ (۴) بمعنی شگفتہ شدن از مسرت ہم و این مجاز معنی اوّل است سند این در ملحقات بر بالیدن آسمان می آید و بالودن کہ گذشت مبدّل این و اسم مصدر این بال کہ بجای خودش گذشت فارسیان یای معروف برو زیادہ کردند و علامت مصدر (دن) در آخرش آوردہ مصدری ساختند کہ بقاعدۂ مقننین فارسی مصدر جعلی است و در نفس الامر با صول المصدر اصلی کہ اسم مصدر این یعنی بال۔ لغت فارسی است نہ السنۂ غیر و امر حاضر این بال و مضارع این بالد و حاصل بالمصدر این بالش و بالیدگی۔ (کامل التصریف) مخفی مبادکہ ہمہ معانی (ج) در (الف) باشد کہ ماضی مطلق (ج) است (صائب ؎) می کند بر فربہی پہلو لاغر اختیار ٭ ہر کہ داند رنج باریک سہ از بالیدگی است ٭ (ولہ ؎) بالیدگی است لازمۂ التفات خلق ٭ فربہ بیک دو ہفتہ ہلال از اشارہ شد ٭ (اردو) (الف) زیادہ ہوا۔ نمو کیا۔ بڑا ہوا (ب) بالیدگی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ نمو۔ روئیدگی۔ بڑھاؤ۔ پیدائش۔ (ج) (۱) بڑا ہونا (۲) نمو کرنا۔ نشو ونما کرنا۔ (۳) نکلنا۔ ظاہر ہونا۔ (۴) شگفتہ ہونا۔

بالیدن آرزو مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بمعنی افزودن آرزوست مؤلف عرض کند کہ متعلق بمعنی اوّل بالیدن است و بخیال ما شگفتہ شدن آرزو بہتر از افزودن باشد کہ با معنی چہارم بالیدن تعلق دارد چنانکہ گویند کہ آرزو [illegible] کہ بہ شائبۂ جمالش را آرزو می [illegible] حاصل شد

ومکالمہ ہم ؎ (اردو) آرزو زیادہ
ہونا۔ اور ہمارے معنوں کے لحاظ سے آرزو پھولنا

بالیدن آسمان مصدر اصطلاحی۔ (۲۲۶۴)
بمعنی شگفتہ شدن آسمان است کہ مراد
از مسرت اوست و متعلق بہ معنی چہارم
بالیدن (ظہوری ؎) ببالد آسمان چون
در سرافرازی کہ خورشیدش ؎ جبین در سجدہ
خاک درش نقش زمین کرد است ؎ (اردو)
آسمان کا شگفتہ ہونا۔ مسرت سے پھولنا۔

بالیدن ایر مصدر اصطلاحی۔ نغوظ عضو (۲۲۶۵)
تناسل باشد کہ ایر بمعنی عضو تناسل گذشت
و این متعلق است بمعنی دوم بالیدن بر
سبیل مجاز کہ نغوظ ہم داخل نمو باشد (وطواط
؎) ایر اندر میان شلوارم ؎ دیدہ ہی ہیں ہینا
ہمی بالید ؎ (اردو) نغوظ۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ استادگی ذکر (عضو تناسل
کھڑا ہونا) دیکھو انگیز۔

بالیدن چیزی مصدر اصطلاحی۔ افزون (۲۲۶۶)
شدن و نشو و نما یافتن و برآمدن و شگفتہ شدن
آن چیز باشد و این مصدر عام است و بالیدن
آرزو و آسمان و ایر کہ گذشت داخل تعمیم
ہمین مصدر باشد (ظہوری ؎) ذوق در
بالیدن کاہیدن است ؎ گم شدن در خود نما
یا نیست این ؎ (اردو) کسی چیز کا بڑھنا۔
نشو و نما پانا۔ ظاہر ہونا۔ شگفتہ ہونا۔

بالیدن حیا مصدر اصطلاحی۔ افزودن (۲۲۶۷)
حیا باشد متعلق بمعنی اوّل بالیدن (بیدل
؎) خزان عاشقان باشد بہار بزم معشوقان
؎ کہ آنجا تا حیا می بالد اینجا رنگ می گردد ؎
(اردو) حیا کا زیادہ ہونا۔

بالیدن قد مصدر اصطلاحی۔ نمو کردن (۲۲۶۸)
و بزرگ شدن قد باشد (ناصر بخیہ ؎) ز بالیدن
قد آن دلربای ؎ بگل سرو آزاد را ماند پای
؎ (اردو) قد بلند ہونا۔

بالیده بقول سروری (۱) هر چیز که به بالا بلند باشد و نمو کرده و افزوده (شاعر)
رخسار و قدت که زگل و سروش عار است
کو بالیده نهالیست که ماهش بار است
صاحب برهان گوید که آدمی و درخت را گویند که تنومند و بلند شده باشد و بقول رشیدی نشو و نما کننده و فزاینده صاحبان هفت و انند نقل نگار برهان مؤلف عرض کند که های هوز که افادهٔ معنی مفعولی کند زیاده کرده اند بر ماضی مطلق بالیدن و معنی لفظی این بالیده شده یعنی چیزی که بالیدگی باو حاصل شده باشد و تخصیص برهان با آدمی و درخت در غلط می اندازد و آرزوی بالیده گفتن غلط باشد معنی بیان کرده صاحب رشیدی برای (بالش به نون چهارم عوض تحتانی) درست می شود که اسم فاعل بالیدن است و بالیده افادهٔ معنی مفعولی می کند اگرچه بقاعدهٔ فارسیان مصدر لازم را اسم مفعول نباید ازاینجاست که این را بلحاظ اشتقاق اسم مفعول بالیدن نمی گوییم بلکه معنی ماضی که اگر های هوز را زائد گیریم (۲) افادهٔ معنی ماضی قریب بالیدن می کند (اردو) (۱) وه چیز یا شخص جسکو بالیدگی حاصل هو چکی هو (۲) نمو کیا ہے پھولا ہے۔ زیادہ ہوا ہے۔

بالیک بقول برهان و جامع و مؤید و سراج بر وزن تاریک کفش و پاپوش چرمی را گویند مؤلف عرض کند که این مبدل پالیک است که به همین معنی بجای خودش می آید مرکب از پا بمعنی حقیقیش و لیک بمعنی پیمانه پس معنی لفظی این پیمانهٔ پا و کنایه از پاتابه و کفش پای بای فارسی بدل شده به موحده چنانکه تپ و تب و اسپ و اسب محاورهٔ فارسیان بالیک مبدل پالیک را مخصوص کرده است با کفش و پاپوش - (اردو) دیکھو افزار پا۔

بالین بقول برهان بر وزن کابین (۱) بالش را گویند که زیر سر نهند صاحبان رشیدی

وسراج و بہار عجم این را مرادف بالش گفته اند
وصاحب ناصری گوید که موضوع از بال است
وآنچه زیر سر می نہند بپارسی دری (سرین
بفتح سین) وآنچه در زیر تن نہند بستر و
و نہالی و توشک نیز گویند۔ صاحب فرہنگ
فدائی که از اہل زبانست بر بالین گوید که (۲)
دو پارچه است که مانند پیله بزرگ می دوزند
وآن را به کلفتی سه چار گره از پشم و پنبه پر
می کنند و ہنگام خواب برای آسایش تن
آن را گسترده سرینی بر بکسر آن نہاده بر آن
می خوابند وآن ہمه را بستر می گویند مؤلف
عرض کند که بالین بمعنی حقیقی منسوب به بال (۴)
تکیه را نام است که بر بستر استراحت دو طرف
باشد و بمعنی بالین بر ہم گویند اشارهٔ این بر بالش
کرده ایم و صراحت ماخذ که ہمدرانجاست
مقتضی بمعنی سوم و بمعنی اول و دوم ہم مجاز
بمعنی سوم باشد (ظہوری ؎) ناتوان گشته ام

از سنگدلی بی مہری ہا بستر از آہن و بالین
سنگ از خاره مرا ہا روله (؎) چو بیہوده
نه کند زانو ہا ہیچ بالین چو آستان تو نیست که
(صائب ؎) بالین ز سر گرانی مانیست
در عذاب ہا از دست خود بود چو سبو متکای
ما ہا (باباطاہر ہمدانی بدری ؎) دلم شہا
ہجرانت غمینه ہا سریم خشت و بالینم زمینه که
(صائب ؎) شمع را بالین سر بال و پر
پروانه است ہا بستر آسودگی خاکستر
پروانه است (اردو) (۱) سرہانے کا
تکیه۔ مذکر (۲) نہالی۔ بقول آصفیه۔ فارسی
اسم مؤنث۔ توشک۔ بستر پنبه دار (۳)
بازو کا تکیه جو بستر استراحت پر دونوں جانب
رکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

بالین بزیر سر نہادن استعمال تکیه زیر سر
سر کردن (ظہوری ؎)
سوی چه بالین در دل دریا ہا اگر خواہی کند

برچشمم چون بارم اندازد ۞ (اردو)
تکیہ سرہانے لینا۔

(الف) بالین پرست اصطلاح (الف
(ب) بالین پرستنده بقول صاحب

سروری وجہانگیری وبرہان وجامع (۱)
تنبل وکاہل وبیکار وہیچکاره صاحب بحر
وواراسته فرماید که شخص آرام دوست که
سر از بالین نتواند بر داشت وخدمتگاری
که هیچگاه از بالین جدا نشود (صائب ـه)
سرفردی چو خورشید از دو عالم آرزو دارم
نه از بالین پرستانم که جفتم آرزو باشد ۞
صاحب رشیدی بذکر معنی اوّل گوید که (۲)
بمعنی خدمتگار هم (امیرخسرو ـه) زچین تا
قیروان بالین پرستش ۞ ز مشرق تا بمغرب
زیر دستش ۞ (نظامی ـه) چو تو خدمت
پای و نیروی دست ۞ حوالت کنی سوی
بالین پرست ۞ چه بالین پرستت نماند بجای

۞ نه آنکه بمانی تو بیدست و پای ۞ (زلالی
ـه) شده بالین پرست بخت من هوش ۞
سرا پا چشم و نظاره فراموش ۞ مؤلف
عرض کند که هرکه پرستش بالین کند و صبح تا
شام بستر استراحت را دوست دارد و نگذارد
هیچکاره باشد و بالین پرست اسم فاعل
ترکیبی است و آنچه وارسته و بحر خدمتگاری
را بالین پرست گفته اند که از بالین جدا نشود
و صاحب رشیدی بر مطلق خدمتگار قناعت
کند از این هردو۔ قول رشیدی را مقدم دانیم
زیرا که معنی اوّل عام است برای هرکسی که
هیچکاره باشد به بالین پرستی اعم از اینکه غلام
باشد یا مولی و آنچه خدمتی را بالین پرست
نام کرده اند حقیقت آن اینست که عادت
غلامان عرب و عجم است که چون حکم آقای
خود بجا آرند بر بالین در آویزند و باز بہیبت
بر می خیزند و بعد ادای خدمت بر بستر خود

درازمی شوند واین عادت شان برای دفع
تعب خویشتن است دیگر هیچ ازینجاست که
فارسیان چاکران را بالین پرست نام نهاده‌اند
واین عادت شان داخل عیب نیست بلکه داخل
هنر و مقبولیت شانست که دفع ماندگی خود
می کنند تا برای خدمت آقا تازه دم باشند
و (ب) هم به هر دو معنی (الف) شامل (نظامی
ــــه) چو بالین پرستنده شد چرب گوی ؛ از و
بیشتر مهربانی مجوی ؛ (اردو) (الف و ب)
(۱) سست کاہل (۲) خدمتی ـ خدمتگار ـ غلام ـ مذکر
بالین چیدن | اصطلاح ـ منتخب کردن و (۲۲۸۱)
قرارداد تکیه (ظهوری ــــه) به بستر چو افتم
کسی از براهیم ؛ گر از خشت آن کوی بالین نچیند ؛
(اردو) تکیه قرار دینا ـ تکیه تجویز کرنا ـ
بالین خواب | استعمال ـ مرکب اضافی است (۲۲۸۲)
بمعنی بستر خواب که بالین بمعنی بستر بجای خودش
گذشت (صائب ــــه) آن گران خوابم که

نتوانم ز جا برخاستن ؛ دامن محشر اگر بالین
خواب من شود ؛ (اردو) بچھونا ـ بقول
آصفیه ـ هندی ـ اسم مذکر ـ بستر ـ توشک ـ
(۲۲۸۳) بالین در زیر سر کشیدن | استعمال ـ تکیه
زیر سر گرفتن است (ظهوری ــــه) کشد در
زیر سر بالین ز انوی مسیحا را ؛ کسی گر آرزوی
خویش را بر بستر اندازد ؛ (اردو) تکیه سرہانے لینا
(۲۲۸۴) بالین ساختن | استعمال ـ تکیه درست
کردن و بالش قائم کردن (ظهوری ــــه)
ز برگ گلم نیز سازند بالین ؛ ز خاشاک
کوی تو بستر شناسم ؛ (اردو) تکیه بنانا ـ
(۲۲۸۵) بالین شدن | استعمال ـ قرار یافتن بالین
است (ظهوری ــــه) شود بالین سری را
آستانش ؛ که در غوغای محشر سر ندارند ؛
(اردو) تکیه بننا ـ
بالین شکستن | مصدر اصطلاحی ـ بقول
وارسته و بحر و بهار ـ پاره تعظیمی کردنست که

آن از بالین جدا شدن است گویند فقره
"بر پائیں او رفتیم برای ما بالین نشکست" یعنی
بمنتهای او بحال ما نگرد (صائب ۵) صد گوهر تر
گر دو سند کعبه بالین نشکنیم / ما دوبت یکی روز در
بتی نه پا افشرده ایم / مؤلف گوید که معنی
این حرکت کردن از جای باشد و همین معنی
درست می شود بهر دو سند بالا قرینهٔ فقرهٔ
اول اند کر حرکت خفیف را لمعنی قدری تعظیم
می آرد و سند صائب مطلقاً (حرکت خفیف هم
کردن) را مقصود دارد پس نظر بهر دو
استعمال این را مخصوص با تعظیم کردن
عام را خاص کردن است فتامل مخفی
مباد که (شکستن) بمعنی جدا شدن و جدا کردن
می آید پس جدا شدن یا جدا کردن بالین حرکت
کردن است (اردو) اپنی جگہ سے خفیف سی
حرکت کرنا تعظیم کے لئے اپنی جگہ سے ہلنا۔

(۳۲۵۵) **بالین فراغت** | استعمال مرکب اضافی است
بمعنی بستر فراغت که فراغت باشد (صائب
۵) از جسم کهن بستر و بالین فراغت از
پنبه چو حلاج مهیا رسنی سازند (اردو)
راحت کو (بستر راحت) بقاعدہ فارسی کہ سکتے ہیں

بالین کج نهادن | مصدر اصطلاحی بقول
بحر و بهار و وارسته (۱) خواب گران کردن
و (۲) نزد بعضی نخوت و غرور بهم رسانیدن
الاول هو الاصح (طالب آملی ۵) فلک
وسیله بیداری مهیا سازد / که بخت خفته
ما کج نهاد بالین را / مؤلف عرض کند که
مرادف (بالش کج نهادن) است که گذشت
و از حقیقت این معنی همه را انجا بحث کرده ایم
(اردو) دیکھو بالش کج نهادن۔

(۳۲۵۶) **بالین کردن از چیزی** | استعمال تکیه بر
سر گرفتن از چیزی و خواب استراحت کردن
بر چیزی که بالین بمعنی بستر و تکیه آمده (صائب
۵) و لرا از کینه هر که سنگبار کرده است

بالین و بستر از گل بجا کردہ است ﴿ (اردو)
تکیہ سرہانے لینا۔

بالین گرداندن مصدر اصطلاحی بہار
بذکر (بالین گرداندن بیمار) گوید کہ این حالت
در شدت بیماری می باشد و از استاد پیش
کردہ اش (گرداندن بیمار بالین را) پیدا
است عیبی ندارد۔ ہر دو یکیست و (بالین
گرداندن) بمعنی حقیقی است کہ خصوصیت
با بیمار ندارد و کنایہ باشد از بیقراری
کہ سر کرا خواب نباید بر یک پہلو قائم نماند
(میرزا صائب ؎) دلم ہر لحظہ از داغی
بداغ دیگر آویزد ﴿ چو بیماری کہ گرداند ز
تاب درد بالین را ﴿ (میرزا معز فطرت
؎) دل از جامی رود ہر دم بیاد شوخی
چشمش ﴿ چو بیتابی کہ می گرداند این بیمار بالین
را ﴿ (اردو) کروٹین بدلنا۔ کروٹین لینا
بقول صاحب آصفیہ بے قرار رہنا۔ مضطرب رہنا
تڑپنا۔ بے کل اور بے چین رہنا۔ تڑپ کر
رات کاٹنا۔ اسی مصدر عام سے (بیمار
کا کروٹین بدلنا) خاص ہے بیمار کے لئے

بالین نہادن استعمال بمعنی فرش بالین
کردن و بالین گستردن (ظہوری ؎)
بالین بنہ ز خشت ظہوری کہ پہلویم ﴿ از لاغری
بفربہی بوریا رسید ﴿ اگر بالین را بمعنی بالین سر
گیریم معنی این قائم کردن بالین سر باشد۔
(اردو) تکیہ یا چھپا تکیہ رکھنا۔

(۴۸۴)

بالیوز بقول صاحب فرہنگ فدائی کسی است کہ از سوی پادشاہی در شہر خسرو بیگانہ
برای کارپردازی می ماند و او را کارپرداز ہم گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صاحب فرہنگ فدائی از معاصرین عجم است و بخیال
ما این مبدل بالیوس است کہ بقول صاحب کنز لغت ترکی است بمعنی قنصل و وکیل دولت

کہ سین مہملہ بزای ہوز بدل شد چنانکہ سمار وغ و زمار وغ پس مفرس باشد (اردو)
سفیر بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایلچی۔ وکیل آپ ہی نے رزیڈنٹ پر لکھا ہے۔
(انگلش) اسم مذکر۔ وکیل شاہی جو غیر ریاست کے دربار میں رہتا ہے۔

پالیوس بقول برہان وسراج وجہانگیری ومؤید وجامع واننددشمس وہفت برون
خاکبوس ولایت قندہار را گویند مؤلف گوید کہ اگرچہ محققین بالا این را لغت فارسی گفتہ اند
ولیکن بخیال ما لغت ترکی است بمعنی سفیر وقنصل وعجیبی نیست کہ قندہار در زمانی مستقر
باشد کہ نزد فارسیان بدین نام موسوم شد مفرس توان گفت واللہ اعلم (اردو) قندہار
ایک شہر کا نام ہے جو افغانستان کے جنوب میں واقع اور ہندوستان کے سرحد پر ہے

بام بقول سروری ورشیدی وجامع وناصری (۱) بمعنی معروف صاحب جہانگیری
فرماید کہ بدین معنی بان بہ نون ہم آمدہ صاحب برہان صراحت کند کہ طرف بیرونی سقف
خانہ را گویند وبعضی طرف درونی خانہ را گفتہ اند بقرینۂ پشت بام وظاہر اکہ تمام
پوشش خانہ را بام گویند۔ خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ۔ صاحب فرہنگ
خدائی کہ از معاصرین عجم است می فرماید کہ بالای خانہ کہ رویش بہ آسمان است صاحب
کنز کہ محقق ترکی زبانست ذکر این بمعنی سقف کردہ فرماید کہ لغت فارسی است وصراحت
فرماید کہ ہمین لغت فارسی بترکی برای قنطرہ یعنی بنای بلند مستعمل مؤلف عرض کند
کہ خیال اکثر محققین ہمین قدر معلوم می شود کہ این اسم جامد فارسی زبان است واز
استعمال الوری بام۔ بالای سقف ظاہری شود وبان کہ بہ نون عوض میم می آید مبدل

این جا وارد که این را مجاز بمعنی چہارم گیریم که از آواز بلند ـ بلندی عمارت و سقف را مجازاً گرفته باشند واللہ اعلم ـ بای حال استعمال فارسیان برای مطلق عمارت ہم یافته می شود و معاصرین عجم ہم بر زبان دارند (انوری ـه) این نیارم از رہ فکرت رسیدن در تو وای از زانکه بر نتوان شدن بر آسمان از راه بام ٭ (اردو) چھت ـ بقول آصفیہ ہندی اسم مؤنث ـ سقف ـ پٹاؤ ـ کوٹھا ـ بام اور آپ ہی نے بام پر فرمایا ہے ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ کوٹھا چھت ـ بالاخانہ ـ اٹاری ـ

(۲) بام ـ بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری بمعنی بامداد ـ صاحب برہان صراحت فرماید که مخفف بامداد است که صبحگاه باشد خان آرزو در سراج ذکر این کرده صاحب کنز که محقق ترکی زبان است بمعنی صبح آورده گوید که لغت فارسی است مؤلف عرض کند که مقابل شام است و لب و ظاہر الاصل بامداد نه مخفف آن که بامداد و بامدادان و بامگاه ہمه از ہمین یک اسم جامد بترکیب قرار یافته اند که بجای خودش صراحت کنیم (انوری ـه) بوقت شام ہمین این و آن سپاه دگر بہ بگاه بام ہمی آن باین دہد اختر ٭ (شیخ اوحدی ـه) نیمشب دیده مؤذن شام و دیگر ز نیسوی شام و ز آن سو بام ٭ (اردو) صبح ـ بقول آصفیہ عربی ـ اسم مؤنث ـ تڑکا ـ فجر سحر ـ پگاه ـ

(۳) بام ـ بقول سروری و برہان و جامع و ناصری بمعنی قرض که وام ہم گویند و بقول رشیدی مرادف وام و بقول خان آرزو در سراج مغیّر وام مؤلف عرض کند که وام

بہ واو اوّل عوض موحّدہ اصل است و اسم جامد فارسی زبان و مستعمل در اُردو بہمین
معنی و بقول صاحب کنز در ترکی ہم بہمین معنی مستعمل۔ فارسیان واو را بہ بای موحّدہ
بدل کردند ہمچون آو و آب و نبشتن و نوشتن و برنجن و ورنجن بعضی برانند کہ فارسیان وام
را از سنسکرت گرفتہ اند کہ بمعنی قرض آمدہ امّا صاحب ساطع کہ محقق زبان سنسکرت است
از لغت وآم ساکت و بام ہم در سنسکرت بمعنی قرض نیامدہ و بعضی گویند کہ وِآم بالکسر
و مد ہمزہ بروزن کتاب در عربی زبان بمعنی موافقت و مواسا کردن آمدہ پس فارسیان
بہ تبدیل حرکات مفرّس کردہ بمعنی قرض استعمال کردہ اند کہ قرض ابتدا ذریعہ موافقت و مواسات
است و در آخر مقراض محبّت بالجملہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بام مبدّل وام است و بس
(اردو) وام بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ قرض۔ اُدھار۔ رِن۔ جیسے قرض وام
لیکر کام چلالو (شاہ نصیرؔ) اُس نے بوسے لب میگون کے دیے وعدے پہ ٹھہرے
اے بادہ کشان بکنے لگی وام شراب پر
(۴) بام۔ بقول سروری و ناصری بمعنی بم کہ ضد زیر است و بقول جامع و جہانگیری
و برہان تار بم صاحب برہان صراحت مزید کند کہ آن تار گندہ باشد کہ در سازہا بندند
و بقول رشیدی مرادف بم خان آرزو در سراج گوید کہ بم کہ بہمین معنی مقابل زیر مخفف
بام است نہ بام مرادف بم چنانکہ رشیدی گمان کردہ صاحب مؤید فرماید کہ رودہ سطبر
باشد کہ بتازی آنرا بم گویند۔ صاحب منتخب کہ محقق لغات عربیست بر بم فرماید کہ بالفتح و
تشدید میم تار سطبر از تارہای ساز مؤلف عرض کند کہ بزیادت الف برای سہولت تلفظ

مزید علیه بم (لغت عربی) است و بم محقق وچنان دارد که فارسیان بم را بتخفیف بم کرده باشند
وپس ازان بزیادت الف استعمال بام کردند باقی حال بم وبام هردو در فارسی مستعمل است
وشک نیست که مفرس باشد وبم مخفف بام اصلا نیست چنانکه خان آرزو گمان برده وصاحب
رشیدی اگر بام را مرادف بم گوید خطائی نکرده بالجمله بام وبم هردو بمعنی صدای بلند وکلان
است که مقابل زیر باشد وزیر بالکسر بیای معروف آواز باریک که مقابل بم است وتار
سازی که آواز باریک دهد (خواجوی کرمانی ع) چو مطربان سحر آه زیر وبام کنند ٭
معاشران صبوحی هوای جام کنند ٭ (وله ع) بسوز ناله زارم ز عشاق ٭ نوای زیر وبامی
برنیاید ٭ (اردو) بم - بقول آصفیه اسم مؤنث راگ یا باجه کی اونچی آواز بخلاف زیر -
(۵) بام - بقول برهان وجامع نام قلعه ایست در ماوراء النهر خان آرزو در سراج گوید
که صاحب برهان از (بلخ بامی) این را داخل ماوراء النهر کرده واین خطاست که بلخ داخل
خراسان است نه ماوراء النهر زیرا چه این طرف رود جیحون است مؤلف عرض کند که
منظر بر بلندی این قلعه نامش بام کرده باشند متعلق به معنی چهارم واول - وجه تسمیه این
همین قدر معلوم شد (اردو) بام ایک قلعه کا نام ہے جو خراسان میں واقع ہے - مذکر -
(۶) بام - صاحب فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است گوید که گشادگی یا دوری میان
دو دست که هنگام گشودن بغل و دراز کردن هر دستی به بیرون سوی خودش راست
یا چپ بام می گویند چنانکه گشادگی و دوری میان دو پا را هنگام راه رفتن یک گام
نامیده اند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که بم و بام

ہر دو بزبان سنسکرت بدین معنی آمدہ کذا فی الساطع وما اشارۂ این بمعنی دوم باز کردہ ایم
و بر اعتماد قول محقق صاحب زبان این را مفرّس دانیم (صائب ؎) از پیچ و تاب حلقۂ
کند بام آفتاب کو اصلاح دست اگر نزند بر کمال خط او (اردو) دیکھو باز کے دوسرے معنے
(۷) بام - بتحقیق ما بمعنی مطلق بلندی و رفعت ہم آمدہ و این مجاز معنی اول یا چہارم
باشد سند این بر (بام بردن از چیزی) می آید (اردو) بلندی - رفعت - مؤنث - (۴۴۴۸)

بام بلیغ اصطلاح - بقول ضمیمۂ جہانگیری و ناصری و رشیدی کنایہ از فلک و عرش و کرسی صاحب ضمیمۂ برہان گوید کہ کنایہ از آسمان نہم است کہ عرش باشد و بقول بحر عرش و بقول جامع کنایہ از فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است محققین اول الذکر کہ واو عطف را درمیان فلک و عرش آوردہ اند غور نکردہ اند (اردو) نوان آسمان - مذکر عرش - دیکھو بادبان اخضر - کرسی اسم مؤنث آٹھوان آسمان -

بام بردن از چیزی مصدر اصطلاحی (۴۴۴۹) کنایہ از سبقت حاصل کردن از چیزی در بلندی و بلند تر شدن است بمقابل چیزی و این متعلق است بمعنی ہفتم بام (انوری ؎) قدرت از گردون گردان بردہ قدر رایت از خورشید تابان بردہ بام (اردو) کسی چیز کے مقابلہ میں بلندی حاصل کرنا - زیادہ بلند ہونا -

بام بلند اصطلاح - بقول صاحب ضمیمۂ برہان (۱) کنایہ از قصر و عمارت بلند و رفیع و (۲) کنایہ از آسمان صاحبان مؤید و شمس و بحر مشترک معنی اول ذکر معنی دوم کردہ گویند کہ (۳) عرش و (۴) قصر ما مان مؤلف

عرض کند کہ مرکب توصیفی و بمعنی اوّل حقیقی
است و معنی دوم و سوم و چہارم کنایہ باشد
حیف است کہ برای ہر سہ معنی آخر الذکر سند
استعمال پیش نہ شد (اردو) (۱) بلند عمارت
کے لئے بام بلند کہہ سکتے ہیں۔ مذکر۔ (۲) دیکھو
آسمان (۳) دیکھو بادبان اخضر (۴) قصر
ہامان۔ مذکر۔ (۲) صاحب آصفیہ نے ہامان
پر فرمایا ہے کہ عربی۔ فرعون کے وزیر کا نام

(الف) بام نشست

(ب) بام نشستن و آستان برخاستن

(مقولہ) صاحب جہانگیری در ضمیمہ کتاب
نسبت (الف) گوید کہ کنایہ از خراب و ویران
شدن باشد و بقول صاحب برہان و بحر کنایہ
ازین است کہ خراب شد و ویران گردید و
صاحب مؤید ہم بحوالہ قنیہ ذکر (الف) کردہ
و بہار نسبت (ب) گوید کہ کنایہ از خراب و
منہدم شدن خانہ باشد مؤلف عرض کند کہ

بام نشستن مصدریست مرکب کنایہ از افتادن
و منہدم شدن بام و (الف) ماضی مطلقش
و ضرورت ندارد کہ (الف) را مقولہ دانیم
و ذکرش کنیم کہ از مشتقات بام نشستن است
و (ب) مقولہ البیت ولیکن نباید کہ بصورت
مصدر قائم کنیم فارسیان چون منزل بلندی
را بینند کہ منہدم شدی گویند کہ بام نشست
و آستان برخاست یعنی مقصود شان از برخاستن
آستان انہدام عمارت باشد کہ آستان ہم
باقی نماند (حکیم خاقانی ؎) چہار دیوار خانہ
روزن شد بام نشست و آستان برخاست
(اردو) (الف) مکان بیٹھ گیا (بیٹھا)
مکان گر کر ڈھیر ہو نا۔

بام پوش اصطلاح۔ بقول صاحب ہفت
برہان و بحر سقف را گویند مؤلف عرض
کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کہ سقف پوشندہ
بام است و بام در ینجا بمعنی مطلق خانہ مقصود

بمعنی اوّلش (اردو) مکان کی سقف یعنی مکان
کی چھت۔ مؤنث۔

بام چشم اصطلاح۔ بقول سروری و برہان
و رشیدی و جامع و بحر و بہار ہمہ پلک چشم کہ
بتازیش جفن گویند خان آرزو در سراج گوید کہ
ظاہر آنست کہ مجازاً گفتہ باشند از جہتہ آنکہ بالای
چشم خانہ است مؤلف عرض کند کہ مرکب
اضافی است و کنایہ باشد کہ جفن ہمچون سقفی
است بر خانۂ چشم مخفی مباد کہ پلک در فارسی
زبان بقول برہان بروزن فلک و نیز بفتح و
کسر اوّل و سکون ثانی لحاف چشم است نہ مژگان
و ہندیان مژہ را پلک گویند (سوزنی ع)
چون بوم بام چشم با برو بر و ز خشم ہا و زکینہ
گسستہ پرہ بینیش بلیوار ہا (اردو) پپوٹا بقول
آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ غلاف چشم۔
نیام چشم۔ بام چشم۔ پشت چشم۔ آنکھ کے اوپر
کا چمڑا جو بطور غلاف ہے۔

بامچہ استعمال۔ صاحب آنند بحوالۂ فرہنگ
سراج گوید کہ لغت فارسی است بمعنی زہار
امّا در کتب موجودہ یافتہ نشد و در منتہی الارب
بمعنی عانۂ زہدان و زہار نوشتہ و ظاہر اکنہ
از زہار باشد مؤلف عرض کند کہ زہار بکسر
اوّل شرمگاہ یعنی موضع فرج و ذکر مرد و
بامچہ مصغّر بام است یعنی بام کوچک و این
کنایہ باشد از بلندی خفیف مقام زیر ناف
طالب سند استعمال باشیم (اردو) پیڑو
بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے
نیچے کا حصہ۔ زہار۔

بام خضرا اصطلاح۔ بقول ضمیمۂ برہان و
بحر و مؤید کنایہ از آسمان مؤلف عرض کند
کہ بام بمعنی اوّل است و خضرا لغت عرب
است بمعنی سبز و آسمان ہم و بام خضرا مرکب
توصیفی است بمعنی بام سبز و کنایہ از آسمان
(اردو) دیکھو آسمان حضرت امیر نے

طارم اخضر۔ طاق خضرا کو آسمان کی تشبیہاً
مین لکھا ہے۔

(الف) بامداد | اصطلاح۔ (الف) بقول
(ب) بامدادان | ضمیمۂ برہان نزدیک
سفیدۂ دم صبح وہم او نسبت (ب) گوید کہ
(۱) وقت طلوع فجر و (۲) وقت ظہر را
گویند و بعضی مابین طلوع فجر و برآمدن آفتاب
را بامداد گویند و غدوہ و غداۃ ہمان است
خان آرزو در سراج بر (ب) گوید کہ تحقیق
آنست کہ بامداد پیش از طلوع آفتاب حقیقت
است و مابعد آن مجاز۔ بہار نقل نگارش
مؤلف عرض کند کہ تسامح بعض محققین است
کہ بامداد را اصل گرفتہ اند و بام را مخففش
چنانکہ اشارۂ این بر لفظ بام کردہ ایم بامداد
مرکب است از بام کہ بمعنی صبح گذشت
و داد بقول کنزاللغات قوام و قوام بفتح راستی
و بکسر نظام و اصل چیزی کہ بدان قائم باشد اول
آن چیز پس بامداد قلب اضافت داد بام
بمعنی اصل صبح و مراد از صبح صادق و صبح
راست است و مزید علیہ آن بزیادت الف
و نون بامدادان دیگر ہیچ و برای معنی دوم
اگر سند استعمال پیش شود غیر از صحیح نباشد
(انوری ؎) تا رسم تہنیت بود اندر جہان
بعید ٭ ہر بامداد بر تو چو عید خجستہ باد ٭ (ولہ
ب ؎) سلامی زگیتی بسوی تو آید ٭ ہمہ گہ کہ زان
کند بامدادان سلاست ٭ (اردو) الف
و (ب) (۱) صبح صادق بقول آصفیہ عربی
اسم مؤنث۔ صبح کاذب کا نقیض۔ اخیر صبح
جسکے ساتھ دن نکلتا ہے صبح راست۔ صبح
ثانی۔ نور کا تڑکا۔ نور ظہور کا وقت۔ علی الصباح
فجر دم۔ وہ روشنی جو رات کی تاریکی کے بعد
آسمان کے گرد و نواح مین پھیل جاتی ہے یا
یون کہو کہ وہ روشنی جو آفتاب نکلنے سے بہت
پہلے مشرق کی طرف افق کے کنارون پر نمودار

ہوتی ہے۔ (نسیم ؎) صبح صادق جسکو کہتے ہیں وہ ہے موہی سپید ہو رات اک رنگ خضاب الٰہی ہے سپہر پیر کا ہو (۲) نماز ظہر کا وقت۔ مذکر۔

(الف) بامدادان پگاہ | اصطلاح (الف)

(ب) بامداد پگاہ | بقول صاحب ہفت بحوالہ اصطلاح صبح را گویند وہکذا فی البحر۔ وصاحب مؤید بحوالہ اصطلاح ذکر (ب) کردہ گوید کہ بمعنی وقت صبح است (انوری ؎) ملک را آفتاب روی تو ہست ہو ابد الدہر بامداد پگاہ ہو (ولہ ؎) بزرگوارا من بندہ را بدولت تو ہو نماز شام امل گشت بامداد پگاہ ہو (ولہ ؎) مباد خود نبود تا بشام گاہ آید ہو شب حسود ترا ہیچ بامداد پگاہ ہو مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است بمعنی صبح صادق روز و پگاہ دریجا مجاز آ بمعنی روز باشد دیگر ہیچ (اردو) ہر دن کی صبح بہت سویرے وقت۔

بامدادین | اصطلاح۔ بقول مؤید (۱) وقت فجر (۲) ظہر زیرا چہ در تاج اللغت غداۃ وغدوۃ آوردہ است ومیان نماز بامداد و برآمدن آفتاب۔ خان آرزو در سراج این را مرادف بامدادان نوشتہ و فرقی در ہر دو نکردہ مؤلف عرض کند کہ ما طالب سند استعمال می باشیم کہ معنی لفظی این بہ زیادت یا و نون نسبت منسوب بہ بامداد است چنانکہ دعای بامدادین و حقیقت بامداد بجای خودش گذشت و نسبت بمعنی دوم اگر سند استعمال بدست آید توانیم عرض کرد کہ مجاز باشد (اردو) دیکھو بامدادان بامدادین کا ترجمہ منسوب بصبح صادق۔

بام رفیع | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و ضمیمہ وبقول رشیدی و ضمیمۂ برہان و ناصری کنایہ از فلک وعرش وکرسی وبقول بحر فلک عرش وکرسی مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و مرادف بام بدیع کہ گذشت حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ولیکن موافق قیاس است

(اردو) دیکھو بام بدیع۔

بام رواق بدیع اصطلاح۔ بقول برہان وہفت و بحر کنایہ از فلک عرش و کرسی ہو۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و توصیفی است و مرادف بام بدیع (اردو) دیکھو بام بدیع۔

بامرہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بروزن دامگہ زینہ و نردبان۔ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت رہ بام باشد و بس (اردو) زینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نردبان۔ سیڑھی۔ سُلّم۔

بام زحل اصطلاح۔ بقول شمس فلک ہفتم و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و کنایہ باشد و خلاف قیاس نیست زیراکہ مقام زحل بر فلک ہفتم می باشد (اردو) ساتواں آسمان۔ مذکر۔

بام زد اصطلاح۔ بقول سروری و رشیدی وناصری بسکون میم و فتح زای معجمہ نوبتی کہ در بامداد نوازند یعنی کوس و نقارہ کہ ہنگام صبح زنند صاحبان جامع و بحر و برہان بر مطلق کوس و نقارہ قانع۔ خان آرزو در سراج گوید کہ معنی عام بمجاز باشد جہتہ آنکہ بوقت بام یعنی صبح می زنند یا آنکہ بر بام می زنند تا آواز آن دورتر رسد۔ مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ اگر بام را بمعنی صبح گیریم معنی خاص پیدا می شود و اگر بام بمعنی خانۂ بلند گیریم معنی مطلق درست باشد بہر دو صورت از قبیل نامزد است مرکب از لفظ بام و زد کہ مخفف زدہ باشد (خلاق المعانی ؎) بامزد حسن تو زد آسمان ہا ؛ نامزد عشق تو آمد جہان ہا (ولہ ؎) ماہ شکر ریز عیش کرد ز خمار ہا ؛ بامزد خرمی بیام برآمد (اردو) صبح کی نوبت یا مطلق نوبت۔ صاحب آصفیہ نے نوبت پر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مؤنث

نقارہ۔ دہونسا۔ باجہ کوس۔ طبل۔ دمامہ۔ ڈنکا (اختر ۵) نقارچی بھی بحر مین بہرے قیب مین ہو نوبت بھی دوپہر کی ابھی تک نہین بجی ہو آپ ہی نے فرمایا ہے کہ پہلے پادشاہون مین دستور تھا کہ صبح کے وقت یعنے بہت سویرے اور شام کو نوبت بجا کرتی تھی مگر سکندر کے زمانہ مین تین وقت اور اسکے بعد چار وقت اور سلطان سنجر کے عہد مین پانچ وقت بجنی شروع ہوگئی جسکی وجہ مورخون نے یہ لکھی ہے کہ پادشاہ مذکور کے دشمن پادشاہ کی ہلاکت کے واسطے لوگون کو بٹھا کر سحر و افسون پڑہا کرتے تھے اور پادشاہ روز بروز نحیف و ضعیف اور دبلا ہوتا جاتا تھا اُس زمانہ کے عقلا نے اپنی فراست سے تاڑ لیا اور پادشاہ سے کہا کہ غیر وقت نوبت بجوانی چاہیئے اور مشہور کر دیا کہ پادشاہ مرگیا اور اُسکی جگہہ دوسرا شخص تخت پر بیٹھا جب جادوگرون نے یہہ بات سنی تو وہ جادو کے کاروبار سے باز رہے پادشاہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور اس بات کو مبارک سمجھکر ہمیشہ پانچ وقت نوبت بجنے کا حکم دیا (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ نوبت مین نقارہ۔ شہنائی۔ قرنا۔ جھانجھہ داخل ہین اور پنجوقتہ سے (۱) تڑکے (۲) نو بجے صبح (۳) وقت زوال (۴) سر شام (۵) دوپہر رات مراد ہے۔

باہم زمانہ | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ و رشیدی و مؤید و شمس (۱) کنایہ از فلک و بقول برہان و جامع و بحر و ہفت (۲) کنایہ از فلک اوّل کہ فلک قمر باشد مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و ما با معاصرین آخر الذکر اتفاق داریم کہ معنی دوم بتخصیص زمانہ بہتر از معنی اوّل است و قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست مسلمہ معاصرین عجم پس

معنی اول مجاز معنی دوم باشد (اردو) (۱)
دیکھو آسمان (۲) پہلا آسمان - مذکر -

باهَزَه | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی خوش مزه و لذیذ مؤلف عرض کند که کلمۂ با درینجا بمعنی مع هم اوست و معنی لفظی این مزه دارنده و مزه حاصل بالمصدر مزیدن است که بمعنی چکیدن می آید ترجمۂ ذوق (اردو) با مزه کھ سکتے ہیں - ذائقه دار -

(الف) **بامس** | بقول سروری بضم میم پای بسته و بیچاره که نه در وطن خود تواند بود و نه بیرون تواند رفت و بقول جهانگیری کسی که از بودن او شهری و دیاری بتنگ آمده باشد و بنابر موانع از آنجا سفر نتواند نمود صاحب برهان گوید که بفتح ثالث و سکون سین بی نقطه شخصی را گویند که از بودن شهری و دیاری که غیر وطن او باشد دلگیر شده و بتنگ آمده باشد و بنابر مانعی نتواند از آنجا بجای دیگر رفت و کسی را نیز گویند که در وطن پای بند و عاجز شده باشد و در نهایت عسرت و پریشانی گذراند و بااین دو معنی بضم ثالث هم بنظر آمده و با بای فارسی هم گفته اند صاحب رشیدی فرماید که بفتح میم شخصی که عاجز و بر جا مانده چنانکه حرکت نکند و سخن نگوید گویا او را بامس یعنی بزنجیر کرده اند صاحبان جامع و مؤید هم ذکر این کرده اند خان آرزو در سراج آورده که بکسر میم پای بند و گرفتار و بذکر قول قوسی و رشیدی نسبت جهانگیری گوید که بضم میم گرفتن خطا ست (الخ) مخفی مباد که بس بفتح اول و سکون ثانی بقول برهان پای بندی که کسی را از آن خلاص و نجات مشکل و دشوار باشد و بقول بعض بندی که بر پای مجرمان نهند و بضم اول مانعی باشد که کشتی بسبب آن بجائی نتواند رفتن و این بمعنی اول نزدیک است و بکسر اول جوهری از فلزات که دیگ و طبق وغیره از آن سازند (الخ) صاحب جامع

هم هم زبان برهان و خود خان آرزو بر لفظ مس
گوید که حق تحقیق آنست که مس بفتح میم بمعنی پابند
است مطلقاً و فرماید که تحقیق فتح در لفظ پامس
گذشت (انتهی) پس بخیال مؤلف کلمهٔ پادرپا
لغت بمعنی سعد همش باشد و معنی لفظی این پابند
دارنده و مجبور و بی اختیار و بی چاره تحقیق کامل
مس بجایش می آید و درینجا همین قدر کافی است
که خان آرزو که پامس را بالضم میم غلط می پندارد
اتکای ادعای او بر اسنادی است که بدست
آمده و بتحقیق لغت همت نمی گمارد هرگاه صاحب
جامع که از اهل زبانست مس را بالضم هم آورده
پس ما را نمیرسد که بدون وجه موجه بر خلافش
رویم قول صاحب جامع مصداق سند باشد
(حکیم دقیقی ے) خدایگانه پامس شهر بیگانه
بفزون ازین نتوانم نشست دستوری بده
(شمس فخری ے) همچون خر لنگ است
حسود بوجل در افتاده و پیر بار بمانده

شده پامس بو (حکیم سوزنی ے) از شرف
و فر و جاه بر فلک سا دسید بو در چمن باغ لهو
پامس و نرگس بدبا باید سنگ و رنگ بیهده
و پامس بد خود بجو و از کید گر را از نهان بر سپید
بو (سعید اشرف ے) پادشاه شرع و دین
قاضی القضات بو عقل پیش طبع او پامس بود
بو مادح تو چون توئی باید بزرگ بو گر چه هم
آرایندهٔ گل خس بود بو پامی حال استعمال این
پامصدر بودن و شدن چنانکه ------

(ب) پامس بودن	از کلام سعید اشرف
(ج) پامس شدن	شمس فخری بیاید آمد

که بمعنی پابند بودن و پابند شدن باشد و ماخذ
پامس بیای فارسی بجایش همی گفتیم (اردو)
(الف) معذور - مجبور - عاجز - بے اختیار -
بے چارہ و (ب) و (ج) مجبور ہونا - بے اختیار
ہونا - معذور ہونا - عاجز ہونا -
پامسلمان اللہ اللہ پامہین اہم براہم اشتل

صاحب محبوب الاشال ذکر این کرده از معنی ساختگیست
مؤلف عرض کند که فارسیان این را بحق کسی زنند
که با هرکس که سخن کند اتباع کلامش نماید و احتمال خلاف
خود ظاهر نکند و چون مباحثهٔ مذهبی پیش شود
اختلاف با مقابل ننماید و خود را هم مشربش
ظاهر کند. (اردو) رکابی مذہب۔ بقول
آصفیہ۔ تھالی کا بیگن۔ (خالو جعفر علی مرحوم
سے) سب اسے جانتے ہیں ہے وہ رکابی مذہب
ہے اسکو لالچ کوئی دیگا تو وہ ڈھل جائیگا۔ صاحب
محاورات ہند نے فرمایا ہے کہ یہی فارسی مثل
اردو میں بھی مستعمل ہے یعنے کسی کچھ خصوصیت
نہیں ہر ایک سے معاملہ اسکے ڈھنگ پر یعنے
صلح کل ہیں اور ظرفا بطور طعن رکابیا مذہب
بولتے ہیں۔

بامشاد بقول سروری و جہانگیری و برہان
و جامع و ناصری نام مطربی مشہور چون باربد
(منوچهری ے) بلبل باغی بباغ و دوش نوای
خوبتر از باربد نیک تر از بامشاد و صاحب
رشیدی نسبت وجه تسمیه مسطر باید که وقت بامداد
چنان می نواخت و می خواند که همه کس را شاد
می کرد و خان آرزو در سراج گوید که بدین تقدیر
بامشاد لقب او باشد نه علم و فرماید که می تواند
که از جهت تیمن بدین نام مسمی شده باشد
از عالم صباح الخیر که نام کنیز کنند (اردو)
بامشاد۔ ایک مطرب کا نام تھا جو مثل باربد
کے مشہور تھا۔ مذکر۔

بام فراخ اصطلاح۔ بقول ضمیمهٔ برهان
و مؤید و بحر و هفت (۱) کنایه از فلک نهم که
عرش باشد و (۲) آسمان را نیز گویند مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است خلاف قیاس
نیست مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) دیکھو بام بدیع (۲) دیکھو آسمان۔

(الف) **بام گشاده رفیع** اصطلاح۔ صاحب
(ب) **بام گشاده رو** بحر نسبت هر دو

گوید که (۱) کنایه از عرش و کرسی صاحب جامع نسبت (الف) گوید که کنایه از فلک عرش و کرسی و صاحب جهانگیری در ضمیمه نسبت (ب) فرماید که کنایه از فلک و عرش و کرسی صاحب هفت (نسبت (الف) با صاحب جامع متفق و نسبت (ب) (۲) بر مجرد آسمان اتفاق مؤلف عرض کند که هر دو مرکب توصیفی است و اختلاف معانی بدون سند استعمال چیزی نیست ـ موافق قیاس است برای همه معانی شائق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) دیکھو بام بدیع (۲) دیکھو آسمان ـ

بامگاه اصطلاح ـ بقول بهار و انند مرادف بامداد و بامدادان بمعنی (۱) وقت طلوع فجر و (۲) وقت ظهر (سنجر کاشی ـ ۵) من شراب میپای بامگاه مبادا که مست گردم وازدیدن تو بنجیر افتم ہ مؤلف عرض کند که حقیقت بامداد و بامدادان بجایش عرض کرده ایم و این از قبیل صبحگاه است که بام بمعنی صبح گذشت قلب اضافت گاه بام بمعنی وقت صبح نسبت معنی دوم طالب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) وقت صبح صبح کا وقت ـ مذکر (۲) ظہر کا وقت ـ مذکر

بام گشاده رواق اصطلاح ـ بقول شمیمه برهان و رشیدی باکاف فارسی کنایه از فلک عرش و کرسی مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و مرادف (بام کشاده رواق) دیکھو که بکاف عربی گذشت مخفی مبادکه کشادن به کاف عربی و فارسی هر دو آمده (اردو) دیکھو بام گشاده رواق ـ

بام گلان اصطلاح ـ بقول برهان و بحر و جامع و سراج بضم کاف فارسی و لام بالف کشیده و بنون زده سنگیست مدور طولانی تراشیده که در بامهای خانه غلطانند تا سخت و محکم شود مؤلف عرض کند که گلان

بکاف فارسی بمعنی تکانیدن و افشاندن دامن
جامه و قالین و امثال آن می آید پس گلان
امر حاضر است و بام گلان اسم فاعل ترکیبی
بدون اضافت بمعنی صاف و پاک کننده
سقف و آن سنگی است مدور که بر سقف
پخته خانه های عجم بعد از آنکه کار آہک ختم
شود می غلطانند چنانکه در ہندہمین چو رسنگ مدور
را برای استواری راہ ہا بکار گیرند و بزبان
انگلیسی آنرا رولر نامند که سنگینی آن در غلطانیدن
سطح را ہموار و مستحکم و سخت کند (اردو)
بیلن ۔ بقول آصفیہ وہ لوہے یا پتھر کا گول
ڈھول نما اوزار جس سے سڑک کی زمین برابر
کرتے ہیں عجم میں پختہ چھتوں کی تیاری کے وقت
چونہ اور کنکر بچھانے کے بعد اسی قسم کا بیلن
اس پر پھراتے ہیں جسکو فارسیون نے (بام
گلان) کہا ہے ۔

بام ماہ | اصطلاح ۔ مرکب اضافی (۱) کنایہ
از ماہ که نظر به بلندیش بام ماہ گفته اند و (۲)
آسمان را توان گفت یعنی بامی که بر و ماہ باشد
آسمان است (صائب ؒ) رویت زلہا
حلقه کند بام ماہ را ۔ دل سرد ز آفتاب کند
صبحگاہ را (اردو) (۱) ماہ بقول آصفیہ
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ چاند ۔ قمر ۔ چندرما ۔ ماہتاب
(ظفرؒ) ڈر ہے چشم ماہ کی تمکو نہ لگجائے نظر
یار دیکھو کوٹھے پر چڑھا اپنے نہ تم ہا رات کو ۔ (۲)
دیکھو آسمان حضرت امیر مینائی نے تشبیہات
آسمان میں بام کا ذکر کیا ہے ۔ اور بام ماہ
سے آسمان مراد ہو سکتی ہے ۔

بام مسیح | اصطلاح ۔ بقول جہانگیری و ضمیمہ
و بحر و جامع و مؤید ۔ کنایہ از فلک چہارم باشد
صاحب برہان گوید که باعتبار بودن عیسی در
آسمان مؤلف عرض کند که مرکب اضافی
است (اردو) چوتھا آسمان ۔ مذکر ۔

بام من | اصطلاح ۔ بقول شمس بمعنی پس ماندگان

دیگرکسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد
معنی را با لفظ هیچ تعلق نیست - سند استعمال پیش ما
نشد جلیلیه لغت بیان نشد معاصرین عجم به
زبان ندارند - اعتبار را نشاید هیچی نیست
که لغت باموں را که می آید بحذف واو
و تصرف در معنی بکم عوری و بی خبری باشد
یا غلطی کتابت بدین صورت نقل کرده باشد
خدایش بیامرزد (اردو) پس ماندے بدتر

بام نگشاده رواق اصطلاح - بقول
مؤید یعنی فلک دیگرکسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که کنایه باشد
و موافق قیاس است مشتاق سند استعمال
باشیم (اردو) دیکھو آسمان -

باسن دارد مقوله - خان آرزو در چراغ
گوید که مرادف (باو دارد) که گذشت و از
کلام خود سند آرد (ع) چشم گویای تو پیداست
که باسن دارد * صاحب بحر [illegible] مؤلف
عرض کند که با حقیقت این همه را انجا عرض
کرده ایم (اردو) دیکھو - باو دارد -

بام نسیان اصطلاح - بقول بهار ترکیب
اضافیست و مشهور طاق نسیان (عرفی سه)
جاه را کوس بلند آوازگی بر فراز بام نسیان
می زنم * مؤلف عرض کند که بام نسیان
نسیان باشد از قبیل طاق نسیان دیگر هیچ
(اردو) نسیان بقول آصفیه - عربی -
اسم مذکر - بھول - فراموشی - سہو - چوک -
خطا - بام نسیان بھی کہہ سکتے ہیں -

بام نشستن مصدر اصطلاحی - بقول
برهان و رشیدی و شمس کنایه از خراب شدن
و ویران شدن - سند این به (بر آستان ...)
گذشت و ما ذکر این بر (بام نشست) کرده ایم
و نقل سند هم که نشستن بام کنایه باشد از افتادن بام
و منهدم شدنش (اردو) گھر بیٹھ جانا -
بقول آصفیه - گھر کا بارش کے سبب گر پڑنا -

(درد ؔ) جس سمت کو تو نے آنکھ اٹھا کر دیکھا ۔۔
مانند حباب گھر کے گھر بیٹھ گئے ؎

بام نورد اصطلاح - صاحب ناصری گوید که نورد بام و نوردبان یعنی آنچه طول بام را بدان نوردند و به نردبان معروف شد و میم و نون باهمدیگر تبدیل یافته - مؤلف عرض کند که مقصودش چنین نباشد که اصل (نردبان) (بام نورد) است از قبیل صحرانورد که بمعنی صحرا گرد آمده و بام نورد چیزی را گویند که سلسله اش به بام می رسد - اسم فاعل ترکیبی است و کنایه از نردبان و زینه و همین لغت مرکب ماخذ نردبان است یعنی بتقدیم و تاخیر الفاظ نورد بام شد و پس ازان واو را حذف کردند چنانکه خاموش و خامش و هوشیار و هشیار و میم را بنون بدل کردند همچون تجیم و تجین معاصرین عجم بزبان ندارند بر اعتبار صاحب ناصری که از اهل زبان است ذکر این کرده ایم و حالا نردبان بر زبان است (اردو) سیڑھی دیکھو ارچین ۔

بام نهم اصطلاح - بقول جهانگیری و ضمیمه و برهان و رشیدی و بحر کنایه از آسمان نهم که عرش باشد مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است که فلک را بام قرار داده و نهم صفت آن - (اردو) دیکھو بادبان اخضر - اس کا لفظی ترجمہ نواں آسمان ۔

باميين بقول سروری به میم و همزه بر وزن نازنین قصبه ایست از اعمال هرات بر ناحیه باغیس - دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و وجه تسمیه هم معلوم نشد (اردو) بامیین هرات کے ایک قصبہ کا نام ہے - مذکر ۔

بام وسیع اصطلاح - بقول جهانگیری در ضمیمه مرادف بام بلند و بام رفیع که گذشت و بقول صاحبان برهان و بحر و جامع کنایه از عرش است و بقول رشیدی و ناصری فلک و

عرش وکرسی. مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و اختلاف معنی بر (بام بدیع)

مذکور (اردو) دیکھو بام بدیع - جس میں ترجمہ موجود ہے -

بامون بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۱) نامرد و بزدل و (۲) معلّم ولوطی دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده و هم او بر بآبون به میم اوّل و موحده سوم گوید که بر وزن صابون لغت فارسی است و نام علّتی و چیزی تخنّث و پشت پای و فرماید که در عربی نیز همین معنی دارد چه مفعول ابنه باشد و ابنه علّتی است در موضع مخصوص مؤلف عرض کند که صاحب برهان هم بر بابون همین قدر گفته و تحقیق آن بجایش کنیم درینجا همین قدر کافی است که اگر سند استعمال این پیدا شود توانیم عرض کرد که قلب معض باشد چنانکه استطر و اسطرخ و افزار و افزاز و اغلده و الغده (اردو) (۱) نامرد - بقول آصفیه - ہیجڑا - نیز نخنہ ڈرپوک - بزدل - (۲) لوطی - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - معلّم کودک باز -

بامه بقول سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا بر وزن نامه (۱) دراز ریش که آنرا کلمه نیز گویند صاحب رشیدی گوید که ضد کوسه و مرادف کلمه و ظاهرا یکی تصحیف است - خان آرزو در سراج فرماید که (۲) بامه ریش دراز و انبوه و بمعنی (۳) مردم دراز را گویند و ظاهرا این مرکب باشد از بام بمعنی سقف و های نسبت یعنی قدّی که بیام خانه برسد صاحب برهان گوید که بامه ریش دراز بزرگ و انبوه باشد و بقول بعض مردم دراز ریش و هم او بر کلمه نیز همین قدر نوشته و صاحب ناصری فرماید که بمعنی ریش انبوه ضد کوته و صاحب جامع بر ریش دراز قانع و کوسه بقول برهان شخصی که او را بر زنخ زیاده بر چهند سه موی نباشد مؤلف عرض کند که بمعنی

بہ بام است یعنی چنانکہ بام سقف عمارت است
ہمین طور ریش انبوہ ظاہراً صورت سقف دارد
از انبوہی و بلندیش و معنی حقیقی ہمین قدر ست
و آنچہ ریش دراز راہم بدین اسم موسوم
کردہ اند بر سبیل مجاز است و کلمہ مبدل بامی
است کہ الف بہ لام بدل شود چنانکہ سنگ آبی
و سنگ لابی پس خیال رشیدی نسبت تصحیف
یکی از ہر دو درست نیست (اردو) (۱) گھنی
اور لانبی ڈاڑھی رکھنے والا (۲) گھنی اور لانبی ڈاڑھی
مؤنث۔ (۳) دراز قد۔ اونچا شخص۔

بامی بقول سروری و جہانگیری و جامع و برہان
لقبی است شہر بلخ را صاحب سروری فرماید
کہ شاہ ناصر خسرو باضافہ نون قافیہ کردہ (حکیم
سوزنی سہ) شود عالم چنان معمور از انصاف
تو کاسان چو توان از بلخ بامی شد بہ بام مسجد اقصی
و صاحب ناصری بذکر معنی بالا نسبت بلخ گوید
کہ از بناہای کیومرث پیشدادی بود و کیکاؤس در
عمارت آن افزودہ چندی تختگاہ گشتاسب
و محل آتشکدۂ نوبہار بود و در عہد اسلام چنان
آباد شد کہ آنرا ام البلاد خواندند و قبۃ الاسلام
می نامیدند چنگیز خان دران شہر قتل عام نمود
اکنون قلیلی از آبادی آن باقیست مؤلف
عرض کند کہ جز این نیست کہ یای نسبت بر لفظ
بام زیادہ کردہ اند بمعنی منسوب بہ بام و این
لقب برای شہر بلخ نظر بر عمارات یا مقام بلندش
کردہ باشند دیگر ہیچ بعض محققین وجہ تسمیہ این
را بر بامیان کہ می آید ذکر کردہ اند (اردو)
بامی شہر بلخ کا لقب ہے۔ مذکر۔

بامیان بقول سروری بکسر میم و بعد از میم
یای حطی (۱) الکہ ایست در کوہستان میان غزنین
و بلخ دہ منزل است و بر یکی از کوہ ہای بامیان
صورت دو بت کندہ بود یکی را خنگ بت
و دیگری را سرخ بت می گفتند (سیفا سفرنگی
سہ) مردم نادان اگر حاکم دانا ستی چو شحنہ

یونان بدی خنگ بت بامیان پا و فرماید که
سرخ بد و خنگ بد بدال مهمله عوض تای
فوقانی نیز گویند صاحبان جامع و برهان بذکر
معنی اوّل گویند که (۲) مردم بدنویس و غلط
نویس را هم گویند صاحب رشیدی فرماید که
بلخ را بد و نسبت داده بلخ بامی گویند صاحب
ناصری گوید که نام شهریست میان کابل و بلخ
و بجهت نسبت او بلخ را بامی خوانده اند و در میان
کوهی است و دران کوه دو صورت است
از سنگ تراشیده که هر یک از آنها بقدر
شصت ذرع طویل و عرض آن شانزده
ذرع و میان آن مجوف است چنانچه از کف پای
شان راه نردبان ساخته اند که در تمام
جوف آنها توان گردیدن حتی سر انگشتان یک
و این صور از غرایب صنایع روزگار است
وگفته اند که این دو بت را سرخ بت و
خنگ بت نام کرده بودند و گفته اند که
سرخ بت عاشق و مرد و خنگ بت معشوق
و زن بوده و بعضی این دو بت را لات و
منات دانند و بعضی یعوق و یغوث خوانند
وگفته اند قریب باین دو پیکر صورتی دیگر است
بشکل پیره زنی و آنرا نسرم نام بوده والله اعلم
خان آرزو در سراج بذکر قول سروری و
برهان و رشیدی بحواله قوسی گوید که نام شهریست
در سند که مردم آن به بدنویسی مثلند و فرماید
که درین بحث است و بامیان نام الکه ایست
و نام شهری هست و در خراسان است نه در
سند و صاحب مؤید گوید که نام شهریست از
توران زمین منسوب بغلط و زشت نویسی مؤلف
عرض کند که معنی اوّل حقیقی است و معنی دوم
مجاز آن که اهل بامیان به زشت خطی و غلط نگاری
مثل بودند نظر برین مطلقاً غلط نگاران و زشت
خطان را بامیان گفتند آنچه صاحبان رشیدی
و ناصری در وجه تسمیه (بلخ بامی) بامیان را

داخل کردہ اند درست نیست و متحقق است کہ
بامیان شہری است و جا دارد کہ نظر بر بلندی
آن بامی گفتہ باشند والف و نون زائد در آخر
آوردہ بامیان کردند کہ فرید علیہ بامی است
و فرق میان لقب بلخ و این شہر ہمان است
کہ آن بامی است و این بامیان دیگر ہیچ
و جا دارد کہ بنای این بعد بنای بلخ و غزنہ
شدہ و بدین وجہ کہ وقوع این در میان
ہر دو شہر مذکور است موسوم شدہ بہ (بامیان)
و کلمۂ بام درینجا بمعنی مفاد ہم اوست واللہ اعلم
بحقیقۃ الحال (اردو) (۱) بامیان ایک
شہر کا نام ہے جو بلخ اور غزنہ کے درمیان
واقع ہے۔ مذکر۔ (۲) بدخط۔ بقول آصفیہ
اسم مذکر۔ بدنویس۔ بُرے خط والا غلط نویس
غلط لکھنے والا۔ غلط نقل کرنے والا۔

(الف) بامین
(ب) بامیین

(الف) بقول برہان و جامع بروزن آمین نام قصبہ ایست
از اعمال ہرات بر ناحیۂ بادغیس و ہم او برد (ب)
گوید کہ بروزن تابعین مرادف (الف) صاحب
رشیدی بر ذکر (ب) قانع خان آرزو در سراج بذکر (الف)
قناعت کردہ مؤلف عرض کند کہ در وجہ تسمیہ
الف ہم لفظ بام داخل است و یا و نون نسبت در آخر
زیادہ کردہ باشند و معنی لفظی این منسوب بہ بام و کنایہ
از قصبہ کہ بر بلندی واقع باشد و تحتانی دوم در (ب)
زائد دیگر ہیچ (اردو) (الف) بامین (ب) بامیین ایک
ہی قصبہ کا نام ہے جو ہرات میں واقع ہے۔ مذکر۔

بان بقول سروری و رشیدی بحوالۂ تحفہ (۱) بمعنی بانگ و بقول مؤید و برہان بمعنی بانگ
و فریاد و آواز ہم آمدہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است و بانگ کہ بہ ہمین
معنی می آید فرید علیہ این کہ کاف فارسی در آخر بعض الفاظ زائد ہم آمدہ چنانکہ مردہ ری
و مردہ ریگ و اگر بانگ را اسم جامد گیریم۔ بان بحذف کاف فارسی مخفف آنست و

برای این قسم تخفیف مثالی یافته نشد فالاول اقوی من الثانی (اردو) بانگ - بقول آصفیہ فارسی - اسم مؤنث - آواز - صدا -

(۲) بان - بقول سروری بمعنی نگاه دارنده چون باغبان و امثال آن و بقول جهانگیری و رشیدی و برهان و جامع دارنده و محافظ و بهمعنی بدون ترکیب اطلاق نمی یابد چنانچه دربان و فیلبان صاحب برهان گوید که بمعنی صاحب و خداوند و بزرگ هم - صاحب ناصری فرماید که بمعنی صاحب و افادهٔ معنی فاعل و عامل می کند چنانچه که بمعنی شکار و شکار زیست آهو و گوزن خواهد بود و آنها وحشی اند - گوسفند نیند که چوپان و شبان داشته باشند و نخچیربان افادهٔ معنی بسیار شکار کننده می کند چنانکه نظامی گفته (ے) درخت افگن بود کم زندگانی ٭ بدرویشی کشد نخچیربانی ٭ خان آرزو در سراج گوید که بمعنی صاحب و خداوند مثل فیلبان و مراد از جهانبان در عرف ملک داری پادشاهی است نه نگاهبان جهان هرچند بران نیز صادق آید و برین قیاس باجبان که بمعنی باج گیرنده است چنانکه در مدار الافاضل گفته (الخ) **مؤلف** عرض کند که بان کلمه ایست که بترکیب افادهٔ معنی فاعلی کند یعنی دارنده و صاحب و مجازاً برای محافظ هم مستعمل همه امثال بالا بذیل این تعریف درست می آید و بخیال ما مبدل وان باشد که لغت سنسکرت است بهمین معنی چنانکه (دهن وان) بمعنی صاحب دولت فارسیان واو را بموحده بدل کنند همچون آو و آب صاحب ناصری که نخچیربان را بمعنی بسیار شکار کننده گوید خلاف محاورهٔ فارسیان است بسیاری را ازین هیچ تعلق نیست و از شعر نظامی هم بسیاری ظاهر نمی شود و معنی

تجم ہم با ما اتفاق دارند بہ تحقیق ما معنی لفظی نخچیربان۔ صاحب شکار وشکار کنندہ وشکاری
است۔ خان آرزو گوید کہ نسبت باجبان وجہانبان کردہ زائد از ضرورت باشد باجبان
بمعنی صاحب باج است وکنایہ از باج گیرندہ وجہانبان بمعنی محافظ جہان کنایہ از پادشاہ
است وبس (اردو) صاحب۔ محافظ۔ صاحب آصفیہ نے کلمۂ بان پر لکھا ہے کہ فارسی
ایک کلمہ ہے جو اسما کے آخر میں لگانے سے محافظ۔ دارندہ۔ مالک کے معنے دیتا ہے۔
(۳) بان۔ بقول جہانگیری ورشیدی وبرہان وجامع بمعنی بام خانہ (مولوی معنوی سے)
سر فرو کردم دمی از بان چرخ ؛ تا زنم من چرخہا بر سان چرخ ؛ صاحب ناصری فرماید کہ
تبدیل بام است۔ خان آرزو در سراج گوید کہ مرادف بام باشد ومیتواند کہ مبدل بود
چنانکہ آستیم وآستین وکجیم وکجین مؤلف عرض کند کہ باہر دو محققین بالاتفاق داریم
کہ میم بہ نون بدل می شود (اردو) دیکھو بام کے پہلے معنے۔
(۴) بان۔ بقول جہانگیری درعربی نام درختی است کہ برآن خوشبوی شود وآنرا حب البان
گویند ودر دوا ہا بکار برند وبپارسی بانک نامند وبقول برہان آنرا در فارسی تخم غالیہ
گویند وآن مانند پستہ می باشد لیکن زود می شکند وعربان فستق البان ویہ خوانند صاحب جامع
ہم ذکر این کردہ صاحب ناصری بحوالۂ رشیدی گوید کہ این لغت عربیست وفارسی این بانک
بفتح نون۔ خان آرزو در سراج گوید کہ اغلب کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علیحدہ
صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی نقل کردہ۔ وبقول صاحب محیط اسم عربی شجریست
بزرگتر از درخت گز وثمر آنرا حب البان گویند ونوعی از بن در ہند یافتہ می شود کہ آنرا

بکائن نام است و بقول بعض بکائن حب البان را گویند۔ ثمر آن بزرگ سفید ممتلی
گران وزن و خوشبوست که به آسانی مقشر و سوده می گردد گرم و خشک در دوم و بقول
شیخ گرم در سوم و خشک در دوم و دران تنقیه است خصوصاً در سفر آن که مقطع اخلاط
غلیظ و با سرکه و آب مفتح سدد و منافع بسیار دارد (الخ) حقیقت باہک بجای خودش
عرض کنیم (اردو) بکائن۔ بکان بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر و مؤنث ایک درخت
کا نام ہے جسکی پتی نیم کے مشابہ ہوتی ہے اور اسمیں پھولوں کے گچھے کے گچھے لٹکتے ہیں
صاحب جامع الادویہ نے لغت بان پر بکائن کا حوالہ دیا ہے اور بان کو عربی مانا ہے اور
اس کا فارسی نام آزاد درخت لکھا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ (آزاد درخت) پر
بھی اہل لغت نے بکائن کا اشارہ کیا ہے جو ردیف ممدودہ میں گذر چکا ہے ۔

(۵) بان۔ بقول برہان و جامع و سراج و مؤید بمعنی لادن و آن نوعی از عنبر و مشمومات
باشد که بعربی حصین البان گویند و بقول مؤید چیزی خوشبوی از عطرهای سوختنی صاحب محیط
بر حصی لبان فرماید که این را بفارسی حسن لبه و در انگریزی بنزوین و بہندی لوبان نامند
و آن صمغ ضرو است و کما هم عبارت از انست۔ خوشبوترین صمغها گرم در دوم
و خشک در اول و بسیار جالی و محلل و جذاب۔ طلای آن جہت حبس نزلات نافع و
منافع بسیار دارد (الخ) صاحب آصفیہ که محقق زبان اردوست لوبان را لغت
عربی گوید و محققین عربی زبان ازین ساکت و بقول صاحب محیط (لوبان) لغت ہندی
است و بسنسکرت راج رال و ہم او بحواله (شیخ ابوالفضل در اکبرنامه) گوید که صمغی است

خوشبو که بعضی آنرا حسن لبه و حصی لبان نامند و صاحب غیاث این را بدون واو لبان
بالفتح آورده گوید که صمغی است که آنرا کندر نام است و صاحب منتخب لبان را
بالضم بمعنی کندر آورده و بهم او بر کندر نوشته که شیرهٔ درختی است و صاحب برهان
لبان را فارسی می داند و گوید که صمغ کندر را گویند و صاحب محیط لبان را معرب
داند از لبیانو که لغت یونانی است بمعنی کندر مؤلف عرض کند که نتیجهٔ تحقیق است
لوبان لغت هندی است و آنچه صاحب آصفیه این را عربی داند تسامح اوست که
لبان عربی را لوبان خیال کرد و از تعریف صاحب محیط که لبنیت لوبان و لبان
است بتحقیق رسیده که در هر دو فرق است بالجمله بان مخفف لوبان هندی و مفرس
باشد (حکیم انوری ؎) آهو بسبزه نگر نافه بینداخت * گر خاک چمن آب بشد عنبر و
بان را * بعض محققین فارسی همین شعر را سند معنی چهارم آورده اند و بخیال ما مناسب تر
است برای معنی پنجم (اردو) لوبان بقول آصفیه- عربی اسم مذکر- ایک درخت
کا خوشبودار گوند جو آگ پر رکھنے سے عود کی طرح خوشبو دیتا ہے- کوٹ یا لوبان عمدہ
ہوتا ہے- صاحب جامع الادویہ نے لوبان اور لبان دونوں کو ایک جگہ لکھ کر فرمایا ہے
کہ اسکی فارسی درخشخاک اور عربی حصو ہے ایک درخت کا گوند خشک مشابہ مصطکی لوبان
کا رنگ زرد اور خوشبو اور لبان کا رنگ بھورا اور تلخ-

(۴) بان بقول برہان و مؤید مشک بید را گویند خان آرزو در سراج بحوالهٔ قوسی گوید
که بار درخت مشک بید که از و مشک گیرند صاحب برهان بر بید مشک فرماید که نوعی از

بید است کہ بہار آن یعنی شگوفہ آن بغایت خوشبو می باشد وعرق آن را بجہت تفریح
دل وتبرید بیاشامند صاحب محیط بر بیدمشک گوید کہ اسم فارسی است وآنرا مشک بید
وگربہ بید نیز گویند وبعربی خلاف بلخی در تف ودر شام شاہ بید ودر روم بہرامج
نامند وبقول بعض صوموان وگاہ اطلاق آن برگل این شجر۔ بقول جالینوس سرد وتر
وبعضی معتدل گفتہ اند ملطف مفتح سدہ خفیف دماغی مقوی دل ودماغ ومطیب
نفس ومنافع بسیار دارد مؤلف عرض کند کہ ماخذ این غیر ازین نباشد کہ فارسیان
بر سبیل مجاز مشک بید را بنظر بر عطریت وخوشبوئیش بان گفتہ باشند مجاز معنی پنجم طالب
سند استعمال باشیم (اردو) بیدمشک۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم
کے درخت کا نام ہے جسکے پھول نہایت نازک اور خوشبودار رنگ میں زرد مگر مائل
بہ سبزی وسیاہی ہوتے ہیں اس کا عرق تفریح دل اور تبرید کے لئے استعمال کرتے
ہیں مزاجاً سرد وتر ہے صاحب جامع الادویہ نے بیدمشک کے ساتھ بہرامج کو بھی لکھا ہے

بان بربیتا اصطلاح بقول صاحب جہانگیری
در ضمیمہ بذیل لغات زند وپازند بہ بای مفتوح
وبای ثانی مکسور ویای معروف وتای فوقانی فیل باشد
صاحب برہان ہم ذکر این کردہ گوید کہ جانوریست
کلان در ہندوستان وہم او بربیتا گوید کہ
بای اول بثانی رسیدہ وفوقانی بالف کشیدہ بہ لغت

زند وپازند بمعنی خانہ است (الخ) مؤلف
عرض کند کہ بیتا غالباً ماخوذ است از بیت
عربی کہ تحقیقش بجای خودش می آید ولفظ
بان درینجا بمعنی اول بام کہ سقف باشد
ومعنی لفظی این مرکب سقف بالای خانہ
وکنایہ از فیل کہ بلندی ووضع پشتش سقف خانہ

را مانند۔ بدین وجہ کہ جانور ہند است و در عجم نیست فارسیان نامی این لفظی مرکب کردند۔ (اردو) ہاتھی۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ فیل۔ پیل۔ ہستی۔ گج ایک ہاتھ والا نہایت جسیم اور موٹا حیوان سونڈ والا۔

بان پرست اصطلاح۔ صاحب انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ گوید کہ بفتح بای فارسی و رای مہملہ و سین بی نقطہ در زبان سنسکرت گوشہ نشین و زاہد را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ شک نیست کہ (بان پرستھہ) بہ ہای ہوز بعد فوقانی بقول صاحب ساطع بزبان سنسکرت بمعنی صحرانشین و عابد آمدہ ولیکن در ینجا بہ ترکیب فارسی ہم درست می شود کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی پرستش کنندۂ بام و کنایہ از گوشہ نشین و زاہد کہ دائماً گوشۂ خانہ را پسند می کند و بعبادت الہی مشغول باشد و نظر بسوی سقف یعنی بہ عالم بالا دارد از قبیل بادہ پرست کہ از پرستش در ینجا محبت و رغبت مراد است (اردو) گوشہ نشین۔ دیکھو اہل نشست

بانتر اصطلاح۔ بقول صاحب شمس لغت فارسی زبان است بمعنی کولنگ و نام گیاہی۔ صاحب برہان بر کولنگ گوید کہ بروزن ہوشنگ حیز و مخنث را گویند مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند و لغت عربی و ترکی ہم نیست نمیدانیم کہ صاحب شمس این لغت را از کجا پیدا کرد ماخذ این ہیچ معلوم نمی شود تا استعمالش بنظر نیاید اعتبار را نشاید (اردو) نامرد۔ دیکھو باموں۔

باندازۂ گلیم پا دراز کن مثل۔ صاحبان خزینۂ امثال فارسی و محبوب الامثال

ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ فارسیان این مثل را بحکم (اندازہ
نگہدار) می زنند مقصود شان این است
کہ در ہر کار اندازہ حیثیت و حوصلہ خود ملحوظ
باید داشت چنانکہ گویند در مخارج اندازہ
مداخل نگہدار کہ خرچ از آمد بیرون نشود۔
(پا از گلیم دراز کردن) مصدری است کہ
می آید و این مثل مشتق از ہمان است۔
(اردو) صاحب محبوب الامثال نے فرمایا ہے
"جتنی چادر دیکھو اتنے پاؤں پسارو" یا "جتنی
اوڑھنی ہو اتنے پیر پسارو" صاحب امثال
ہندی نے لکھا ہے "جتنی چادر دیکھے اتنے
پاؤں پھیلاوے" ان تمام کہاوتوں کا یہ
مقصد ہے کہ انسان کو ہر کام اپنے حوصلہ
سے بڑھکر نہ کرنا چاہیئے۔

(۳۳۵۱) **باندام آمدن** مصدر اصطلاحی کنایہ
باشد از درست اندام و متناسب شدن
(انوری ۵) کار آن عشرت زتو اندر
نیافت ٭ ز انکہ توچیست و باندام آمدی ٭
(اردو) سڈول ہونا۔ متناسب ہونا۔

(۳۳۵۲) **بانظر سنجیدن** مصدر اصطلاحی کنایہ
باشد از اندازہ کردن و شناختن بذریعہ نگاہ
(صائب ۵) بینش و کلم را بانظر سنجند روشن گوہران ٭
احتیاجی نیست میزان قیامت را بسنگ ٭
(اردو) نظر میں تولنا۔ نگاہ سے اندازہ
کرنا۔ پہچان جانا۔

بانقش اصطلاح۔ بقول سروری و برہان بسکون نون و کسر قاف بن باشد کہ شور و
بریان کنند و خورند و (ون) نیز گویند و بعربی حبۃ الخضراء صاحب [illegible] حبۃ الخضراء
کہ ترجمہ آن بفارسی بن باشد بضم و برہن گوید کہ مشہور [illegible] و آن ثمر درختی است
کہ [illegible] بہترین آن بستانی است۔ [illegible]

چرب می باشد وخوش طعم۔ سرد وخشک در دوم۔ یبوست دماغ کند وبیخوابی وخشکی مزاج
می نماید جهت تخفیف رطوبات سرفۂ بلغمی ونزلات وتفتیح سدد وادرار بول نافع مرکب القوی
ومقوی معده۔ بواسیر وجذام را نافع ورفع ماندگی کند ومنافع بسیار دارد ولیکن صداع
می آرد وباعث بیداری ولاغری بدن وزردی رنگ وقطع شہوت وتقلیل منی ونفخ
وقولنج ومالیخولیا وکابوس (الخ) مؤلف عرض کند که راست گفته اند (شعر) آن سیه رو
که نام او قهوه ہٰ مانع النوم وقاطع الشہوه ہٰ وبه تحقیق ما اصل این (بُن قشر) بود قلب
اضافت قشر بُن یعنی پوست بُن سوقیان عجم بر ماخذ این غور نکرده بزیادت الف بعد موحّده
وحذف رای مهمله (بانقش) کردند ومطلقاً برای بُن استعمال کردند وجا دارد که الف
را زائد نگیریم بلکه مبدّل واو است از بون که بمعنی بُن می آید یکی از معاصرین عجم گوید که
این لغت ترکی است بمعنی قهوه حیف است که محققین ترکی زبان ازین ساکت قیاساً
تائید قولش می کند که شان لغت هم مقتضی آنست۔ (اردو) بُن۔ بقول آصفیہ۔ ہندی
اسم مذکر۔ قهوه۔ کافی۔ ایک تخم کا نام جسے بھون کر کھاتے ہیں اور اکثر چای کی طرح جوش
کر کے پیتے ہیں۔ ہمارے تحقیق میں عربی زبان کا لفظ ہے۔ (محیط المحیط)

بانک بقول صاحب رشحات سفر نامۂ
ناصر الدین شاه قاجار (۱۲۹۰ھ) که دران
پول برای حصول سودش سپرند صاحب
پول چاپل؟ بر مطلق خزانه وبرکان صرافی قائم
مؤلف عرض کند که مفرس بانک باشد
که (لغت انگلیسی زبان) است فارسیان
بحذف تحتانی مفرس کرده اند (اردو)
بینک۔ بقول آصفیہ۔ انگلش۔ اسم مذکر۔

وہ جگہ جہاں امانتاً روپیہ رکھا جاوے ساہوکاری
کوٹھی۔ بنک گھر۔ روپیہ جمع رکھنے والی کمپنی۔
(۳) بانک۔ بقول جہانگیری با نون مفتوح بمعنی
حب البان کہ بمعنی چہارم بان گذشت۔
صاحب برہان صراحت کند کہ بسکون نون و کاف
فارسی است و صاحب جامع ہمزبان برہان
خان آرزو در سراج بذیل بان فرماید کہ اغلب
کہ بانک مصغر بان است نہ لغتی علاحدہ الخ
مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد
کہ کاف عربی است۔ صاحب ہفت صراحت
کند کہ بنون و کاف فارسی زدہ باشد۔ پس
بخیال ما مزید علیہ ہمان بان است کہ بہمین معنی
گذشت و بحث کاملش بمعنی چہارم لفظ بان
مذکور شد کاف فارسی در آخر این زیادہ
کردہ بمعنی حب البان استعمال کردند چنانکہ
مردہ ری و مردہ ریگ۔ خان آرزو کہ کاف
آخر را عربی و برای تصغیر گرفتہ است کم غوری

اوست۔ فارسیان بان عربی را بزیادت
کاف فارسی مفرس کردہ اند دیگر ہیچ (اردو)
درخت بان کا پھل۔ مذکر۔

بانگ بسکون نون و کاف فارسی۔ بقول
سروری و برہان فریاد و فغان (سند این در
ملحقات می آید) و فرماید کہ بمعنی مطلق صدا و
آواز ہم (انوری ۵) ایمن اندر نظارہ گاہ
سپہر ٭ گوش جانت ز بانگ طبل رحیل ٭
بہار گوید کہ بہر دو معنی بالا بضم اول نیز استعمال
کنند چنانکہ مسیح کاشی گفتہ (رباعی) آتش بزبان
شعلہ برہمن زد بانگ ٭ کز بہر چہ بسان خاکستر
گنگ ٭ گفتم کہ بدین خسان ندارم سر جنگ
٭ با آنکہ پرم ز پای تا سر چون گنگ ٭ و فرماید
کہ با لفظ آمدن و برداشتن و رسیدن و خیزن
و زدن و کشیدن مستعمل **مؤلف** عرض کند
کہ بقول صاحب کنز کہ محقق زبان ترکی است
این لغت فارسی نہ زبان است بمعنی صوت و

در نثر کی ہم مستعمل و اسم مصدر و حاصل بالمصدر
و امر حاضر (بانگیدن) کہ می آید و فارسیان
در لب و لہجۂ خود بحذف الف بضمّ اوّل و سکون
نون و کاف فارسی می خوانند و در کتابت الف
را قائم دارند ہمین است مقصود بہار و لیکن
سند پیش کردہ اش بکارش نمی خورد بلکہ ازان
ثابت می شود کہ مسیح کاشی بانگ بحذف الف
بالفتح آوردہ و استعمال گنگ را کہ بقول
اہل لغت بالضمّ بمعنی لال و ابکم است بالفتح
گرفتہ و در مصرع سوم و چہارمش با خنگ
و گنگ کہ بالفتح بمعنی رود خانہ مشہور است
قافیہ کردہ اگر بقول بہار بانگ را در مصرع
اوّل بالضمّ گیریم لازم می آید کہ در مصرع سومش جنگ را
ہم بالضمّ گیریم و در مصرع چہارمش گنگ را کہ اہل لغت
بالفتح بمعنی رود خانہ مشہور نوشتہ اند مضموم خوانیم
اندرینصورت دو لفظ خنگ و گنگ را برخلاف
اہل لغت مضموم گرفتن لازم می آید و اگر
قافیۂ مصرع سوم را نگذاریم و از اعرابش
کار نداریم (کہ در رباعی وجود قافیہ در
مصرع سوم لازم نیست) اندرینصورت
ہم لازم می آید کہ در مصرع چہارم گنگ
را بمعنی رود خانہ بالضمّ خوانیم و تحقیق اہل
لغت بالفتح است حاصل اینست کہ بخیال
ما صورت اوّل الذکر بہتر است از آخر
فتأمّل بالجملہ بان بمعنی اصل است
کہ بجای خودش گذشت و بانگ بزیادت
کاف فارسی در آخرش مزید علیہ و ما اشارۂ
این بیان کردہ ایم (اردو) دیکھو
بانگ. فریاد. بقول آصفیہ. فارسی. اسم
مؤنث. غل. واویلا. مظلوموں کی آہ و
زاری. آہ و نالہ. (رند) تھے اثر انگیز
او چرخ فرشتے تری سنکر ہو آغوش جو پہنچے
کیسی فریاد ہماری ہے

بانگ آمدن | استعمال. صاحب آصفی

ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی رسیدن آواز است (حافظ شیراز
ه) کس ندانست که منزلگه معشوق کجاست
اینقدر هست که بانگ جرسی می آید (اردو)
آواز آنا۔

بانگ آور اصطلاح۔ صاحب آصفی
ذکر بانگ آوردن کرده از معنی ساکت و
سندی که پیش کرده از ان (بانگ آور) پیداست
که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی صدا و شور و
افغان برپاکننده (ازرقی هروی بصفت تیر
ه) فلک پیمای تیر آشوب عالم سر انجم
تک شبه خفتان دریکانش آتش تیغ بانگ
آور (اردو) شور برپا کرنے والا۔

بانگ اسلام استعمال۔ مرکب اضافی
است (۱) کنایه از دعوت اسلام و (۲)
اذان باشد (صائب ه) نالۀ عجز پیش
سنگدلان بانگ اسلام و کافرستانست
(اردو) (۱) اسلام کی دعوت۔ دعوت
اسلام۔ اسلام لانے یا مسلمان ہونے
کی درخواست۔ گمراہی سے راہ راست
کی درخواست۔ صاحب آصفیہ نے (دعوت
اسلام کرنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ (۲) اذان
بقول آصفیہ عربی۔ اسم مؤنث۔ بانگ
نماز۔ نماز کے واسطے بلانے کی صدا جو مسلمانون
نے عربی زبان مین بنا رکھی ہے۔

بانگ الله اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان
وصفت و مؤید و بحر بمعنی بانگ نماز مؤلف
عرض کند که مرکب اضافی است (اردو)
اذان۔ دیکھو بانگ اسلام کے دوسرے معنے

بانگاه داشتن مصدر اصطلاحی۔
صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه
قاچار (بانگاه داشته) بمعنی مقید و محبوس
نوشته که اسم مفعول ترکیبی مصدر باشد که
بمعنی قید کردن و مقید داشتن است (اردو)

نظر بند رکھنا۔ نظر بند کرنا۔ بقول آصفیہ
حراست میں رکھنا۔ نگرانی میں رکھنا۔ آپ
ہی نے (نظر بند) بمعنی قیدی لکھا ہے۔
بانگ بر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف عرض
کند کہ بلند شدن صدا است (ملا جامی سہ)
بانگ بر آمد ز ہمہ کاخ شگفت ٭ یک کشف
اینک بد و بد گشتہ جفت ٭ (انوری سہ)
بر حلقۂ زلف دلم نہان زد و چشم تو چپاک
بانگ بر آمد کہ این کرد و کہ داند ٭ (اردو)
صدا بلند ہونا۔ آواز نکلنا۔
بانگ بر آوردن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ مؤلف
گوید کہ صدا بلند کردن و آواز دادن (نظامی
سہ) ستارن بر آورد بانگ سرود ٭ سرود
نو آئین تر از صد درود ٭ (انوری سہ)
ای شاہ جہان حشمتہ صندوق خزانت ٭
از ہر چہ نخاس تو شود بانگ بر آرد ٭ (اردو)
صدا بلند کرنا۔ آواز دینا۔ بجنا۔
(الف) **بانگ بر ابلق زد** اصطلاح۔
(ب) **بانگ بر ابلق زند** (الف) بقول
شمس زمانہ را خبر کند و محو سازد۔ صاحبان
منتخبہ برہان و بحر نسبت (ب) گویند کہ (۱) زمانہ
و روزگار را زجر کند و آزار دہد۔ صاحب
مؤید بر (ب) فرماید کہ ای زمانہ را زجر کند
و محو سازد و صاحب ہفت بر (ب) نسبت
معنی اول با صاحب مؤید اتفاق کردہ فرماید
کہ (۲) اسپ را تیز کند۔ صاحب انند متفق
با ہفت۔ مؤلف عرض کند کہ (الف) ماضی
مطلق و (ب) مضارع مصدر (بانگ
بر ابلق زدن) است و بدیہیہ کہ ابلق ہفت
اسپ و روزگار است معنی اول این
مصدر۔ زمانہ را زجر و ملامت کردن و
معنی دوم اسپ را اشارہ کردن برای

تیز روی حیف است از محققین با نام و
نشان که بدون تامل به ماخذ تصرف ها در
لفظ و معنی کرده اند۔ صاحب شمس بر الف
ذکر ماضی مطلق کند و معنی مضارع بیان منقرنا
و کاتب چابکدستش لفظ زجر را خبر کرد و
صاحبان ضمیمهٔ برہان و بحر آن را ہم داخل
معنی کرده اند و صاحبان مؤید و ہفت و انند
محور را در معنی این جا داده اند وای بر اینها
که یکی از اینها بر حقیقت معنی ابلق غور نکرد
و معنی حقیقی را در اصطلاحی ملحوظ نداشت۔
(اردو) (۱) زمانے کو ملامت کرنا (۲)
گھوڑے کو جلد چلنے کا اشارہ کرنا حکم دینا
(الف) اسی مصدر کا ماضی مطلق ہے
اور (ب) مضارع۔

بانگ برخاستن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بلند شدن صدا است (شاہی
سبزواری ے) چو مطرب از غزل شاہی
این سخن بر خواند ٭ ز ساکنان فلک بانگ
آفرین برخاست ٭ (اردو) صدا بلند ہونا

بانگ برداشتن استعمال۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که (۱) صدا و آواز بلند کردن و
(۲) کنایه باشد از اذان بقرینهٔ لفظ مؤذن
(سعدی شیرازی ے) مؤذن بانگ
بی ہنگام برداشت ٭ نمی داند که چند از
شب گذشت است ٭ (اردو) (۱) صدا
بلند کرنا شور کرنا۔ (۲) اذان دینا۔

بانگ بر قدم زدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر شتاب بسیار در راه رفتن و بقول بہار
جلد و تیز رفتن (محمد قلی سلیم ے) ز مسجد
نعره مستان علم زد ٭ مؤذن بانگ از آنجا
بر قدم زد ٭ مؤلف عرض کند که چون
انسانی یا جانوری را خواہند که بشتاب رفتن

بانگ می زنند واشارہ آن باشد کہ تیز روان شوو وقدم تیز کند از ہمین رسم این مصدر اصطلاحی قرار یافت ولفظ بسیار راہ در تعریف تحریر زائد از ضرورت است ومقصود این اصطلاح بہ تیز گامی فرار شدن. (اردو) تیز چلنا. جلد چلنا تیزی کے ساتھ فرار ہونا۔

بانگ خلیل اللّٰہی اصطلاح۔ وارستہ گوید کہ کشتی گیران چون حریف را از جا بردارند وخواہند کہ بر زمینش بنید ازند اللّٰہ اکبری کہ بہ بانگ بلند گویند آنرا بانگ خلیل اللّٰہی خوانند وجہ تسمیہ آنکہ حضرت ابراہیم خلیل اللّٰہ علیہ السّلام در جمیع حرکات وسکنات اللّٰہ اکبر گفتی بدین مناسبت این آواز را باین نام موسوم ساختند۔ (میر نجات ؎) گوش بر حرف تو دارند زمہ تا ماہی پگاہ کشتی چو کشتی بانگ خلیل اللّٰہی خان آرزو در چراغ ہدایت باستناد ہمین شعر گوید کہ بانگی رسا کہ پہلوانان ایران سیر شند و در اینہا موسوم است بہار وصاحب بحر وغیاث با وارستہ متفق مؤلف گوید کہ معاصرین عجم ہم تصدیق قول وارستہ می کنند مرکب اضافی است واجمال بیان خان آرزو ماخذ راہی پوشد وجدت راہی کوشد (اردو) بانگ خلیل اللّٰہی فارسیون نے (اللّٰہ اکبر) کو کہا ہے جو کشتی لڑنے والے اوسوقت کہتے ہیں جب کہ حریف کو زمین پر دیا رہیں۔ مؤنث

(۴۸۸) **بانگ درا** اصطلاح۔ بکسر کاف فارسی وفتح دال ورای مہملہ مرکب اضافی است بہ معنی بانگ جرس کہ درا جرس را گویند۔ (صائب ؎) نصیحت بر نہ انگیزد زمین گیران غفلت را چہ بر خوابیدہ سہہا نست از بانگ درا خیزد (اردو) بانگ جرس۔ بانگ درا۔ وہ آواز جو گھنٹہ سے نکلتی ہے

صاحب آصفیہ نے جرس کا ذکر فرمایا ہے مؤنث

بانگ رسیدن | استعمال بمعنی رسیدن آواز و صدا باشد صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (ملا جامی سے) در قفائے قافلہ کہ اوست دانم سمع کہ این بس کہ رسد ز دور بانگ جرسم (اردو) آواز پہنچنا

بانگ رو ارو | اصطلاح - بقول برہان و جامع و بحر و بہار و جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از دم صور و (۲) کنایہ از بانگی کہ پیش پادشاہان وقت سواری بزنند مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) (۱) بگل اور ترم کی آواز - مؤنث (۲) نقیبون کی صدا جو بادشاہون کی سواری کے آگے آگے ہٹو اور بڑھو کہتے ہوے چلتے ہین - مؤنث -

بانگ ریختن | مصدر اصطلاحی - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی صدا دادن و آواز رسیدن است (قاسم مشہدی سے) عشق آمد و از حلقۂ در بانگ جرس ریخت پا برخاست صفیری کہ بیابان بقفس ریخت (اردو) آواز دینا - آواز آنا -

بانگ زدن | مصدر اصطلاحی بقول جہانگیری و برہان و جامع و بحر (۱) کنایہ از باز داشتن مؤلف عرض کند کہ رسم است کہ چون خواہند کہ کسی را از کاری باز دارند بانگ می زنند و این علامت آنست کہ دیگر مکن و دیگر میا و این نوعی از تخویف است (اردو) جب کسی کو کسی کام سے باز رکھنا مقصود ہو تو للکارتے ہین کہ خبردار - اس سے یہ مقصد ہوتا ہے کہ وہ اُس کام سے باز رہے - اسکا ترجمہ للکارنا اور خبردار کہنا ہو سکتا ہے (۲) بانگ زدن - بقول جہانگیری کنایہ از آزردن کسی مؤلف عرض کند کہ ترسانیدن بہ از آزردن است و این مجاز معنی اول باشد

وبس (انوری ؎) باستاد بانگ برزنہا
زند ٭ گرگ راسیرت شبان باشد ٭ مخفی
مبادکہ باس لغت عربیست بمعنی خوف (ولہ
؎) سہمش از بانگ بر زمانہ زند ٭ خون
شود ژالہ در سحاب از بیم ٭ (اردو)
للکارنا۔ بقول آصفیہ دھمکانا۔ دھمکی دینا۔
کڑک کر بولنا۔

(۳) بانگ زدن۔ بقول برہان و بحر کنایہ
از نگاہداشتن چیزی مؤلف گوید کہ محافظین
کشت زار روز و شب ہای و ہوی کنند
و صداہا بلند سازند تا حیوانات و دزدان
آگاہ شوند کہ کسی نگہبان است و مال زراعت
را تلف نکنند (اردو) حفاظت کرنا۔

(۴) بانگ زدن۔ بقول برہان و جامع و
بحر کنایہ از راندن و دور کردن کسی از پیش
مؤلف عرض کند کہ قریب بہ معنی سوم است
کہ طیور از کشت زار ہا بوسیلہ بانگ دہقان
کہ ہای ہوی کنند پرواز میکنند و دور می شوند
فارسیان گویند "دہقان بر گنجشکان بانگ
می زند" یعنی می راند و دور می کند و
ہمچنین گویند "فلان بہ فلان بانگ زد"
مقصود آنست کہ از پیش خود راند و دور
کرد (اردو) دور کرنا۔ بھگانا (مثلاً
کی آواز سے چڑیوں کو اڑانا)۔ زور کے
ساتھ (چلے جاو) کہنا۔

(۵) بانگ زدن۔ بہ تحقیق ما صدا برآوردن (۲۲۵)
و آواز کردن و این معنی حقیقی است (انوری
؎) گشت بیفائدہ کم زن کہ نہ بادی نہ دخان
٭ بانگ بیفائدہ کم زن کہ نہ نائی نہ درای
٭ (اردو) للکارنا۔ آواز کرنا۔ آواز
لگانا۔ نعرہ مارنا۔

بانگ زن اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ موذن را گویند دیگر کسی از
محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ و سند

استعمال بمعنی پیش نه شد مؤلف عرض کند که اسم
فاعل ترکیبی است ولیکن از مطلق بانگ
بدون اضافت به اذان یا مؤذن یا صلوٰة
وغیر ذلک اینمعنی را تسلیم نه کنیم و مشتاق
سند استعمال باشیم (اردو) مؤذن۔
بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ اذان
دینے والا۔ بانگ دینے والا۔ نماز کے واسطے
لوگوں کو بلانے والا۔

بانگشت حساب دادن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و بحر بی تامل از عهدهٔ حساب
برآمدن مؤلف عرض کند که آنانکه با علم
حساب مناسبت کلی دارند بدون خامه
و آله هر قسم عمل حساب را بذریعهٔ بنان خود
حل کنند از همین صفت این مصدر پیدا شد
(محسن تاثیر ؎) هر نقد دل که می برد آن
دست خوش نگار ٭ آخر بما حساب بانگشت
می دهد ٭ (اردو) انگلیوں پر حساب
سمجھانا۔ یعنی بکثرت مشق اور محاورہ کی
وجہ سے بغیر قلم و دوات کے صرف انگلیوں
پر سوال حساب کو حل کرنا بلا تامل جلد جواب دینا

بانگشت حساب کردن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و بحر مرادف بانگشت حساب
دادن۔ خان آرزو در چراغ فرماید که کنایه از
سهولت حساب است (سلیم ؎) شمار
دور فلک از سلیم گر پرسی ٭ چو آفتاب
بانگشت خود حساب کند ٭ مؤلف عرض
کند که مرادف مصدر گذشته نباشد که درین
هر دو فرق بین یعنی کسی که عمل حسابی را بسهولت
و عجلت بدون مدد قلم و دوات بر انگشتان
خود می کند آنرا می گویند که بانگشت حساب
می کند و کسی که محاسبه ذمه خود را بهمین عمل
می دهد نسبت او گفته می شود که ٭ بانگشت
حساب می دهد ٭ پس (حساب بانگشت)
در هر دو مصادر یکی است ترکیب مصدر

داون و کردن فرق در معنی پیدا می کند چنانکه
بالا مذکور شد پس هر دو را مرادف یکدیگر قرار
داون چنانکه صاحب بحر و وارسته می کند درست
نباشد قائل (اردو) انگلیون پر حساب
کرنا چٹکیون مین حساب کرنا۔ جلد حساب
کرنا۔ بلا تامل حساب کرنا۔

بانگشت عیب کسی شمردن | مصدر اصطلاحی (۲۹۲۲)
۔ باسانی عیب کسی را حساب کردن یعنی بدون
امداد قلم و دوات صرف بواسطۂ انگشتان شمار
عیوب کسی کردن (صائب ؎) آنرا که
بانگشت توان عیب شمردن ۞ در عالم انصاف
ز مردان حسابیست ۞ (اردو) انگلیون
پر کسی کا عیب شمار کرنا یعنی بسہولت
عیوب کا حساب لگانا۔

بانگشت گرفتن | مصدر اصطلاحی۔
بقول سروری و جہانگیری و ضمیمہ و برہان
و رشیدی و بحر و جامع کنایہ از شمردن و حساب
کردن (خلاق المعانی ؎) چون گل تازہ
بانگشت خطاهاش مگیر ۞ مجمر آساش فرو گستر
دامان بر سر ۞ مؤلف عرض کند که بلحاظ
تعمیم این مصدر باید که (بانگشت گرفتن
چیزی) قائم کنیم یا بلحاظ سند (بانگشت گرفتن
خطا) بخیال ما تخصیص بہتر است از تعمیم
(اردو) حساب کرنا۔ گننا۔

بانگ شکستن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که بمعنی شور و غوغا بند شدن است۔
(وحید قزوینی ؎) لب بمی بند و ز افغان
تا جرس جنبان بود ۞ می طپد در سینہ دل
تا بانگ و غوغا بشکند ۞ (اردو) شور
و غوغا بند ہونا۔

بانگ شنودن | استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که بمعنی شنیدن صدا و آواز باشد (خسرو

ﮯ) تاکہ ز ساقی شنود بانگ نوش ٭ پنبہ برون کرد صراحی ز گوش ٭ (اردو) آواز سننا

بانگ عنقا اصطلاح۔ بقول جہانگیری و ناصری در ضمیمہ و برہان و رشیدی و جامع و سراج نام پردہ ایست از موسیقی (حکیم سنائی ﮯ) زد ستان قمری و رود بانگ عنقا ٭ ز آواز بلبل در روز خرم ٭ مزمر ٭ صاحب برہان بر عنقا فرماید کہ سیمرغ را گویند و او را عنقا مغرب بضم میم خوانند و بسبب مغربیت کل بر چیزہای نابود و معدوم و ہدم کنند و کنایہ از ہر چیز نایاب باشد خان آرزو در سراج گوید کہ حق آنست کہ مراد از بانگ عنقا در ینجا آواز عنقا است کہ سازیست چنانکہ بر عنقا بیاید و مقابلہ مزمر کہ مخفف مزمار بمعنی نی است نیز دلالت برہمی دارد و ہم او بر عنقا گوید کہ نام سازی کہ در فرہنگ شہرت دارد و چون ساز مذکور نیز گردن دراز دارد او را عنقا گویند مؤلف عرض کند کہ ما قول جامع و ناصری را کہ از اہل زبانند معتبر تر از خان آرزو دانیم کہ ہندنژاد است و خیال ما این است کہ لفظ عنقا در ینجا بمعنی نایاب پس مرکب توصیفی است یعنی بانگ نایاب و کنایہ از پردۂ موسیقی و جا دارد کہ بلحاظ بلندی آوازش مرکب اضافی گیریم کہ ہمچون آواز عنقا بلند است اگر عنقا بمعنی سازی می آید لازم نباشد کہ بانگ عنقا را بمعنی پردۂ خاص نگیریم و جا دارد کہ پردۂ ہمان عنقا را بانگ عنقا نام باشد۔ و قیاس غالب آنست کہ این پردۂ طنبور است (اردو) بانگ عنقا۔ فارسی میں ایک راگنی کا نام ہے جس کا اردو نام معلوم نہ ہوگا۔ مؤنث۔ غالباً یہ آہنگ طنبور ہے۔

بانگ کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند

که بمعنی حقیقی است یعنی صدا کردن و آواز دادن (عرفی ــه) سوخته دریای طبعش بانگ با کوثر کرد و گفت ؎ تشنه منشین ای فدای زادهٔ دریای من ؎ (اردو) آواز کرنا آواز دینا ۔

بانگ کشیدن | استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بانگ کردن است و سند این بر بانگ خلیل اللّهی گذشت مخفی مباد که درین هر دو فرق همین قدر است که در بانگ کشیدن طوالت صوت است برخلاف بانگ کردن ۔ (اردو) آواز کھینچکر نکالنا ۔

بانگ گرفتن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که اختیار کردن بانگ و مراد از بانگ کردن و زدن است (جمال اصفهانی ــه) ملک ورد الله اکبر گزیده ؎ فلک بانگ السّیف و اصدق گرفته ؎ (اردو) آواز دینا ۔ صدا کرنا ۔

بانگ گزیدن | مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی قبول و پسند کردن بانگ است (جمال اصفهانی ــه) بجای نغمه و الحان مطربان لطیف ؎ کسی گزیند آواز بوم و بانگ غراب ؎ (اردو) آواز پسند کرنا

(الف) **بانگ هارون** | اصطلاح (الف)
(ب) **بانگ هاون** | بقول صاحب شمس کنایه از آوازهٔ دین محمدی علیه السلام و (۲) علم شریعت صاحبان ضمیمهٔ برهان و بحر و مؤید (ب) را بالفتح واو به هر دو معنی بالا نوشته اند مؤلف عرض کند که هاون بقول برهان بکسر واو لغت زند و پازند است بمعنی گاه اول از جملهٔ پنجگاه یعنی پنج وقت عبادتی که زردشت قرار داده بود و نام بعضان

او می کردند و ہارون بقولش بر وزن قارون
نام برادر بزرگ موسی علیه السلام و بمعنی
نقیب و قاصد و فرو ماندگی و حیرت و قوله
که این لغت نیز عجمی است نه فارسی مؤلف
عرض کند که (الف) تحریف است و دست
درازی صاحب شمس که رای مهمله را زیاده
کرد و بعوض ہاون ہارون بهتر خیال کرد
که نام پیغمبری است معروف علیه السلام
اما خیال نکرد که از هر دو معنی متذکرۀ بالا
ہارون را چه تعلق چیزی نیست که (خر موسی)
را (خر عیسی) کرد وای برین تصرفات
بی معنی و آنانکه (ب) را بفتح واو نوشته اند
چیزی نیافته که خیال کسرشان کردند و فتح را
اولی دانستند و خیال نفرمودند که ہاون
بالفتح بمعنی ظرفی است که دران اشیا را
کوفته سفوف سازند و کنایه از فرج زنان
و این را هم از هر دو معانی بالا هیچ تعلقی نیست

یا خیال شان این باشد که از الف رای
مهمله حذف شده ہاون باقی ماند اندرین
صورت می بایست که واو و نون هر دو
را ساکن گیرند بخیال ما (ب) بکسر کاف
فارسی و کسرۀ واو مرکب اضافی است
بمعنی آواز عبادت اول از پنج عبادات
زردشتان که فارسیان بر سبیل مجاز برای
برای آوازۀ دین محمدی و علم شریعت استعمال
کردند دیگر هیچ حیف است که سند استعمال
پیش نشد (اردو) (۱) دین محمدی کی شہرت
مؤنث (۲) علم شریعت ۔ مذکر ۔

بانگیدن | بقول صاحب انند بحوالۀ فرهنگ
فرنگ بانگ و فریاد کردن دیگر کسی از محققین
مصادر ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست
که اسم این مصدر همان بانگ است که گذشت
و تحتانی پنجم زائد و دن علامت مصدر رقاعده
محققین فرس مصدر جعلی و به اصول ما مصدر

اصلی زیرا کہ بانگ بمعنی آواز لغت فارسی است مضارع این بانگد وحاصل بالمصدر روام	حاضرش ہم بانگ (اردو) آواز کرنا ـ صدا دینا ـ

بانن بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی موز صاحب بول چال ہم ذکر کردہ صاحب محیط بہ موز گوید کہ لغت عربی است و نیز بعربی طلح و بفارسی بفرک و بانگلیسی پلیین ٹن و بہندی کیلہ مانند ثمر درختی است و در ہند کثیر الوجود ـ بقول گیلانی گرم در اول و تر در آخر آن ـ با قوت قابضہ وجالی و کثیر الغذا ـ دیر ہضم ـ خون و باہ می افزاید و مولد خون غلیظ و مسمن بدن و مفرح و ملین خشونت حلق و سینہ و نافع حرقت آنہا و جہت حبس شکم و تحریک باہ محرورین و دفع لاغری گردہ نافع و بقول شیخ غذای آن اندک و آن ملین است و نافع سوزش حلق و سینہ و فربہی و موافق گردہ و مدر بول و بقول گیلانی در جگر سدہ پیدا می کند خصوصاً در پیران و سرد مزاجان و لہذا بالای آن عسل و مربای زنجبیل می خورند منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند کہ بانن لغت فارسی نباشد و نہ ترکی و عربی و سنسکرت است بعضی از معاصرین گویند کہ معاصرین ایلرا از زبان روسی گرفتہ اند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اینقدر متحقق است کہ فارسی قدیم نباشد (اردو) کیلا ـ بقول آصفیہ ـ مذکر ـ موز ـ طلح ـ ایک درخت اور اسکے پھل کا نام جسے کدلی بھی کہتے ہیں اسکی پھلی میٹھی اور لمبی ہوتی ہے ـ

بانو بضم نون و سکون واو بقول سروری و جہانگیری و رشیدی و سراج (۱) بمعنی خاتون خانہ ـ صاحبان برہان و جامع گویند کہ عروس ہم صاحب ناصری گوید کہ بزرگ

وخاتون خانه. صاحب مؤید بمطلق عروس قانع وصاحب فرهنگ فدائی می نویسد که
خانم خانه وخاتون سرای وآن زنی است در یک خانه بزرگ همه باشد. در ترکی
هم بمعنی ست وسیده مستعمل (کذا فی الکنز) مؤلف گوید که این مرکب است از
لفظ بان و واو نسبت. بان بمعنی بام. مراد از بلندی پس معنی لفظی منسوب به بلندی
که مقام خاتون بزرگ ایوان خانه باشد که کرسی آن از کرسی مکان بلند وبحثش بر
(ایوان) گذشت دیگر هیچ (خاقانی ﻪ) کافرم گر چو شود در اسلام وکفر هیچ بانو خوانده
یا دیده ام ۞ (اردو) بانو بقول آصفیه. فارسی. اسم مؤنث. خاتون خانه. بیوی بیگم. گھر کی مالک.
(۲) بانو بقول سروری وجهانگیری وجامع. صراحی گلاب وشراب وامثال آن وبقول
برهان ظرف گلاب وصراحی شراب. صاحب رشیدی بذکر این گوید که سندش ظاهر
نیست وصاحب ناصری فرماید که صاحب فرهنگ برای این معنی شاهدی ندارد وصاحب
مؤید گوید که آوند گلاب وشراب باشد خان آرزو در سراج فرماید که این مجاز است مؤلف
عرض کند که اشکال صاحب ناصری نسبت این معنی از قول صاحب جامع دفع می شود
که هر دو از اهل زبانند. وصاحب جامع معتبر وقدیم تر از ناصری است جا دارد که
معاصرین صاحب ناصری بدین معنی بر زبان نداشته باشند ومعاصرین ما هم بر زبان ندارند
ولیکن در صحت لفظ شبهی نیست صراحی گلاب وشراب را بسبیل مجاز بانو نام کردند از انکه
مقام آن هم بر بلندی باشد وبر زمین نمی گذارندش (اردو) گلاب یا شراب کی صراحی

بانوا بقول ضمیمهٔ برهان (۱) نام شخصی که	در عهد ذو القرنین بعد از بی نوائی بسیار توانگر

و (۲) خوش آواز را ہم گویند۔ صاحب بہت بر معنی اوّل قانع و گوید کہ بفتح نون و از معنی ترکیبی ظاہر است کہ با سامان و سرانجام باشد خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل بحوالۂ تحقیقات برہان گوید کہ بقول قوسی (۳) مطلق کسی کہ بعد از درویشی توانگر شدہ باشد۔ **مؤلف** عرض کند کہ کلمۂ با درینجا بمعنی مفید ہم اوست کہ افادۂ معنی اسم فاعل کند و معنی لفظی (بانوا) صاحب برگ و نوا مقابل بی نوا و صاحب آواز و آہنگ ہم۔ پس معنی دوم و سوم ترکیبی است (اردو) (۱) بانوا۔ عہد ذوالقرنین مین ایک شخص گزرا ہے جو قلاکت کے بعد تونگر ہوا۔ مذکر۔ (۲) خوش آواز (۳) تونگر۔

بانوان خان آرزو در سراج گوید کہ بزیادت الف و نون بمعنی خاتون خانہ و صراحی نیز نوشتہ اند و این مجاز است و بمعنی زن خداوند گفتہ اند مقابل خدا چنانکہ کدخدا و کدبانو و قوسی گوید کہ بانوان لفظی است کہ بحسب ظاہر صیغۂ جمع است یعنی عروسان و خواتین بزرگ لیکن بانو کہ مفرد است نیز استعمال می شود و در اشعار خاقانی مدار برین است کہ در صفت زن خاقان کبیر لفظ بانو و بانوان را علی سبیل الترادف اطلاق می کنند **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش ہمین کہ (۱) جمع بانو موافق قیاس و مستعمل است و (۲) فرد علیحدہ بانو بمعنی واحد و لیکن استعمال این را محتاج سند باشیم کہ ذکرش غیر از خان آرزو دیگر کسے از محققین فارسی زبان نکرد (اردو) (۱) بانو کی جمع۔ بیگمات بیگمین (۲) بیگم۔ (۳) دیکھو بانو۔

بانوائی اصطلاح۔ ہمان بانوا بمعنی سوم اوست کہ گذشت۔ مرکب با تحتانی مصدری کنایہ از توانگری مقابل بی نوائی (انوری ۵) گر شما را بانوائی بدچہ شد ما و ریچہ چارا

بی نوائی بدچہ گشت ۱۳ (اردو) توانگری بتول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ دولتمندی۔
(الف) بانوج | صاحب ہفت بر (الف)
(ب) بانوچ | گوید کہ بفتح اوّل بالف کشیدہ
وضم نون بہ واو رسیدہ وجیم زدہ۔ جائی
خوابی کہ بجہت اطفال سازند و از جائی آویزند
وطفل را دران خوابانند وحرکت دہند تا
در ہوا آید ورود و ریسمانی را نیز نامند
کہ در ایام عید ونوروز از جای بلندی
یا شاخ درختی آویزند و زنان و دختران
بران نشستہ در ہوا آیند وروند۔ صاحبان
جہانگیری وشمس وبرہان وجامع وسراج۔
این را بجیم فارسی نوشتہ اند مؤلف عرض
کند کہ اصل این بادپیچ است بدال مہملہ و
بای فارسی وتحتانی وجیم فارسی بہر دو معنی
مذکور و بانوج بہ حذف دال وتبدیل بای
فارسی بہ نون وتحتانی بہ واو مبدل مخفف
آن کہ دال مہملہ حذف شود چنانکہ بدتر و بتر
و بای فارسی بہ جیم بدل شود چنانکہ سپاروک
و سماروک و باز میم بہ نون تبدیل یابد چنانکہ
کجیم و کجین و واو بہ تحتانی بدل شود چنانکہ
انگور و انگیر و جا دارد کہ بارا مخفف باد گیریم
و نوج درخت کاج و صنوبر یا تشبیہ بہ صنوبر
و بہ جیم فارسی ہم آمدہ۔ و مجازاً بہ معنی مطلق
درخت پس معنی لفظی بادنوج بہ اضافت دال
مہملہ باد درخت و کنایہ از ریسمانی کہ بر درخت
آویختہ بوسیلہ آن در ہوا آیند و روند و بمجاز
گہوارہ طفلان جیم عربی بفارسی یا بالعکس
آن بدل شود چنانکہ کاج و کاچ این است
حقیقت این لغت و ماخذ آخر الذکر اولی
از اول است کہ دران تبدیل بعد تبدیل
راہ نمی یابد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (قول ادبی
۶) طارمی از سرای تست فلک کہ منطقہ
ریسمان بانوج است کو (اردو) دیکھو

بادیچ گہوارہ۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بچون کے بہلانے کا جھولا۔ ہنڈولا۔ کھٹولا۔

بانوگشسپ اصطلاح بہ فتح کاف فارسی و شین معجمہ مفتوح و سین ساکن با بای ابجد بقول صاحب جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و سراج نام دختر رستم است صاحب برہان برگشسپ فرماید کہ بضم اوّل و فتح ثانی و سکون سین بے نقطہ و بای ابجد بمعنی جہندہ و خیز کنندہ و بفتح اوّل بمعنی پرست پس (بانوگشسپ) فکّ اضافت توصیفی باشد بمعنی خانمی کہ پرستیدہ باشد و اگر گشسپ را بضم گیریم بمعنی خانم جہندہ و خیز کنندہ (حکیم فردوسی ے) ازآن پس کسی گشت بانو گشسپ ٭ با خواستہ ہمچو آذر گشسپ (اردو) بانوگشسپ رستم کی بیٹی کا نام ہے مؤنث

بانون اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی بمعنی آفتاب دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نون آخر زائد است چنانکہ گذارش و گذارشن و افتاب را بانون گفتن استعارہ ایست و بانوی مشرق کہ می آید کنایہ باشد مجرد بیان صاحب شمس بدون سند اعتبار را نشاید معاصرین عجم زبان ندارند (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

بانوی برق اصطلاح۔ بقول مؤید آفتاب را گویند چنانکہ بانوی مشرق آفتاب را۔ دیگر کسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ صاحب مؤید (بانوی مشرق و بانوی برق) را یکجا نوشتہ گوید کہ آفتاب و مہتاب است و ما بالف و نشر مرتّب یعنی بالاتفاق گمان کردہ ایم و خیال ما این است کہ کاتب مؤید شرق را برق نوشتہ و اگر برق را مضاف الیہ

بانو گیریم خلاف قیاس نیست و مقصود صاحب مؤید از ماہتاب ماہ است نہ پرتو ماہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) چاند۔ مذکر۔

بانوی بہشتی رخت اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ مظہر العجائب یعنی معشوق سبز پوش است دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن خلاف قیاس نیست کہ مرکب توصیفی است و (بہشتی رخت) اسم فاعل ترکیبی (اردو) معشوق سبز پوش۔ مذکر۔

بانوی ختن اصطلاح۔ بقول بحر آفتاب باشد مؤلف عرض کند کہ ختن نام شہریست از چین و مملکت چین از بلاد شرق است پس بانوی ختن مرادف بانوی مشرق باشد کہ می آید بامعنی حال مرکب اضافی و کنایہ باشد مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

بانوی مدائن اصطلاح۔ بقول صاحب ناصری کہ بذیل لفظ بانو نوشتہ کنایہ از شیرین است کہ معشوق فرہاد و زن خسرو بود (ولہ ؎) بانوی مدائن آنکہ خسرو ساخت ٭ قصریش کہ سود بر فلک پہلو ٭ این چار کجا عنصر اینک پست ٭ بنّا و بنا و بانی و بانو ٭ صاحب انند نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ صاحب ناصری از اہل زبانست و قولش قابل اعتبار و این کنایہ بنظر شہرت حسن و شہرت شیرین خلاف قیاس نباشد۔ مرکب اضافی است (اردو) شیرین بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ فرہاد کی معشوقہ۔ خسرو پرویز کی بیوی۔ (از آصفیہ ؎) چاٹ دی فرہاد کو اور جا لگی خسرو کے ہاتھ ٭ تو تو اے شیرین مٹھائی بن گئی بازار کی ٭

باتوی مشرق اصطلاح۔ بقول برہان و رشیدی و جامع و ناصری و جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از آفتاب عالمتاب است (حکیم سنائی ؎) در سایۂ تو باتوی مشرق گرفتہ جای ٭ دریاست در جزیرہ و سیمرغ در حصار ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است (اردو) دیکھو آفتاب کے دوسرے معنے۔

باتوی مصر اصطلاح۔ بقول انند و شمس زلیخا مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی و این کنایہ باشد و موافق قیاس (اردو) زلیخا۔ بقول آصفیہ عربی اسم مؤنث عزیز مصر کی بیوی جو حضرت یوسف علیہ السلام پر عاشق ہوئی تھی اور انکے اصرار سے غالباً نام پادشاہ مصر نے یوسف کو خریدا تھا۔

بانہ بقول سروری و جامع و سراج بروزن و معنی عانہ کہ زہار باشد صاحب برہان گوید کہ آن جائی باشد در زیر ناف متصل بہ آلت مردی و زنی کہ موی از آنجا برمی آید و آنرا بعربی عانہ می گویند مؤلف عرض کند کہ مرکب است از بان کہ بمعنی بام است و ہای نسبت بمعنی منسوب ببام یعنی منسوب بہ بلندی و کنایہ از زہار کہ مقابل شکم بلند باشد (اردو) پیڑو۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ ناف سے نیچے کا حصہ۔ زہار۔ عانہ۔

بانیازان اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان بجزء المعنی حاجتمندان و (۲) مخلوقات صاحب مؤید بر معنی اول قانع و معنی دوم را مرادف معنی اول قرار می دہد و ظاہراً حاجتمندان ای مخلوقات و صاحبان ... انند سوید مؤید۔ مؤلف عرض کند کہ مقابل بی نیاز کہ او باری تعالی است و کلمہ با دریجا بمعنی ہمہ ہم اوست یعنی کسانی کہ ...

یعنی حاجتمندان کہ بجز ذات پاکش کسے از مخلوقات بی نیاز نیست ہر دو معنی درست است (اردو) (۱) حاجت سند لوگ	حاجت سندان۔ مذکر۔ (۲) مخلوقات بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث مخلوق کی جمع۔

بانی کار اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکاف عربی (۱) بانی معمار و (۲) مصنف و مؤلف کتاب مؤلف عرض کند کہ بمعنی لفظی این بنا کنندہ کار و تخصیص این ہر دو معنی بالاقتضائی سند استعمال کہ محققین فارسی زبان ازین اصطلاح ساکت اند ولیکن خلاف قیاس نیست فک اضافت است مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) (۱) معمار۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ عمارت بنانے والا (۲) مصنف۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ کتاب تصنیف کرنے والا۔ کتاب بنانے والا۔ مؤلف۔ اسم مذکر۔ تالیف کرنے والا۔ مختلف کتابوں کی امداد سے کتاب بنانے والا۔

باو بقول ناصری بروزن ساو نام پسر شاپور بن کیوس بن قباد کہ ملازمت درگاہ خسرو پرویز می نمود و شیرویہ او را در بند کشیدہ خانۂ او را بغارت برد و در زمان یزدگرد خلاص شدہ بہ مازندران آمد و بہ عبادتکدۂ کوسان بعبادت مشغول شد و در انجا پادشاہی یافتہ و بعد از وسرخاب و مہروان و شروین و قارن و رستم شہریاری یافتند و ایشان را آل باوند خوانند (الخ) مؤلف عرض کند کہ باو بقول مؤید و منتخب در عربی زبان بمعنی تکبر کردن و نازیدن است و بقول ساطع در سنسکرت بمعنی پاد و جوشش معروف مرادف چیچک عجمی نیست کہ در وجہ تسمیہ موسوم بکی ازین معانی

دخلی باشد و در فارسی زبان و ترکی ہیچ معنی ندارد (اردو) باو۔ شاپور بن کیوس بن قباد کے بیٹے کا نام۔ مذکر۔

باواش بقول شمس لغت فارسی است۔ خیار بزرگ را نامند کہ برای تخم دارند مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان و ترکی و عربی ازین لغت ساکت فارسیان خیار را (بادرو) و (بادرنگ) نام نہادہ اند کہ بجای خودش گذشت و درین لغت لفظ باو ہم بزبان سنسکرت بمعنی باد است پس عجبی نیست کہ این لغت سنسکرت باشد ولیکن صاحب ساطع کہ محقق سنسکرت است ازین لغت ساکت۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید کہ کار بی تحقیق گیرد (اردو) وہ بڑا کھیرا جو تخم کے لئے رکھ چھوڑیں۔ دیکھو بادرنگ۔

باوتاشکن اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر (۱) بمعنی بت شکن و (۲) اشارہ بہ ابراہیم علیہ السلام مؤلف عرض کند کہ باوتا بقول معاصرین بزردشت ملفوظ لغت بُتا باشد بمعنی بُت و بُت مکتوب آن حیف است کہ محققین فارسی قدیم این را ترک کردہ اند۔ باقی حال۔ اسم فاعل ترکیبی است و معنی اول لفظی و معنی دوم کنایہ باشد کہ پیغمبر ابراہیم بت شکنی می کرد (اردو) (۱) بتوں کو توڑنے والا۔ بت شکن۔ (۲) ابراہیم علیہ السلام جن کا لقب خلیل اللہ تھا اور آپکو بت شکن بھی کہتے تھے۔ آذر بت تراش کے فرزند۔ مذکر۔

(۴۴۹۶)	**باوج رفتن**	مصدر اصطلاحی۔ کنایہ	از بلندی حاصل کردن است (ظہوری)

ـه) بروں نیامدہ از حضیض پستی طبع ۔ تو
اگر باوج روی ور شوی بلند آنجا ۔ (اردو)
بلندی حاصل کرنا۔

باوجود اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بمعنی اگرچہ و باوصف (ظہوری ـه)
باوجود آنکہ صفہا کردہ راست ۔ آہ دیگر
اثر فیروز نیست ۔ (ولہ ـه) باوجود آنکہ
غارت تاخت بر بود و نبود ۔ مایہ داران
راہمان کم صبری بسیار ہست ۔ مؤلف
عرض کند کہ کلمۂ با دریجا بمعنی معیت است
و وجود بمعنی خودش و استعمال این در فارسی
زبان بدون کلمۂ (آنکہ) ہم می آید چنانکہ باقر
کاشی گوید (ـه) تو و دوری ز غیر استغفر اللہ
از محالات است ۔ عجب گر باوجود
سادہ لوحی باور ہم افتد ۔ (عرفی ـه)
ستم آن مایۂ فطرت کہ گر انصاف بود ۔ باوجودم
نتوان گفت باندیشہ فہیم ۔ (اردو) باوجود
باوصف ۔ صاحب آصفیہ نے ترک فرمایا ہے
اور اردو میں مستعمل ہے جیسے "باوجود
میرے روکنے کے وہ چلدیئے" "باوصف
میرے اصرار کے انھوں نے پروانہ کی"
دکن میں بھی اس کا استعمال ہے ۔

باور بقول سروری بمعنی قبول داشتہ و تصدیق کردہ قول کسی را (سعدی ـه)
چنین گفت دیدم گرت باور است ۔ کہ یک دانہ گندم بہامون در است ۔
صاحب برہان گوید کہ بروزن خاور بمعنی قبول و تصدیق سخن باشد و بمعنی استوار
و راست و استوار داشتن ہم بنظر آمدہ و بقول رشیدی مخفف (بہ آور) است و
آور بمعنی یقین "گویند کہ باور کرد" یعنی مقرون بہ یقین ساخت و تردد در طرف
کرد و بقول جامع قبول و تصدیق و راستی و استوار ۔ صاحب مؤید بحوالۂ زفانگویا

همزبان برهان و بقول فدائی قبول و یقین خان آرزو در سراج گوید که بمعنی تصدیق سخن و بذکر قول رشیدی فرماید که آن بر تقدیری باشد که آور بمعنی یقین به ثبوت رسد و تحقیق آن بر آور گذشت (انتهی کلامه) و هم او بر (آور) بحواله رشیدی گفته که بمعنی یقین و آوری بمعنی صاحب یقین (شمس فخری ـه) بندهٔ او بود فلک بی شک ✲ چاکر او بود جهان آور ✲ (روزبهان ـه) گر سلیم جبهٔ عشقی بخور تریاق فقر ✲ تا مسلم گردت آور چو سلمان داشتن ✲ (رودگی ـه) کسی را که باشد بدل مهر حیدر ✲ شود سرخ رو در دو عالم به آور ✲ (ابوشکور ـه) کسی کو بخنجر بود آوری ✲ بدارد بکس کینه و داوری ✲ و فرماید که آور بمعنی یقین مشکوک است مگر آنکه مثل جهانگیری و سروری باتباع شمس فخری بی تنقیح و تحقیق آورده اند و اگر گوئی که از بیت ابوشکور و روزبهان و رودکی معلوم می شود که آور با لیقین بمعنی یقین است گوئیم لا نسلم بلکه آنچه دریافت صاحب ذائقه سخن فهمی می شود اینست که بمعنی ولا و محبت خاندان نبوی است پس این معنی دیگر باشد که هیچ یکی از صاحب فرهنگان بدان پی نبرده و معنی یقین در بیت ابوشکور درست نمی شود مگر بتکلف که آور بمعنی (به آور) یعنی به یقین گفته شود چنانکه در بیت فخری است (الخ) مؤلف عرض کند که مابحث (آور) را بذیل (باور) بدین وجه جا داده ایم که (آور) ماخذ (باور) است و بحثی که درین کتاب بر (آور) بجای خودش گذشت اندران تحقیق خان آرزو ترک شد از ینجاست که تلافی مافات همه درینجا می کنیم از صراحت بالا متحقق شد که خان آرزو (باور) را

بمعنی تصدیق سخن تسلیم می کند ولیکن اصل این را که بقول رشیدی (به آور) است
تسلیم نمی فرماید زیرا که (آور) را بمعنی یقین تسلیم نمی نماید ما می گوئیم که صاحبان سروری
و شمس فخری از اہل زبانند مجرد قول شان برای تحقیق معانی لغات فارسی زبان کافی
است و محققین ہند نژاد یعنی صاحب جہانگیری و برہان ہم تسلیم کرده اند پس خان آرزو
را نمی رسد که در زبان مادری شان اینگونه سخن آفرینی کند چنانکه عادت اوست
اصرار او برین است که در اشعار متذکرهٔ بالا لفظ آور بمعنی ولا و صحبت است ما می گوئیم
که خان آرزو ذوق سخن ندارد در مصرع اول شمس فخری لفظ بی شک تائید آن
می کند که در مصرع دوم (آور) را بمعنی یقین گیریم شاعر گوید که فلک لاریب
بندهٔ الست و جہان یقیناً چاکر اوست نمیدانیم که خان آرزو درین شعر آور را
بمعنی یقیناً چرا تکلف می داند و چرا صراحت نمی کند که بچه بمعنی گیریم و در مصرع دوم
کلام رودکی آور را بمعنی ولا و محبت گیرد و نمی داند که در مصرع اول لفظ مہر موجود
است و تکرارش در مصرع دوم مخل فصاحت و دور از بلاغت باشد پس بمعنی
یقین درینجا بہترین معنی است - وای بر ذوق زبانش و مذاق فارسی که در کلام ابوشکور
(آوری) را بمعنی صاحب ولای خاندان نبوی گیرد معلوم می شود که بمعنی لفظی مصرع اول
غور نکرد یعنی ابوشکور می فرماید که کسی را که به محشر یقین است یعنی جزا و سزای روز محشر را
تسلیم می کند ہیچکس با کسی کینه و داوری نخواہد کرد - پس اگر درین شعر (آوری) را بمعنی
صاحب محبت خاندان نبوی گیریم معنی شعر خبط می شود یعنی لفظ محشر متقاضی آن می شود

که محبت خاندان نبوی را متعلق کنیم با محشر یعنی کسی که در محشر با خاندان نبوی محبت دارد به دل او کینه و داوری با کسی نباشد سبحان الله چه خوش معنی پیدا کرده است پس نازک خیالان تصفیه آن کنند بالجمله ما با صاحب رشیدی اتفاق داریم که ماخذ باور آور است بترکیب موحده که بمعنی معیت باشد یعنی با یقین و مراد از تصدیق قول است و بس ـ بهار گوید که با لفظ افتادن و داشتن و کردن مستعمل ـ ما می گوئیم که انحصار این هر سه مصدر در ملحقات باقی نماند که می آید (اردو) باور ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ یقین ـ بهروسا ـ اعتبار ـ اعتماد ـ

باور آمدن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی یقین آمدن است (فوقی یزدی ؎)
مژده عیسی بگوشم میزند دوران ولی باورم
نیاید که بود هیچ بر خبر اعتماد بود (انوری ؎)
گویمش حال من از شفقت مپرس بگذشت
باور نخواهد آمدن بود (ظهوری ؎) زمانی
از زبان لاف گفتن آیدم باور که گوش
از عهده پیغاره شنیدن برون آید بود ـ
(اردو) باور آنا ـ

باور افتادن استعمال ـ صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی یقین آمدن است و مرادف باور آمدن سند این از باقر کاشی بر لفظ (باوجود) گذشت (ظهوری ؎) باورم
افتد ز بس امید اگر بیم لطف ز یار رسن
لی مهر بد مهر جفا اندیش نیست بود ـ
(وله ؎) ظهوری جان با امید طلب در
آستین دارد چه مانع استغنای را گرست
باور نمی افتد بود (اردو) دیکھو باور آمدن ـ

باور بودن استعمال. صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض
کند که مرادف باور آمدن است و باور
شدن (کمال اصفهانی ع) از منت باور
مبادا این سخن از آنکه در این قول باور
نیستم (اردو) باور ہونا۔ دیکھو باور آمدن

باورچی اصطلاح۔ بقول ضمیمهٔ برہان
در ہندوستان مطبخی و آشپز را گویند
و فرماید که باین معنی بجیم تازی ہم آمده و این
لغت خوارزم است صاحب لغات ترکی
این را بمعنی پزنده لغت ترکی گوید و بقول
مؤید بحوالهٔ رسالهٔ علمی وقنیه بمعنی چاشنی گیر
که بر سر طعام می باشد. خان آرزو در
سراج بحوالهٔ ملحقات بیان ذکر معنی اول الذکر
کرده گوید که معلوم نیست که لغت کجاست
و فرماید که قوسی که زباندان و فاضل و
اہل صفاهان است در ذیل لغات فارسی
بمعنی چاشنی گیر و سرکار طعام نوشته (انتهی)
زله بردارش بهار به نقل قول سراج پیرکار
را پیشکار نوشته گوید که ظاهرا معنی اول الذکر
از ہمین معنی آخر الذکر گرفته باشند مؤلف
عرض کند که از صاحب لغات ترکی تحقیق
شد که لغت ترکی زبان است و وضع لغت
شاہد آن است که چی در فارسی زبان چیزی
نیست بلکه در ترکی بمعنی صاحب آمده که افاده
معنی فاعلی کند آنچه فارسیان این را بمعنی
چاشنی گیر و پیشکار طعام گرفته اند مجاز باشد
که باور را بمعنی تصدیق و چی را بمعنی صاحب
گرفته باشند و صاحب تصدیق کنایه از چاشنی گیر
سفرهٔ شاہان که قبل از آنکه ملک آغاز طعام
کند چاشنی گیر ہمه اغذیه را بمقدار قلیل می چشد
و تصدیق خوبی اطعمه کند تا بادشاه مطمئن شود
از اینکه غل و آمیزشی در و نیست (اردو)
باورچی۔ بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر

اعتبار دار - خانساماں - کھانا پکانے والا طباخ

باورچیخانہ اصطلاح - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی مطبخ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت مرکب اضافی است (اردو) باورچیخانہ - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر کھانا پکانیکی جگہہ مطبخ - رسوئی گھر مؤلف عرض کرتا ہو کہ اسکے لفظی معنی باورچی کا مکان خانۂ باورچی کا قلب اضافت -

باورد بقول سروری بروزن ناورد مرادف ابیورد کہ گذشت و بقول برہان بفتح واو و سکون را و دال بی نقطہ نام بلدہ ایست در خراسان گویند کہ کی کاؤس زمینی بباورد بن کودرز باقطاع مقرر فرمودہ بود و این شہر را دران زمین بنا نمود و بنام خود کرد و بقول جامع بلدۂ در خراسان خان آرزو در سراج فرماید کہ مخفف اباورد کہ (ابیورد) امالۂ آنست نام شہری از خراسان بنا کردۂ باورد بن کودرز و متاخرین غیر آن بیای معروف گویند مؤلف عرض کند کہ اشارۂ این بر ابیورد گذشت و ماخذ این ہم در انجا مذکور و آباورد مزید علیہ این است نہ این مخفف آن چنانکہ خان آرزو گفتہ (اردو) دیکھو ابیورد -

باور داشتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اعتبار کردن و راست شمردن

(خسرو) دلم بردی و خوشتر اینکہ گرمن ؎ بگویم بیدلم باور ندارمی ؎

(انوری) گرم باور نمیداری نمایم چونکہ بنمایم ؎ عزیز الدین طغرائی عزیز الدین طغرائی ؎ -

(ولہ) ای بت ز تو چون روی بخون بر دارم ؎ در عشق تو ہیچ روی باور دارم ؎

(اردو) باور کرنا - سچ سمجھنا -

باوردی بقول برہان و ہفت و انند بروزن پامردی (۱) منسوب بہ باورد (۲) نوعی از آش آرد ہم مؤلف عرض کند کہ یای نسبت در آخر باورد زیادہ کردہ اند و آش آرد کہ بدین اسم موسوم مخصوص و منسوب باشد بشہر باورد کہ باوردی بطریق خاص می پزند و بقول خان آرزو در سراج منسوب بشہر یار صاحب شہر (اردو) (۱) باورد کے رہنے والے۔ اہل باورد منسوب بہ باورد (۲) باوردی مؤنث۔ ایک خاص قسم کی آش کو کہتے ہیں جو شاہ باورد کے نام سے منسوب ہے۔

باورشدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرضا کند کہ یقین شدن و یقین آمدن مرادف باور آمدن (ظہوری ع) چو من نیست یک بندۂ دیگرت ۞ قسم می خورم تا شود باورت ۞ (انوری ع) گویم کہ کار راز غم عشقت بجان رسید ۞ گوئی مرا حدیث تو باور نمی شود ۞ (اردو) دیکھو باور آمدن

باور کردن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی یقین کردن (مخلص کاشی ع) خامہ بجا حرف آن موی میان سر می کند ۞ اینچنین قول ضعیفی را کہ باور می کند ۞ (ظہوری ع) ایدل در بیگانگی می زن کہ باور میکند ۞ بہ جہد کردی آشنا آن آشنا بیزار را ۞ (صائب ع) تا نگردد استخوانم توتیا آن سنگدل ۞ نیست ممکن درد سنگین مرا باور کند ۞ (انوری ع) نمی گویم کہ تقصیری نرفتہ است ۞ درین مدت کہ نتوان کرد باور ۞ (اردو) باور کرنا۔

باورگشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر

این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که مرادف باور شدن است (خسرو ۵)
گفتنی نالهٔ کس باورم اکنون که غم دیدم ؛ هنوز
ار کسی نالش کند هم باورم آید ؛ (اردو)
باور ہونا ۔

باوریدن | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
بمعنی اعتقاد داشتن و باور نمودن ۔ مؤلف
عرض کند که دیگر محققین مصادر فارسی ازین
ساکت ولیکن باصول ما خلاف قیاس نیست
مصدر اصلی است که از اسم جامد فارسی
زبان که باور است بزیادت تحتانی و
علامت مصدر دن وضع کرده اند ۔ امر
حاضر و حاصل بالمصدر این هم باور
است و باورد مضارع (اردو)
باور کرنا ۔ یقین کرنا ۔

باوصف | بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
بفتح واو مرادف باوجود باشد ۔ مؤلف
عرض کند که صراحت ماخذ این سر باوجود
گذشت (اردو) دیکھو باوجود ۔

باوقار | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بمعنی باعزت و باتمکین ۔ مؤلف
عرض کند که کلمهٔ با درینجا بمعنی مفید هم است
که افادت معنی اسم فاعل کند یعنی لفظی
این وقار دارنده و صاحب وقار ۔
مخفی مباد که وقار لغت عرب است
بفتح اول بمعنی تمکین و گرانباری و بکسر واو
خواندن نوعی از تفریس است (کذا فی الغیاث)
(اردو) باوقار اردو میں کہہ سکتے ہیں
بمعنی عزت مند ۔

باوقار گردیدن | استعمال ۔ بمعنی تمکین
و باعزت شدن است (صائب ۵)
فلک ز لنگر من باوقار می گردد ؛ زمین
ز سایهٔ من بی قرار می گردد ؛ (اردو)
معزز ہونا ۔

(۳۲۹۸)

باول | بقول سروری و برهان و جامع بفتح واو نام موضعی است که آنجا جامهٔ ابریشمین
بغایت خوب بافند صاحب رشیدی گوید که مرادف بابل است بضم سوم شهری قدیم
در سواد عراق عرب نزدیک کوفه که پای تخت نمرود و سائر جبابره بود و الحال خراب است
و چون در کلام عرب فاعل بضم عین نیامده بکسر می خوانند و هم او گوید که صاحب فرهنگ
جهانگیری باول را غیر بابل پنداشته و جدا کرده و سامانی گفته که باول لغتی است در
بابل یا معربش بابل و صحیح اینست چنانکه بابل در کلام مجید واقع و لفظ عجمی بی تغییر
در کلام فصحا خاصه قرآن واقع نشود و منسوب بدان را باولی گویند خان آرزو در سراج
بذکر قول رشیدی و سامانی فرماید که درین چند وجه بحث است اول آنکه در اصطلاح
شعرا نسیج باولی مطلقاً نیست من ادعی فعلیه البیان بلکه اگر نام بابل بمیان می آید
سحر و جادو گفته می شود دوم آنکه در کلام مجید عجمیه بدون تعریب نیز آمده چنانکه لفظ آزر
و نیز تعریب وقتی حاجت افتد که حرفی که در زبان عرب نبود دران لفظ بوده باشد و نیز [illegible]
ضرورت است والا ضرورت نیست پس گاهی تعریب کنند و گاهی نکنند چنانکه لفظ آزر
(الخ) صاحب ناصری بذکر قول رشیدی و جهانگیری و سامانی قانع هم او بر لفظ بابل
که بموحده سوم بمعنی سوش گذشت صراحت کرده است که درانجا وقتی جامه های ابریشمینه
خوب می بافتند و باول نیز بهمین معنی آمده مؤلف عرض کند که شهرت بابل و باول
بزمانی بصنعت جامه های ابریشمی بقول صاحب ناصری متحقق خان آرزو که نسیج باولی
را در کلام شعرا نیافت ما از کلام خاقانی پیش می کنیم (ع) هر حلقه گرد و تن علی یافته

خورشید نسیج باولی یافت ٭ از ہمین شعر صاحب سروری ہم استناد کردہ کہ خود او ہم از اہل زبانست ما بجدیکہ تحقیق این لغت کردہ ایم باول مبدل ہمان بابل است کہ بجاہ و سحر معروف و تبدیل موحدہ بہ واو موافق قیاس چنانکہ آب و آو و اگر خان آرزو یا جہانگیری باول را و رای بابل پندار د ادعای اوست و من ادعی فعلیہ البینہ ما بر قول صاحب ناصری اتکا کنیم کہ صاحب زبان است ۔ وقول رشیدی را باور نکنیم کہ خلاف ناصری نیست (اردو) دیکھو بابل کے تیسرے معنے ۔

باولی بقول ضمیمۂ برہان (۱) جانوری کہ بعضی از پرو بال وی کندہ در پیش باز و شاہین نو تیار کردہ سر دہند تا آسانی اور ا بگیرد و بر شکار چالاک شود ۔ بہار بر باولی و بولی گوید کہ ہمان بابلی کہ گذشت (امین مستغنی سہ) شاہین بخت خصم شکار ترا نیافت ٭ دست زمانہ ہر گز محتاج باولی ٭ مؤلف عرض کند کہ ما حقیقت ماخذ این بر بابلی ذکر کردہ ایم و (۲) بمعنی منسوب بہ باول کہ یای نسبت بر لفظ باول زیادہ کردہ اند چنانکہ نسیج باولی و سندش بر لفظ باول گذشت ۔ صاحب غیاث ہم ذکر این کردہ (اردو) (۱) دیکھو باولی (۲) باولی بابلی کا مبدل ۔ شہر بابل کا رہنے والا یا منسوب بہ بابل ۔

باولی دادن مصدر اصطلاحی تعلیم تجر شیر کردن جانور شکاری یعنی دلیر گردانیدن آن بسبب گیرانیدن جانور دیگر ۔ بہار ذیل بابلی ذکر این بہ ہمین معنی کردہ و حقیقت این بر لفظ بابلی مذکور (اردو) شکاری پرند کے روبرو کسی چڑیا یا اور پرند کو بعض پر نوچ کر اڑانا تاکہ شکاری جانور اسکو

جاندشکار کرسکے اور شکار کا عادی ہو۔
صاحب آصفیہ نے (باولی دینا) پر فرمایا ہے
یعنے۔ بہڑی دینا۔ بھڑکی دینا۔ شکاری
پرند پر کسی دوسرے پرند کو چھوڑ کر تیز اور
دلیر کرنا۔ جرئت دینا۔

باوی بقول ناصری کہ بذیل لفظ باؤ نوشتہ
۔ نام طائفہ از الوار فارس است کہ در جانب
ولایت کوہ گیلویہ نشستہ اند و محل سکونت
آنہارا باشت بروزن چاشت نامند مؤلف
عرض کند کہ وجہ تسمیہ جز این نباشد کہ بزیادت
یای نسبت در آخر (باو کہ گذشت) این
طائفہ را منسوب بدان کردہ اند کہ از نسل او
باشد واللہ اعلم (اردو) باوی ایک
قوم یا گروہ کا نام ہے جو فارس کے بعض حصوں
سے ہیں۔ مؤنث۔

باوین بقول جہانگیری باواو مکسور و یای
معروف سبد کوچکی کہ پنبہ را کہ می رشتہ باشند
درون آن نہند صاحب برہان فرماید
کہ بروزن کابین سبد کوچکی کہ زنان پنبہ
کہ خواہند بریسند دران نہند وبقول
جامع سبد کوچکی کہ دران پنبہ گذارند۔
وبقول رشیدی سبد کوچکی کہ ریسمان دران
نہند خان آرزو در سراج فرماید کہ سبد
کوچک کہ زنان پنبہ و ریسمان دران نہند
و فرماید کہ تخصیص رشیدی بریسمان تنہا
خطاست مؤلف عرض کند کہ تعریف جناب
جامع بہتر از ہمہ و تخصیص خان آرزو بزنان
خطاست و ریسمان را از باوین ہیچ تعلق
نیست بلکہ آن مخصوص است برای پنبہ و
چون رشتہ تیار شود آنرا در باوین نمی گذارند
و باوین مخصوص است برای پنبہ کہ پیش از
رشتن دران گذارند و این مبدل باخین
است یعنی منسوب بہ باف کہ بمعنی افزار
جلاہگان گذشت فا بدل شدہ بہ واو

چنانکه فرنج و ورنج و معنی لفظی این منسوب به افزار جلاهگان و کنایه از سبد کوچک که پنبه دران گذارند و کم کم ازو گرفته به چرخه می ریسند و رشته سازند (اردو) وہ چھوٹی سی ٹوکری جس میں جلاہے روئی یا روئی کی پونیاں رکھتے ہیں۔ مؤنث ۔

باه بقول ضمیمهٔ برهان شهوت را گویند که آب پشت و کمر است صاحب مؤید و شمس هم این را بذیل لغات فارسی جا داده صاحب اننداج فرماید که لغت عرب است بمعنی جماع و نکاح و شهوت پشت و شهوت افزائی و صاحب منتخب که محقق لغات عرب است به جماع قانع مؤلف عرض کند که چنین نیست که محققین با الا لغت عرب را بفارسی جا داده اند تسامح شان بیش نیست و فارسیان استعمالش کرده اند (اردو) باه ۔ بقول آصفیه ۔ عربی ۔ اسم مؤنث ۔ شهوت ۔ حرص ۔

باها بقول ضمیمهٔ برهان نوعی از طعام است که عربان باچه گویند و صاحبان مؤید و انند و هفت این را بذیل لغات فارسی جا داده فرمایند که پاچه نیز گویند (به بای فارسی) و صاحب شمس هم این را لغت فارسی داند مؤلف عرض کند که اصل این (پا آهار) است به بای فارسی یعنی خورشی که از پای سازند پا بمعنی حقیقی اوست و آهار بمعنی خورش گذشت بای فارسی بعربی بدل شد چنانکه تپ و تب و اسپ و اسب و الف ممدوده سوم و رای مهمله بکثرت استعمال حذف شده باها باقی ماند و طعامی خاص را بدین اسم موسوم کردند که پاچه نام دارد و پاچه خورشی است که از پای و کله گوسپند می پزند که بجای خودش می آید (کذا فی الاننداج) و (باچه) به موحده و جیم

عربی معرب پاچہ باشد و بس (اردو) نہاری بقول آصفیہ اسم مؤنث۔ ایک قسم کا شوربے دار سالن جو رات بھر پکتا ہے اور صبح کو خمیری روٹی کے ساتھ اکثر کھایا جاتا ہے مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن میں نہاری اُس سالن کا نام ہے جو سری اور پایوں کو رات بھر گلا کر پکاتے ہیں اور ناشتۂ صبح میں روٹی کے ساتھ کھاتے ہیں۔ دکن کا استعمال پاچہ کا ترجمہ ہے۔

باہار اصطلاح۔ بقول سروری بحوالۂ نسخۂ میرزا بوزن ناہار پہلوی باشد کہ در قزوین رامندی گویند و بقول جہانگیری و برہان و جامع (۱) ظرف و آوند را مانند (۲) روش گویندگی باشد کہ آن را پہلوی و رامندی نیز خوانند صاحبان رشیدی و ناصری بذکر معنی دوم نسبت معنی اول فرمایند کہ ظرف با طعام باشد نہ ظرف مطلق چہ باہار مخفف باآہار است مرکب از با بمعنی مع و آہار بمعنی خوراک و معنی ترکیبی آن با خوراک چنانکہ در لغت آہار گذشت۔ صاحب مؤید بر معنی اول قانع خان آرزو در سراج گوید کہ از ذات کلمہ چنان مستفاد می شود کہ بمعنی ظرف خوراک و مرکب است از با و آہار و لیکن در فرہنگہا بمعنی مطلق ظرف نوشتہ و نیست معنی دوم فرماید کہ نوعی از لغات کہ آنرا بفرس جامہ و رومہ و الیوم در قزوین و صفاہان رآوندی و رامندی خوانند (کذا فی القوسی) مؤلف عرض کند کہ محقق حقیقت جو یعنی خان آرزو بر نقل اقوال اکتفا کرد و تحقیق خود را بر خلاف عادت گذاشت ما عرض میکنیم کہ معنی اول مطلق است اما مخصوص بظرف طعام نہ ظرف با طعام چنانکہ خیال سطحی رشیدی است

ماخذ این همانست که رشیدی ذکرش کرده ولیکن استعمالش برای مطلق ظرف طعام است خواه خالی باشد یا پر از طعام آنانکه مطلق ظرف نوشته اند ومخصوص بظرف طعام نکرده اند پی بحقیقت وضع لغت نبرده اند نسبت معنی دوم عرض می شود که دران هم کلمهٔ با مفید معنی فاعلی است و هار بقول برهان بمعنی توالی و پی در پی آمده پس معنی لفظی این مرکب - توالی دارنده وکنایهٔ از لهجه زبان پهلوی و راوندی که هر لفظ را کشیده گویند نه نوعی از لغات که خان آرزو ذکرش کرده وحیف است از و که جامه و رامه بجای خودش بدینمعنی ذکر نکرد (اردو) (۱) ظرف غذا - کهانے کا برتن - مذکر (۲) زبان پهلوی و راوندی کا لهجه جو هر لفظ کو کهینچکر کهتے هین - مذکر -

باهت بقول برهان و هفت بروزن آفت سنگی باشد سفید برنگ مرقشیشا قصی وچون نظر مردم بران افتد بی اختیار بخنده درآیند ومنبع آن دریاست وآنرا بعربی حجر الضحک خوانند صاحب جامع هم ذکر این کرده مؤلف عرض کند که بهت به قول محیط المحیط در عربی زبان سنگی را گویند که سفید و براق که بفارسی آنرا باهت گویند ونیز در عربی حجر الضحک مشهور (الخ) بخیال ما باهت مفرس است که فارسیان در لب ولهجهٔ خود (بهت) را بکشش بای موحده گویند وهمین کشش آواز را با بار نام است که بر معنی دوم لغت گذشته گذشت دیگر هیچ (اردو) حجر الضحک - مذکر - ایک سفید اور چمکیلے پتهر کا نام هے جسکو دیکهنے والے بے اختیار هنستا هے -

باهده اصطلاح - بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح ها و دال ابجد لغت فارسی است

بمعنی راست و درست ۔ و دیگر محققین فارسی
زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند
که ہدی لغت عربست بقول منتخب بالفتح
بمعنی سیرت و سیرت نیکو داشتن عجب
نیست که فارسیان تحتانی آخر را به ہای ہوز
بدل کردند چنانکه بدری و بدره و کلمۂ
با بمعنی ہم اوست که افادت معنی
فاعلی کند پس معنی لفظی این سیرت نیکو دارنده
کنایه از راست و درست بای حال
طالب سند استعمال باشیم که صاحبان
انند و فرہنگ فرنگ از اہل زبان
نبوده اند که مجرد قول شان قابل تسلیم باشد
معاصرین عجم برزبان ندارند (اردو)
راست بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ سیدہا
درست ۔ صحیح ۔

(۱) باہر دو پیش استعمال ۔ صاحب
(۲) باہر دو زبر فرہنگ فدائی
(۳) باہر دو زیر ذکر این ہرسه کرده
گوید که (۱) ترجمه بضمتین است و (۲)
ترجمه بفتحتین و (۳) ترجمه بکسرتین
که دو حرف نخستین و دومین را مضموم
و مفتوح و مکسور بخوانند مؤلف عرض
کند که کلمه با درین ہرسه مرکب بمعنی معیت
است و بس (اردو) (۱) بضمتین
ایک لفظ کے حرف اول و دوم کے ضمہ
کے ساتھ (۲) بفتحتین ۔ ایک لفظ کے حرف
اول و دوم کے فتحہ کے ساتھ (۳) بکسرتین
۔ ایک لفظ کے حرف اول و دوم کے
کسرے کے ساتھ ۔

باہرکه بندد کمر مقوله ۔ بقول مؤید بحواله
قنیه یعنی باہرکه مقابل شود و مقابله کند ۔
صاحبان ہفت و انند ہم ذکر این کرده اند
مؤلف عرض کند که کمربستن بمعنی مقابله
کردن بجای خودش می آید ۔ کم التفاتی

ہر سہ محققین بالاتفاق نیست که این را بصورت مقوله نوشته اند قائل (اردو) دیکھو کر بیٹھن بمعنی مقابله کرنا -

با ہر که خواہی | استعمال - صاحب انند را مرادف (بہر که خواه) نوشته حوالهٔ بہار دہد و بہر (بہر که خواه) از ملا وحشی سندی آورده که بمعنی (با ہر که خواہی) می آید مؤلف عرض کند که ضرورت نداشت که (با ہر که خواہی) را در لغت جا دہیم که بمعنی لفظی و حقیقی است محاوره و اصطلاحی خاص نیست (اردو) تو جس کے ساتھ چاہے -

(الف) با ہر که راست آید از چپ و راست آید

(ب) با ہر که مصیبت آید از چپ و راست آید

مثل - صاحبان خزینهٔ امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر (الف) کرده اند و صاحب محبوب الامثال ذکر (ب) کرده از معنی و محل استعمال ساکت

مؤلف عرض کند که فارسیان چون ترقی کسی را روز افزون بینند برای او استعمال (الف) کنند و چون کسی را پیاپی مبتلای مصیبت بینند بحق او مثل (ب) زنند اصل (الف) آنست که با ہر که طالع راست آید دولت از چپ و راست آید (اردو) صاحب محبوب الامثال نے (الف) کے مقابل لکھا ہے کہ "خدا دیتا ہے تو چھپر پھاڑ کے دیتا ہے" "خدا دیتا ہے تو نہیں پوچھتا کون ہے" دکن میں اس موقع پر کہتے ہیں "جسکی بن آتی ہے اس کے پاس دولت سر سے جاتی ہے" صاحب محاورات ہند نے لکھا ہے "جب آوے برس کا چاوہ پچھوا اگنے نہ پڑوا باوہ" یعنے جب خدای تعالی دیتا ہے تو پچھوا کی پڑوا نہ پڑوا کی" عام مشہور ہیں یہ بھی قریب قریب (الف) کا ترجمہ ہے لیکن دکن کی کہاوت سب سے

بہتر ہے۔ (ب) کی نسبت دکن کی کہاوت ہے کہ "مصیبت ایک طرف سے نہیں آتی" یعنی جب برائی کا وقت آتا ہے تو ہر طرف سے مصیبت آتی ہے۔ نیز دکن میں کہتے ہیں "برائی کا وقت خدا نہ لائے بے سبب بھی مصیبت آئے"۔

باہک بقول جہانگیری و برہان و ناصری و سراج باہای مفتوح بکاف زدہ شکنجہ را گویند صاحب کنز کہ محقق ترکی زبان است فرماید کہ لغت فارسی است و در ترکی بمعنی عقاب و عذاب مستعمل مؤلف عرض کند کہ تک در عربی بکاف مشدد بمعنی سائیدن و لاغر کردن و بیابی نیزہ زدن آمدہ فارسیان بترکیب خود کلمۂ باکہ بمعنی مفید ہم او و مفید معنی فاعلی است مرکب کردہ کاف مشدد را ساکن کردند بمعنی لفظی این سایندہ و لاغر کنندہ و مجازاً بمعنی صعوبت و عذاب دہندہ و کنایہ از شکنجہ کہ در تجسیم ذریعۂ تعذیب است پس مترادف باشد و اسم مصدر باہکیدن کہ می آید تحقیق سیاق کہ این لغت بہ بای فارسی ہم بہمین معنی می آید آنرا اسم مرکب می دانیم کہ لفظ پا را با تک عربی مرکب کردہ اند و معنی لفظی آن صعوبت پا کہ تعزیر شکنجہ مخصوص بہ پاست

(اردو) شکنجہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مجرموں کو سخت سزا دینے کی ایک کل کا نام جس میں انکی ٹانگیں کس دیجاتی ہیں۔ عذاب سخت۔ تعذیب۔ دکھ کے معنوں میں بھی مستعمل ہے۔

باہکیدن بقول برہان و ہفت بر وزن بالیدن واکشیدن بمعنی شکنجہ کردن و بقول محیط سالم است کہ غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیاید صاحب سوار و فرماید کہ حاصل بالمصدرش باہک و مضارعش باہکد مؤلف عرض کند

که باصل با مصدر اصلی است که از اسم جا[مد]
مفرس وضع شده و اسم مصدر و حاصل
بالمصدرش باهک است که گذشت (اردو)
شکنجے مین کھینچنا۔ بقول آصفیہ۔ کولھو مین
پیلنا۔ عذاب سخت دینا۔ آپ ہی نے
(شکنجہ کرنا) پر فرمایا ہے دکھ دینا تکلیف دینا

باہم | بقول ضمیمہ برہان (۱) بمعنی یکدیگر
و بقول مؤید و ہفت یکجا و (۲) باغم و ہم
مؤلف عرض کند که بمعنی اول مخفف
(باہمدیگر) یعنی بایکدیگر و بالاتفاق و فیمابین
چنانکه ؎ من و او باہم رفتیم و میراث پدری
را باہم تقسیم کردیم ؎ و بمعنی دوم بلحاظ معنی
لفظی آن ہم و غم دارنده اگرچه موافق قیاس
است ولیکن طالب سند استعمال باشیم
(اردو) (۱) باہم۔ بقول آصفیہ۔ مل جلکر
آپس مین۔ میل ملاپ سے۔ ایک دوسرے
کے ساتھ۔ بالاتفاق فیمابین (۲) غمگین۔

باہمان | صاحب سروری بر بہمان فرمایند
که مرادف فلان است که شخص مجہول باشد
و گوید که در فرہنگ باضافه الف باہمان
ہم آورده (علی حسن باخرزی ے) ؏ چشم
چه اگر کند روی ساقی ؏ نه گوشم بدزدد
حدیث نہانی ؏ ز مطرب سرود آرزو ہم
نخواہم ؏ نگویم فلانی تو یا باہمانی ؏ صاحبان
جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع ہم ذکر
این کرده اند مؤلف عرض کند که کلمه با
درینجا زائد است و بس (اردو) فلان۔
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شخص فرضی
۔ اسکا ڈھمکا۔ عمر۔ زید۔ بکر۔ خالد۔ ولید۔
للّو۔ جگدر۔ حامد محمود۔

باہم باہن کشیدن | مصدر اصطلاحی
بقول ضمیمہ برہان و بحر کنایه از بند و زنجیر
کردن باشد مؤلف عرض کند که (باآہن
کشیدن) بہمین معنی گذشت پس معنی باہم

کجا رفت نمیدانیم که محققین با نام ونشان چرا
بر معنی حقیقی غور نمی کنند و خلاف قیاس می روند
به تحقیق ما کنایه از بند و زنجیر کردن دو
کس بایکدیگر است (اردو) ایک دوسرے
کو زنجیر میں جکڑنا ۔

باہم بافتہ استعمال۔ بقول صاحب
بول چال بایکدیگر تاب دادہ شدہ مؤلف
عرض کند که ماخذ صاحب بول چال زبان
معاصرین عجم است و بافتن بمعنی تاب
دادن گذشت و بافتہ اسم مفعول اوست
و (ماضی مطلق بزیادت ہای ہوز) نیز پس
چیزی که باہم تاب دادہ شدہ است
آنرا معاصرین عجم (باہم بافتہ) گویند و
نیز بمعنی (باہم بافت) مستعمل است
چنانکہ " زید دو تار ریشم را باہم بافتہ
" (اردو) باہم بٹا ہوا۔ باہم بٹا۔

(۴۴۹۹) **باہم درافتادن** مصدر اصطلاحی۔
بر یکدیگر افتادن است (ظہوری ــہ)
عجب کز غمکشان باہم درافتند ، مگر باہم
برای غم درافتند ، دلی دارم که خوبان
بر سر او ، نگہ تقسیم دل باہم درافتند ،
(اردو) ایک دوسرے پر گرنا ۔

(الف) **باہم شیر و شکر بودن** | مصادر
(ب) **باہم شیر و شکر شدن** | اصطلاحی
(الف) بقول برہان و ہفت و بحر کنایہ از
غایت محبت و نہایت آمیزش و دوستی
باشد میان دو کس صاحبان (جہانگیری
در ضمیمہ) و رشیدی و شمس ذکر (ب)
کردہ اند بمعنی (الف) و سندی که از کلام
ظہوری پیش کردہ اند از ان (شیر و شکر)
بمعنی موافقت و یکرنگی پیداست (ــہ)
در شکایت نیم از بخت شورم ، زہر او
با کام شیر و شکر است ، مؤلف عرض کند
که (شیر و شکر) بمعنی اختلاط و محبت بجای

خودش می آید و این ہر دو مصادر مرکبہ خلاف
قیاس نیست ولیکن سند پیش کردہ صاحب
جہانگیری برای (شیر و شکر) است ہر آئینہ
این مصادر و این ہر دو از ہمان اصطلاح
شیر و شکر مرکب شده است و بس۔
(اردو) شیر و شکر ہونا۔ بقول آصفیہ
گھل مل جانا۔ (سوز سے) دختر رز اتو
لڑ کے ہو گئی پا سوز سے مل شیر و شکر ہو گئی

باہم کلہ زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ
قاچار با یکدیگر مناطحہ یعنی جنگ بسر و کلہ
کردن مؤلف عرض کند کہ فارسیان
مجرد (سر کلہ زدن) ہم گویند (کذا فی اللغات)
و کلہ بقول برہان بمعنی سر ہم آمدہ مطلقاً
اعم از سر انسان و حیوان و فرق سر را
نیز گفتہ اند (الخ) پس معنی لفظی این ہم
موافق قیاس است (اردو) ٹکر لڑنا
بقول آصفیہ۔ سر لڑانا۔ مشک بازی کرنا۔
ماتھے سے ماتھا لڑانا۔

مقولہ | (الف) باہمہ بازی بکبیریا باہم بازی
صاحب | (ب) باہمہ کجکلاہ یا باہم

خزینہ ذکر (الف و ب) کردہ و صاحب
امثال فارسی بر (ب) قانع و ہر دو از
معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض
کند کہ (الف) مقولہ سوقیان عجم است چون
کسی را بینند حیلہ بازی و فریب و دغا میکنید
استعمال (الف) کنند مقصود آنست کہ تو با ہمہ
حیلہ بازی و فریب و دغا می کنی و با کبیریا
ہم یعنی بازی تو بما نمی سزد الا کبیریا و ما از
بازی تو خبر داریم و فارسیان استعمال (ب)
برای متکبران می کنند یعنی بہ مخاطب متکبر
می گویند کہ باہمہ تکبر می کنی و کلاہ خود را
کج می داری (چنانکہ عادت متکبران است
ولیکن عجب است کہ با ما ہم مقصود آنست

که درجهٔ ما برتر از تست و ترا حقیر سید انجم
کجکلاهی تو برای دیگران باشد و پیش ما
هیچ (اردو) (الف) دکن میں بازاری
لوگ کہتے ہیں " آپکی مکاری اور چالبازی
ہمارے لوٹرے سے " (ب) کی نسبت دکن
کی کہاوت ہے " خدا کی قدرت اشتر آپ
ہم سے بھی اکڑنے لگے " یعنے غرور کرنے لگے

باہمہ که | صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
گوید که بمعنی باوجود که مؤلف عرض کند که
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این
نکرد ـ معاصرین عجم بر زبان ندارند طالب
سند استعمال باشیم (اردو) باوجود کہ
ـ باوصفیکہ ـ جیسے " باوجودیکہ آپ سمجھدار
ہو پھر ایسی بات کہتے ہو "

باہمہ ولی ہمہ | استعمال ـ صاحب انند
بحوالہ مظہر العجائب گوید که (۱) از صفات
حق سبحانہ تعالی است ـ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان ذکر این نکرد و مؤلف عرض
کند که خلاف قیاس نیست اما مشتاق سند
استعمال میباشیم و (۲) معاصرین عجم کسی را
هم گویند که دائما گوشه نشین است و چون
مردم با او جمع شوند شریک حال شان
هم می شود و چون تنها باشد باز با شغل
خودش انہماک دارد (اردو) باہمہ و
بے ہمہ ـ انھیں دو معنوں میں اردو میں بھی بولتے ہیں

باہو | بقول سروری و جہانگیری رشیدی ها
(۱) چوب دستی که شتربانان بدست گیرند
(حکیم سوزنی ع) هر که از پشت دلش بگذرد
و بلای تو فگند بزخم باہو خورد از حادثه
چرخ بلند ها (استاد فرخی ع) من چون
چنان بدیدم جستم ز جای خواب ها باہو
بدست کرده با شتر شدم فراز ها و بقول
برہان مطلق چوب دست بزرگی ـ صاحب
رشیدی بذکر معنی بالا گوید که از ینجاست که

در جاماسب نامه تعبیر از حضرت موسی به بخ
شبان باهو دار کرده بمعنی صاحب عصا چه
عصا - باهوی درخت باشد مجازاً - صاحبان
ناصری و جامع به چوب دستی و عصا قانع -
(ناصری سے) باهو چو شبان وادی ایمن به
نشگفت که اژدها کنی باهو به خان آرزو
در سراج گوید که بمعنی چوب دستی بمجاز است
و فرماید که تخصیص رشیدی به چوب دستی
که شتربانان بدست دارند بیجا است
که از خصوصیت مقام ناشی باشد مؤلف
عرض کند که باه و باهه بقول ساطع لغت
سنسکرت است بمعنی بازو (الخ) پس
فارسیان واو نسبت در آخرش زیاده
کردند که بمعنی منسوب به بازو است و کنایه
گرفتند از چوبی که بوسیله آن چارپایان را
می رانند و برای تیز روی بدان اشاره کنند
چنانکه در عرب شتران را و در فارس خران
را و در هند گاوان را مخفی مباد که بسم هند
بر سر این چوب خار آهنی هم نصب کنند
و جا دارد که با را بمعنی مفید مثل گیریم که
افاده معنی فاعل کند و هو بضم اول بقول
برهان کلمه ایست از برای آگاهانیدن
و خبردار کردن مستعمل پس چوبی را باهو نام
کردند که اشاره خبرداری بوسیله آن کنند
یعنی استعمال آن چوب اشاره کند برای
تیز روی و جا دارد که باهو را مبدل بازو
گیریم بمعنی چارمش که زای هوز با های هوز
بدل شود چنانکه اشاره این به بازو کرده ایم
(اردو) وہ مختصر سی لکڑی جسکے ذریعے سے
چارپایوں کو جلد چلنے کا اشارہ کرتے ہیں
اور اون کے پیچھے میں چبوتے ہیں مؤنث
(۲) باہو بقول سروری و جہانگیری و رشیدی
و ناصری و جامع بمعنی بازو و صاحب برہان
صراحت کند که از آرنج تا سر دوش باشد

مؤلف عرض کند که زای هوز به های هوز
بدل شد چنانکه بر آز و بر آه دیگر هیچ
(اردو) دیکھو بازو کے پہلے معنے ۔
(۴۳) باہو ۔ بقول ناصری بمعنی بعون تعالی
دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرده
مؤلف عرض کند که باعتماد صاحب ناصری
که از اہل زبان است توانیم عرض کرد که
با درینجا بمعنی سپردہش یعنی استعانت و ہو
ضمیر راجع بسوی خدا چنانکه او تعالی شانہ
(اردو) بعونہ تعالی ۔ اللہ کی مدد سے ۔
باہوش و رشید اصطلاح ۔ بقول صاحب
رہنمای سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار ۔
عقلمند و لائق ۔ صاحب بول چال ہم بحوالہ
معاصرین عجم ذکر این کردہ مؤلف عرض
می کند که مجرّد باہوش ہم بمعنی ہوش و عقل
دارندہ درست باشد کہ کلمۂ با درینجا بمعنی
ہمدستش ۔ افادۂ معنی فاعلی کند (اردو)
باہوش ۔ باعقل و ہوش اردو میں بقاعدۂ
فارسی مستعمل ہے ۔
باہون بقول شمس لغت فارسی و مرادف
باسبون که گذشت مؤلف عرض کند که
باسبون به موحدۂ چہارم لغتی نیست امّا صاحب
محیط بر باسیون به تحتانی چہارم نوشتہ
که مرادف باقیون ۔ سعد را گویند و بہ سعد
فرماید کہ بضمّ اوّل و سکون ثانی و دال
مہملہ بیونانی قیبارس و اقرقون و بسریانی
سعدا و فرجه و برومی برو شن و ففوروث
و بترکی تیلاق و طبلاق و در تنکابن
اشتکو و بعربی قراح الجمل و بفارسی مشک
زیر زمین و بہندی موتہہ گویند و آن
بیخ نباتی است و نوعی است از ان که به
شیرازی سعد الزنگ نامند گرم و خشک
در اوّل سوم و گویند در آخر دوم و در آن
قبض اندک و تجفیف قوی و تسخین بلا لذع

و تفتیح بالغ و حرافت است حتی کہ دہان گھا
بکشاید و اخراج دم نماید و ریاح راپراگندہ
کند و محرق خون است خواص بسیار دارد۔
(الخ) صاحب برہان ذکر مشک کردہ برگیاہ
خوشبو قانع و فرماید کہ اسم آن در عربی سعد
است مؤلف عرض کند کہ حیف است
کہ ما ذکر (باسیون۔ بہ تحتانی چہارم) بجاش
نکردیم باآنکہ بر (باسیون۔ بموحدہ چہارم)
اشارہ آن کردہ ایم۔ ازینجاست کہ تلافی
مافات دریں جامی کنیم۔ باجملہ باہون را بدین
معنی غیر از صاحب شمس دیگر کسی ننوشت
و فارسی این مشک است کہ بجای خودش
می آید۔ محققین فارسی زبان و مفردات
طب باہون را ترک کردہ اند و متحقق نشد
کہ لغت کدام زبان است (اردو)
ناگرموتھہ۔ بقول جامع الادویہ سعدکوفی
مشک زمین ایک جڑ ہے گول اور لانبی
صاحب محیط نے ناگرموتھہ پر لکھا ہے کہ
موتھا کی ایک قسم اور موتھا پر سعد کا حوالہ
دیا ہے۔ صاحب فرہنگ آصفیہ نے موتھا
پر فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ ناگرموتھا۔ ایک
قسم کی گھانس۔ جس میں سے خوشبو
دار جڑیں نکلتی ہیں عربی میں اسکو
سعد کہتے ہیں۔ صاحب ساطع نے بھی موتھا
پر سعدکوفی لکھا ہے اور ناگرموتھا پر
مشک زیر زمین۔

باھہ بقول صاحب انندبحوالۂ فرہنگ
فرنگ لغت فارسی است بمعنی (۱) دریای
شور و (۲) رودباری کہ پایاب نباشد
و (۳) اسپ قوی و توانا صاحب کنز فرماید
کہ لغت فارسی است و در ترکی زبان برای
بحر و یم مستعمل مؤلف عرض کند کہ در عربی
زبان بَہَ بمعنی زیادہ شدن آمدہ پس
باہِہ اسم فاعل او ست بمعنی زیادہ شوندہ

عجمی نیست که فارسیان این را مفرّس کرده برای دریای شور استعمال کرده باشند که روز بروز زیاده شود از مجرای آب زمین وجزرو ملش هم تعلق دارد باین معنی و معنی دوم مجازش که دریای بزرگ را هم همین نام موسوم کردند ومعنی سوم را هم مجازگیریم که اسپ قوی و توانا هم مثل موج دریا برمی خیزد وجا دارد که اسم جامد فارسی قدیم گیریم ولیکن محققین فارسی زبان آنرا ساکت ومعاصرین عجم بر زبان ندارند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو) (۱) سمندر دیکھو اسمندر (۲) بڑی ندی جو ہمیشہ بھرپور رہا اور پایاب نہوا مؤنث (۳) جاندار گھوڑا ۔ زبردست گھوڑا ۔ مذکر

باہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست مثل ۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را در تعریف مرگ استعمال کنند که چون قضا آید هیچ مانع رد نشود (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "موت سات نالوہیں بھی نہیں چھوڑتی" دکن میں کہتے ہیں "موت کبھی نہیں ٹلتی"

بای بقول سفرنگ ببای موحّده با الف و یای تحتانی (۱) بمعنی باشنده مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این (۲) هست و وجود و قیام و کائنات و همین است اسم مصدر بائیدن و بودن که بجای خودش می آید ۔ واستعمال فارسیان قدیم بمعنی باشنده از همین است بمجاز (اردو) (۱) رہنے والا ۔ قائم ۔ (۲) ہستی ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی جس کا سنسکرت استت ہے ۔ اسم مؤنث ہستی ۔ بود ۔ قیام ۔ وجود ۔ کائنات

باپا بقول سروری بمعنی دربایست صاحب جہانگیری فرماید که مرادف بایست و بایسته

بمعنی ضروری و بقول برهان بمعنی در بایست
و ضروری و آنچه در کار و محتاج الیه باشد
صاحب رشیدی گوید که بمعنی بایسته و ضروری
و برین قیاس است بایست و بایستن
و بحوالهٔ سامانی فرماید که مخفّف بایان که
اسم فاعل است از بایستن و بقول
جامع چیز ضرور و ضروری۔ و بقول ناصری
چیزی لازم و واجب و محتاج الیه و صاحب
نوادر بذیل بایستن ذکر این کرده فرماید
که بمعنی ضروری و ناگزیر و برین قیاس است
بایان و بایسته و بایست خان آرزو در
سراج گوید که بوزن آیا بمعنی بایسته و بایست
و فرماید که بعضی گفته اند که مخفّف بایان که
اسم فاعل است از بایستن و دور نیست
که در بعضی جاها نون اسم فاعل را حذف
نمایند چون پیران و پیرا (حکیم سوزنی ع)
ز بهر تازه بودن دلهای خاص و عام را
بایا تری لبی ز نم ابر بر نبات ۵ **مؤلّف**
عرض کند که آنچه صاحب رشیدی بایست
و بایستن را هم برین قیاس گوید از حقیقت
خبر ندارد و از قیاس سطحی کار میگیرد سامانی و رشیدی
و خان آرزو که این را مخفّف بایان خیال کرده اند هم
بحقیقت پی نبرده اند که بای بلغت زند و پازند بمعنی
باشنده و هستی دارنده و قائم آمده چنانکه بجایش گذشت
و هم بای امر حاضر است از مصدر باییدن
که می آید و بایا بزیادت (الف) در آخرش
افادهٔ معنی فاعلی کند چنانکه از گوی۔ گویا و
از جوی جویا ذکر این قاعدهٔ فارسی بر (الف
فاعل) گذشت۔ و بایان اسم حال است
که تعریفش بر (اسم حال) کرده ایم۔ پس
سامانی و رشیدی و خان آرزو سکندری
خورده اند که این را مخفّف بایان بحذف
نون گرفته اند اگرچه حذف نون آخر هم خلاف
قیاس نیست چنانکه ایشان و ایشا و این و

اتی ولیکن بوجود قاعدۂ خاص ضرورت اند
که مخفف گیریم پس معنی حقیقی این باشنده و
قائم و مجازاً بمعنی ضروری و محتاج الیه
(اردو) رہنے والا۔ قائم۔ ضروری۔

باپام برآمدن مصدر اصطلاحی۔
بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بابخت بد
و روزگار خود جنگ کردن **مؤلف**
عرض کند که محققین صاحب زبان ازین ساکت
و معاصرین عجم بر زبان ندارند و معنی حقیقی
این تائید مقصود نمی کند۔ طالب سند استعمال
می باشیم (اردو) بدقسمتی کے ساتھ جنگ کرنا

بایان صاحب نوادر ذکر این بذیل
مصدر بایستن کرده گوید که بایا بمعنی
ضروری و ناگزیر است و برین قیاس
بایان و بایسته و بایست و می باید۔ و فرق آن
که نابایی بنون نفی بمعنی محال و ناممکن و سایانی
در شیدی و خان آرزو بذیل بایا گویند که
بایان اصل است و بایا مخفف و بایان
اسم فاعل است از بایستن۔ **مؤلف**
عرض کند که بای امر حاضر (بائیدن۔ که می آید)
و بایان اسم حالش بمعنی باینده و هیچ تعلق
از بایستن ندارد و صاحب موارد این
را حاصل بالمصدر بایستن شمارد به تحقیق
ما دو مصدر است یکی بایستن و دیگری
بائیدن و بقول صاحب موارد (بذیل بایستن)
چهار حاصل بالمصدرش (۱) بایست و
(۲) بایسته و (۳) بایا و (۴) بایان و همه
چهار بمعنی ضروری و ناگزیر پس وجهی نیست
که سوم و چهارم را با وصف وجود مصدر
بائیدن متعلق به بایستن کنیم۔ تسامح محققین
ازین است که از مصدر بائیدن بی خبر اند
که بجایش می آید (اردو) ضروری۔ ناگزیر

بایه بقول صاحب ضمیمۂ برہان بمعنی شاید
باشد و صاحب مؤید بحوالۂ شرفنامہ ہم بایش

وصاحب ہفت ہم ذکر این کردہ و از طرز بیان
محققین بالا ظاہر است کہ اسم جامد فارسی
زبان دانستہ اند۔ بہ تحقیق **مؤلف** مضارع
بائیدن است کہ می آید بمعنی ضروری باشد
وہست شود و (بود۔ بہ ضم موحدہ و فتح واو)
چنانکہ "بایدکہ این کارکنی" یعنی لازم است
تراکہ این کارکنی و ازہمین معنی حقیقی فارسیان
بمجاز بمعنی لائق وسزاوار پیدا کردہ اند چنانکہ
(باید وشاید) وشاید ہم مضارع شائیدن
وشایان اسم حال او ست وشائے
اسم مصدرش (بحث کامل این بجایش می آید)
(سعدی شیرازی ؎) دوستان منع کنندم
کہ چرا دل بتو دادم ٭ باید اول زتو پرسید
چنین خوب چرائی ٭ (اردو) چاہیے۔ لازم
ہے۔ صاحب آصفیہ نے (باید وشاید)
پر فرمایا ہے کہ۔ فارسی۔ جیسا چاہیے جیسا
لائق ہے۔

بای دادن مصدر اصطلاحی بقول
تحقیق الاصطلاحات بمعنی باختن (حکیم
حاذق گیلانی ؎) لیلی زعشوہ ہای تو دل
بای دادہ ٭ شیرین زجلوہ ہای تو خاطر فگارہ
٭ **مؤلف** عرض کند کہ بای بمعنی ہست ووجود
وقیام وکائنات بجایش گذشت پس معنی
حقیقی این مصدر مرکب۔ وجود وقیام
را ازدست دادن است وکنایہ از
باختن (اردو) ہارنا۔

باید متاع نیکو از ہر دکان کہ باشد مثل۔ صاحبان
قرینہ وامثال
فارسی ذکر این کردہ از معنی ساکت۔ **مؤلف**
عرض کند کہ معاصرین عجم ہمین مثل را بہ تغییر
خفیف (متاع نیک ہر دکان کہ باشد)
بر زبان دارند واین بجائی زنند کہ مقصود
از خوبی مال باشد کہ ہمیشہ مرکز خاطر خریدار
است وخریدار راہیچ سروکار از دکاندا

شاید که زیبا باشد یا که بعض خریداران
که باید خریداری مال از دکان خاص میباشند
نظر بر خوبی مال او ست که شهرت گرفته
فارسیان همین مثل را در غیر دکان و خریداری
هم می زنند مثلاً ما را شخصی در کار است
که مهندس کامل باشد ولیکن این قسم
مهندس بدست نمی آید الا در سپاهان
فارسیان گویند بیار آنرا اصفهان باشد
یا برہمن ؛ متاع نیک هر دکان که باشد
؛ (اردو) دکن میں (متاع نیک هر
دکان که باشد) مستعمل ہے نیز کہتے ہیں
؛ چیز اچھی ہو یہاں سے ہو یا وہاں سے ؛
اسکا مطلب یہہ ہے کہ جس دکان سے چاہو
خرید کرو مگر مال اچھا رہے ۔

یاسہ بہار ذکر این کرده از معنی ساکت و فرماید که طاہر نصیر آبادی در احوال میرزا ابوالحسن نواده میر ابوالمعانی نوشته که ؛ میر ابوالمعانی در خدمت شاه الیاس قاضی بکمال اعتبار داشت رقمی باو عنایت کرده بود که هر زمین بایری که دران ولایت باشد آباد ان کند جهت خود چنانچه شصت و دو تومان از مال او بسیور غال مقرر بوده ؛ مؤلف عرض کند که لله العجب محقق حاطب اللیل لغت تعریف این را گذاشت نقص تحقیق خود را پروا نداشت ؛ نمیداند که لغت عربی زبان است الا در تالیف خودش جا نمیداد و بخیال اینکه شاید لغت فارسیان است عبارت طاہر نصیر آبادی را نقل کرده و تصفیه آن ننموده و حقیقت اینست که بایره بزبان عرب زمین خراب و نا مزروع را گویند (کذا فی منتهی الارب) فارسیان بحذف ہای آخر استعمالش کرده اند (اردو) بنجر بقول آصفیه ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ، وہ زمین

جو مدت سے بوئی جوتی نہ گئی ہو۔ افتادہ۔ غیر مزروعہ۔ بلا تردد۔

بایست بقول سروری بکسر یای حطی بمعنی
(۱) حاجت و ضروری باشد (ابوالمثل
۵) گفت من پاسخ تو باز دہم ۔ پا آنچہ
بایستت ساز دہم ۔ صاحبان جہانگیری
و جامع این را مرادف بایا گویند بمعنی ضرور
و ضروری صاحب برہان فرماید کہ بہ معنی
در بایست و ضروری و محتاج الیہ و بمعنی
چنانکہ می باید و می شاید ہم معموست و مناسب
رشیدی بذیل بایا فرماید کہ بمعنی بایستہ و
ضروری و برین قیاس است بایست
و بایستن و بقول ناصری مرادف بایا و بایستہ
بمعنی چیزی لائق و واجب و محتاج الیہ و
بقول صاحب موارد حاصل بالمصدر
بایستن مؤلف عرض کند کہ بایستن مصدری
می آید بمعنی ضرور شدن و لازم گردیدن
و در کار گشتن و محتاج الیہ شدن و شک
نیست کہ این حاصل بالمصدر راست بمعنی
ضرورت و لزوم و احتیاج و ہمین است
معنی حقیقی این محققین بالاتحقیق پی نبردہ اند
مخفی مباد کہ (۲) ماضی مطلق است از
مصدر بایستن (اردو) (۱) ضرورت
مؤنث۔ لزوم۔ مذکر۔ احتیاج۔ مؤنث۔
(۲) ضرور ہوا۔ لازم ہوا۔ درکار ہوا۔

بایستن بقول بحر بکسر یای حطی ضرور
شدن و لازم گردیدن و درکار گشتن
و محتاج الیہ شدن (کامل التصریف)
و مضارع این (باید) و صراحت فرماید
کند کہ صیغہ مضارع و حال این مصدر
بقول ہمیں متکلم و یای خطاب و کلمات جمع
حاضر و غائب بحذف دال ضمیر واحد
غائب نمی کند و صیغہ اسم فاعل و امر
و نہی نیز نیامدہ و بقول موارد ضروری

وناگزیر بودن وگوید که بایست و بایسته
و بایا و بایان بمعنی ضروری و ناگزیر حاصل
بالمصدرش صاحب نوادر در معنی مصدری
باهمه زبان موارد وگوید که بایا بمعنی ضروری
وناگزیر و برین قیاس بایان و بایسته و
بایست و می باید و فرماید که نابایی بنون
نفی بمعنی محال و ناممکن. صاحب کنز که بتحقیق
ترکی زبانست می فرماید که مصدر فارسی
است و در ترکی بمعنی لزوم و اقتضا مستعمل
و بقول فرهنگ فدائی که از معاصرین عجم است بمعنی
لازم و ضرور و واجب بودن است
و بس مؤلف عرض کند که این مصدریست
باصول ماجعلی که اسم مصدر این بائس
لغت عرب است که بقول محققین لغات
عرب بمعنی حاجت مند و سخت. اسم
فاعل است از مادهٔ بأس که بمعنی شجاعت
و سختی و احتیاج و قوت آمده فارسیان بر

بائس علامت مصدر یتن زیاده کرده مصدری
ساختند و بمعانی متذکرهٔ بالا استعمالش کردند
مضارع این نمی آید و آنچه باید را مضارع
این خیال کرده اند سکندری خورده اند که
باید مضارع مصدر بائیدن است و بائیدن
مرادف بایستن متقنین فارسی زبان گفته اند
که اگر ماقبل آخر ماضی سین غیر منقوطه و حرف
پیشینش الف بود آن سین در مضارع
جائی به های مفتوح بدل گردد چنانکه خواهد از
خواست و جائی بیای مفتوح چنانکه آراید
از آراست و بصورتی که حرف پیشینش
غیر الف باشد در مضارع آن سین بیشتر
(بعد نقل فتحه بر حرف پیشین) حذف نموده
شود چنانکه باید از بایست و شاید از شایست
و تواند از توانست و داند از دانست و
زیبد از زیبست و گرید از گریست (کذا
فی تحقیق القوانین) ما می گوئیم که متقنین بی حجت

از ماخذ مصادر و اسم مصدرش این همه جگر کاوی ها در تالیف قواعد کرده ایم ما این قاعده را در (بایستن) ضرور خیال نمی کنیم و نسبت دیگر اشتقاق بجای خودش بحث کنیم و بایا و بایان و می باید و نا باید همه متعلق است بمصدر بائیدن - بی خبری محققین بالا از وجود مصدر بائیدن اینها را بحقیقت نبرد - خان آرزو تجاهل عارفانه کند و باوصف تحقیق این مصدر را ترک می کند و بر بایا می فرماید که مخفف بایان و اسم فاعل است از بایستن و ای برو که در بایستن و بائیدن فرق نکرد - صاحب بحر که این را کامل التصریف گوید تسامح اوست و بلحاظ تعریفش که در دیباچه کتابش گذشت سالم التصریف باشد و صراحت مزیدش که بالا گذشت حالا هیچ ضرورت ندارد که در (سالم التصریف) بقولش غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول نیامده (اردو) ضرور ہونا - لازم ہونا - درکار ہونا

بایستنی بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی ضروری و واجب العمل و بقول فرہنگ فدائی هر چیز که در کار و بکوشد ما یحتاج باشد مؤلف عرض کند که حرف نسبت که یای لیاقت در آخر مصدر بایستن زیاده کرده اند که گذشت چنانکه خوردنی و دیدنی و شنیدنی (اردو) اردو میں لفظ قابل کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جیسے "قابل دید" سے "دیکھنے کے قابل ہے" "ہونے کے قابل" سے اور بایستنی کا ترجمہ - ضرورت کے مطابق - لائق کار اور ضروری بھی ہو سکتا ہے - ضروری بقول آصفیہ - واجبی - لازمی -

بایستا بقول سروری آنچه محتاج الیه و مطلوب باشد - (ابن یمین ؎) غرقہ بحر غم شدم بغربت یک سفینہ که هست

بایسته ؎ صاحبان جهانگیری و ناصری و
برهان این را مرادف بایا و بایست نوشته
که بجایش گذشت (امیرخسرو) ساحل
عزیزتر شده از آب تشنه را ؎ خواهند هم
زخواسته بایسته تر لبی ؎ و بقول جامع چیز
ضرور و ضروری مؤلف عرض کند که
های مفعولی بر آخر بایست زیاده شده است
و بس ـ فارسیان استعمال این بمعنی لائق
هم کنند (اردو) ضروری مؤنث ـ لائق

بایسته هستی اصطلاح بقول برهان
و بحر و جامع کنایه از واجب الوجود چنانکه
شایسته هستی هم واجب الوجود را گویند
صاحب ناصری بحواله دساتیر گوید که این را
ترجمهٔ واجب الوجود دانستن غلط صریح که
شایسته هستی ممکن الوجود است و آن را
شایسته بود نیز گویند (انتهی) صاحب فرهنگ
نقل بست و ششمی فقره (نامهٔ شت جی افرام)
کند ؎ بایست هستی و ناگزیر باش هر آئینه بود
بود همیشه هست جاوید پای ناچار پای
بیگمان مان بی آغاز و انجام الخ) و فرماید
که بایست بمعنی واجب و هستی بمعنی وجود
پس معنی ترکیبی اش واجب الوجود شد و
آن موجودی بود که خرد وجود آنرا واجب
و ضروری شمارد و این ترجمه مدری زفان
است و به نقل چارمین فقره (نامهٔ شت
ساسان نخست) کننده است بایسته هستی
شایسته هستی را ؎ فرماید که یعنی واجب الوجود
صانع و خالق ممکن الوجود و بحواله تفسیر ساسان
پنجم می فرماید که (بایسته هستی) بمعنی واجب الوجود
و (شایسته هستی) بمعنی ممکن الوجود (الخ) مؤلف
عرض کند که در بایستن و شایستن فرق
وجوب و امکان پیدا شد و در معنی بیان
کرده محققین اول الذکر شبهی نیست الا
اینکه صاحب برهان در معنی شایسته هستی

غلط کردہ و ما بحث این بجایش کنیم و قول
صاحب ناصری را نسبت اصطلاح زیر
بحث غلط دانیم (اردو) واجب الوجود
بقول آصفیہ۔ عربی جسکی ذات اپنی ہستی
یا وجود مین غیر کی محتاج نہو جسکی ذات
اسکے وجود کی مقتضی ہو جیسے خدای تعالی کی ذات

بابیک بقول برہان بکسر ثالث و سکون
رابع و کاف نام مردی۔ صاحبان جہانگیری
و رشیدی و جامع و سراج و ناصری و
انند و مؤید ذکر این کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ حیف است کہ صفات این
مرد ہیچ معلوم نشد و اگر مقصود محققین مجرد
اظہار علم است این قسم لغات را صدے
نیست بای حال ترک این بر بیانش
تفوق داشت اتباع شان کردہ ایم کہ
این را نگذاشتیم خیال ما اینست کہ فارسیان
بر آخر لغت عربی بأس کہ بمعنی حاجت مند
و سخت است کاف تحقیر یا ترحم یا نسبت
یا تشبیہہ یا تعظیم زیادہ کردہ باشند
پس این مفرس باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
(اردو) بابیک نام ایک شخص گذرا ہی
جسکے حالات و صفات معلوم نہو سکے۔

بابش بقول صاحب سفرنگ کہ شرح
چار دہمی فقرہ (نامہ شت ساسان نخست) آورده
بای ابجد با الف و کسر تحتانی و سکون
سین معجمہ بمعنی قیام و وجود۔ دیگر محققین
فارسی زبان ازین ساکت مؤلف عرض
کند کہ لغت ژند و پاژند است و بابش
بمعنی قدیم گذشت مخفف و ماخوذ از
ہمین لغت باشد و جا دارد کہ این را
مزید علیہ (باسے) گیریم کہ بہمین معنی گذشت
یا بایے را مخفف این (اردو) قیام
وجود۔ مذکر۔ دیکھو باسے۔

بایگان بقول سروری بکاف برون

بادیان حافظ و خازن و فرماید کہ (آذر
بایگان) کہ اسم ناحیہ ایست مشہور
مرکب است از آذر و بایگان یعنی
بیت النار و حافظ النار چہ دران
ناحیہ آتشکدہ بسیار بود و بایجان معرب
بایگان است کذا فی معجم البلدان۔ صاحبان
برہان و جامع این را بہ کاف فارسی آوردہ اند
صاحب ناصری معنیٔ ہمزبان سروری
و صراحت کاف نکرد خان آرزو در سراج
ہم بکاف فارسی ذکر این کردہ ماخذ
(آذر بایگان) گوید مؤلف عرض کند
کہ باے بمعنی وجود و قیام و باشندہ بجاے
خودش گذشت و گان بقول برہان با
کاف فارسی بمعنی لائق و سزاوار پس معنی
لفظی این سزاوار قیام و وجود و کنایہ از
محافظ و خازن پس بہ کاف فارسی است
نہ عربی (اردو) نگاہبان۔ بقول آصفیہ
فارسی۔ اسم مذکر۔ محافظ۔ چوکیدار۔ پاسبان
سنتری۔ پہرے دار۔

بایک چشم دیدن مصدر اصطلاحی
بقول بحر مرادف از یک چشم دیدن۔ مؤلف
عرض کند کہ معنی حقیقی این ہمین قدر است
کہ مشاہدہ بہ یک چشم و چشم دیگر را بند کردن
ولیکن معنی اصطلاحی درانحال پیدا می شود
کہ این را مضاف کنیم بسوی دو کس یا ہمہ
یعنی (بایک چشم دیدن دو کس را یا ہمہ را)
اے بنظر مساوات دیدن دو کس را یا ہمہ را
(تاثیر ع) مرا از فطرت خورشید تابان
این پسند آمد ۔ کہ بایک چشم می بیند بزرگ
و خرد دنیا را ۔ (فقرہ) ما ہمہ موجودات
دنیا را بایک چشم می بینیم۔ (اردو)
دیکھو از یک چشم دیدن۔

بایکدگر استعمال۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بمعنی باہمدیگر و بایکدیگر و ہم مؤلف

عرض کند که معنی حقیقی است (اردو)
دیکھو باہم ۔

باکید گر سنجیدن مصدر اصطلاحی ۔
بمعنی مساوی قرار دادن است (ظہوری
ے) مہر و کین را در ازل باکید گر سنجیدہ اند
کہ کین تو چند انست مہر من بانقدار ہست
(اردو) باہم تولنا ۔ دونوں کو ہم وزن
کرنا ۔ مساوی کرنا ۔ ایک درجہ میں قرار دینا

باکیان ہمان بایکان است کہ بکاف
عربی گذشت و ماخذ این ہم در انجا مذکور
(اردو) دیکھو بایکان ۔

باگیر بقول صاحب ضمیمۂ برہان موجب
را گویند دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بای
بمعنی قیام و وجود بجایش گذشت و گیر
بقول برہان بمعنی گیرندہ و سازندہ کہ
افادۂ معنی فاعلی کند وقتی کہ با کلمۂ دیگر
ترکیب شود (الخ) پس باگیر اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی وجود و قیام وارندہ
و کنایہ از موجب و سبب و باعث و وجہ
(اردو) موجب ۔ بقول آصفیہ عربی
اسم مذکر سبب ۔ باعث ۔ وجہ ۔

بانیدان اصطلاح ۔ بقول انند و ہفت بفتح تحتانی و سکون نون و دال ابجد با الف
کشیدہ و نون زدہ لغت فارسی است کہ میانجی را گویند مخفی مباد کہ میانجی بمعنی قاصد
است و بانیدان بقول صاحب کنز بہ بای فارسی لغت فارسی کہ در ترکی بمعنی کفیل
و ضمین مستعمل و بقول برہان میانجی کنندہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است مرکب از بائین و دان ۔ بین لغت عربست بمعنی درمیان فارسیان نزیادت
الف بعد موحدہ مفرسش کردند و بقاعدۂ اسم فاعل ترکیبی مرکب کردند با لفظ

وآن کہ امر حاضر دانستن است پس معنی لفظی این درمیان دانندہ و مراد از آئین فیما بینی دانندہ و کنایہ از قاصد و پایندان کہ بہ بای فارسی می آید مبدل است کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود چنانکہ تب وتپ (اردو) دیکھو اسکے۔

باین ریش وفش اشل ـ صاحبان خزینۃ الامثال وامثال فارسی ذکر این کردہ از معنی ومحل استعمال ساکت۔ **مؤلف** عرض کند کہ این مثلی نیست بلکہ بمعنی حقیقی است فارسیان چون کسی را کہ بصورت نیک بختی می نماید مرتکب فعل ذمیمی بینند بحق او گویند کہ ''سبحان اللہ باین ریش وفش این کار می کنی'' واین مقولہ عجم است یعنی باوجودیکہ بصورت آثار بزرگی داری و سیرت خلاف آن ـ مخفی مبادا کہ موحدہ اول بمعنی (باوجود) است وفش بقول برہان آنچہ از سر دستار بمقدار یک وجب بطریق علاقہ گذارند ـ حاصل اینست کہ کسی کہ ریش دارد وعمامہ بر سر وعمامہ را فش در پس گذارد در مردمان او را رہ بادی النظر صاحب علم و نیک بخت دانند بالجملہ باین ریش وفش) بمحاورۂ فارسیان بمعنی (با این بزرگی) باشد وبس (اردو) دکن میں کہتے ہیں ''با این ریش وفش یہ افعال'' اس کا مقصد یہ ہے کہ باوجود سے کہ چہرے سے بزرگی کے آثار نمایاں ہیں ایسے افعال کرتے ہو۔

با پونیستی اصطلاح ـ بقول ضمیمۂ برہان ضروری العدم وبقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ فانی ونیستی پذیر **مؤلف** عرض کند کہ اصل این با یا نیستی بود با یا بمعنی ضروری گذشت

ونیستی بمعنی خودش که مقابل هستی باشد
پس (بانیستی) بمعنی حقیقی ضروری العدم
ونیستی پذیر درست باشد الف چارم بدل
شد به واو چنانکه تاغ وتوغ (اردو)
فانی یقول آصفیه عربی۔ فنا ہونے والا
نیست ونابود ہونے والا (ذوق ؎)
کیا جانیں ہم زمانے کو حادث سے باقدیم
کچھ ہم بلا سے اپنی کہیں فانیوں میں ہم

بائیدن بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ
بروزن سائیدن (۱) بمعنی بایستن۔
صاحبان بحر و موارد و نوادر که محققین
مصادر فارسی زبانند ازین مصدر
ساکت و ما این را مصدر اصلی دانیم
که اسم مصدر این بای لغت فارسی
است و بجای خودش گذشت و معنی
لغطی این بلحاظ معنی اسم مصدر (۲) ہست
شدن و بودن است و آنچه محققین بالا
این را مرادف بایستن گرفته اند مجاز باشد
و محتاج سند استعمال مخفی مباد که بای امر حاضر
و نابای نهی و باید مضارع این مصدر
نوادر هی باید و نابایست را بذیل
مصدر بایستن آورده بی خبری
اوست از ماخذ (سید حسن اشرفی ؎)
ای خوشاینده ترا از زیبائی چشم بد دور
چنین می بائی هم (اردو) (۱) دیکھو
بایستن (۲) دیکھو بودن۔

موحده با موحده

ببا بقول جہانگیری باوّل مفتوح (۱) در خانه گویند و بقول برہان و ناصری و جہانگیر
(۲) آشی را ہم که از جو پزند۔ خان آرزو در سراج بذکر قول برہان گوید که
بمعنی دوم ظاہر امرکب است از با و بن و نون بن را بنا بر تخفیف حذف کردند

(الخ) مؤلف عرض کند که ماخذ معنی دوم را درست بیان کرد که موافق قیاس است و با بمعنی آش بجایش گذشت و ماخذ معنی اوّل را برای ما گذاشت مخفی مباد که در خانه و سرا را در عربی باب گویند و با مفرس است به قلب بعض چنانکه اسطخر واسطرخ و افزار و افراز و بامون و مابون (اردو) (۱) دروازہ۔ گھر کا۔ مذکر (۲) آش بن یعنی وہ آش جو قہوہ کے سفوف سے بنائی جاتی ہے۔ مؤنث

ببادبردادن مصدر اصطلاحی برباد وضائع کردن است وکلمۂ بہ زائد باشد (انوری ؎) بخاک درکندش ہم زمانہ چون قارون ٭ بباد دردہدش ہم زمانہ چون قارون ٭ (اردو) برباد کرنا۔ بقول آصفیہ۔ تباہ کرنا۔ ضائع کرنا۔ نیست ونابود کرنا۔

ببادچماق گرفتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی ضرب چماق گرفتن است و فرماید کہ این لفظ مخصوص چماق نیست بلکہ (بباد دشنام گرفتن) و (بباد گرہ گرفتن) نیز آمدہ و لفظ چماق اگر بقاف باشد ترکی خواہد بود کہ قاف در فارسی نیست واگر بدل بود موافق لہجۂ عراقیان متاخر مشکل است زیراکہ در قوافی قاف واقع گشتہ و آن چوبی باشد سر کج بہیئت مخصوص (اشرفی ؎) قوامی ماسکدات کوتہی نمود ترا ٭ گرفتم از سر اعراض چون بباد چماق ٭ مؤلف عرض کند کہ بلحاظ تعمیم بیان کردہ اش ببادان است کہ (بباد چیزی گرفتن) را قائم کنیم کہ از استعمال آن چیز حرکت ہوا پیدا شود ومصادر خاص در تعمیمش داخل باشد مخفی مباد کہ چماق بقول خان آرزو در سراج

بحوالۂ برہان گرز آہنین شش پرہ و دربن
زبان چوب دستی سرگرہ دار را گویند۔
و صاحب لغات ترکی گوید کہ عصای کلنرلہ
سر را نام است (انتہی) بای حالی باد
دریجا بمعنی صدمہ و آسیب است کہ بمعنی
پانزدہمش گذشت (اردو) صدمہ چاق
پہنچانا۔

بباد دادن مصدر اصطلاحی بقول
صاحب برہان و بحر وانند کنایہ از نیست
و نابود کردن مؤلف عرض کند کہ مراد
از برباد و ضائع کردن است (ظہوری
ــہ) در دام دیدہ گوش کرد کردہ
عقل و ہوش ٭ طاقت بباد دادہ حسن
شکست ٭ (ولہ) آبرو و طلب
بباد مدہ ٭ بعرق ریزی حیا سوگند ٭
(ولہ) دل را نفسی نکردہ طوفان ٭
ناموس خش بباد دادیم ٭ (ولہ) طوفان
آہ ما دو جہان را بباد داد ٭ از بس ادب
نقاب بران رو گذاشتیم ٭ (صائب
ــہ) می دہد از پرفشانی خرمن گل را بباد
٭ بس کہ گل را خار پیش عندلیبان کردہ ٭
(انوری ــہ) دادم دو جہان بباد
عشقش ٭ ما را بجہ حبہ بنگیرد ٭ (اردو)
برباد کرنا۔ دیکھو ببادبر دادن۔

بباد دشنام گرفتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر صدمۂ دشنام رسانیدن مؤلف
عرض کند کہ خان آرزو در چراغ بذیل
(بباد چاق گرفتن) ذکر این کردہ و
فقط باد دریجا ہم بمعنی پانزدہم است
یعنی صدمہ (اردو) گالیوں سے چوٹ
کرنا۔ گالیاں دینا۔

بباد رفتن مصدر اصطلاحی بقول
بحر وانند نابود شدن مؤلف عرض
کند کہ لازم بباد دادن است (ظہوری

ص) شکیب و صبر و دل و دین بباد رفت
همه ز چهار نگر دهوالش هنوز تا چه کند ز (صائب
ص) بباد رفت سر غنچه تا دهن وا کرد ز
که خنده زیر لب دل بهد غارت زده است ز (اردو)
برباد ہونا بقول آصفیہ تباہ ہونا۔ اجڑنا۔
نیست و نابود ہونا۔

بباد کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر واند مرادف بباد دادن (اردو)
دیکھو بباد دادن۔

بباد نفس گرفتن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر واند مرادف بباد
دشنام گرفتن یعنی صدمہ دشنام رسانیدن
(شفیع اثر ص) گرفتہ است بباد نفس
خلائق را ز فقیہ شہر چو قصاب تا بر آرد
پوست ز و قرینہ باید کہ باد بدین معنی مخصوص
نفس و دشنام نیست باد گرد باد تیر و
باد سیلی وغیرہ ہم آمدہ مؤلف عرض کند
کہ تعریف ہر یکی ازین اصطلاحات آخر آلذکر
بجایش گذشت و نفس را درین مصدر
اصطلاحی بمعنی دشنام گرفتن محل غور است
و بخیال ما کنایہ از شور و غوغا توان گرفت و
ازین ادعای ما در معنی شعر نقصانی پیدا
نمی شود و این مرادف (بہ باد دشنام گرفتن)
اصلا نیست بلکہ این مصدر کنایہ باشد
از ابتلای شور و غوغا کردن محققین با نام
و نشان غور نکردہ اند۔ قائل (اردو)
دیکھو بباد دشنام گرفتن اور ہمارے معنون
کے لحاظ سے شور و غوغا میں مبتلا کرنا۔ آوازے
کسنا۔ دھوم مچانا۔

ببار آوردن استعمال۔ یعنی ثمر کردن (۲۰۳۲)
است بمعنی حقیقی۔ (انوری ص) فتح باب
گفت ببار آورد ز قلب دی ماہ شاخ
بستد ز (اردو) بارور کرنا۔ باردار کرنا

ببار ثار آوردن مصدر اصطلاحی۔

همان است که بر آوردن ببازار گذشت (صائب ؎) عیب صاحب هنران چند ببازار آری ٭ چند ازان گلبن پرگل کف پر خار آری ٭ (اردو) دیکهو آوردن ببازار ۔

ببازار افتادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر وانند فاش و رسوا شدن مؤلف عرض کند که این کنایه باشد که ذکر چیزے وکسی را نوبت به بازار رسیدن مراد از شهرت کامل باشد اگر آن راز است فاش می شود واگر ذکر شکایت است رسوائی است ازهمین نتیجه معنی کنایه پیدا شد خلاف قیاس نیست (مولانا اسانی ؎) خواهی خبر از خانه ببازار نیفتد ٭ از بیخبران بگذر و در خانهٔ ما باش ٭ از سند پیش کردهٔ محققین معنی افشا پیدا می شود نه رسوائی ۔ فتامل ۔ (اردو) فاش هونا ۔ رسوا هونا ۔

ببازیچه درآمدن مصدر اصطلاحی بقول بحر لهو لعب کردن است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و کنایه باشد مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) کهیل کود مین مشغول هونا ۔

بباطن کسی گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول بحر وانند بدعای بد او سپردن (صائب ؎) دل کار خود بدامن پاک دعا گذاشت ٭ اغیار را بباطن مهر و وفا گذاشت ٭ مؤلف گوید که در استعمال فارسیان باطن بمعنی دعای بد بجای خودش گذشت پس ازین سند مصدر (کسی را بباطن کسی گذاشتن) پیدا است ۔ (اردو) کسی کو کسی کے بد دعا سے دلی اور کوسنے کے حواله کرنا ۔

ببالا بردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر وانند بمعراج رسانیدن (عبدالرزاق فیاض ؎) رتبهٔ افتادگی را خوش ببالا

بر ده ایم ہا سایہ بر بالای خود می افگند دیوار ما ہا مؤلف عرض کند که بلند کردن است وبس (اردو) معراج کو پہنچانا بلند کرنا

ببال دیگر پرواز می کند مثل (ببال دیگری پرواز کردن) کنایه باشد از کاری بزور وحمایت کسی کردن که می آید وبهار همین مصدر را در ردیف بای فارسی (پرواز ببال دیگری کردن) نوشته وسندی که از میرزا طاهر وحید درانجا آورده برای (پرواز به بال دیگر باشیدن) است صاحب خزینه وامثال فارسی ذکر این کرده اند وصاحب محبوب الامثال تحتانی بر لفظ دیگر می افزاید مؤلف عرض کند که این مثل است ماخوذ ومشتق از مصدر بالا وبر زبان معاصرین بای حطی بعد لفظ دیگری باشد ۔ فارسیان استعمال این بجای کسی کنند که کار بقوت بازوی خود نکند وکارش بامداد دیگری باشد وخصوصاً برای کسی می شود که باغوای پنهانی کسی کاری کند می گویند که خطاهای او نیست که ببال دیگری پرواز می کند (اردو) دکن میں کہتے ہیں "ہم خوب جانتے ہیں انکی اڑان اپنے پروں نہیں ہے" یعنی در پردہ کوئی اور شخص اسکو مدد دیتا ہے اور یہ کام کرتا ہے نیز کہتے ہیں کہ "کسی اور کے برتے پر کودتا ہے" یعنے اور کے سہارے پر یہ کام کرتا ہے ۔

مصادر اصطلاحی

(الف) ببال دیگری پرواز کردن
(ب) ببال دیگری پریدن
(ج) ببال کسی پرواز کردن
(د) ببال کسی پریدن
(ه) ببال کسی جولان کردن
(و) ببال کسی رقص کردن

(الف) و (ب) بقول بحر عجم بحمایت ومدد کسی کاری کردن ۔ خان آرزو در چراغ نسبت (الف) بذکر معنی بالا

گوید کہ جولان و رقص کردن نیز صاحب
آنند ذکر (ب) بدون یای وحدت و ذکر
(ج - د - ہ - و) کردہ فرماید کہ بچابک کسی
بزرگی فروختن - صاحب جہانگیری بذکر
(ب) گوید کہ کنایہ از کار با بچابک پیش
بردن و صاحب سروری (در ملحقات)
بذکر (ب) فرماید کہ بچابک دیگری کاری
کردن و صاحب رشیدی بذکر (ب) گوید کہ
بچابک کسی کاری پیش بردن - صاحب
برہان ہمزبان سروری موافق عرض
کند کہ طرز بیان سروری و برہان بہتر از
دیگر محققین است و این کنایہ باشد از خود
معطل بودن کسی و باختیار دیگری بودن
(ظہوری ۔) رخسار و رخ تو تا ز آن
زلف کشد٭ آری خوبی بیال آن می پرد
٭ (اردو) (الف تا د) کسی کی مدد سے
کام کرنا - (ہ و) کسی کے بل پر اڑان بازنا
کودنا - کسی کے ہاتھ پر کٹھ پتلی بن کر ناچنا
یعنی خود وجود معطل رہنا اور دوسرے
کی مدد سے کام کرنا۔

(۴۴۰۳) **بہ بالین سر نہادن** مصدر اصطلاحی
کنایہ باشد از دراز کشیدن و خفتن (بہار عجم)
(ہ) بر می خیزد ز شور حشر یا رب بخت من
٭ در کہ این ساعت سنگین بہ بالین سر
نہادہ ٭ (اردو) تکیے پر سر رکھنا سونا۔

(۴۴۰۴) **بہ بالین فراز آمدن** مصدر اصطلاحی
قریب بستر آمدن و پرسش احوال و عیادت
کردن (انوری ۔) بہر لطیفہ بہ بالین
من فراز آمد ٭ مرا چو دید کف خواب و خمار
دیدہ اسیر ٭ (اردو) بستر کے پاس آنا
بچھونے کے پاس آنا خیریت پوچھی کرنا۔

(۴۴۰۵) **بہ بام بر آمدن** استعمال - برآمدن بہ بام
و جلوہ گر شدن بر بام باشد (ظہوری
ہ) دوال کوس بہ بام شہنشہی کہ ظہوری را

صد ابلند کنم چرخ را ببام برآیم (اردو) کوٹھے پر برآمد ہونا۔

ببام بلند دست بر آسمان نتوان رسانید مثل صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و بجای لفظ رسانید لفظ رساند استعمال کنند استعمال این بجای (اندازہ نگہدار) می شود یعنی بلند پروازی حدی دارد و نباید کہ پا از حد اعتدال بیرون نہیم۔ کسی کہ در بلند پروازی حد اعتدال را نگاہ ندارد در حق او این مثل می زنند (اردو) دکن مین کہتے ہین ''سیڑھی لگا کر آسمان پر نہین جاسکتے'' جو شخص اپنے حوصلہ اور حد سے بڑھکر بلند پروازی کرنا چاہتا ہے اسکے لئے کہتے ہین ''واہ جناب آپ تو سیڑھی لگا کر آسمان پر جانا چاہتے ہو'' ''چھت پر سے تارے پکڑنا چاہتے ہو'' نیز کہتے ہین ''یہ تو جنون اور خبط ہے کیا ٹاڑ پر چڑھ کر آسمان پر جاؤگے'' ''کیا اچک کر آسمان پر سوار ہوگے'' ''اچک کر ستارے نہین توڑ سکتے''

بلبلک بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری با اول مکسور بثانی زدہ و تای فوقانی مفتوح پارہ از خوشہ انگور و خرما بود کہ چند دانہ مانند خوشہ کوچک یکجا جمع آمدہ باشد و آنرا بزبان قزوینی آتخ گویند خان آرزو در سراج بہ ذکر قول رشیدی و برہان قانع صاحب برہان ہمین لغت را بہ ہمین معنی بابای فارسی اول و دوم ہم آوردہ صاحب انند صراحت کند کہ لغت فارسی است مؤلف عرض کند کہ اسم جامد گیریم یا مرکب از بوتہ و کاف تصغیر۔ بوتہ بقول برہان

رستنی و درخت پرشاخ و برگی که بسیار بلند نشود و پس پاره از خوشهٔ انگور و خرما هم که شاخ های خورد تر دارد و بوته را ماند و او موحده بدل شد چنانکه آو و آب و های هوز بترکیب کاف تصغیر حذف شده کسرهٔ موحدهٔ اول نتیجهٔ لب و لهجهٔ فارسیان است و آنچه بیای فارسی آید سبب آنش که موحده به بای فارسی بدل شود چنانکه اسب و اسپ و جا دارد که این را مرکب از بپ و تک گیریم و بپ بالکسر بقول معاصرین زردشت در ژند و پاژند دانه را گویند حیف است که اهل لغت ازین ساکت و تک بقول برهان با کاف عربی بمعنی اندک و قلیل و کم باشد پس معنی لفظی این دانهٔ بسیار قلیل و کنایه از پارهٔ از خوشهٔ انگور و خرما (اردو) انگور یا کھجور کے خوشہ کا ایک حصہ

به بجز چیزی رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بجز عور کردن در ته کاری صاحب آنند بذکر معنی بالا فرماید که گویند به بجز فکر رفتیم یا به بجز فلان کار رفتیم مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست و درینجا بجز بمعنی ته و عمق است بر سبیل مجاز و این کنایه باشد (اردو) ته کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ کسی بات کے مغز کو پہنچنا۔ حقیقت کو پہنچنا۔ انتہا کو پہنچنا۔ اصل مطلب دریافت کر لینا۔ مختار کو پہچاننا۔

به آوردن مصدر اصطلاحی آماده کردن به بدی و ناخوش کردن (انوری ۵) گوئی به بدی بسیار مرا کند بدین گهم سن و من زین سخن تنگم تو یا که در کیا ئی (اردو) برائی پر آمادہ کرنا۔ ناخوش کرنا۔

(۳۰۲)

ببر بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و جامع با اول و ثانی مفتوح (۱) نام جانوریست صحرائی شبیه به گربه که دم ندارد و از پوستش پوستین سازند و آنرا و تبر نیز

نامند و خان آرزو در سراج هم ذکر این کرده مؤلّف عرض کند که ما این را ستبل
وَبَر دانیم که می آید واو بدل شد به موحّده چنانکه آو و آب و وَبَر لغت عرب است
بقول منتخب بفتحتین بمعنی پشم شتر و پشم ناک شدن و صاحب غیاث بحوالهٔ صراح گوید که
وَبَر بالفتح جانوریست شبیه بگربه و صاحب انند هم گوید که بالفتح لغت عربی است اسم
جانورکی ماننگربه کم بزرگ تر از ان و آنرا بفارسی وَنگ گویند و در ترکی ستور و صاحب
برہان بر وَنگ فرماید که بفتحتین همان جانور که بعربی وَبَر گویندش (الخ) پس تحقیق شد
که بَبَر بدین معنی مفرس است و خود خان آرزو وَبَر را بدین معنی لغت عرب تسلیم کرده
امّا به بیان ماخذ بَبَر خیال خود را بسوی وَبَر نبرده (اردو) بَبَر- وَنگ، فارسی میں
ایک صحرائی جانور کا نام ہے جو بلّی سے مشابہ ہوتا ہے جسکو دم نہیں ہوتی اس کے پوست
سے پوستین بناتے ہیں۔

(۲) ببر- با اوّل و ثانی مفتوح بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و بہار
نانی باشد که درمیان به روغن بریان کنند صاحب مؤیّد این را بالفتح گوید مؤلّف عرض
کند که بَبّ به تشدید موحّده دوم بقول انند لغت عرب است بمعنی روشن و کودک
و فربه جادارد که فارسیان به تخفیف موحّده ای نسبت در آخرش زیاده کرده باشند
چنانکه انگشت و انگشتری بمعنی لفظی این منسوب بکودک فربه و کنایه از نانی معروف
که به نسبت دیگر نانها بسبب روغن و خمیر بالیده می باشد- یکی از معاصرین عجم
با ما گفت که وجه تسمیهٔ این بجزین نیست که فارسیان درمیان گرده بَبَر واز اطراف ش

بانگشت خود نقشی کنند کہ ہیئت ہمچو نیش آنرا شبیہ می کند بصورت شیر ببر و شکل نان ہمچون صورت ببر می نماید۔ اگر گوییم کہ اگر ہمچنین است مجاز بمعنی سوم باشد و بصورت اوّل مقرّر (اردو) ببر۔ فارسی میں ایک خمیر دار روٹی کا نام ہے جو گھی میں تلتے ہیں جیسے دکن کا پھلکہ اور اُس پر نقش و نگار ایسا ہوتا ہے کہ اُس روٹی کا گردہ ببر کی صورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ مؤنث۔

(۳) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤیّد با اوّل مفتوح و ثانی زدہ نام درندہ ایست معروف صاحب ناصری این را ہم بفتح اول و دوم آوردہ گوید کہ درندہ ایست قوی ہیکل از امثال شیر۔ و فرماید کہ رستم یکی را از اینہا کشتہ و برای خود جامۂ جنگ دوختہ و آن را (ببر بیان) گویند و در شاہنامہ بسیار مذکور و بقول منتخب بالفتح ببر لغت عرب است یعنی درندہ معروف از قسم شیر و ببور جمع آن امّا صاحب سواد السبیل گوید کہ ببر بسکون دوم معرّب است از (ببر فارسی بفتحتین) کہ شیر نر باشد و محققین لغات عرب ہم با تش معاصرین عجم بر زبان دارند و صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار ذکر این کردہ گوید کہ شیری کہ موی دارد مؤلف عرض کند کہ بعد تحقیق با لغت فارسی است و در ہندوستان ببر شیریست کہ طرف ہر دو گوش و اطراف سرش موی بلند باشد (اردو) ببر۔ بقول آصفیہ عربی اسم مذکر۔ ایک قسم کا بڑا شیر جو افریقہ کے بنوں میں پایا جاتا ہے۔ بفتح ہر دو با غلط ہے

(۴) ببر۔ بقول جہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و مؤیّد با اوّل مفتوح بثانی زدہ

جلیقہ جامہ بود از پوست درندہ کہ رستم آنرا ہنگام جنگ پوشیدی و صاحبان جہانگیری و برہان بقول بعض گویند کہ پوست اکوان دیو بودہ و آنرا ببر بیان نیز نامیدہ اند ۔ (فردوسی ؎) چو من ببر پوشم بروز نبرد ٭ سر چرخ و مہ اندر آرم بگرد ٭ خان آرزو در سراج نسبت معنی سوم و چہارم گوید کہ آنچہ معلوم می شود ہر دو یکی است و جامہ مذکور از پوست درندہ مذکور بود و بہ تحریک و سکون دوم ہر دو درست است چنانکہ گرسنہ و گرسنہ و ترش و ترش و فرماید کہ جامہ رستم را (ببر بیان) و ببر تنہا نیز گویند مؤلف عرض کند کہ محقق آخر الذکر کہ معنی سوم و چہارم را یکی می داند تسامح اوست اگر جامۂ رستم از پوست ببر باشد و بمجاز آن جامہ را ببر نام کردہ باشند اندرین صورت ہیچگاہ نتوانیم گفت کہ ہر دو یکی است ۔ قائل (اردو) ببر فارسیون نے اُس پوستین کو کہا ہے جو رستم نے اپنے لئے پوست ببر سے بنایا تھا ۔ مذکر ۔

(۵) ببر بقول برہان و مؤید بکسر اوّل موش را گویند و بعربی فارہ خوانند مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد محققین زباندان و معاصرین عجم ازین ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان باشد دیگر ہیچ (اردو) چوہا بقول آصفیہ ۔ اسم مذکر ۔ موسا ۔ موش ۔ فار ۔

(۶) ببر بر وزن کمر بقول بہار نام دیوی کہ اکوان نیز گویندش و او را رستم در حدود شام کشتہ از پوست او زرہ ساختہ و آن زرہ از غرق و حرق ایمن بود و تیغ و تیر در وکارگر نمی کرد مؤلف عرض کند کہ دیگر محققین فارسی زبان ازین

ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم خیال کرد که لقب باشد مظہر شجاعت و تنومندی
این دیو که استعارۃً آن را ببر نام نہادہ باشند مجاز معنی سوم (اردو) ایک دیو کا
لقب ببر ہے جس کا نام اکوان تھا جو رستم کے ہاتھہ حدود شام میں مارا گیا۔ مذکر
(۷) ببر بروزن کمر بقول بہار بحوالۂ متاخرین معنی پہلوان مؤلف عرض کند کہ
محققین زبان دان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ خلاف قیاس نیست کہ ببر را استعارۃً
بمعنی پہلوان گیریم (اردو) پہلوان بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سخت
بدن کا آدمی۔ توانا۔ قوی جثّہ۔ دلاور۔ دلیر۔ بہادر۔

ببراله بقول برہان بضمّ اول بروزن نرغالہ بلغت ژند و پاژند دوائیست
کہ آنرا شجرۂ رستم گویند و آن زراوند طویل است بار وغن بر بدن مالند۔ شیشہ
را بکشد صاحب محیط فرماید کہ اسم زراوند طویل و بر زراوند طویل فرماید کہ بعضی
گویند کہ نبات این را بافریقیہ شجرۂ رستم و بعجمی اندلس شجرۂ مصدر و سمقار
و سمقران و بیونانی ارسطولوخیا و قسطرییطس نامند۔ بیخی است کہ طعم آن
تلخ باندک زہومت و آن را عطاران در تربیت روغن ہا استعمال می کنند و
بہترین آن سطبر زعفرانی است و آن گرم در سوم و خشک در دوم۔ و را ابنات
لحم قروح و اصلاح قروح خبیثہ موافق تر و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض
کند کہ ببرالّہ۔ بکسر موحدۂ اوّل و سکون ثانی و تشدید لام و ثای مدوّرہ بقول
محیط المحیط لغت افریقی است زراوند طویل را گویند فارسیان بہ تخفیف لام و

تبدیل تای مدوّرہ بہ ہای ہوّز و تصرّف در اعراب استعمال این کردہ اند پس مفرّس باشد (اردو) زراوند دراز وطویل بقول جامع الادویہ ایک درخت کی جڑ ہے جگر اور طحال کو مضر۔ رطوبت کو جذب کرتی ہے اور رو رمون اور ریاح کو تحلیل سدّوں کو کھولتی ہے (الخ)

ببربیان اصطلاح۔ صاحب سروری گوید کہ (۱) جامہ بود از پوست پلنگ یا ببر کہ رستم پوشیدی و بعضی گویند کہ پوست اکوان دیو بود و بقول بعض از بہشت آوردہ بودند صاحبان جہانگیری و رشیدی فرمایند کہ بمعنی ببر است کہ گذشت (فردوسی ؎) یکی درع پوشم ز ببربیان کہ کز آب و ز آتش نیابد زیان ٭ نہ تیر و نہ نیزہ گذار آیدش ٭ نہ از ہیچ زخمی فگار آیدش ٭ از خفتان وجوشن فزون داندش ہمی نام ببربیان خواندش ٭ صاحب برہان آوردہ کہ بکسر رای قرشت ہمان جبّہ و جامہ کہ رستم روزہای جنگ

می پوشید خان آرزو در سراج بذیل ببر گوید کہ جامہ رستم را ببر و ببربیان ہر دو گویند مؤلف عرض کند کہ مجاز بمعنی سوم است کہ این ملبوس جنگی را بنام جانوری موسوم کردند کہ از پوست آن ساختہ شد و وجہ تسمیہ ہمانجا مذکور مرکب اضافی است و ببر کہ بہمین معنی گذشت مخفف این (اردو) ببربیان۔ رستم کے اس لباس کا نام ہے جو ایک شیر یا دیو یا کسی جانور کے پوست سے بنایا گیا تھا۔ مذکّر۔

(۲) ببربیان۔ بقول برہان جانوریست دشمن شیر و شیر شرزہ ہمانست او را رستم اندر کوہ ہای شام کشت و پوست آن را جبّہ

جامه ساخت خاصیتش آنست که در آتش
نسوزد و در آب غرق نشود و هیچ حربه بران
کار نکند و گویند وقتی در زمان انوشیروان
آن جانور بهم رسیده بود هزار سوار را بکشتن
او فرستادند و آن جانور در میان آن جماعت
افتاد و همه را مجروح ساخت و کشت و خورد
صاحب مؤید گوید که نام جانوریست که ماوای
وی در کوه قاف است و گذر وی در کوه
البرز افتاد رستم او را در کوه شام کشت
مؤلف عرض کند که بیر جانوریست معروف
از اقسام شیر که ذکرش بر معنی سوم گذشت
و شیرزه بقول برهان بحواله مؤید درنده ایست
غالب تر از شیر درنده و معاصرین عجم گویند
که اصلش شیر زای بود بمعنی زاینده شیر
و پدر شیر و از معنی لفظی تفوق و ترجیحش بر شیر
ظاهر می شود بکثرت استعمال تحتانی آخر را
حذف و الف به های هوز بدل شد و لب

و لهجهٔ مقامی تحتانی اول را هم حذف کرد
و شیرزه بر وزن بیرزه بر زبان ماند و
همین لغت بمعنی خشمگین و برهنه دندان
و زورمند هم آمده و اطلاق این بغیر از
شیر و پلنگ بر سبع دیگر نکنند و همین را فارسیان
بیان گویند. صاحب هفت بحواله قنیه گوید
که بیان بفتح اول درنده ایست دشمن
شیر پس بیر بیان بمعنی شیرزه باشد که ورای
شیر و دشمن شیر است و لفظ بیر درین
مرکب بمعنی نوع باشد و این مرکبی است
که ترکیب عام با خاص مقصود از اظهار
آن کند چنانکه روز یکشنبه و شهر حیدرآباد
یا هتی حال - بیر بیان درنده ایست از
اقسام شیر و قوی از شیر و دشمن شیر و مجرد
بیر و مجرد بیان هم به همین معنی است
(اردو) دیکهو بیر کے تیسرے معنے۔
(۳) بیر بیان بقول برهان دیبای منقش.

رومی را نیز گفته اند که هر ساعت برنگی نمایان
ـ وارسته و بحر گوید که دیبای معلم است
که در ارض روم بافند که آن بالوان مختلف
در نظرها جلوه کند (طالب آملی ـه) نیز بسته
ولی زاملم اینک اینک ٭ به تن حلّهٔ داغ
ببربیانم ٭ (زکی ندیم ـه) ببرزال فلک
ببربیان پوش مرا ٭ شوهر دختر زر رستم
دستان ابراست ٭ صاحب مؤید هم ذکر
این کرده مؤلف عرض کند که از تحقیق
صاحب زبان کسی ذکر این معنی نکرد و از
هردو اسناد بالا معنی اوّل پیداست اگر
سندی دیگر برای استعمال این معنی بدست
آید توانیم عرض کرد که مجاز معنی اوّل است
نظر بنقوش وصفاتش (اردو) ببربیان
ـ فارسیون نے دیبای رومی کو کہا ہے ـ مگر
(۴) ببربیان بقول وارسته و بحر نام دیو
که آن را اکوان نیز گویند و او را رستم

حد و دشام کشته از پوست وی زره
ساخت (الخ) مؤلف عرض کند که
بخیال ما نام نباشد بلکه لقب او یعنی نظر به
خونخواری و شجاعت اکوان آنرا ببربیان
گفتند مجاز معنی دوم (اردو) ببربیان
فارسیون نے اُس دیو کو کہا ہے جس کا نام
اکوان تھا دیکھو اکوان ـ

(۵) ببربیان ـ وارسته گوید که شعرای متاخرین
بمعنی پهلوان آرند و از کلام محسن تاثیر سند
گیرد (ـه) جز یک سخن از طوطی نطقم نتراود
٭ ابلق زد و رنگی نزند ببربیانم ٭ مؤلف
عرض کند که درین شعر ببربیان مرکب اضافی
باشد که بیان خود را با ببر تشبیه داده است
و ببر بمعنی همان شیر است که بجایش گذشت
بخیال ما لطفی ندارد که درین شعر (ببربیان)
را بمعنی پهلوان گیریم و بهتر از آن است
که بیان خود را نظر به روش بیان تشبیه دهیم

بابر (اردو) پہلوان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ سخت بدن کا آدمی درست اندام سخت و توانا۔ قوی جثہ۔

(۳۴۰۶)(۳۴۰۸)

(الف) بر در کشیدن | مصادر اصطلاحی

(ب) بر در گرفتن | صاحبان مؤید

(ج) بر کشیدن | و انند و ہفت

ذکر (بر تنگ در کشید) کردہ گویند کہ ای محکم درکنار گرفت۔ مؤلف گوید کہ متعلق است بمصدر (الف) کہ بمعنی درکنار گرفتن است و (ب و ج) مرادفش (انوری ؎) چو این بگفت بر در گرفتمش گفتم ٭ کہ جان جان و قرار دلی و نور بصر ٭ (ظہوری ؎) دعوای اتحاد ظہوری بملا فرو غیبت ٭ بر خویش و اکنم بغل او را بر کشم ٭ (ولہ ؎) نزدیک شد کہ جوشن غیرت بر کشم ٭ بر روی غیر تیغ دعای سحر کشم ٭ (ولہ ؎) تشریف زیب عشق ظہوری بر کشید ٭ ہم جلوہ انڈ شال کس و پرنیان کس ٭ شخصی مبادکہ از بہر دو سنا و آخر الذکر مصدر اصطلاحی

(۳۴۰۹)(۳۴۱۰)

(د) بر کشیدن ملبوس | بمعنی لباس پوشیدن پیدا

(ہ) بر گرفتن

(ہ) مرادف بر کشیدن باشد (ظہوری ؎) آغوش یگانگی کشودیم ٭ خود را و ترا بر کشیدیم ٭ (اردو) الف و ب و ج و ہ۔ آغوش میں لینا بقول آصفیہ۔ کمال عنایت و محبت سے بغل میں لینا۔ نہایت شوق سے بغل گیر ہونا۔ گلے لگانا۔ (د) لباس پہننا۔

بر گ گند نا بستن | مصدر اصطلاحی

بقول بہار عجم سست بستن۔ مؤلف عرض کند کہ مقابل تنگ بستن باشد و این کنایہ است کہ بمعنی حقیقی پیدا می شود۔ صاحب مؤید ذکر (برگ گندنا بستہ) کردہ گوید کہ ای سست بستہ (الخ) و این ماضی مطلق

ہمین مصدر راست و بقول صاحب شمس
(بہرگ گندنا ماندہ) بمعنی سست ماندہ و بجا
ماندہ بخیال ما خطای اوست کہ بعوض بستن
مصدر ماندن را استعمال کردہ است
یا تصرف کاتبش مخفی مباد کہ گندنا نوعی از
سبزۂ خوردنی است مثل سیر (کذا فی الغیاث)
ماذکرش بہ اخر لط کردہ ایم پس چیزی
را بعوض رسن از برگ نازکی بستن گویا
نہ بستن است کہ مقصود اصلی بستن ازان
حاصل نمی شود ہمین است وجہ کنایہ اردو
ڈھیلا باندھنا ۔ برائے نام باندھنا ۔ دکن
مین پھلپھلا باندھنا کہتے ہیں ۔

بہروج بقول ضمیمۂ برہان (بحوالۂ مؤید)
بر وزن مخلوج (۱) استرنگ کہ مردم گیا
باشد و بحوالۂ کشف اللغات گوید کہ (۲) افشرۂ آن
باشد صاحب اننداز بحوالۂ فرہنگ فرنگ بذکر
معنی اول فرماید لغت فارسی است مؤلف

عرض کند کہ ماذکر معنی اول بر استرنگ
کردہ ایم و ہمدرانجا نوشتہ ایم کہ آن را
بتازی یبروح بہ تحتانی اول و حای حطی
خوانند و یبروح الصنم ہم و صاحب منتخب
گوید کہ بہ تحتانی اول و موحدہ دوم مردم
گیاہ و بحوالۂ قاموس فرماید کہ بتقدیم موحدہ
بر تحتانی ہم بہمین معنی آید پس بخیال ما
نتایج محققین بالا باشد کہ این را لغت
فارسی قرار دادند اگر تصدیق استعمال
این در فارسی بہرد موحدہ شود توانیم
عرض کرد کہ تحتانی اول بدل شد بہ موحدہ
چنانکہ یالیوس و بالیوس و حای حطی را
بغلطی کتابت جیم عربی کردند و این تبدیل
خلاف قیاس است اندرین صورت
این را مفرس گیریم نسبت معنی دوم ہیچ
معلوم نشد کہ مقصودش چیست و صاحب
مؤید ازین ساکت غلطی صاحب ضمیمۂ برہان

می نماید یا کاتبش (اردو) (۱) دیکھو
استرنگ (۲) نچوڑنا۔

ببس آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
بحر بمعنی ترک دادن وبس کردن مؤلف
عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد و سند استعمال ہم پیش نشد۔
معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند
باشیم (اردو) بس کرنا۔ صاحب آصفیہ
نے اسکو ترک کیا ہے اور (بس کرو) پر
فرمایا ہے کہ (محاورہ) ختم کرو۔ جانے دو
ٹھیرو۔ چپ رہو۔ موقوف کرو۔ صبر کرو۔
قانع ہو۔

به بستر افگندن مصدر اصطلاحی۔ (۳۴۱۱)
کنایہ باشد از بیمار و رنجور کردن (ظہوری
ے) تا سیحا را ز رشک خود به بستر افگنم ؏
چشم دارم پرسشی از نرگس بیمار اوم۔
(اردو) بیمار بنانا۔

به بستر فتادن استعمال۔ دراز کشیدن (۳۴۱۲)
بر بستر (ظہوری ے) بالین قبول نیست
زگلہای باغ خلد ؏ از خار کوی عشق به بستر
فتادہ ایم ؏ (اردو) بچھونے پر لیٹنا۔

(الف) **ببسودن** (الف) بقول بحر بکسر
(ب) **ببسودہ** اوّل وسکون ثانی و
واو معروف (۱) دست زدن و (۲) دست
مالیدن و (۳) لامسہ کردن ومس نمودن
و (۴) سوراخ کردن (کامل التصریف)
ومضارع این ببساید۔ و فرماید کہ باید دانست
کہ در اوّل مصدری کہ حرف بای مکسور
یا کلمۂ در یا بر یا فرا یا فرو درآید پس اگر
از حذف آنہا صورت ومعنی آن مصدر
باقی ماند وصلی باشد و الّا اصلی وجوہر
کلمہ بود و (ب) بقول برہان وجامع بر
وزن بیہودہ بمعنی (۱) دست زدہ و (۲)
دست مالیدہ وسودہ و (۳) لمس کردہ

ومس نموده و (۴) سوراخ کرده صاحب
ناصری بر معنی دوم و سوم قانع مؤلف
عرض کند که بسودن به بای وصلی مصدر بجای
بهمین معنی می آید و جز این نیست که موحده
زائد در اولش زیاده کرده اند و همین
مصدر به بای فارسی دوم هم می آید و پسودن
به بای فارسی اول هم مخفی مباد که سا
بقول برهان بمعنی سائیدن و سودن الخ
طرز بیانش در معنی درست نیست و
مقصودش جز این نباشد که بمعنی لمس
است و مس که اسم مصدر سائیدن
و سودن باشد و خان آرزو هم بر سا
گوید که بمعنی لمس و مس کننده و امر بدین
معنی نیز (الخ) انجیال ما او هم سکندری
خورد که معنی اسم مصدری را گذاشت
و بر اشتقاق سائیدن و سودن نظر
برگماشت بالجمله مصدر سودن که می آید
اصلست که از سا وضع شد تفصیلش بجای
خودش آید و بسودن مخفف بر سودن بحذف
رای مهمله دوم فارسیان بای زائد در اولش
زیاده کردند بسودن شد و آنچه پسودن به
بای فارسی اول و بپسودن به بای فارسی
دوم می آید سبب تبدیل این است که موحده
به بای فارسی بدل شود چنانکه تب و تپ
پس معنی سوم این بلحاظ اسم مصدر حقیقی
است و معنی اول و دوم و چهارم مجاز
آن مخفی مباد که مضارع این بقاعدهٔ فارسی
بسود باشد به کسر موحدهٔ اول و سکون دوم
و ضم سین مهمله و فتح واو. آنچه صاحب بحر
مضارع این را بسایا نوشته پی بحقیقت
نبرده انتهای او بر قاعده ایست که متقدمین
بی خبر از ماخذ مدون کرده اند و هو هذا ::
اگر ما قبل آخر ماضی واو بود در مضارع
بیشتر آن را بعد نقل فتحه بر حرف پیشین بالف

تبدیل داده یای وقایه مفتوح در آخرش زیاده نمایند چنانکه ربایید از ربود و بلبایید از بلبود وما این قاعده را در پنجابی ضرور خیال می کنیم واگر استعمال بلبایید بمعنی بلغ آید توانیم عرض کرد که از مصدر بلباییدن باشد که حالا متروک الاستعمال است

متقدمین فارسی از اصل حقیقت خبر نداشته تدوین قواعد کرده اند و مشتق یک مصدر را با مصدر دیگر متعلق کرده اند و اختلاف ما با ایشان اعتباری است و بر استعمال هیچ اثر ندارد امّا از اصول صحیحه یای بیرون نیارد (اردو) (۱) ہاتھہ مارنا (۲) ہاتھہ ملنا (۳) چھونا مس کرنا (۴) سوراخ کرنا

بلبس بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی و ضم لام و سین بی نقطه ساکن ثریدی باشد که از نان خشک با روغن و دوشاب کنند و بیای فارسی هم آمده و هم او پر پلپس بهر دو بای فارسی بذکر معنی بالا فرماید که بقول بعض اشکنه باشد که از روغن و پیاز (بروغن بریان کرده) و آب و نان خشک سازند صاحب ناصری ذکر این کرده و بهر دو بای فارسی هم بمعنی آخر الذکر آورده صاحبان هفت و انند متفق با برهان و ناصری مؤلف عرض کند که بلس بضمتین بقول منتهی الارب نرسک و نرسک بقول برهان نام غلّه که بعربی عدس گویند پس عجب نباشد که فارسیان از همین لغت عرب بزیادت بای زائد در اوّلش لغتی ساختند و برای نانی مخصوص کرده باشند که از غلّه عدس ساخته می شد و پس از آن تخصیص عدس در ترکیبش باقی نماند و نشانش در اسم بماند لب و لهجهٔ مقامی در اعراب لغت هم تصرف کرد و پس این را مفرس گوییم

وآنچه بباى فارسى مى آيد مبدّل اين است وبس چنانكه اسب و اسپ و تب و تپ
(اردو) سبلس۔ فارسی مین ایک غذا کا نام ہے جو خشک روٹی اور گھی اور
شیرہ سے بناتے ہین۔ مذکر۔

به تپیاد آمدن | مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر بمعنی شروع شدن۔ مؤلف
عرض کند که حیف است که سند استعمال
پیش نشد معاصرین عجم برزبان ندارند و
محققین صاحب زبان ساکت ولیکن
خلاف قیاس نیست (اردو) شروع ہونا

بپوی نفس مکن جان | اصطلاح۔
صاحب مؤید بحوالۂ اصطلاح گوید که یعنی
جان را تابع و مطیع نفس مگردان۔ صاحب
هفت صراحت مزید فرماید که یعنی۔ از
براى لذت نفس جان خود را مده۔ مؤلف
عرض کند که صراحت معانی لفظ بو بجایش
و کردن بمعنی دادن بجای خودش می آید
چنانکه (دادکردن) بمعنی داد دادن و
(جواب کردن) بمعنی جواب دادن و (ترجیح
کردن) بمعنی ترجیح دادن حیف است که
محققین بالا این فقره را اصطلاحی یا مقوله
قرار داده اند و (بپوی نفس جان کردن)
را چرا الصورت مصدری قائم نکردند و
حق آنست که این بمعنی حقیقی است و استعمال
مصدر (کردن) بجای خودش مذکور شود
(اردو) لذت نفس پر اپنی جان کو فدا نکر۔

بہانۂ بچہ مادر ہمی خورد | مثل۔ صاحبان
خزینه و احسن ذکر این کرده از معنی و محل
استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان
چون کسی را بینند که بہانۂ نفع خود حاصل
می کند این مثل بحق او زنند۔ گویند که
این مثل قرار یافت از حکایتی که زنی

با بچهٔ خود بر دوکان شیرین فروشی رفت
طفل شیرخوارش از حرکات طفلی دست بر
طبق شیرینی زد شیرینی فروش بخندید و گفت
که بچهٔ تو شیرینی می خواهد - مادرش دست
دراز کرد و خوردن گرفت و گفت که
به همین یک وسیله ذریعهٔ شیر خودم او را
شیرینی بخورانم (انتهی) از همین واقعه این
مثل قرار یافت (اردو) دکن میں کہتے
ہیں " اناکو بچہ کے طفیل میں خوب چکت
ملی " یہ کہاوت اسی فارسی مثل کا ترجمہ ہے

به بیاض بردن (مصدر اصطلاحی)

بقول بحر سوده را صاف کردن صاحب
تحقیق الاصطلاحات بذیل (از سواد به
بیاض بردن) ذکر این کرده که بجایش
گذشت (حاجی قدسی ؎) سواد شعر مرا
خامه چون برد به بیاض ٭ ز رشک آورد
آب سیاه چشم حسود ٭ (فیضی ؎) سواد
کلک هر آفتاب می داند ٭ که برده ام به بیاض
سحر مسوده را ٭ (صائب ؎) تا برد این
غزل تازهٔ صائب به بیاض ٭ همچو خورشید
بکف خامه زر دارد صبح ٭ وارسته (بیاض
و ورق و کاغذ بردن) را بوثیقهٔ اسناد ذیل
بمعنی بالا گوید (طالب آملی ؎) نقل آن
راز بر ورق بردند ٭ وان ورق را بنذر
حق بردند ٭ (وله ؎) حرف سخای تو چو
بکاغذ برد دبیر ٭ از نوک خامه اش نقط
زر فرو چکد ٭ صاحب انند نقل نگارش
٭ مؤلف عرض کند که ما باستناد کلام
قدسی و فیضی و صائب با صاحب بحر اتفاق
داریم و از مصدر وارسته اگر (به ورق
بردن) قائم کنیم سند طالب آملی بکارش
نمی خورد که از آن (نقل به ورق بردن)
بمعنی نقل نوشتن و نقل تحریری کردن پیداست
و (حرف بکاغذ بردن) بوثیقهٔ سند ثانی بمعنی

مطلق نوشتن است للہ العجب چہ مایہ بی اعتنائی در تحقیق فارسی زبان بکار بردہ اند وارستہ نگاہ بر تحقیق نگمارد و نقل نگارش عقل ندارد۔ مخفی مباد کہ (بیاض) بقول منتخب بمعنی سپیدی است و بقول غیاث کاغذ سادہ نانوشتہ پس معنی لفظی مصدر (بیاض بردن سواد یا مسودہ یا غزل) نقل کردنش بر کاغذ سادہ و کنایہ از تبییض آنست کہ صاف کنند پس تحقیق متقاضی آنست کہ مجرد (بیاض بردن) را بغیر مفعولش مصدر اصطلاحی ندانیم فتأمل (اردو) صاف کرنا۔ بقول آصفیہ مسودہ کو ٹھیک کرکے لکھنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ صاحب آصفیہ نے غور نہیں فرمایا ہے کو (ٹھیک کرکے لکھنا) پر اعتراض ہے مسودہ کی صاف نقل کرنا مقصود ہے اسی کو دکن میں بیضہ کرنا۔ کہتے ہیں۔

بیع کشیدن چیزی مصدر اصطلاحی در معرض بیع آوردن چیزی و قابل بیع قرار دادنش (ظہوری ع) قیمتی نالہ بہ بیع کشید ہ نفس مایہ دار ما آخر ہ (اردو) معرض بیع میں لانا۔ فروخت کے قابل قرار دینا

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا مثل صاحبان خزینۃ الامثال و احسن ذکر این کردہ از معنی ساکت ہو مؤلف گوید کہ فارسیان چون در دو واقعہ فرقی و اختلافی کامل بینند این مثل را زنند مثلاً زید کتابی نوشت در علم نجوم و بکر ہم و ہر دو مدعی فضیلت تالیف خود بودند چون عالمان یکی را از ان ہر دو پسندیدند و یکی را بر دیگری ترجیح دادند این مثل زدند و چنین است کہ واقعہ مشہور شود و چنین است حال دریافت لغت

(۳۴ | ۱۴)

شہرت یا مبالغہ یا فتند و رینجا ہم استعمال
ہمین مثل می کنند مقصود ازین مثل آنست
کہ فرق بیّن دو چیز را بوسیلۂ این ظاہر کنند
محقّق سہا دکہ این مثل مال حافظ شیراز است
چنانکہ گفتہ (ع) صلاح کار کجا و من
خراب کجا ٭ ببین تفاوت رہ از کجاست
تا بکجا ٭ (اردو) زمین آسمان کا
فرق ہے۔ صاحب آصفیہ نے اس کا ذکر
فرمایا ہے۔ اسم مذکر۔ نہایت فرق اور
بہت بڑا تفاوت۔ اختلاف عظیم۔ دکن
میں کہتے ہیں "کہاں یہ اور کہاں وہ
"زمین و آسمان کا فرق ہے" (رشک
ع) ہے زمین و آسمانکا فرق اصل و
نقل میں ٭ عارض جانان کہاں روی
مہ کامل کہاں ٭

بینی خط بر زمین کشیدن | مصدر
اصطلاحی۔ بقول انند و غیاث بمعنی عجز
و فروتنی کردن۔ صاحب بحر ہمین مصدر
مرکب را بہمین معنی (خط بہ بینی کشیدن) آوردہ
و بہار (خط بر خاک یا بر زمین کشیدن) بہ
ہمین معنی قائم کردہ حیف است کہ سند
استعمال پیش نہ شد۔ خلاف قیاس نیست
معاصرین عجم بر زبان ندارند محقق سہا دکہ
کسی کہ اظہار عجز و فروتنی کند کورنش بجا آرد
و کورنش لغت ترکی زبان سلامی را گویند
کہ بر روی جبین افتادہ ہمچون سجدہ جبین
بر زمین نہند کہ بر خاک خط بینی قائم شود و
بعضی در میان جبین و خاک کف دست
خود را نہند و بعضی رومال و ردای خود
را۔ و سلام و کورنش الی الآن در اضلاع
دکن مروّج است کہ خدمتیان وبی پیش
حاکم کنند کہ علامت بسیار فروتنی است
حیف است کہ صاحب لغات ترکی بر
تسلیم کردن قناعت کرد و با تحقیق کامل

سوزش بجایش کنیم (اردو) ناک گھسنا۔ بقول آصفیہ۔ ناک رگڑنا۔ منت سماجت کرنا (انشاء) لگا دے یہاں دمیان کیا جوڑ توڑ، پڑے ناک گھستے ہین وان سو کروڑ

بہ بینی رسیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) قریب بمرگ شدن و (۲) از زیست تنگ آمدن صاحبان غیاث و انند ہم ذکر این کردہ اند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان ندارند خیال ما این است کہ اصل این (بہ بینی رسیدن نفس) است کہ بوقت مرگ نفس اخیر در بینی باشد یعنی چون حرکت دل بند شود ہوای نازکی از بینی خارج می شود و معنی دوم مجاز آن اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ فارسیان بحذف لفظ نفس استعمال این کردہ اند (اردو) (۱) قریب المرگ ہونا۔ کوئی دم کا مہمان ہونا (۲) دم ناک مین آنا۔ ناک مین دم آنا۔ بقول آصفیہ۔ عاجز ہونا۔ تنگ ہونا۔ زندگی سے بیزار ہونا۔ تنگی سے جان بلب ہونا۔

بای موحّدہ با بای فارسی

(الف) بپا آمدن | مصادر اصطلاحی۔
(ب) بپا آمدن طفل | بقول انند (الف) اخص است از تنہا ایستادن و بہر حال تن چہ ممکن است شخصی بایستد یا خیزد اما نہ بپای خود و برین قیاس بچشم دیدن و بگوش شنیدن و بزبان گفتن و بدست گرفتن و بر (ب) فرماید کہ بمعنی پا وا شدن طفل را و آن را پا وا کردن طفل و پا باز کردن طفل نیز گویند کہ بمعنی برفتار آمدن طفل باشد و فرماید کہ حالا در محاورہ خصوصیت برفتار طفل نماندہ حیف است کہ سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض کند کہ سخن پیرائی معاصر فاضل برای (الف) بی محل است معاصرین

عجم (الف) را بمعنی پیاده پا و بدون سواری آمدن استعمال کنند و بمعنی حقیقی است و (ب) بمعنی لفظی خودش مستعمل (اردو) (الف) پیدل آنا (ب) بچے کا چلنا چلنے لگنا جیسے ''ماشاء اللہ اب تو بچہ چلنے لگے ہین انکی کیا عمر ہے''

بپا اندر آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ہفت کنایہ از لغزیدن و افتادن۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) لغزش کرنا۔ گرنا۔

بپا ایستادن استعمال۔ بقول انند اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن (غنی ؎) چو شیخ شہر ترا دید در نماز افتاد بپا دمی اگرچہ بپا ایستاد باز افتاد۔ مؤلف عرض کند کہ ازین سند معنی قیام سید ست مقابل رکوع و قعود و سجود (اردو) کھڑا ہونا۔

بپا برخاستن استعمال۔ بقول انند اخص است از تنہا ایستادن و برخاستن و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد (صائب ؎) پیش سائل چہ ضرور است بپا برخیزند از سر مال بہ تعظیم گدا برخیزند۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی پا شدن و برخاستن از جای نشست (اردو) اُٹھ کھڑے ہونا

بپا داشتن استعمال۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی قائم داشتن است مؤلف عرض کند کہ مقصودش بحالت استادگی وا داشتن است (ظہوری ؎) رسید قوت ضعف فتادہ تو بآن پا کز آہ خیمۂ افلاک را بپا دارد (اردو) قائم رکھنا۔ کھڑا رکھنا

حالت قیام ہین رکھنا۔

بپارۂ دست مالیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب روزنامہ بحوالۂ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی مالیدن بدست مؤلف عرض کند کہ کسی را بہ انگشت ہای دست سودن است تا بخواب درآید و درین مصدر انگشتہا را پارۂ دست گفتہ اند اگرچہ از مطلق مالیدن ہم ہمین معنی پیدا می شود ولیکن درین تعمیم مالش کف دست ہم داخل می شود و محاورۂ معاصرین عجم تخصیص انگشتان دست را از لفظ پارہ پیدا کرد و صاحب رہنما بند این فقرۂ روزنامہ را پیش کردہ ”بپارۂ دست مالیدنہا خوابانید“ و صراحت کند کہ عامل مسمریزم برچہرۂ معمول دست خود را از دور آہستہ آہستہ می مالد و او را بیہوش می کند و ذکر ہمین است در فقرۂ بالا (الخ) ما می گوئیم و مشاہدہ کردہ ایم کہ عامل مذکور مقابل معمول می نشیند و ہر دو پنجۂ دست خود را برچہرۂ معمول چنان حرکت می دہد کہ پنج انگشتان ہر دو دست از بالای جبینش آغاز کردہ تا حصۂ زیرین رخسار می رسد و بار بار این قسم حرکت می کند تا بوسیلۂ آن معمول از ہوش می رود و پس از آن از معمول مدہوش سوالہا می کند و او در عالم بیہوشی جوابش می دہد پس معاصرین عجم بپارۂ دست مالیدن ہمین حرکت را گفتہ اند (اردو) انگلیون سے سہلانا۔

بپاشدن (مصدر اصطلاحی) صاحب ہفت ذکر (بپاشد) کردہ گوید کہ بمعنی استادہ شد مؤلف عرض کند کہ ماضی مطلق است از مصدر بپاشدن (۱) بمعنی استادن۔ صاحب بحر بذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بمعنی توقف کردن معاصرین عجم معنی اول را بزبان

دارند وازمعنی دوم ساکت حیف است که سند استعمال پیش نشد معنی اول کنایه باشد ومعنی دوم خلاف قیاس۔	(اردو) (۱) کھڑا ہونا۔ بقول آصفیہ اٹھنا۔ استادہ ہونا (۲) توقف کرنا۔ ٹھہرنا۔

بپاغر | بای فارسی دوم وفتح غین معجمه بقول شمس پیلپا را گویند۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که پاغره بمعنی داء الفیل بجایش می آید ومجرد پاغر بمعنی ستون خانه آمده پس غلطی کتابت صاحب شمس است که این را بزیادت موحده قائم کرد حیف است که سند استعمال پیش نشد وحقیقت پاغره و پاغر بجایش مذکور شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که این مرکب است از بای موحده که افاده معنی در کند و پا بمعنی حقیقی اوست وغر بقول برہان برآمدگی اعضا یعنی گلوله در گردن یا پیشانی پس معنی لفظی این ورم در پای واین کنایه باشد از مرض فیلپا۔ مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) فیلپا۔ بقول آصفیہ ایک مرض کا نام جو اکثر بارد اور مرطوب ملکوں میں ہوتا ہے۔ اور اس سے پاؤں ہاتھی کے مانند موٹا ہوتا جاتا ہے۔ داء الفیل۔ پاغر

بپاگرفتن | (مصدر اصطلاحی) بمعنی بپا افگندن یعنی افگندن بر زمین بواسطه پای یعنی حمله کردن بر پای کسی که بسبب آن بر زمین آید (انوری ؎) شاه جانم ودلم	غم اوست که کند بپا گیرد آن بسر گیرد ها۔ (اردو) پاؤں سے گرانا۔ **بپایی** | بقول برہان وہفت بکسر اول (۱) امر به ایستادن و (۲) توقف کردن باشد

یعنی بایست و توقف کن و (۳) امر در نظر
داشتن ہم ہست از پائیدن و ہم از پایندن
را یعنی در نظر داشتن و چشم بر نداشتن
(۴) ہمیشہ و پیوستہ و جاوید و مدام بودن
آوردہ صاحب ناصری ہند کہ ہر سہ معانی
بالا فرماید کہ (۴) یعنی دعای پایندگی نیز آمدہ
یعنی بمان و پایندہ باش (حکیم منوچہری
۵) خازنت را گو بپنج و رائضت را
گو بران ٭ شاعرت را گو بخوان و حاجبت
را گو بپای ٭ ہر نشاطی را بجواہ و ہر مرادی
را بجوی ٭ ہر وفائی را بیاب و ہر بقائی
را بپای ٭ مؤلف گوید کہ پائیدن مصدر
است کہ بقول صاحب بحر یعنی در نظر داشتن
و چشم بر نداشتن و ہمیشہ و پیوستہ ماندن
و جاوید بودن و ایستادن و جستجو کردن
بجای خودش می آید و صراحت ماخذ ہم بجا
کنیم (بپاے) امر حاضرش و بپاے نیز باد
موحدہ در اول مزید علیہش و شامل برہمہ
معانی مصدری پس (۵) جستجو کن ہم داخل
معنی این شود ـ ضرورت نداشت کہ ذکر
اشتقاقش کنیم کہ معنی خاص ندارد (اردو)
(۱) ٹھہرا رہ (۲) توقف کر (۳) نظر میں
رکھ (۴) ہمیشہ رہ (۵) جستجو کر ـ

(۳۴۵) (الف) **بپایان آمدن** استعمال (الف)
(۳۴۶) (ب) **بپایان آوردن** بمعنی ختم شدن
و (ب) متعدی اوست یعنی ختم کردن
و باختتام آوردن (انوری ۵) دور
ادبار تو تا چند بپایان آرم ٭ دور اقبالت
اگر ہست بپارای و بپاے ٭ (اردو)
(الف) ختم ہونا (ب) ختم کرنا ـ

بپای اندر آمدن مصدر اصطلاحی
بقول ضمیمہ برہان و بحر و اند کنایہ از
لغزیدن و افتادن مؤلف عرض کند
کہ صاحب مؤید بحوالہ قنیہ ذکر (بپای اندر آمدہ)

بمعنی لغزیدہ و افتادہ کند کہ ماضی ہمین مصدر است و (بہ پا اندر آمدن) بہمین معنی گذشت تحتانی چہارم درین مصدر زائد است و بس (اردو) دیکھو بپا اندر آمدن۔

(الف) بپایان رساندن | مصدر
(ب) بپایان رسیدن | اصطلاحی (۶/۳۲) (۶/۳۲)

(الف) بحد انتہائی رساندن و باختتام رسانیدن است و (ب) لازمش یعنی ختم شدن و بحد انتہائی رسیدن (ظہوری الف ع) ز اوّل کردہ ام ختم عداوت ٭ محبت را بپایان می رسانم ٭ (انوری ب ع) در دم فرود و دست بدرمان نمیرسد ٭ صبرم رسید و ہجر بپایان نمی رسد ٭ (ولہ ب ع) راہی است بی کرانہ غمِ عشقش و مرا ٭ چون پای صبر نیست بپایان نمیرسم ٭ (اردو) (الف) اختتام کو پہنچانا ختم کرنا۔ (ب) اختتام کو پہنچنا۔ بقول امیر۔ پورا ہونا ختم ہو جانا۔

(الف) بپای باش | استعمال۔ (الف) بقول
(ب) بپای باشیدن | ہفت و مؤید امر حاضر است

استادہ باش مؤلف گوید کہ امر حاضر است از مصدر (ب) کہ بمعنی استادہ بودن و توقف کردن است۔ (اردو) (الف) کھڑا رہ ٹھہر (ب) کھڑا رہنا۔ ٹھہرنا۔

بپای پیل می | اصطلاح۔ بقول ہفت

و مؤید بمعنی قرابہ پرمی مؤلف عرض کند کہ پای پیل استعارہ باشد از قدح و پیالہ شراب خوری و تحقیقش بجای خودش می آید ہرگاہ این را مضاف کردند بسوی می معنی لفظی آن قدح می یا قرابہ می باشد و ای محققین با نام و نشان کہ این را در عبارتی بہ بای زائد یا سعیت و غیر ذلک یافتہ باشند و داخل اصطلاح کردند موحدہ را این اصطلاح ہیچ تعلق نیست و ضرورت ندارد

کہ لفظ می را ہم اندرین داخل کنیم (اردو)
قرابہ۔ شراب۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے قرابہ
پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ عرق رکھنے کا بڑا
شیشہ۔ بہت بڑی بوتل۔

بپای حساب آمدن مصدر اصطلاحی

بقول بحر وانند ماخوذ شدن بحساب (صائب
ـہ) قدم شمردہ نہد حسن در قلم و خط۔
چو عاملی کہ بپای حساب می آید۔ مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد از گرفتار محاسبہ شدن
(اردو) محاسبہ مین گھٹنا۔ گرفتار ہونا
۔ ماخوذ ہونا۔

بپای خود آمدن مصدر اصطلاحی

بقول بحر بکمال طوع و رغبت آمدن و انند
ہم ذکر این کردہ۔ مؤلف عرض کند کہ
خلاف قیاس نسبت معاصرین عجم استعمال
این بدون موحدہ اول می کنند و گویند
"ما و را نخواندیم پای خود آمدہ" پس
معنی بکمال طوع و رغبت بر سبیل کنایہ پیدا
می شود و لیکن طالب سند می باشیم (اردو)
اپنے پاؤن آنا۔ کہہ سکتے ہین یعنی بغیر طلب
کے آنا۔ بکمال رغبت سے آنا۔

بپای خود بگور آمدن مصدر اصطلاحی

بقول بحر وانند در آمدن بمہلکہ۔ مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد از دست خود خود
را بہ ہلاکت افگندن (نظامی ـہ) چو با
گورگیران ندارند زور۔ بپای خود آیند
گوران بگور۔ (اردو) اپنے ہاتون
اپنی قبر کھودنا۔ بقول امیر۔ اپنے پاؤن مین
آپ کلہاڑی مارنا۔ اپنے ہی قول و فعل
سے اپنے آپ کو نقصان پہنچانا اور بقول
آصفیہ اپنی موت کا آپ سامان کرنا۔

بپای خود رفتن مصدر اصطلاحی۔

بقول وارستہ و بحر بکمال طوع و رغبت
رفتن (سلیم ـہ) شاہدان باغ از بس

شوخ چشم افتاده اند؛ گل بپای خویش
از گلبن بدامان می رود؛ مؤلف عرض
کند که خود و خویش مرادف یکدیگر است
معنی لفظی این بدون طلب کسی رفتن
و بکمال رغبت ازین فعل پیدا می شود بر
سبیل کنایه (اردو) اپنے پاؤن آپ
جانا کہہ سکتے ہین یعنے۔ بے بلائے جانا۔
بکمال رغبت سے جانا۔

بپای خود شان است مقوله صاحب
رہنما بحواله سفر نامه ناصر الدین شاه قاجار
ذکر این کرده گوید که بر ذمه او شان است
مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست
(اردو) انھین کے ذمہ ہے۔

بپای خود گرفتن مصدر اصطلاحی
بقول بحر و وارسته در حصه خود گرفتن۔
(پیام ع) بسکه بیباک است جانان
سنگ قتلم نشد؛ چون حنا خون مرا آخر بپای
خود گرفت؛ خان آرزو در چراغ هدایت
فرماید که در حصه خود گرفتن چیزی راست
وارزا علیخان تنها سندی آورده که در
عهد سلطان حسین میرزا صفوی که سلطنت
صفویه بر وختم شده شاه بندرلار بود
(ع) بیابان تا بجنون شد چو اقلیم جنون قسمت ما؛
بپای خود گرفتم سر بسر خار بیابان را؛
مؤلف عرض کند که در استعمال معاصرین
عجم بر ذمه خود گرفتن است چنانکه مقوله گذشته
ذکرش کرده ایم واز سند اول الذکر هم تصدیق
آن می شود پس عیبی ندارد که معنی این (۱)
بر ذمه خود گرفتن قائم کنیم و (۲) در حصه
خود گرفتن (اردو) (۱) اپنے ذمے لینا
(۲) اپنے حصے مین لینا۔

بپای دادن مصدر اصطلاحی بقول
انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی انداختن و
افگندن مؤلف عرض کند که حقیقت است

که سند استعمال پیش نشد خلاف قیاس نیست
معاصرین عجم تصدیق کنند که محاورهٔ سوفیان
است (اردو) ڈالنا۔

بپای شدن مصدر اصطلاحی بقول
آنند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ (۱) راست ایستادن
و بقول ضمیمهٔ برهان (۲) ایستاده شدن
و توقف کردن صاحبان مؤید و شمس ذکر
ماضی مطلق همین مصدر کرده گویند که یعنی
ایستاده شد مؤلف عرض کند که هر دو
معنی موافق قیاس است ولیکن تخصیص آنست
در معنی اول درست نیست معاصرین عجم
استعمال (پا شدن) بمعنی برخاستن مینمایند
و موحدهٔ اول را محل فصاحت دانند و
ایستادن را بمعنی توقف کردن استعمال
کنند و این (پا شدن) معنی توقف کردن
نمی گیرند پس از برای معنی دوم طالب
سند باشیم (اردو) (۱) اٹھنا۔ کھڑا ہونا
سیدھا کھڑا ہونا (۲) ٹھہرنا۔ توقف کرنا۔

بپای غیر سپردن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته و بهار و انند بحصهٔ او دادن
(طالب آملی ؎) از دور چو بینند سران
طرف کلاهست ها بوسند و بپای تو سپارند
سری را ها مؤلف عرض کند که از سند
طالب آملی مصدر (سر بپای کسی سپردن)
بمعنی بر پای کسی سر نهادن پیداست که
اظهار عاجزی است و معنی بیان کردهٔ
محققین بالا از سند پیدا نیست و خلاف
قیاس هم بدعی سست است و گواهش
چیست (اردو) کسی کے حصہ میں دینا۔
کسی کے سپرد کرنا۔

بپای فلانی است مقوله بقول صاحب
بول چال۔ بذمهٔ فلان است مؤلف
عرض کند که همین اصطلاح به (بپای خود
شان است) گذشت و در اینجا انحصار

نیست چنانکہ در مقولہ گذشتہ بود بای حال خلاف
قیاس بناشد۔ (اردو) اُنکے ذمہ ہے۔
بپای کسی چیزی نہادن مصدر اصطلاحی
صاحب انند گوید کہ ادب آنست کہ چون بملاقات
بزرگی مشرف شوند چیزی بطریق نیاز بگذرانند
پس اگر آن چیز مناسب شان آن بزرگ
است برملا و الا خفیۃ در پای او گذارند۔
متعلیما (خواجۂ شیراز سے) رسید موسم آن
کز طرب چو نرگس مست بنہد بپای قدح
ہر کہ شش درم دارد۔ **مؤلف** عرض کند
کہ بمعنی نذرانہ پیش کشیدن است پیش بزرگان
(اردو) نذرانہ پیش کرنا۔ دکن میں کہتے
ہین پاؤن تلووں سے لگانا۔ یعنے نذرانہ پیش
کرنا۔ پچھلے زمانہ مین بزرگوں کے روبرو
جو نذرانہ پیش کیا جاتا تھا وہ اُنکے قدمون
کے پاس رکھدیا جاتا تھا اس طرز عمل سے
اُنکی تعظیم اور اپنا انکسار ظاہر ہوتا تھا۔

جسکو محاورہ دکن مین (تلووں سے لگانا)
کہا جاتا تھا اب یہ طریقہ مرعی نہین رہا لیکن
اس کی یادگار ایک پرانی کہاوت ہے یعنے
"قاضی جی جیب سنبھالئے۔ کیا کرون تلوون
سے لگی ہے" اس کہاوت کی ایک داستان
چلی آتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک قصاب اور
جلاہے کے درمیان کوئی نزاع پیش ہوئی
دونون فریق قاضی صاحب کی خدمت مین
حاضر ہوئے اور مقدمہ کی تحقیقات آپ کے
اجلاس پر کئی دن تک ہوتی رہی اس
عرصہ مدت مین قصاب روزانہ گاے
کی جیب قاضی صاحب کے گھر پہنچا آتا تھا
اور آپ اُسکو نوش جان فرماتے رہے
جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو بر سر اجلاس
دوسرے فریق نے آپ کے قدم بوسی کی
اور روپیون کی ایک تھیلی آن کے قدمون
کے پاس چھوڑ دی جس کو قاضی صاحب نے

دیکھہ لیا اور اُس ندرانہ کی سنگینی کو بھی معلوم فرمالیا۔ جب مقدمہ کا فیصلہ سنانے لگے تو تمہید ہی سے قصاب نے معلوم کرلیا کہ فیصلہ اُسکے خلاف ہوگا تو اُسنے جرأت کرکے کہا کہ قاضی جی آپ خلاف واقعات کیا فرما رہے ہین ذرا جیب سنبھالئے تو آپ اس کے جواب مین کہنے لگے کہ بھائی مین کیا کرون مجبور ہون مجھکو تو تلوون سے لگی ہوئی ہے۔ واضح ہو کہ محاورۂ دکن مین جیب سنبھالنا بمعنی زبان درازی نکرنا مستعمل ہے اور محاورۂ اردو مین (تلوون سے لگنا) بمعنی غصہ ہونا پیروی کرنا بسر ہونا پس قصاب کا اشارہ بھی ذومعنی تھا۔ اور آپ کا جواب بھی ذومعنی تھا اسی قصہ کے متعلق دکن مین وہ کہاوت قائم ہوئی جس کا ذکر اوپر ہوا۔

بپای کسی رفتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وانند بمددا و رفتن (صائب) می روم چون لغزش مستان بپای بیخودی ٭ تا کجا سر بکنم زین سیر لی پرکار خویش ٭ صاحب انند فرماید کہ باستعانت پای دیگری رفتن (ولہ) رود چگونہ پای ضعف کار من از پیش ٭ کہ من بپای نسیم سحر روم از خویش ٭ (ولہ) بپای قافلہ رفتن زمن نمی آید ٭ چو آفتاب تنہا روی سر آمدہ ام ٭ مؤلف عرض کند کہ از ہر سہ سند بالا پیروی کسی رفتن و بر نقش پای کسی رفتن پیداست نہ بمدد کسی رفتن قائل (اردو) کسی کی مدد سے جانا ہماری تحقیق کے لحاظ سے کسی کی پیروی کرنا۔

بپای کسی گریختن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر بمددا و گریختن و بقول انند باستعانت پای کسی گریختن (والہ ہروی)

ھ) معلوم شد چو صبر بپای صبر گسیخت ز
کز فوج حسن عشوہ بآوردی رسد مؤلف
عرض کند کہ بہ نشان پای کسی دویدن
کسی گریختن نہ بجد او فقائل (اردو) کسی
کی مدد سے بھاگنا کسی کے پیچھے بھاگنا۔

(الف) بپائین تخت تو بندد کمر | مقولہ
(ب) بپائین تو تخت بندد کمر | صاحبان

ہفت و اند ذکر (الف) کردہ گویند کہ
یعنی بپای تخت تو بخدمت ایستد و اطاعت
تو نماید صاحب مؤید ذکر (ب) کردہ معنی
متفق با صاحب ہفت مؤلف عرض
کند کہ (الف) درست است و تصرف
مؤید در (ب) تسامح اوست بخیال ما
ذکر مصدر (بپائین تخت کمر بستن) بمعنی
اطاعت کردن و بخدمت ایستادن
و آمادہ خدمت شدن بہتر است از اینکہ
این را مقولہ قرار دہیم و مصرع کسی را
ببندش گیریم و عام را خاص کنیم (اردو)
(الف و ب) تیرے تخت کے آگے اطاعت
کرتا ہے اور آمادہ خدمت ہے۔

بپائین داشتن
مصدر اصطلاحی

بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین
شاہ قاچار نظر زیرین داشتن مؤلف
عرض کند کہ باوجودی کہ لفظ منظر درین مصدر
اصطلاحی داخل نیست معاصرین عجم آنمعنی
را ازین مصدر پیدا کردہ اند چنانکہ ؎
او بپائین دارد؎ یعنی نظر زیرین دارد
و نظر بہ پیر دارد (اردو) نگہ نیچے رکھنا
منہ پر نہ دیکھنا۔

بپر آمدن
استعمال - پر پیدا کردن

(۴۴-۱۵) ولائق پرواز شدن (انوری ھ)
پر کندہ شدم ز آشیان تو ولیک مرغ فنا
بپر نمی آید؎ (اردو) پر نکالنا۔ بقول
آصفیہ نئے پر لانا۔ اڑنے کے قابل ہونا

بپرداز اصطلاح. صاحب مؤید گوید که ای خالی کن و بساز (کذا فی الاداة) و اقول این امر پرداختن است پس آنهمه معانی درین هم باشد صاحب ہفت پر امر پرداختن قانع مؤلف عرض کند که موحدهٔ اول زائد است و مجرّد پرداز امر حاضر پرداختن و حاصل بالمصدر نیز هم محققین با نام ونشان را اضافهٔ حکیم تالیف مقصود است که مشتقات را نیز و بخیال ما تحصیل حاصل (اردو) پرداختن کا امر حاضر۔ دیکھو پرداختن کے کل معنے۔

(۱) **بپرکار بودن** مصدر اصطلاحی

(۲) **بپرکار ماندن** بقول بحر بقاعده و قانون بودن. صاحب غیاث هم ذکر (۴) همین معنی کرده و وارسته واننده (۳) مرا باستناد کلام صائب آورده (ص) نکونامی بزرگان را ببرکار از اثر ماند که زفیض جام ذکر خیر در دوران بود جم را مؤلف عرض کند که وای بر محققین با نام ونشان که ماند را متعلق به پرکار کرده اند و غور نکردند که تعلق ماند به نکونامی است مقصود شاعر حزین نباشد که نکونامی بزرگان از اثر پرکار یعنی دور پرکار باقی ماند چنانکه ذکر خیر جم از فیض دور جام در دوران است. حاصل اینست که نه این مصدر ازین شعر قائم میشود و نه معنی بیان کردهٔ محققین بالا پیداست قائل (اردو) باقاعده ہونا ہمارے خیال کے لحاظ سے اسکے ترجمہ کی ضرورت نہیں۔

پرواز آمدن استعمال. پریدن در هوا و بلند شدن (انوری ص) باز تمکین تو هر جا که به پرواز آید همسر فرو ورزد بدخواه تو چون بوتیمار (هند) اردو اڑنا. پرواز کرنا۔

بپریشد اصطلاح - بقول برهان و هفت
و انند بکسر اوّل و سکون ثانی و رای بی نقطه
بتحتانی رسیده و شین نقطه دار مفتوح بدال
ابجد زده یعنی پریشان کند و پراگنده سازد
صاحب ناصری بذکر این گوید که آن را بپیساویدن
و بپسودن و بپیسودن نیز گفته اند و بپسود
بحذف بای عربی بهمان معنی بپسودن یعنی
لامسه کردن و چیزی نرم را گویند مؤلف
عرض کند که پریشیدن بقول بحر بمعنی پریشان
گردانیدن و شدن می آید که مضارعش
پریشد است و هم او ذکر پریشانیدن هم
بهمان معنی کرده بحث هر دو ماخذش بجای خود
کنیم دریجا همین قدر کافی است که بپریشد
مضارع همان پریشیدن است بزیادت
موحده در اوّلش و لازم و متعدی هر دو
نمیدانیم که محققین نازک خیال ذکر این
چیر اکرده اند و بدون اشارهٔ مصدرش
همچون اسم جامد آورده وحیف از صاحب
ناصری که حقیقت جویان راند کر بپیساویدن
و بپسودن و بپیسودن چرا در غلط می اندازد
و نمی داند که این هر سه مصدر را با بپریشد
چه تعلق است که لفظاً و معنیً هیچ تعلق ندارد
و چیز البپسود را بمعنی بپسودن می گیرد خلاصه
اینست که محقق اهل زبان از اشتقاق مصادر
فرس خبر ندارد و در فرق لفظی و معنوی
امتیازی نمی فرماید (اردو) پریشیدن
کا مضارع - پریشان کرے - پریشان ہو

(۱۳۳۲) **بپس آمدن** استعمال - واپس آمدن
و مراجعت کردن است (صائب ؎)
کاملانی که درین ره بهوس می آیند ٭
دو قدم راه نپیموده به پس می آیند ٭
(اردو) واپس ہونا - پلٹ آنا - پیچھے ہٹنا

بپیساویدن بقول برهان با واو بر
وزن جنبانیدن بمعنی سودن و ساویدن

باشد و بقول رشیدی مرادف بپسودن
بمعنی سودن دست یا عضوی را بچیزی
(ابوالفرج ـه) بعون عدل تو صیّاد
عقل بپساود بسر آهو نخچیری وسیلهٔ
دام * خان آرزو در سراج به نقل
قول رشیدی گوید که ظاهر آنست که
بای اوّل جزو کلمه نیست بلکه بائیست
که در اوائل مصادر و افعال زیاده
می کنند چنانکه برفت و برفتن و بسودن
مخفّف بر سودن که مبدّل آن فرسودن
است باشد. صاحب بحر گوید که بمعنی سودن
و ساویدن است کامل التصریف و مضارع
این بپساود و سودن بقولش بمعنی (۱) ساس
کردن و (۲) سائیدن و آس کردن و
(۳) ریزه کردن و (۴) کهنه ساختن و
شدن و (۵) بدست و پای مالیدن و
(۶) صلایه نمودن عطر و گیاه و ساویدن
بقول بحر مرادف سودن صاحب نوادر فرماید که
بمعنی سودن دست یا عضوی دیگر بچیزی صاحب
موارد هم بالش و فرماید که بپسودان بمعنی لمس و لامسه
حاصل بالمصدر و بپساود مضارع این مؤلف
عرض کند که ساویدن که می آید اصل است و همین مصدر
بزیادت کلمه بر (برساویدن) شد و ازین زیادت
هیچ اثر در معنی پیدا نشد و پس ازان بحذف
رای مهمله بساویدن و بزیادت موحّده در
اوّلش ببساویدن شد و پس ازان به تبدیل
موحّدهٔ دوم به بای فارسی بپساویدن
قرار یافت بهر شش معانی بالا. حالا عرض
می شود نسبت ماخذ که اسم این مصدر
سا باشد بمعنی لمس و مس که حقیقت آن
بر (بپسودن) گذشت بای زائد در آخرش
زیاده کرده سای کردند و بقاعدهٔ مصادر
بزیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر
دن مصدر ری ساختند (سائیدن) شد

وپس از آن تحتانی اوّل به واو بدل شده
ساویدن شد چنانکه انگبیر و انگور این است
حقیقت وضع بلپساویدن پس معنی اوّل
بلحاظ ماخذ اصل است و دیگر همه معانی مجاز
آن مخفی مباد که درسائیدن و آس کردن
و ریزه کردن و بدست و پای مالیدن
و صلابه نمودن ـ لمس حقیقی موجود است
ولیکن معنی چهارم خلاف قیاس است و مبنی
بر قول محرّر و صاحب بحر ـ طالب سند استعمال
می باشیم و ذکر اختلاف معانی سودن که
درمیان محققین واقع است بجای خودش
می آید و دریجا بر قول محرّر و صاحب بحر اکتفا
کرده ایم (اردو) (۱) چھونا ـ (۲) پلپنا ـ
(۳) ریزہ ریزہ کرنا (۴) پرانا کرنا پرانا
ہونا ـ (۵) ہاتھ سے ملنا ـ پاؤن سے ملنا اور
کھندلنا (۶) کوٹنا ـ (ہاون مین) پامال کرنا ـ
بلپسودان بقول برہان بادال ابجد بروزن
دلسوزان بمعنی لمس و لامسه یعنی دست
یا عضوی را بچیزی کشیدن یا بجائی مالیدن
صاحب جامع این را مرادف بلپسودن نوشته
بمعنی لمس کردن و عضوی را بچیزی مالیدن
و صاحب جهانگیری همزبانش و بقول نوادر
مزید علیه بلپسودن و بقول موارد حاصل بالمصدر
بلپسودن و بلپساویدن بمعنی لمس و لامسه
مؤلف عرض کند که طرز بیان صاحب
برهان در غلط انداز که بمعنی مصدری طرازد
و صاحب جامع و جهانگیری تسامح کرده که
مرادف مصدر شمرده و صاحب نوادر
سکندری نموده که این را مزید علیه بلپسودن
آورده و صاحب موارد از حقیقت این
خبر ندارد که حاصل بالمصدر می پندارد
حقیقت اینست که بلپسود بروزن ماضی مطلق
حاصل بالمصدر بلپسودن است و بلپسودان
مزید علیه آن بمعنی لمس و مس (اردو)

مس - بقول آصفیه - عربی - اسم مذکر - لمس
کسی چیز کو ہاتھ یا کسی عضو سے چھونا - قوت
لامسه - وہ قوت جس سے نرمی سختی - سردی
گرمی وغیرہ کو محسوس کر سکیں -

بپسودن بقول برہان بر وزن بربودن
بمعنی بسودان که لمس و لامسه کردن است
مؤلف عرض کند که تسامح اوست که
این مصدر است و بپسودان مزید علیه حاصل
بالمصدرش چنانکه بجایش گذشت صاحب
جہانگیری گوید که بمعنی سودن یعنی دست
یا عضوی را بچیزی مالیدن و بقول بحر (۱)
دست زدن و (۲) دست مالیدن و (۳)
لامسه کردن و مس نمودن و (۴) سوراخ
کردن و مضارع این بپساید و بقول رشیدی
و خان آرزو در سراج مرادف بپساویدن که
گذشت - صاحب موارد این را بپساویدن
نوشته فرماید که سودن و مالیدن دست یا
عضوی بچیزی است و بپسودان بمعنی لامسه
حاصل بالمصدر این و بپساو و مضارعش
و صاحب نوادر رمز بالتش مؤلف عرض
کند که سودن که بجایش می آید اصل این است
و (بر سودن) بزیادت کلمهٔ بر مزید علیهش و
بحذف رای مهمله بسودن مخففش و بزیادت
موحده ببسودن مزید علیهش و بقاعدهٔ تبدیل
بپسودن مبدلش که موحده به بای فارسی
بدل شود چنانکه تب و تپ و اسم مصدر
سودن همان لغت سا باشد که بمعنی لمس
و مس می آید - الف آخر بدل شد به واو چنانکه
تاغ و توغ و علامت مصدر (دن) در آخرش
زیاده کرده مصدری ساختند که در معانیش
اختلاف است چنانکه بالا مذکور شد و هر
چهار معنی بیان کردهٔ صاحب بحر واضح تر
از بیان دیگر محققین و به تحقیق ما مضارع این
بپسود بکسر موحده و سکون بای فارسی و ضم

سین مهمله و فتح واو- صاحب بحر مضارع
این بپساید نوشته که مضارع بپسائیدن
است و بپسائیدن مصدری بنا بر ده و صاحب
سوار و مضارع این را بپساود گفته که
مضارع بپساویدن است و اسے بر
محققینی که بر قواعد فارسی اعتنا می کنند
قول صاحب بحر و موارد را نسبت
مضارع این بدون سند تسلیم نمی کنیم
و اگر استعمال بپساود بنظر آید توانیم عرض
کرد که از مصدر بپساویدن است و اگر
استعمال بپساید پیش شود بو تبعیهٔ آن مصدر
(بپسائیدن) بهر دو تحتانی پنجم و ششم قائم
کنیم و نمی شود که آنرا مضارع بپسودن
خلاف قیاس قرار دهیم حاصل اینست
که معنی سوم اصل است و دیگر همه معانی
مجاز آن (حکیم سوزنی ره) بخاک وادی
آن چهره که آبله کرده ٭ آستین حریر ار چه
نرم بپسودم ٭ (ابو الفرج ره) کوه بپسوده
زخم تیرش گفت ٭ صاعقه است این ٭
تیر و اعتوناه ٭ (میر معزی ره) سینه تیرش
چو بپسودم بزیر پرنیان ٭ گفتم این سینه
بزیر پرنیان دیگر است ٭ (کمال اسمعیل ره)
لعل تراشی بپسودم سن و هنوز ٭ هی لبیم
از حلاوت آن گریه وار دست ٭ (اردو)
دیکهو بپسودن -

بپشت خوابیدن مصدر اصطلاحی
بقول وارسته بآرام خواب کردن (اشرف
ره) کنون که همچو تو مردی برای خود دیده
٭ عروس دهر زشادی به پشت خوابیده
٭ مؤلف عرض کند که از معنی لفظی و استعمال
اشرف ثابت است که معنی این روبه ستان
خوابیدن و ستان افتادن است و معنی
بیان کرده وارسته اصلا در محاوره فارسی
زبان نیست و خواب پشت بخواب آرام

ہم نباشد (اردو) چت سونا چت پڑنا۔

بہ پشت سر فتادن خار مصدر اصطلاحی

کنایہ باشد از تکلیف دادن و درپی ایذا
شدن کہ خار زیر سر می خلد و مانع راحت
و آرام است (صائب ؎) می کشد آخر
بہ خجلت کامجوئیہای دہر٭ خار آرزو
خواہد بہ پشت سر فتاد٭ (اردو) کانٹوں
پر لوٹنا بقول آصفیہ مضطرب رہنا۔ تڑپنا
تلملانا۔ بے قرار رہنا (امانت ؎) عمر
بسر کانٹوں پہ لوٹا گلرخوں کی یاد میں٭ جیا
ہستی مجھے صحرا کا دامن ہوگیا٭

بہ پشت کمان گرفتن مصدر اصطلاحی

بقول بحر و خان آرزو (در چراغ) تیرباران
کردن برکسی (تاثیر ؎) تاثیر با اشارۂ ابرو
از ہر طرف٭ سنگین دلان بہ پشت کمانم
گرفتہ اند٭ صاحب انند گوید کہ کنایہ از تیر
برون انداختن (صائب ؎) زلفش
بہر دو دست عنانم گرفتہ است٭ ابروی
او بہ پشت کمانم گرفتہ است٭ مؤلف
عرض کند کہ معنی اول الذکر بہتر است از
آخر الذکر (اردو) تیر برسانا۔

بہ پشت ہم رفتن مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ و بحر و غیاث (۱) بمدد
ہم کار کردن و (۲) مجاز آمفاعلہ
را گویند (شفائی ؎) رفتند بہ پشت
ہم و زادند سہ و چار٭ زان نکبتی
از نسل شما گشت فراوان٭ مؤلف
عرض کند کہ مقصود از معنی دوم آنست
کہ فعلی را بمقابل یکدیگر کردن چنانکہ در
بلاد عجم و بعض بلاد عرب - زید با بکر
لواطت کند و بکر با زید و ہمین است
مفاعلہ بخیال ما معنی دوم معنی حقیقی
این مصدر است و معنی اول مجازش
حیف است کہ دیگر محققین فارسی زبان

ازین مصدر ساکت و معاین عجم مصدق خیال ما کنند (اردو) (۱) ایکدوسرے کی	مدد سے کام کرنا (۲) باہم تواطو کرنا یہ اسکے ساتھ اور وہ اسکے ساتھ

بپغا بقول برہان و جامع باغین نقطه دار بر وزن طمغا طوطی را گویند و آن پرنده ایست مشهور و معروف صاحب غیاث بر طوطی گوید که معرب توتی از رشیدی و آن طائریست سبز که بعرف آنرا طوطا نامند و صاحب رشیدی بر (توتی بهر دو فوقانی) گوید که مرغ معروف که طوطی می گویند (الخ) مخفی مباد که ببغا در عربی بقول منتهی الارب طوطی سبز بلغت عرب است و بقول صاحب محیط المحیط طوطی سبز رنگ با منقار سرخ که زبانش مثل انسان باشد و نقل کلام انسان کند و ما تحقیق کامل این بجایش کنیم. صاحب ناصری فرماید که ببغا لغت عربی است و در لغت فرس بپغا را ببغا خوانده اند و بای فارسی را یای تحتانی دانسته اند و آن را بمعنی طوطی یا مرغ دیگر شمرده اند (حکیم قطران تبریزی ؎) هوا چون پشت شاهین و زمین چون سینهٔ ببغا ز صلصل ساخته غلغل ز بلبل ساخته عنقا. خان آرزو در سراج بذکر قول برهان گوید که این بچند وجه غلط است یکی آنکه با هر دو بای تازی است دوم آنکه بای دوم مشدد است نه مخفف سوم آنکه لفظ عربی است نه فارسی و جمیع این مراتب از حیوة الحیوان دمیری بوضوح می پیوندد (انتهی) مؤلف عرض کند که مقصود صاحب ناصری همین قدر است که بتحتانی دوم هم همین معنی می آید و اعتراض خان آرزو غلط است و قول برهان صحیح باشد ازینکه محققین اهل زبان ببغا بیای دوم فارسی و بیغا بتحتانی دوم

را بمعنی طوطی تسلیم میکنند واستعمال حکیم قطران هم سند اوست ومعاصرین عجم هم ازین استعمال
خبر دارند پس عیبی نیست که این هر دو را مبدل ببغای عربی گیریم که بموحده اول و دوم
لغت عربیست به همین معنی و بای عربی بدل شود به بای فارسی وتحتانی چنانکه تب وتپ
و بالبوس و پالیوس پس توانیم گفت که هر دو مفرس است۔ خان آرزو بغور وتحقیق
را اختیار نکرد (اردو) مٹھو۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ بقول آصفیہ لغوی معنی مٹھے بولا
شیرین گفتار۔ اصطلاحی توتا۔ طوطی ہندوستان جو اپنی خوش گفتاری کے سبب ہر دلعزیز ہے

بپیچی در بند مقوله۔ بقول صاحب ضمیمهٔ برهان کنایه از آنست که باندک چیزی موقوف است صاحب بحر این را (به پیچی در بند است) بضم بای فارسی آورده۔ صاحب انند باتفاق بحر گوید که از زبان دانان (بپیف کاسه گری وابسته است) نیز شنیده شده و هم بدین معنی (بموی بند است) و (بهیچ در بند است) و (بحرفی وبنیمی بند است) مؤلف عرض کند که پیف بقول انند لغت فارسی است بمعنی با دیگر از دهان بر چیزی زنند معنی لفظی این همین است که منحصر باشارهٔ پیف تست وکنایه ازین که باندک توجه تو کار من می بر آید فارسیان گویند: "بادا دما دریغ مکن که کارم به پیچی در بند است" (اردو) ادنی توجہ پر موقوف ہے

(الف) بپکندن بقول نوادر (الف)
(ب) بپکن لغتی است در آپکندن بالف وهم برین قیاس (ب) (بپکن) بصیغهٔ امر۔ خان آرزو در سراج بحوالهٔ برهان نسبت (ب) فرماید که (۱) بوزن ومعنی بفکن که امر است از فکندن و (۲) کنایه از طعام سرباز زدن وکسی را گویند

که از غایت سیری نگاه بطعام نکند و فرمایند
که تحقیق آنست که بمعنی سر باز زدن از
طعام شکن است بتای قرشت چنانکه
در جهانگیری آمده نه بای فارسی و نیز بکسر
اوّل است مخفف بشکین که مبدّلش بفکین
است پس بای آن جزو کلمه نباشد (انتهی)
صاحب برهان (ب) را آورده چنانکه
خان آرزو نقلش کرده و صاحب ناصری
همزبان برهان مؤلف عرض کند که افکندن با
اصل است به کاف عربی و مزید علیه آن
افکندن با الف وصلی ـ و حقیقت ماخذ
و معانی این بر افکندن مذکور شد و (الف)
مبدّل بفکندن باشد که موحّده در اوّلش
زائد است و فا بدل شد به بای فارسی
چنانکه فیل و پیل و سفید و سپید و (ب)
امر حاضرش محققین با نام و نشان تحقیق
را از دست داده اند که حقیقت مصدرش

گذاشته ذکر امرش کردند ـ صاحب نوادر
خوب کرد که (الف) را در مصادر قائم
کرد و لیکن او هم از اصلش بیخبر بود و بدون
حجت بسوی آگندن رفت و بخیال ما الف
و ب هر دو بکاف عربی است که ماخذ
افکندن فک لغت عربیست و ما اشارهٔ
این بر افکندن کرده ایم بنسبت معنی دوم
(ب) عرض می شود که خان آرزو درست
گوید که بدین معنی به تای فوقانی عوض بای
فارسی بجایش می آید پس اگر (ب) را بمعنی
دوم مبدّل شکن گیریم که به فوقانی دوم
می آید ـ یعنی شود که موحّده به فوقانی یا بالعکس
آن بدل نمی شود پس تحریر نباشد که تسامح
برهان خیال کنیم و صاحب ناصری در
اکثر لغات نقل برهان برداشته و تحقیق
خود را بر عالم بالا گماشته (اردو) (الف)
دیکهو افکندن (ب) (۱) افکندن کا امر

یعنی ڈال گرا (۲) کھانے کے طرف نگاہ نہ کرنا

پوست افتادن مصدر اصطلاحی
بقول بحر عیب جوئی و غیبت و بدگوئی کردن
صاحب غیاث بر عیب جوئی کردن قانع
و صاحب انند ہم ذکر این کردہ صاحب
برہان (بپوست کسی افتادن) را بہ ہمین
معنی آوردہ و خان آرزو در سراج گوید
کہ کنایہ از عیب کردن است مؤلف
عرض کند کہ پوست بقول برہان بمعنی غیبت
ہم آمدہ کہ بدگوئی و مذمت باشد خلاف قیاس
نیست مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
غیبت کرنا بقول آصفیہ۔ بدی کرنا پیٹھ
پیچھے برا کہنا۔ بدگوئی کرنا۔

پوست گفتن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و غیاث و انند سخن در پردہ
گفتن یعنی برمز و ایما گفتن مؤلف عرض
کند کہ پوست در ینجا استعارۃً بمعنی پردہ
مستعمل و بپردہ گفتن کنایہ باشد بہ رمز
و ایما گفتن (اردو) اشارۃً کنایۃً
کہنا کسی بات کو صاف نہ کہنا۔ در پردہ
کہنا۔ صاحب آصفیہ نے (در پردہ)
پر فرمایا ہے کہ خفیہ۔ پوشیدہ۔ اشارۃً۔ کنایۃً

پوستین مردم افتادہ مقولہ صاحبان
خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از
معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان
چون بینند کہ کسی غیبت مردم می کند بحق
او استعمال این مقولہ کنند و این مشتق و
مزید علیہ است از مصدر (پوست افتادن)
کہ گذشت (اردو) لوگوں کی غیبت
کرتا ہے۔ دکن میں کہتے ہیں۔ پیٹھ پیچھے
کہنے کا عادی ہے۔

بہ پہلو رفتن مصدر اصطلاحی بقول
بحر و انند بمعنی از رفتار کودکان کہ در
مبادی حال می باشد (ملا آثار بیجاری سے)

بعاشقان را از طلب مشق ریاضی کردن است چو طفل نو آموز اوّل ره به پهلو میرود مؤلّف عرض کند که به پهلو خفتن و به پهلو آمدن و به پهلو رفتن هر سه مرادف یکدیگر است و خصوصیت با اطفال ندارد و چون طفل در رسد این مصدر را مخصوص باو نمی کند (اردو) کروٹ لینا۔ بقول آصفیہ اس پہلو سے اُس پہلو پر ہونا۔

به پیغام راست نیامدن مثل۔ صاحب خزینه ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلّف عرض کند که فارسیان چون کسی را به بینند که پیغام قبول نمی کند و مصالحت نمی نماید این مثل را الحق او زنند و معاصرین عجم هم بر زبان دارند (اردو) تا ہم و پیام سے آشنا نہیں ہے۔

به پیمانه زدن مصدر اصطلاحی۔ بقاب ریختن است مخفی مباد که پیمانه بمعنی قالب آمده و تحقیقش بجای خودش کنیم (حافظ شیرازی) دوش دیدم که ملائک در میخانه زدند ۔ گل آدم بسرشتند و به پیمانه زدند ۔ معاصرین در معنی این شعر پیمانه را بمعنی جام شراب بگیرند و معنی شراب اندر نیز معنی شعر آنچنان لطیف نشود که بمعنی قالب۔ (اردو) سانچے میں ڈھالنا۔ بقول آصفیہ قالب میں ڈالکر بنانا۔

بای موحّده با تای فوقانی

بت (۱) بقول سروری و جامع و ناصری بفتح با۔ آهار جولاهگان باشد و فرماید که بیای فارسی هم آمده و غالباً که بیای فارسی اصح باشد و بقول برهان بفتح اوّل و سکون ثانی آشتی که جولاهگان بر روی کار مالند و فرماید که در عربی نیز همین معنی دارد۔ مؤلّف عرض کند که ما این لغت را بدین معنی در لغات عرب نیافتیم و توانیم عرض کرد

کفارسیان این را از لغت بهات که در سنسکرت بمعنی خشکه آمده به تخفیف ها و الف وضع کرده
مخصوص کردند برای آشی که جولاهگان استعمالش کنند خان آرزو در سراج هم بذیل
لغت (بته) اشارهٔ این یعنی بت کرده است (استاد عماره ع) ریشی چگونه ریشی
چون مالئ بت آلوده ¶ گوئی که دوش تا روز آن ریش گوه پالوده ¶ (اردو) وه آهار
اور کلف جو جلاهے کپڑا بنتے وقت استعمال کرتے هین - مذکّر -

(۲) بت - بقول برهان و ناصری بالفتح بمعنی لیف جولاهگان صاحب جامع فرماید که
بتاره مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان باشد صاحب انند بحوالهٔ قوسی
بر لیف گوید که دسته گیاهی باشد که جولاه پشخار خود را بدان تر کند و آب زند (اردو)
جولاهون کا وه برش (مذکر) یا (کوچی) مؤنث جس کو وه گهانس سے بناتے هین اور
پانی مین بهگو کر اپنی سوت پر چهڑکتے جاتے هین -

(۳) بت - بقول برهان و جامع بالفتح مرغابی را نیز گویند و معرب آن بط است
صاحب ناصری فرماید که از همین است صرب بت که بط بزرگ را گویند صاحب هفت
قدائی که از معاصرین عجم است ذکر این کرده مؤلف گوید که این هم اسم جامد فارسی
زبان است (اردو) مرغابی - دیکهو ارد ک -

(۴) بت - بقول برهان و جامع و ناصری بضم اول معبود و مسجود کافران باشد که
بعربی صنم خوانند (سعدی ع) بتی دیدم از عاج در سومنات ¶ مرصّع چو در
جاهلیت منات ¶ صاحب مؤید بذیل لغات فارسی صراحت کند که آنچه پرستند بت

صورت نگاشته و ساخته از چوب یا و گل و غیر آن بهار بمطلق صنم قانع - صاحب فرهنگ
فدائی که از معاصرین عجم است فرماید که هرچه از سنگ و چوب تراشیده آنرا پرستش کنند
ترجمهٔ صنم - صاحب سخندان گوید که همین را در سنسکرت بُد - بدال مهمله گویند خان
آرزو در سراج گوید که مطلق معبود و مسجود کافران بت نباشد چه آفتاب و گنگ
و آتش را هم بعضی از هنود پرستند و بت نگویند مؤلف عرض کند که صاحب ساطع
ازین ساکت و صاحب کنز که محقق ترکی زبانست این را بهمین معنی لغت ترکی
گوید - اگر بد را بقول صاحب سخندان لغت سنسکرت گیریم این مستبدل آنست
که دال مهمله را بفوقانی بدل کرده اند چنانکه تنبوره و دنبوره و اگر بقول صاحب
کنز لغت ترکی دانیم چیز بزرگی نیست که فارسیان استعمال این کرده اند و معنی حقیقی این
صنم و صورتی که از مس و طلا و نقره و سنگ و چوب و گل و غیر ذلک درست کنند
و مجازاً بهمین صورت که پرستش آن می شود و این تعلق دارد با معنی ششم مخفی مباد که بقول
بعضی بت مخفف (باوتا) ست که بهمین معنی لغت ژند و پاژند است چنانکه اشارهٔ
این به (باوتا شکن) کرده ایم (اردو) بت بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر
مورتی مورت - پتلا لعبت - پرتما صنم - وه صورت جو پتھر او پیتل وغیرہ کی
بنا کر پوجیں -
(۵) بت - بقول برهان و جامع و ناصری و مؤید بالضم کنایه از معشوق (ظهوری
ـه) باغ گو جیب می درد از اشکم ÷ سینه چاک بت گل اندامم ÷ مؤلف عرض

کند که استعاره باشد نه کنایه (اردو) بت - بقول آصفیه اسم مذکر معشوق (از
آصفیه سه) بت بنایا یہ بتون نے کہ قیامت مین بھی ٭ داد مانگی نہ خدا سے یون ہی خاموش رہے
(۶) بت - بقول ضمیمهٔ برهان وخان آرزو در سراج باصطلاح سالکان عبارت از
مظهر هستی مطلق است که آن حق تعالی باشد پس بت من حیث الحقیقت حق باشد
نه باطل مؤلّف عرض کند که بت پرستان همین مظهر هستی مطلق را می پرستند واین مجاز
معنی چهارم است (اردو) ہستی مطلق کا مظہر - مذکّر -

بتا بقول سروری وجهانگیری وجامع به تای قرشت بعد از با بر وزن بیا (۱) بمعنی
بگذار (ابو شکور سه) بتا روزگاری برآید برین ٭ کنم پیش هر کس هزار آفرین ٭ (سعدی
سه) بگفتا که آخر دهان تر کنم ٭ بتا جان شیرینش در سر کنم ٭ صاحب برهان صراحت
کند که بکسر اوّل است - صاحب رشیدی گوید که بتائیدن بمعنی گذاشتن مصدری
می آید واین امر حاضرش - صاحب ناصری گوید که اصل این (بهل تا) بوده یعنی بگذار
چیزی را تا چنین وچنان شود - بلی در فارس بسیار استعمال کنند چنانکه سعدی گفته
(سه) بتا هلاک شود دوست در محبت دوست ٭ که زندگانی او در هلاک بودن
اوست ٭ وفرماید که آنرا (بل تا) نیز گفته اند مؤلّف عرض کند که سخن آخرینی صاحب
ناصری است که این را مخفّف (بهل تا) قرار می دهد واز اشتقاق مصدر (بتائیدن)
خبر ندارد وبه تحقیق ما (الف) اسم مصدر بتائیدن است که می آید ماخوذ از بتّ
که بقول منتخب بالفتح وتشدید تای فوقانی بمعنی بریدن است فارسیان به تخفیف

وبزیادت الف در آخرش بمعنی قطع گرفتند و (ب) امر حاضر از مصدر بتائیدن که می آید
پس بفتح اوّل است که موحدهٔ اوّل اصلی است و مصدر این هم بفتح اوّل می آید تا آنکه
این را بکسر اوّل آورده اند بی بتحقیقت نبرده (اردو) (الف) قطع۔ بقول آصفیہ عربی
اسم مذکر۔ تراش۔ برید۔ پیونت (ب) چھوڑ۔ چھوڑنا کا امر۔

(۳) بتا۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ و بقول جہانگیری و جامع بفتح با۔ نوعی از طعام
را گویند صاحب برہان گوید که عربان بہط و بتات گویند و باین معنی با تشدید ثانی
ہم آمده صاحب منتہی الارب بہط را بہ تحریک ثانی و تشدید طای حطی فرماید که معرب
بہتا نوعی از طعام که برنج را با شیر و روغن پزند صاحب رشیدی فرماید که بتا و بتہ
بفتح با خشکه پلاؤ۔ مؤلف گوید که اصل این بتہ با ہای ہوز آخر است که بدل شد بالف
چنانکه خاره و خارا خان آرزو در سراج می بتہ گوید که بقول رشیدی خشکه و بقول
برہان نوعی از طعام که بہطه گویند و بدین معنی بہ تشدید ثانی ہم آمده ولیکن تحقیق نیست
که این لفظ مشترک است در فارسی و ہندی۔ غایتش در ہندی تا را بہ تغییر لہجہ مخلوط
بہا خوانند و آن تلفظ مخصوص ہندیان است و بتہ اعم است از خشکه چرا که خشکه
ہمان برنج را گویند که بعد از پختن آب آن را دور کنند و بتہ مطلق است خواه آب
آن را دور کنند خواه نکنند و این غذای مردم بنگاله و کشمیر است بنابر کثرت شالی
درین ملک و مؤید انیست که در برہان بت بفتح و سکون فوقانی بمعنی آہار جولاہگان
و آشی که به روی کار مالند آورده و اغلب که بہطه معرب بہتہ ہندی است (انتہی)

مؤلف عرض کند که بقول ساطع بهات در سنسکرت بمعنی خشکه آمده که برنج پخته باشد و بهتا بقول آصفیه لغت هندی است مرادفش و آنچه خان آرزو در خشکه و بته فرقی پیدا کرده است کمی معلومات اوست اہل دکن نیک دانند که خشکه عام است برای برنج پخته اعم ازینکه آبش را بر آتش خشک کنند یا بصورت کثرت آب آن را دور کنند و بهات بزبان سنسکرت ترجمهٔ خشکه یعنی برنج پخته باشد و پس فارسیان بحذف الف سوم بهت کردند و این لفظ را بعضی بمعنی شیر برنج استعمال می کنند و بقول بعض فرنی باشد و بعضی برانند که نوعی از طعام است و بعضی حلوای برنج را گفته اند و معرب آن بهط است با تشدید طای حطی (کذا فی البرہان) و بقلب بعض ہمین بهت را بته کردند و بمعنی خشکه پلاو مستعمل شد و به تبدیل ہا به الف بتا مبدل اوست که زیر بحث است و مقصود از خشکه پلاو ـ پلاو با روغن و گوشت باشد یعنی غیر از چلاو و یعنی پلاو ـ برنج با گوشت و روغن باشد و چلاو برنج با روغن و بته و بتا ـ مرادف پلاو و پس

(۱۳ در تعریف این خشکه را داخل کردن خطا ست که در لفظ پلاو خشکه داخل است (اردو) پلاؤ ـ بقول آصفیه فارسی ـ اسم مذکر ـ ایک قسم کا کھانا جو گوشت اور چاول ملا کر پکاتے ہیں ـ

(۱۳۴۳) **بتاب رفتن** مصدر اصطلاحی بمعنی پیچ و تاب خوردن و خشمگین شدن که تاب بمعنی پیچ و تاب و قہر و غضب بجایش می آید ـ ظهوری ـ شگاف جیب مرا دوختند اگر بستم ٭ چرا بتاب رود ہر رشته رفو خام است ٭ (اردو) پیچ و تاب کھانا ـ بقول آصفیه دل ہی دل میں غم و غصه سے گھٹنا ـ

(۱۳۴۴) **بتاب شدن** مصدر اصطلاحی ـ بمعنی

پیچ و تاب خوردن و سوختن که تاب بمعنی پیچ و
تاب و حرارت می آید (انوری ۵) اے
رخت رشک آفتاب شده ٭ آفتاب از رخت
بیتاب شده ٭ (اردو) پیچ و تاب کھانا جلنا

تبایدن بقول سروری (بحوالۂ قنیہ) بمعنی
گذاشتن و دیگر کسی از محققین فارسی زبان
ذکر این نکرد و جزین نیست که تسامح اوست که
بجای تحتانی چہارم موحده را نقل کرده جا
وارد که دست تصرف نقل نویسش در آن
شد بای حال حقیقت این بر (تبائیدن)
بیان کنیم که به تحتانی چہارم و پنجم می آید
(اردو) دیکھو تبائیدن۔

تبات صاحب شمس گوید که لغت فارسی است بمعنی (۱) بریده (۲) توشه و (۳)
رخت خانه و (۴) طیلسان و خز و سوف و فرماید که بایں معنی بت نیز آمده مؤلف
عرض کند که همه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و بحث بت بجایش گذشت
و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند۔ مجرد بیان شمس بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید مخفی مباد که بت بدون الف در عربی زبان بمعنی طیلسان آمده کذا فی محیط المحیط و بتات
بقول منتهی الارب بزبان عرب بمعنی توشه و رخت عروس و سامان و مرده و متاع خانه
(انتهی) پس جزین نیست که محقق بی تحقیق لغت عربی را فارسی گفته و معنی هم تصرف
کرده مرده را بریده نوشت۔ خدایش بیامرزد (اردو) (۱) کاٹا ہوا (۲) توشه۔
بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ زاد راه۔ وه کھانا جو مسافر لیکے ساتھ لیجائے (۳)
گھر کا سامان۔ مذکر (۴) طیلسان بقول غیاث تالسان کا معرب۔ وه چادر جو عرب
میں خطیب اور قاضی اپنے کندھے پر اوڑھتے ہیں۔ مؤنث (۵) ایک ریشمی کپڑے کا

نام ہے اور بقول بعض وہ کپڑا جو پشم اور ابریشم سے بنا جاتا ہے۔ صاحب آصفیہ نے
صوف پر فرمایا ہے کہ عربی۔ اسم مذکر۔ ایک قسم کا دبیز جامہ پشمینہ۔

بتاتہ بقول بول چال لغت فارسی است بمعنی آلو و سیب زمینی صاحب لغات جدیدۂ
عرب در تالیف خود (الدّلیل علی المولّد و الدّخیل) فرماید کہ در محاورۂ معاصرین عرب
ہمین لفظ بہ ہمین معنی مستعمل و صراحت کند کہ از لغت انگلیسی وضع شد مؤلف عرض
کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ از پٹیٹو کہ بہ بای فارسی اوّل و تای ہندی دوم
وتحتانی سوم و تای ہندی چہارم و واو لغت انگلیسی است بای فارسی را بعربی
چنانکہ تپ و تب و تحتانی را بالف بدل کردند چنانکہ پرمغان و ارمغان و ہر دو
تای ہندی را بہ فوقانی و واو را بہ ہای ہوز چنانکہ آوسو و آوسہ و بازو و بازہ
۔صاحب محیط بر آلوی فرنگ گوید کہ رنگش اغبر و در مقدار برابر آملہ تا سیب و در ہند
بذریعۂ اہل فرنگ رسیدہ کشتکاران می شود و اکثر آنرا با گوشت یا تنہا پختہ بطریق
نان خورش می خورند و مثل اروی لعابیت ندارد و خستہ باشد۔ دیر ہضم و مقوی
باہ و ظاہر او مزاجش گرمی و خشکی محسوس می شود و سوداویت ہم دارد چرا کہ از
کثرت خوردنش خارش پیدا می شود و قابض طبع است (انتہی) حاصل اینست کہ
بزبان معاصرین عجم بضم اوّل و فتح فوقانی دوم است (اردو) آلو۔ بقول آ
مذکر۔ زبان سنسکرت مین آلہ جس کا مادّہ اوّل بمعنی جڑ ہے پس آلہ کی معنی جڑ والی
ترکاری۔ ایک قسم کی گول گول ترکاری جس کا مزاج سرد و خشک ہوتا ہے کبھی

صرف ترکاری اور کبھی گوشت کے ساتھ پکا کر اور اور طرح سے بھی کھاتے ہین۔

بتاراج آمدن | استعمال۔ صاحب انند بر معروف قانع مؤلف عرض کند کہ بمعنی تاراج شدن است و تاراج بمعنی غارت و از ہم جدا کردن کہ بجای خودش می آید۔ حیف است کہ سند استعمال این پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) تاراج ہونا۔ غارت ہونا۔ لٹ جانا۔

بتاراج دادن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب انند بر معروف قانع مؤلف عرض کند کہ تاراج کردن و صرف کردن و بہ یغما بردن (سعدی شیرازی سہ) بیک ہفتہ نقدش بتاراج داد٭ بدرویش و مسکین و محتاج داد٭ (ظہوری سہ) یغماچہ گنجہا کہ نہ بر یکدگر نہد٭ چون مفلسان خزانہ بتاراج می دہند٭ (اردو) لٹوانا۔ صرف کرنا۔ تاراج کرنا۔ بقول آصفیہ۔ غارت کرنا۔ برباد کرنا۔

(۳۴۴)

بتار برگرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بآسانی بر داشتن و بدون دقت بر داشتن و کشیدن و حاصل کردن مرادف (بمو کشیدن چیزی) کہ می آید (ظہوری سہ) مشک صد تاتار بر ہم از نفس٭ زلف آہم را بتار برگرفت٭ (اردو) دکن میں کہتے ہیں کچے تاگے پر کھینچ لانا۔ کچے تاگے پر اٹھا لانا۔ آسانی سے حاصل کرنا (کچے تاگے سے باندھ لانا) بھی کہہ سکتے ہیں مصحفی نے اس مصدر کے لازم کا استعمال کیا ہے دیکھو (آمدہ بمو کشیدن)

بتارہ | بقول برہان بر وزن شرارہ لیف جولاہگان و شو مالان و آن جاروب مانندیست کہ بدان آش و آہار بر تار مالند۔ صاحبان مؤید و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ موحدہ اول زائد و تارہ بمعنی حقیقیش کہ بمقابل

بود باشد و های هوّز در آخرش برای نسبت یعنی چیزی که منسوب است به تار و کنایه
از آله که ذکرش بالا گذشت (اردو) جولاہوں کی وہ کونچی جس سے آش اور
آہار تانے پر لگاتے ہیں۔ مؤنث۔

(الف) بتازگی
(ب) بتازه

(الف) بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ
بمعنی درحال و از سرنو و (ب) بقولش
مرادف (الف) (واله هروی ـه) بفروختم
بغم دل از غم خریده را که رفتم بتازه این
ره صد ره بریده را (سلیم ـه) خطش
بتازه باعث ناز و نیاز شد که کوتاه کرد
زلف و شکایت دراز شد که صاحب
بحر و وارسته هم (ب) را مرادف (الف)
قرار داده اند مؤلف عرض کند که تازه
بمعنی نو نقیض کهنه و بمعنی حادث و ضد
پژمرده بجای خودش می آید و چون خواستند
که یای مصدری در آخرش زیاده کنند
بقاعدهٔ فارسی های هوّز آخره را حذف
کرده کاف فارسی بجایش آوردند و تازگی
بمعنی نوی ضد کهنگی است پس بای مفید
معنی معیت در اولش آورده بمعنی از سرنو
استعمال کردند و بهمین معنی (ب) را در محاوره
مرادف (الف) استعمال کردند و معنی در
حال بیان کرده صاحب انند درست
نیست دیگر هیچ (اردو) (الف و ب)
از سر نو نئے سرے سے۔

مصادر اصطلاحی
(الف) بتازیانه گرم داشتن
(ب) بتازیانه گرم کردن

صاحب بحر نسبت هر دو گوید که به تندی و
خشونت بر سر کاری آوردن و فرماید که
ماخذ آنکه اسپ را ساعتی قبل از سواری
یک میدان جولان دهند و بتازیانه گرم کنند

تا در سواری سرکشی نه کند و در تاختن نفس گرفته نه
شود۔ وارسته بر ذکر (ب) قانع و برای آں ذکر
همیں معنی کند (شاپور ـــه) آهم بتازیانه مرا گرم داشت
تا در کدام معرکه سر سید هد مرا (فغانی ـــه) تا کے
دهد عنان مرادم فلک بدست (ز) حالا بتازیانه مرا
گرم کرده است (مؤلف عرض کند که در تعریف
ماخذ آنچه بیان کرده اند تعلق ازین اصطلاح ندارد و

ایں هر دو مصادر بمعنی حقیقی مطلقاً برای گرم کردن
اسپ است ذریعهٔ تازیانه و کنایه از آماده
کردن کسی بکاری بر سبیل جبر از اسناد پیش شده هم همیں
معنی پیدا است و آنچه قبل از سواری اسپ تند را
در حلقهٔ دور می دهند تا تندیش کم شود و بسواری مطیع
عنان باشد آنرا ازین مصدر اصطلاحی تعلقے نیست۔
(اردو) کسی کام پر سختی سے آماده کرنا۔

بتاسانید صاحب انند بحوالهٔ لطائف فرماید که بمعنی بترسانید و صاحب غیاث هم ذکر
این کرده مؤلف عرض کند که هر سه محققین بالا از مصدر تاسانیدن بے خبر اند که بمعنی گلا فشردن
می آید و هیچ تعلق از معنی ترسانیدن ندارد۔ پس موحدهٔ اوّل زائد است و تاسانید ماضی مطلق
همان و معنی این گلوا فشرد و گره پیچ (اردو) گلا گھونٹا۔

بت اشرفی اصطلاح بقول بحر صورتیکه
بر اشرفی مسکوک کنند خان آرزو در چراغ و بهار
گوید که در عهد اکبری و جهانگیری یک روی اشرفی
بصورت گاو و امثال آں نقش می کردند و ظاهرا
مراد از اشرفی هون است که در دکن رواج دارد
یا مطلق طلای مسکوک (سید اشرف ـــه)

اشرف از حرص چه چسپی بزر و سیم مگر (ز) چوں
بت اشرفی از بهر زرت ساخته اند (مؤلف
عرض کند که معاصرین عجم بدون اضافت اشرفی
را گویند که بران نقش بتے باشد و دریں دورها
سورن را که مسکوک برطانیه باشد همیں نام توان
کرد و این قلب اضافت است و برای مطلق

طلای مسکوک کہ غیر بت مسکوکہ باشد نتوان استعمال کردخان آرزو غور نہ کرد (اردو) وہ مورت	جو اشرفی پر مسکوک ہو اور بلحاظ معنی آخر مورت دار اشرفی ۔ مؤنث ۔

بتاشہ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح شین معجمہ لغت فارسی است برای نوعی از شیرینی دیگر محققین فارسی زبان ازیں ساکت وبقول صاحب ساطع (بتاشا) لغت سنسکرت است بہ سین مہملہ وشین معجمہ ہر دو ودر آخرش الف ۔ گردہ را گویند کہ از شکر سازند وبمعنی حباب نیز **مؤلف** عرض کند کہ معنی آخر الذکر حقیقی است ومجازاً بمعنی شیرینی خاص مستعمل شد نظر بر شباہت حباب اگر سند استعمال پیش شود تو ایہم عرض کرد کہ مفرس است کہ الف آخر بدل شد بہ ہای ہوز ۔ چنانکہ پاسا وپاسہ (اردو) بتاسا وبتاشا بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ حباب بلبلہ ایک قسم کی شیرینی جو بشکل حباب ہوا بھر کر بنائی جاتی ہے ۔

بتاوار بقول سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری وجامع بر وزن ہوادار بمعنی عاقبت وانجام وآخر کار (عنصری ۔ ۵) من خوب مکافات شما باد گذارم ٭ من حق شما نیز گذارم بہ بتاوار ٭ (حکیم سوزنی ۔ ۵) گل شد وبر دبہ کون وارغ ودر دش گیرم ٭ تو از چے مانند ازاں وارغ بتاوار مرا ٭ **مؤلف** عرض کند کہ جزیں نیست کہ مرکب باشد از بتا و وار ۔ بتا بکسر اول لغت سنسکرت است بمعنی واقعہ وحادثہ وصراحت ایں بہ مصدر (بتائیدن) می آید ووار کلمہ فارسی زبان است بمعنی صاحب وخداوند ۔ پس صاحب واقعہ وحادثہ کنایہ باشد از انجام کار کہ بعد از واقعہ ہا رود ہد ۔ از قبیل راہوار کہ اسپ را گویند وجا دارد کہ کلمہ وار را بمعنی لائق وشائستہ گیریم چنانکہ شاہوار پس اندریں صورت معنی لفظی ایں لائق وسزاوار واقعہ وحادثہ باشد

وکنایہ از انجام کار فاتل (اردو) عاقبت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ آخر۔ انجام۔ پایان۔ آخرکار

بتائیدن بقول سروری و رشیدی بتائے فوقانیت و دو یائے حطی بوزن و مانیدن بمعنی بگذاشتن صاحب بحر فرماید کہ بروزن گرائیدن بمعنی گذاشتن و گزرانیدن (کامل التصریف) مضارع این بتاید۔ صاحبان سوادر و نوادر ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب ہفت صراحت فرماید کہ بکسر اول باشد **مؤلف** عرض کند کہ موحدۂ اصلی است و ماخذ این بت بکسر اول کہ بزبان سنسکرت بقول صاحب ساطع بمعنی قدرت و دستگاہ آمدہ و بقولش بتنا مصدر یست بمعنی گذشتن حالتی یا حادثہ برکسی و مرادفش بیتنا بزیادت تحتانی دوم و بتانا متعدی آں بمعنی گذرانیدن پس فارسیان ہمین بتارا کہ بمعنی واقعہ و حادثہ اسم جامد مصدر بتانا است بزیادت تحتانی بقاعدۂ خود بتائے کردند۔ چنانکہ پا و پای و جا و جای پس ازاں بقاعدۂ مصادر جعلی تحتانی مکسور۔ و علامت مصدر (دن) در آخرش مرکب کردہ مصدری ساختند بمعنی گذاشتن و گزرانیدن آنانکہ این را بفتح اول گرفتہ اند بحقیقت ماخذ نبردہ اند متقدمین فرس این را مصدر سماعی گفتہ اند و ما منکر ازاں مطلقاً این را ہم مثل دیگر مصادر قیاسی دانیم و قیاس ما ہماں کہ ذکرش بالا گذشت و بتا بمعنی بگذار امر حاضر این و سند این بر بتا گذشت (اردو) گزارنا بقول آصفیہ چھوڑنا۔ ترک کرنا۔ رہا کرنا۔ واگذاشت کرنا۔ بسر کرنا۔

بت پرست استعمال بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ صنم پرست۔ صاحب فرہنگ فدائی گوید کہ ہر کہ بت را پرستد و پیش آں نماز بردو برابرش پیشانی بر خاک نہد **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بت پرست بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مورتی کو پوجنے والا۔

بت پرست را در کعبه دیو گیرد | مثل

صاحبان خزینۃ الامثال و امثال فارسی ذکر این کرده اند و از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان در مذمت بت پرستی این مثل زنند۔ مقصود آنست که بت پرستان را در کعبہ هم خدا حاصل نه شود بلکه دیو گیرد۔ زیرا که عمل شان بد است حاصل اینست که عمل نیک باید بد عملان را از مقام مقدس نتیجۂ خوبی بدست نیاید (اردو) دکن میں کہتے ہیں "اندھوں کو کعبے میں بھی خدا نہیں ملتا" اس کا مطلب یہ ہے کہ کور باطنوں کو کعبہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ یعنی خدا شناس اور خدا طلبوں کا عمل اُن کو ہر جگہ رہبری کرتا ہے اگر عمل نیک سے محروم ہیں تو ان کیلئے خانۂ خدا میں بھی خدا نہیں ملتا۔

بت پوز | اصطلاح صاحب رشیدی ایسا مرادف بتفوز و بد پوز و بد پوس و بد فوز آورده گوید که (۱) پیرامون دہان که پوز نیز گویند و صاحب سروری بر بتفوز به فا عوض بای فارسی فرماید که بروزن فغفور (۲) منقار مرغ را هم گویند و بجوالہ تحفه آورده که مرغان را منقار باشد و چهار پایان و مردم را پیرامن دهان۔ خان آرزو در سراج ذکر بتفوز و بتپوز و بد پوس و بد پوز و بد فوز کرده۔ **مؤلف** عرض کند که پوز به بای فارسی و زای هوز اسم جامد فارسی زبان است بمعنی پیرامون دگرد اگرد دهان حیوانات و منقار مرغان که بجای خورش می آید و بت بمعنی مرغابی است که گذشت پس این مرکب قلب اضافت است بمعنی منقار بت بمعنی خاص و بر سبیل مجاز عام شد برای مطلق مرغان و پس ازان ناواقفین یا خذ برای حیوانات هم استعمال این کردند و همین است اصل و بد پوز سببش که فوقانی به دال بدل شود چنانکه تبوره و دبوره و بد پوس هم مبدل آن که زای هوز به سین مهمله بدل شد۔ چنانکه ایاز و ایاس و در بد فوز هم بای فارسی به فا بدل شد۔ چنانکه سپید و سفید

(اردو) (۱) انسان کے لئے منہ کا حلقہ مذکر۔ بہائم کے لئے منہ مذکر۔ (۲) چونچ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مؤنث۔ منقار پرندوں کا منہ۔

بت تراش اصطلاح۔ بقول بہار۔ (۱) معروف و حاشیہ نگارش گوید کہ صنم تراش **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و (۲) مجازاً لقب آذر پدر ابراہیم علیہ السلام چنانکہ بت شکن لقب ابراہیم است (اردو) (۱) بت تراش بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ بت ساز۔ مورتی بنانے والا (۲) ابراہیم علیہ السلام کے باپ کا لقب جن کا نام آذر تھا۔ مگر اسکا استعمال باروں قرینہ نہیں دیکھا گیا۔

بتحفہ بقول وارستہ بمعنی بہ تحفگی۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد **مؤلف** گوید کہ از قبیل بتازگی و بتازہ کہ گذشت۔ مشتاق سند استعمال باشم۔ موحدہ اول زائد است بمعنی معیت (اردو) خوبی کے ساتھ عمدگی کے ساتھ صاحب آصفیہ نے تحفگی پر فرمایا ہے فارسی۔ اسم مؤنث۔ عمدگی۔ خوبی۔ بہتری۔ بھلائی۔

بتخ بقول ضمیمہ برہان بفتح اول و سکون ثانی و خاے نخذ بمعنی (۱) افشردن۔ صاحب شمس گوید کہ لغت فارسی زبان است و ذکر معنی اول فرماید کہ (۲) بمعنی کتاب مغان و قیل صحف ابراہیم علیہ السلام گویند تفسیر ژند۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت **مؤلف** عرض کند کہ مقصود محقق اول الذکر از معنی افشردن حاصل بالمصدر ش باشد یعنی افشردگی۔ امّا طالب سند استعمال باشیم کہ مجرد قولش بحالت سکوت دیگر محققین و معاصرین عجم کافی نیست و مصدر بتخیدن نیامدہ بخیال ما تسامح محقق است کہ (بتنج) را کہ بہ موحدہ و فوقانی و نون و جیم عربی بمعنی اول می آید تصحیف کرد و نسبت معنی دوم معاصرین زردشت گویند کہ محقق

(بتخدا) است بفتح اول وضم سوم مرکب از بت
وخدا که بزبان سنسکرت بت مخفف بات بمعنی
سخن است (کذا فی الساطع) ومعنی لفظی
این سخن خدا وکنایه از کتاب مغان یا صحف ابراهیم
یا تفسیر ژند باشد باین حال از برای این هم طالب
شد استعمال باشم (اردو) (۱) دیکھو بتبخ (۲)
کتاب مغان یا صحف ابراہیم یا تفسیر ژند کو فارسیوں
نے بتبخ کہا ہے۔

بتخاک | بقول سروری بحوالہ شرفنامہ
بروزن دنبال وبقول برہان وناصری و
جامع وسراج نام موضعی است۔ نزدیک
بکابل **مؤلف** عرض کند کہ وجہ تسمیہ این
ہم ہمین نباشد کہ خاک این موضع براے بت ساز
موضوع باو واقعیت متعلق ازین باشد واللہ
(اعلم بحقیقۃ الحال) (اردو) بتخاک ایک موضع
کا نام ہے جو کابل کے قریب ہے۔ مذکر۔

بتخال | بقول برہان وہفت واننداج بضم
اول وسکون آخر که لام باشد نام بتخانه است
وبتخاله بروزن بزغاله هم گویند صاحب جامع
فرماید که بمعنی بتخانه وبتکده خان آرزو در سراج
گوید که غالباً تصحیف بتخاک باشد که نام موضعی
است نه نام بتخانه **مؤلف** عرض کند که تتبع
محققین اوّل الذکر است که بتخانه خاص را
بتخال گفتند صاحب جامع که از اہل زبانست
این را بمعنی بتخانه وبتکده آورده وخال بقول
برهان در فارسی زبان علم را گویند به فتح عین
وعلم بقول منتخب بمعنی کوه ونشان ونام کوه در دیار
معروف بود وپس معنی لفظی این که قلب اضافت
است نشان بت وکوه بت وکنایه از بتخانه
توان گرفت ونظر به اعتماد صاحب جامع باور
کنیم که فارسیان بتخانه را بتخال وبتخاله هم گویند
وجا دارد که بتخاله بمعنی بتخانه گیریم خلاف قیاس
وبتخال مخفف بتخاله (اردو) بتخانه بقول
آصفیه۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مندر۔ شوالہ۔ مورت گھر

بتخانه استعمال - بقول انند و بهار معروف صاحب فرهنگ فدائی صراحت کند که نمازگاه بت پرستان که جای نهادن بت هاست **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت خانه بت یعنی خانه که بت را دران قائم کنند - معبد بت پرستان (ظهوری ؎) بیفزائی اگر قدر حرم گرو حرم گردم دگر بتخانه را زیور شوی بتخانه را نازم (اردو) بتخانه بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - مندر - شواله - مورت گهر

بتر بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتحتین مخفف بدتر است (شیخ شیراز ؎) بتر زانم که خواهی گفت آنی ٭ که دانم عیب من چون من ندانی ٭ (انوری ؎) نیک نا تو نیک میدانی ٭ که زبد حال من بسے بتر است ٭ **مؤلف** عرض کند که اگر بفتحتین گیریم دال مهمله را محذوف دانیم و اگر فوقانی مشدد گیریم - مبدل که دال مهمله به فوقانی بدل شود چنانکه زردشت و زرتشت صاحب قانون دستگیری بدتر و بتر را اهم بسند این تبدیل آورده صاحب کنز این را بدون تشدید بمعنی بدتر لغت ترکی گفته (اردو) بدتر بقول آصفیه فارسی - نهایت خراب - ادنی درجه کا -

بترازو کشیدن (مصدر اصطلاحی) بقول انند وزن کردن به ترازو - سید حسین خالص ؎) آب انگور شکر بود از هر آسے ٭ تا کشیدیم مکرر بترازوی قدح ٭ **مؤلف** عرض کند که چیزے را کشیدن و آوردن و نهادن به ترازو کنایه باشد از وزن کردن (اردو) تولنا

بتراوش آمدن مصدر اصطلاحی - چکیدن باشد (ظهوری ؎) جوی خون از رگ ایمان بتراوش آمد ٭ خلش غمزهٔ هندو پسری در کار است ٭ (اردو) تراوش کرنا تراوش هونا - بقول آصفیه - ٹپکنا -

بت راه اصطلاح بقول بحر بالفتح راه

(۲۴۴)

صاحب غیاث گوید که بالضم و اضافت مانع راه است **مؤلف** عرض کند که مرادف سنگ راه یعنی هر گاه سنگے یا جتے در راه باشد مانع و حائل راه روان می شود و این کنایه باشد بترکیب اضافی (اردو) سنگ راه ـ بقول آصفیه ـ فارسی ـ اسم مذکر ـ وه پتھر جو رستہ میں پڑا ہوا آنے جانے والوں کو تکلیف دے ہو ـ سد راه ـ مانع ـ مزاحم (میر ؎) بے لطف تیرے کیونکر تجھ تک پہنچ سکیں ہم تو ہیں سنگ راه اپنے کتنے یہاں سے واں تک تو

بترجا اصطلاح بقول جہانگیری در ضمیمه (۱) کنایه از قُبُل و دُبُر باشد و آں را بتازی عورتین گویند ـ (سراج الدین سگزائی ؎) غنچه گر پیش آں دہن خندد تو بر بتر جای خویشتن خندد تو کمال اسمعیل ؎) پیش روی تو گر بخندد گل تو بہتر جای گلستان خندد تو خان آرزو در سراج فرماید که تحقیق آنست که عبارت است از قُبُل و دُبُر زن و دُبُر مرد و آلت تناسل ـ صاحبان رشیدی و ناصری هم ذکر ایں کرده اند صاحبان برہان و جامع بذکر معنی اوّل فرمایند که (۲) فرجه ما بین ناخن و گوشت را هم گفته اند که چرک دراں جمع می شود **مؤلف** عرض کند که قلب اضافت جای بتر باشد که معنی لفظی ایں جائے که بسیار بد است و کنایه از هر دو معنی بالا صاحبان بحر و بہار عجم ذکر ایں بزیادت تحتانی در آخر کرده اند و بر معنی اوّل قانع و صاحب مؤید بر معنی حقیقی اکتفا کرده کنایه را بگذاشت (اردو) (۱) فرج ـ دیکھو اوک ـ دُبُر ـ بقول آصفیه ـ عربی ـ اسم مؤنث ـ مقعد ـ مبرز ـ گانڈ (۲) ناخن اور گوشت کا درمیانی خلا جس میں میل جمع ہوتا ہے ـ مذکر ـ

(الف) **بترک** صاحب شمس بحواله تجزی نسبت (الف) گوید که در فارسی گلیم

(ب) بترکان باریک را گویند که از پشم سازند و (ب) هم بقولش لغت فارسی و بکسر یکم و سوم بمعنی پیدا آرنده **مؤلّف** عرض کند که محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین هردو لغت ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم قیاس کرد که اسم جامد باشد یا مرکّب از بتر و گان - صاحب ساطع گوید که پتر به بای فارسی لغت سنسکرت است که بکسر اوّل و سکون تای فوقانی بمعنی پدر و اب و بضم اول و سکون فوقانی بمعنی پسر باشد و گان بقول برهان به کاف فارسی بمعنی لائق و سزاوار پس معنی لفظی این لائق و سزاوار پسر و کنایه از پیدا آرنده - بای فارسی بدل شده به موحّده چنانکه تپ و تب و کاف فارسی به عربی چنانکه گند و کند اعراب بیان کردهٔ صاحب شمس برخلاف این است و مجرّد قولش بدون سند استعمال اعتبار را نشاید که پی تحقیقش اظهر من الشمس (اردو) (الف) باریک کمبل - مذکّر (ب) پیدا کرنیوالا - مذکّر

بت رویان اصطلاح - بالضم بقول مؤیّد بمعنی خوبرویان - صاحب هفت گوید که (۱) بمعنی خوب و (۲) بمعنی خوب رویان **مؤلّف** عرض کند که معنی لفظی این روی بت دارندگان و کنایه از خوبرویان مخفی مباد که (بت روی) اسم فاعل ترکیبی است و اگر الف و نون آخر را زائد گیریم و (بت رویان) را مزید علیه (بت رو) قرار دهیم به سبیل کنایه معنی اوّل پیدا می شود و برای معنی دوم الف و نون آخر را برای جمع گیریم - طالب سندی باشیم (اردو) (۱) خوب بقول آصفیه - فارسی - زشت کا نقیض عمده - اچها - (۲) خوبرویان - حسینان کہہ سکتے ہیں -

بتره بقول اشد بحواله فرهنگ فرنگ بفتح اوّل و ثالث لغت فارسی (۱) تمرد و گردن کشی و سرکشی (۲) مجروح **مؤلّف** عرض کند که اگر

سند استعمال برای هر دو معانی پیش شود توانیم عرض کرد که برای معنی اول های نسبت بر لفظ بتر زیاده کرده اند یعنی چیزے که منسوب به بتر باشد تمرد و سرکشی است وسکون فوقانی تصرف محاوره وبرای معنی دوم بتر را بالفتح لغت عرب گیر هم که بمعنی بریدن آمده (کذا فی المنتخب) پس های هوز در آخر ماضی بقاعدهٔ فارسی افاده معنی مفعولی کند چنانکه بالیده از بالید وعجب آنست که بر ماضی زبان عربی قاعدهٔ فارسی را جاری کرده اند وهیچ عجب نیست که این قسم تصرفات فارسیان در لغات عرب بسیار واقع وتصرف در اعراب هم تصرف شانست وبس - (اردو) (۱) تمرد - بقول آصفیه عربی - اسم مذکر - سرکشی نافرمانی (۲) مجروح بقول آصفیه - عربی - گھایل زخمی - وہ شخص جس کے زخم لگا ہو -

بت زر (اصطلاح) بقول وارسته وبحر وبهار مرادف (بت اشرفی) است که بجایش گذشت (طغرا ۵) رخسار بت زر که نبودش مژه کمیو تا گشته نظر کرده آن رو مژه دار دی **مؤلف** گوید که مرکب اضافی است (اردو) دیکھو بت اشرفی -

بتستان استعمال - بقول بهار وانند معروف **مؤلف** عرض کند که از قبیل گلستان یعنی جای که بت های بسیار قائم بود (حکیم رودگی ۵) تا باد گذر کرد به گلزار وبه بستان تو گلزار زبویش شده بستان چو بتستان تو (اردو) وه مندر جهاں بهت سے بت قائم کئے گئے هوں - مذکر -

بت سرخاب زرای اصطلاح - بقول رشیدی بمعنی صراحی - خان آرزو در سراج گوید که اگر بت بضم اول است پس معنی صراحی خواهد مطلقاً واگر بفتح باشد بمناسبت سرخاب پیمانه بمعنی ظرف مقرری شراب خواهد بود که آن را بط وبط کبیر نیز خوانند **مؤلف** عرض کند که درین اصطلاح بت بالفتح باشد قطعاً بمعنی بط که معرب آن بت به طای حطی است ذکر این

سوم بت گذشت (۳) سرخاب (۱) صفت آں که
سرخاب هم نام پرنده ایست وهم (شراب را گویند
قلب اضافت آب سرخ) پس بت سرخاب زای
کنایه از صراحی شراب است نه مطلق صراحی نبی ایم
که خان آرزو بت را بالضم چگونه بمعنی صراحی مطلق
نوشت فتأمل (اردو) شراب کی صراحی مؤنث

بت شکن | اصطلاح - بقول بهار معروف بمعنی
ومقصودش جز این نه باشد که اسم فاعل ترکیبی است
شکننده بت و (۲) صفت ابراهیم علیه السلام قریب
بنقشی که بت ها را می شکست (صائب ۵۲)
ز بت چون پاک سازد بت شکن بت خانهٔ ما را
که میرید بت از دیوار و در کاشانهٔ ما را (اردو)
(۱) بت شکن کہہ سکتے ہیں بمعنی عام اُس شخص کے
لئے جو بتوں کو توڑے (۲) ابراہیم بت شکن
ایک پیغمبر علیہ السلام کا نام تھا جو آذر بت
تراش کے فرزند تھے -

بتع | بقول برهان و هفت بکسر اول وسکون ثانی و عین بی نقطه بلغت اهل بربر شرابیست
مست کننده بعضی گویند از عسل وبقول بعضی از خرمای تر سازند **مؤلف** عرض کند لغت عرب
است وبقول منتخب بالکسر شراب ونبیذ عسل که اشتداد کند وجوش زند و بدین معنی بکسر با و فتح
تا نیز آمده (الخ) پس تسامح برهان است که این را لغت فارسی زبان خیال کرده (اردو)
شراب اور نبیذ جو شہد سے بنائی جاتی ہے یا خرمای تر سے - مؤنث -

بتغور | بقول هفت بفتح اول وسکون مثناة
فوقانی وضم غین معجمه بواو رسیده و رای مهمله زده
بمعنی (۱) گرداگرد کلاه (۲) منقار مرغان (۳)
پیرامون دهان مطلقا خواه انسان باشد خواه حیوان
و فرماید که بجای غین منقوطه فا هم بنظر آمده و
صاحب دری وپهلوی بعوض رای مهمله آخر
زای هوز نوشته بمعنی دوم وسوم تابع **مؤلف**
عرض کند که مبدل همان پتپوز است که به بای

فارسی سوم وزای ہوّز در آخر گذشت ۔ بای
فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ پروپزن و
بغرو بیزن و رای مہملہ آخر را بدل کردند بہ زای
ہوز چنانکہ ایزان و انیزان و معنی اول درینجا
زائد است کہ بتپوز صرف بہ معنی دوم وسوم شامل
وبرای معنی اوّل مشتاق سند استعمال می باشیم ۔
(اردو) (۱) ٹوپی کی دیوار جو چند وے
کے اطراف ہوتی ہے ۔ مذکر ۔ (۲) و (۳) دیکھو
(بت پوز) ۔

بت فریب اصطلاح ۔ بقول جہانگیری و برہان
(۱) نام روز بست و چہارم است از ماہ ہای
ملکی ۔ صاحب ناصری بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲)
کنایہ از معشوق صاحب جمال (ولہ ع ۔ ۲)
بدلدار گفت ای بت فریب تو صاحب جامع
فرماید کہ نام روز چہارم است از ماہ ہای ملکی
(نہ بست و چہارم) و صاحب بحر متّفق با او
مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این فریبندہ
بتان وکنایہ باشد از معشوق و معنی اوّل ہم کنایہ
باشد کہ تاریخ معینۂ ماہ ملکی را بت فریب گفتند
از بسکہ مجمع حسینان دران تاریخ بہ تفرّج و تفریح
از خانہ ہای خود بیرون می آید و بہ مقامات خاص
جمع می شود چنانکہ یکی از معاصرین عجم بما ذکرش
کردہ و نسبت اختلاف تاریخ چہارم و بست و چہارم
قول صاحب جامع را معتبر و اینم کہ از اہل زبان است
مخفی مباد کہ ماہ ہای ملکی ہمان است کہ آن را
ملک شاہی نام است و جلالی ہم و مبدا این تاریخ
عہد جلال الدّین ملک شاہ سلجوقی است کہ بحث
کاملش بر (سال ملک شاہی) می آید (اردو)
(۱) فارسیوں نے ماہ ہاے ملکی کی چوتھی تاریخ
کو (بت فریب) اس لئے کہا ہے کہ اس تاریخ میں
حسینوں کا مجمع تفرّج و تفریح کے لئے باغات میں
جمع ہوتا ہے (۲) معشوق صاحب جمال ۔ مذکر

بتفوز بقول سروری مرادف بتپوز بہر دو
معنی (سوزنی ۵) نہادہ اندر وی بچہ من از سر آن

بسان سگ بچه بتفوز بر در سوراخ ؎ صاحب
جهانگیری گوید که حکیم ازرقی در صفت زمستان گفته
(ـــه) بسند پولاد بر دهن باید ؎ آهوار بر شمر نهد
بتفوز ؎ (حکیم سوزنی ـــه) عاریت زاده پدر
سبلت و ریش و بتفوز ؎ به بخارا شده هنگام صبحی
علم آموز ؎ صاحب برهان این را بهر سه معنی
(بتغوز) آورده که به غین معجمه عوض فای سوم
گذشت و فرماید که به غین نقطه دار عوض فا هم
بنظر آمده صاحب ناصری این را مبدل (بتپوز)
گفته صاحب جامع متفق با برهان خان آرزو
در سراج فرماید که غالباً غین تصحیف باشد و صحیح
بتفاست بدل بای فارسی و صاحب
مؤید بحواله فرهنگ فخر قواس گوید که با طای حطی مطبقه
هم آمده **مؤلف** عرض می کند که تا حقیقت
تبدیل این بر (بتپوز) بیان کرده ایم که بهای
فارسی سوم عوض فا گذشت و ذکر هر سه معنی بر
(بتغور) گذشت حیف است از خان آرزو که (بتغوز)
به غین معجمه سوم را تصحیف خیال کرده و ما بجای
خودش تبدیل را ثابت کرده ایم تا نکه
بغور و فکر و تلاش کار نمی گیرند رجوع به تصحیف
کنند و این بعید است از شان تحقیق (اردو)
دیکھو بتپوز و بتغوز۔

بتک بقول جهانگیری و جامع (۱) خط و کتابت و نامه را گویند. صاحب برهان گوید که
بکسر اول و ثانی و سکون کاف در ترکی نیز همین معنی دارد صاحب ناصری بذکر معنی اول فرماید
که (۲) بمعنی پروانه و امثالش که برای خروج و دخول شهری از کارگذاران گیرند و درین ایام
بهای فارسی و بجای کاف های هوز مشهور و مستعمل و مباشر این کار را ترکان پتکچی گویند. خان آرزو
در سراج بذکر معنی اول می فرماید که بفتح اول و دوم (۳) ظرف شراب که بصورت بط سازند
و آنرا بطه هم گویند که معرب است و بتک مصغر آن صاحب لغات ترکی این را بمعنی اول لغت

ترکی گفتہ فرماید کہ در فارسی ہم مستعمل ۔ **مؤلف** عرض کند کہ متحقق است کہ لغت زبان ترکی است بمعنی اوّل و معنی دوم مجاز آں در استعمال فارسیاں و بمعنی سوم لغت فارسی است کہ کاف تصغیر بر لغت بت زیادہ کردہ اند ولیکن برائے معنی سوم طالب سند باشیم کہ مجرد قول خان آرزو کفایت نمی کند (اردو) (۱) خط ۔ مذکر (۲) پروانہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ اجازت نامہ ۔ فرمان شاہی وغیرہ ۔ لیسنس ۔ پاس (۳) بطے ۔ وہ جام شراب جو بشکل بط بنایا جاتا ہے ۔ مذکر ۔

بتیچی صاحب ضمیمہ برہان گوید کہ بکسر اوّل و ثانی نویسندہ و ایں لغت می باید کہ ترکی باشد چہ ترکان نوشتہ را بتک گویند ۔ صاحب مؤید ایں را بذیل لغات فارسی آوردہ و بہ تحت لغات ترکی جا ندادہ خان آرزو در سراج ۔ بصراحت نویسد کہ لغت ترکی است صاحبان شمس و ہفت ایں را بالفتح اوّل و ثانی لغت فارسی گفتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ آنانکہ ایں را لغت فارسی دانستہ اند تسامح شان است کہ بر ماخذ غور نہ کردہ اند ما بر لفظ بتک صراحت کردہ ایم کہ لغت ترکی است و کلمہ چی ہم حال ترکی زبان است ۔ چنانکہ بورچی و باورچی و صاحب لغات ترکی خود بتیچی را بمعنی نویسندہ می نویسد ۔ پس شک نیست کہ لغت مرکب ترکی زبانست (اردو) نویسندہ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مذکر ۔ لکھنے والا محرر ۔ منشی ۔

بتکدہ بقول برہان و ناصری و بہار بالفتح بمعنی بتخانہ باشد چہ کدہ بمعنی خانہ آمدہ (عرفی ؎) کس عناں گیر نشد ورنہ من از بہیبت حرم تا در بتکدہ در سایۂ ایماں رفتم
مؤلف عرض کند کہ کد بالفتح بمعنی خانہ

ویزباد... های هوز هم به همین معنی می آید پس
قلب اضافت است بمعنی حقیقی (اردو)
بتکده بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. مندر
شواله. مورت گهر.

بتکن | صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا
گوید که بکسر با و سکون تا و فتح کاف (۱) از
طعام سر باز زدن است و بحوالهٔ مؤید فرماید که
(۲) امر است از مصادر بتکندن و بتکندیدن
که به همین معنی می آید. صاحب جهانگیری این را
بکاف عجمی آورده بذکر معنی اول فرماید که (۳)
تختهٔ که زرگران آنرا بر زمین شد یار کرده بکشند
تا کلوخها شکسته گردد و آنرا ماله نیز گویند صاحبان
ناصری و رشیدی متفق با جهانگیری و صراحت
کاف نمی کنند که فارسی است یا عربی. صاحب
مؤید بحوالهٔ ادات بصراحت کاف فارسی
فرماید که نوعی از ساز زرگری است ما می گوییم که
غلطی کتابت بزرگری را. زرگری کرده باشد و

صاحب جامع بصراحت کاف فارسی ذکر
این کرده و صاحب هفت گوید که بجای
موحدهٔ تحتانی. بای پارسی هم دیده شد
مؤلف عرض کند که بتکند به موحدهٔ مفتوح
و کاف فارسی مفتوح و دال مهمله آخر بقول
زردشتان معاصر بمعنی نفرت از طعام است
بوجه سیری و مرکب از بت که بمعنی آش گذشت
و گند که بمعنی بوی بد می آید. قلب اضافت
بمعنی بوی بد طعام که بوجه سیری نفرت پیدا
کند و این مرکب اسم جامد فارسی قدیم است
بمعنی مطلق تنفر از طعام و بتکن بحذف
دال مهمله مخففش. آنچه محققین بالا این را
بالکسر نوشته اند. نظر بر لب و لهجه سوقیان
باشد که از ماخذ بی خبر و از صحت لفظ کار
ندارند. پس همین است اسم مصدر بتگندن
که بمعنی سر از طعام باز زدن می آید و امر
حاضرش هم و اصل این مخففش که بتگند است

اسم مصدر بتگندیدن کہ مصدر دیگر و مرادف
بتگندن است این است حقیقت معنی اوّل و
دوم کہ طرز بیان محققین بالا اظہار حقیقت نکرد
و نسبت معنی سوم ہیچ ماخذ بفہم ما نیامد جز ایں
کہ ایں را مرکب از پت و کن گیریم کہ پت
بہ بای فارسی بقول ساطع لغت سنسکرت است
بمعنی برگ و کن بکاف عربی امر حاضر از کندن
پس معنی لفظی این کنندہ و دور کنندہ برگ ہا
و صاف و پاک کنندۂ کشت و کنایہ از تختہ کہ
بوسیلۂ آں زمین شدیار شدہ را صاف و پاک
کنند۔ بای فارسی بہ عربی بدل شد چنانکہ تپ
و تب و چاوار کہ ایں را اسم جامد فارسی زبان
گیریم۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔
(اردو) (۱) غذا سے منہ پھر جانا۔
حاصل بالمصدر۔ سیری۔ مؤنث (۲) غذا سے
منہ پھیر (۳) وہ تختہ جو ہل چلانے کے بعد زمین
پر چلاتے ہیں جس سے زمین ہموار اور خس و خاشاک
سے صاف و پاک ہوتی ہے۔ مذکر۔ صاحب
آصفیہ نے پٹیلا پر لکھا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر
پٹیرا۔ زمین صاف کرنے کا تختہ۔ بعض اہل ہند
نے اس کو سراون کہا ہے۔ لیکن صاحب آصفیہ
نے اس کو ترک فرمایا ہے۔

الف بتگندن (الف) بقول برہان
ب بتگندیدن بکسر اول بر وزن بفگندن
از غایت سیری میل طعام نکردن و چیزی نخوردن
و (ب) بقولش بر وزن دل رنجیدن مرادف
(الف) کہ سر باز زدن و میل بطعام نکردن
است۔ صاحب سروری بذیل بتگن اشارۂ
ہر دو کردہ و صاحب رشیدی نسبت ہر دو
فرماید کہ سر باز زدن از طعام از غایت سیری
است۔ صاحب بحر ہر دو را بکاف فارسی آوردہ
معنی با برہان متفق و فرماید کہ (الف) کامل التصریف
و مضارعش بتگند و (ب) سالم التصریف کہ
بعد حذف نون مصدر بنای ماضی او در مشتقات

سالم باشد و تبدیل و حذف در حروف اصلی
آن راه نیابد و غیر ماضی و مستقبل و اسم مفعول
نیاید۔ صاحب موارد بذکر هر دو گوید که مضارع
(الف) بتکند و مضارع (ب) بتکند و اسم
فاعل و امر و حاصل بالمصدر هر دو بتکن و صراحت
کاف فارسی نمی کند۔ صاحب نوادر نسبت هر دو
فرماید که بالفتح و بالکسر هر دو آمده خان آرزو در
سراج فرماید که بفتح اوّل و کاف است و بتکن
اسم فاعل آن و فرماید که بتکن در بعض فرهنگها
بمعنی مصدر نیز آمده۔ مؤلف عرض کند
که هر دو بالفتح است و صاحب نوادر که بالکسر
گفته غور بر ماخذ نکرده باصول متقنین فرس
(الف) اصلی و (ب) جعلی و هر دو سماعی و
باصول ما هر دو جعلی و قیاسی است که وضع
شد از بتکن و بتکند که اسم مصدر هر دو ست
صراحت این هر بتکن گذشت و همه را انجا
تصفیه این کرده ایم که هر دو بکاف فارسی

است و معنی هر دو بوجه سیری سر از طعام با
زدن و نفرت کردن و هر دو کامل التصریف
تسامح صاحب بحر است که (ب) را سالم
التصریف نوشت و بتکن اسم مصدر و حاصل
بالمصدر و امر حاضر (الف) و بتکند به سکون نون
اسم مصدر و حاصل بالمصدر و امر حاضر
(ب) و تسامح صاحب موارد و خان آرزو
که بتکن را اسم فاعل گفته و آنچه خان آرزو
بتکن را در بعض فرهنگها بمعنی مصدر دیده
است فرق مصدر و حاصل بالمصدر نفهمیده
این است حقیقت این هر دو مصادر (اردو)
سیری کی وجہ سے کھانے سے منہ پھیر لینا۔
نفرت کرنا۔

بتکوب | اصطلاح بقول سروری بتای
قرشت و کاف بوزن محجوب ریچالی است
که از مغز گردگان و شیر و ماست درست کنند
(شمس فخری ۵) بروغن هر او شد روغن و زم

لوزینه در مذاقش بتکوب می نماید۔ صاحب
جہانگیری فرماید کہ این را از مغز جوز و ماست
وشبت سازند و صراحت مزید کند کہ با اوّل
مفتوح و ثانی زدہ و کاف مضموم و واو مجہول
است۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این کردہ صاحب
برہان گوید کہ بجاے موحدہ آخر تای قرشت
ہم گفتہ اند یعنی (بتکوت) بروزن فرتوت و بجای
کاف لام ہم می آید یعنی بتلوب۔ صاحب
سروری ذکر بتکوت کردہ فرماید کہ مرادف ہمان
بتکوب است۔ صاحب جامع بذکر معنی بالا
گفتہ کہ مربائی است۔ خان آرزو در سراج
بذکر قول برہان فرماید کہ (بتکوت) و (بتلوب)
غلط کہ از تصحیفات و بتکوب تحقیق است
مؤلف عرض کند کہ بت بمعنی آش بجایش
گذشت و مجازاً بمعنی خورش و کوب امر حاضر
مصدر۔ کوبیدن کہ می آید و این مرکب ہم
مفعول ترکیبی است بمعنی خورش کوبیدہ و کتا
از مربائی کہ ذکرش بالا گذشت۔ دیگر ہیچ و
بتکوت بہ فوقانی آخرہ مبدّل آن کہ موحدہ با
تاے قرشت بدل شدہ باشد۔ خلاف قیاس
و بتلوب بلام سوم ہم مبدّل باشد کہ کاف
عربی بہ لام بدل شود۔ چنانکہ اکماک و الماک
ہیچ ضرورت ندارد کہ تصحیف گوئیم (اردو)
ایک خاص مُربّا کو فارسیوں نے (بتکوب)
کہا ہے جو اخروٹ کو کوٹ کر دودھ اور دہی سے
بناتے ہیں۔ مذکر۔

بتکوت (اصطلاح) ہمان بتکوب کہ بہ کاف
عربی سوم و موحدہ آخر گذشت و این مبدّل
آنست با اشارہ تبدیل ہمدر آنجا کردہ ایم
صاحب سروری ذکر این کردہ و خان آرزو
در سراج بذیل بتکوب این را تصحیف دانستہ
و ما با او اتفاق نداریم و تبدیل خلاف قیاس
گفتہ ایم۔ از ینکہ مثالی دیگر برای تبدیل موحدہ
با فوقانی الی الآن نیافتہ ایم و جا دارد کہ

همدرین تالیف تلاش ما این را موافق قیاس
کند. محققین فارسی زبان تبدیل حروف را بر
وجود سند قائم کرده اند و بس و بدون وجود سند
تصحیف گویند و ما همین تصحیف را تبدیل خلاف
قیاس گوئیم و هر دو اعتباری است اگر وجود
این لغت بقول سروری ثابت نمی شد مجرد
بیان برهان را که بدیل بتکوب آمده کافی نمیدانستیم
صاحب سروری از اهل زبان است و ذکر
این گروه ما را نمی رسد که قولش را در لغات زبانش
معتبر ندانیم - خان آرزو که قیاس تصحیف می کند
از حقیقت ماخذ بتکوب هم خبر ندارد (اردو)
دیکهو بتکوب -

بتکیش | اصطلاح - بقول سروری بحواله
تحفه بتای قرشت و کاف و یای حطی تیردان
باشد و بقول برهان و ناصری بروزن درویش
تیردان پر از تیر و فرماید که معنی ترکیبی این بت
مانند چه بت لیف جولاهگان و کیش مانند را گویند
صاحب جامع همزبانش و فرماید که تیردان
پر از تیر مانند جاروب می نماید - خان آرزو
در سراج ذکر قول برهان گوید که محل نظر است
چراکه لیف بتاره است نه بت و نیز بت بمعنی
اهاریست که لیف را دران تر کرده بر تار مالند و
به مجاز اگر گفته اند چنانکه او آورده کیش بمعنی دین
است نه مانند - آری تمام کلمهٔ مرکب افاده
تشبیه کند لیکن اطلاق بر ذی عقل باشد چراکه
اطلاق کیش در محلی باشد که صاحب آن آدمی
است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که بت
بمعنی لیف جولاهگان بجایش گذشت - خان
آرزو خبر ندارد که کیش بمعنی عادت و خصلت
هم آمده نه مجرد دین چنانکه بدکیش - بدخو را
گویند - پس اگر بتکیش را بمعنی خوی بت دانسته
گیریم و نظر بر شباهت تیردان و ترکش که تیرها
در خود دارد (چنانکه بت تارها در خود دارد)
آنرا بتکیش نام نهیم چه عجب است. خان آرزو

کہ کیش را مخصوص بہ ذوی العقول کند این
تخصیص خبری دہد از ینکہ ذوق ماخذ ندارد و
نسیدہ اند کہ برای ماخذ اسما اینگونہ موشگافی ضرورت
ندارد و مخفی مباد کہ مجرد کیش ہم بمعنی تیردان
آمدہ - پس این لطف ماخذ است کہ برای
تیردان بتکیش نام کردند و این فک اضافت
باشد کہ اصل این باضافت بت بسوی کیش
بود و اضافت را افگندند و معنی لفظی این یعنی
کہ تیردان است - اضافت تشبیہی چنانکہ
آئینۂ دل - پس ترکش را بطور عام لیف
گفتن و اضافت آن بسوی تیردان کردن
برای ترکشے کہ پر از تیر باشد عیبے ندارد و
وشک نیست کہ ہمین است ماخذ این اصطلاح
کہ خان آرزو را محل نظر است دنی فرماید
کہ اگر این ماخذ درست نباشد و دیگر چہ
باشد (اردو) ترکش بقول آصفیہ
فارسی - اسم مذکر - تیردان - تیر رکھنے کا ظرف
لون (انتہی) پس اس اصطلاح فارسی
کا ترجمہ تیروں سے بھرا ہوا ترکش ہے - مذکر

بتگر استعمال بقول بہار و انند مرادف
بت تراش **مؤلف عرض کند** کہ کلمۂ
گر بقول برہان بمعنی کنندہ و سازندہ
کہ افادہ معنی فاعلیت کند وقتے کہ با
کلمۂ دیگر ترکیب شود ہمچو کوزہ گر و کاسہ گر
و امثال آن (ظہوری ۵) از تیشۂ
ملامت عشق تو گشتہ ریش ؛ ز پاے
سلامت بت و بتگر درین چہ بحث نزار (اردو)
دیکھو بت تراش -

بتگس ہماں بتکس کہ بکاف عربی
گزشت و بحث این ہم ہمدر انجا مذکور
(اردو) دیکھو بتکس -

بتگندن بحث این بر بتکندن و
بتگندیدن بتکندیدن بکاف عربی گذشت
(اردو) دیکھو بتکندن و بتکندیدن -

بتلاب بقول جهانگیری ورشیدی با اوّل مکسور ثبانی زده غلاف گل خرما را گویند و قه انرا (کوزهٔ مخ) نیز خوانند صاحبان برهان و ناصری و جامع و سراج ذکر این کرده اند۔ **مؤلف** عرض کند که بت بالکسر بقول ساطع در سنسکرت بمعنی قدرت و دستگاه و (لابهه) بقولش بمعنی نفع پس اگر فارسیان بی ترکیب این بر و لغت سنسکرت و حذف های هوز اسم فاعل ترکیبی ساخته باشند معنی لفظی این قدرت نفع دارنده و قادر بر نفع باشد و کنایه از غلاف گل خرما که نفع نخله منحصر بر وست و جا دارد که بت را بالفتح بمعنی صوف گیریم که لغت عربیست و لاب هم عربی است بمعنی سنگلاخ۔ پس معنی لفظی این صوف سنگلاخ دارنده و کنایه از غلاف گل خرما و تصرّف در اعراب که فتح اول را بکسره بدل کردند تصرّف فارسیان است بهر صورت مقرّن باشد واللہ اعلم بالتسلّی توانیم که این را اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) درخت خرما کے پھول کا غلاف۔ مذکّر۔

(الف) **بتلخ و ترش راضی بودن**	مصادر	
(ب) **بتلخ و ترش رضا دادن**	اصطلاحی	
(ج) **بتلخ و ترش رضا ده**	خان آرزو	

درسراج ذکر (الف) کرده گوید که کنایه از رضا بودن برنج و محنت زمانه و (ب) بقول جهانگیری در ضمیمه کنایه از راضی شدن است به محنت و مشقت روزگار (حکیم خاقانی ۵) بتلخ و ترش رضاده بخوان گیتی بر آ که بشیرخوری از بشیرخوری حلوا نه۔ صاحب برهان نسبت (ب) بذکر معنی بیان کرده جهانگیری فرماید که راضی شدن به قسمت رزق از قلیل و کثیر و قناعت و سیری و گرسنگی و فقر و فاقه و سختی و نرمی روزگا

صاحب بحر تعریفے مختصر و مفید کند و ما
با تعریفش اتفاق داریم کہ متحمّل رنج و محنت
شدن است و بس صاحب شمس ذکر (ج)
کرده کہ امر حاضر (الف) است دیگر ہیچ -
مؤلّف عرض کند کہ نظر بر سند خاقانی باید
کہ مصدر (بتلخ و ترش خوان رضا دادن)
قائم شود محققین کہ لفظ خوان را ازیں مصدر
اصطلاحی ترک کرده اند ذوق زبان ندارند
(اردو) (الف و ب) گرم و سرد سہنا
بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا
(ج) اسی مصدر کا امر حاضر

بتلنگ دائره بدر کردن | مصدر اصطلاحی

وارستہ گوید کہ لوطیان ایران نوائی دارند کہ
برای دفع مخلّ مجلس خوانند چون از سر وا شود
گویند بہ تلنگ دائره بدر کردیم و تلنگ دائره دا
ورد بما بانگشتان زدست تا صدا برآید ظغرا
در رسالہ وحیدیہ) حرمت مشغولی ساز ہا را بتلنگ دائره
بدر کرده است۔ صاحب بحر بہ نقل تعریف
وارستہ گوید کہ تلنگ بکسر تین آوازیکہ از
نواختن دائره برآید و نیز تلنگ دائره نام
بازی است کہ طفلان خطی کشیده مہره بازی
کنند و مہره ہر کہ ازان دائره برآید برد و ازوست
(اردو) خاص قسم کی آوازوں سے
مخلّ مجلس کو مجلس سے اٹھانا لوطیان ایران جب
کسی شخص کو اپنی محفل میں مخلّ خیال کرتے
ہیں تو اس کو مجلس سے اٹھانے کے لئے خاص
قسم کی آوازیں نکالتے ہیں جن کو پہچان کروه
مجلس سے اٹھ جاتا ہے۔

بتمنّای گوشت مردن بہ | مقولہ صاحبان
کہ تقاضای زشت قصّابان | خزینہ و گلشن

واحسن ذکر این کرده از معنی و محلّ استعمال ساکت
مؤلّف عرض کند کہ این شعر بال سعدی شیرازی
است فارسیان این را در مذمّت دام و قرض
استعمال کنند و بس (اردو) اُدھار کھانے سے

بھوکا پڑا رہنا اچھا ہے" صاحب محبوب الامثال
نے اس کا ذکر فارسی مثل کے مقابلہ میں کیا ہے
دکن میں کہتے ہیں " بھوکوں مرے اُدھار نہ کھائے"

بت نارسیدہ اصطلاح۔ صاحب
آنند بحوالہ مظہر العجائب گوید کہ بمعنی
معشوق کم سن است **مؤلف** عرض کند
کہ خلاف قیاس نیست واین کنایہ باشد۔
(اردو) کم سن معشوق۔ مذکر۔

بتناسب استعمال۔ صاحب وزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصرالدین شاہ قاچار
نوشتہ کہ بقدر اعتدال **مؤلف** عرض
کند کہ تناسب بقول منتخب لغت عرب
است بمعنی باہمدیگر پیوند شدن۔ پس
استعمال فارسیان مجاز است و بدین معنی
این را مفترس گیریم (اردو) تناسب
کے ساتھ۔ اعتدال کے ساتھ۔ صاحب
آصفیہ نے اعتدال پر لکھا ہے کہ
عربی۔ اسم مذکر۔ برابر۔ یکسان۔ تناسب
اعضا۔ کم نہ زیادہ۔ آپ ہی نے معتدل
پر لکھا ہے کہ مساوی المزاج جس میں
افراط و تفریط نہ ہو۔ اوسط درجہ کا۔

بتن بر داشتن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر تحمل کردن ناملائم و
مکروہ۔ بہار گوید کہ سخن کسی را متحمل شدن
(رضی دانش ؎) بتن حرف لباس
از خوبنمایان برہنہ دارم ؎ چو صحرا جامہ
عریانی من دامنی دارد ؎ (حسن رفیع ؎)
ہیچکس گلہ از بوریای فقر مکن ؎ اگر
از و بتو رنجی رسد بتن بردار ؎ **مؤلف**
عرض کند کہ کنایہ باشد و بس (اردو)
ناملائم باتوں کا تحمل کرنا۔ برداشت کرنا۔

بتن برگرفتن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر و بہار مرادف (بتن
برداشتن) کہ گذشت (ظہوری ؎)

آورده خوش معاملهٔ هجر درمیان تو جان داده ایم مرگ بتن بر گرفته ایم (اردو) دیکھو بتن برداشتن ۔

بتنپک بقول شمس بابای فارسی بمعنی دریچه باشد صاحب برهان بر (بتنبک) گوید که بابای فارسی هم آمده دریچهٔ زرگری وصفاری باشد و آن قالبی است که چیزها از طلا و نقره و امثال آن دران ریزند **مؤلف** عرض کند که تعریف کاملش بجای خود آید درینجا همین قدر کافی است که صاحب شمس غلط کرده است که این را بزیادت موحدهٔ اوّل آورده و آنرا اصلی گرفته ۔ معاصرین هم ازین ساکت و محققین فارسی زبان ذکر این نکرده اند و سند استعمال پیش نه شد (اردو) دیکھو **تبنک** ۔

بتنج بقول سروری بفتح با و تای قرشت و سکون نون (۱) افشردن باشد صاحب برهان همزبانی سروری گوید که بکسر اوّل (۲) امر است از تنجیدن یعنی درهم پیچ و بیفشار و ازپی درای و صاحب ناصری نقل نگارش و صاحب جامع همزبانش خان آرزو و سراج بذکر هر دو معانی بالا گوید که ظاهر از اصل کلمه نیست **مؤلف** عرض کند که می پرسیم ازو که اگر از اصل کلمه نیست بفرماید که چیست این است حقیقت تحقیق محققین با نام و نشان مخفی مباد که تنجیدن بروزن رنجیدن بمعنی پیچیدن و درهم افشردن و درهم کشیدن و ازپی درآمدن و فراهم نشاندن و تنج بدون موحده امر مصدر و بدینمعنی با موحده نمی آید و نیز امر حاضر است بهمه معانی بالا و بدینمعنی با موحدهٔ مکسور می آید که زائد باشد حیف است که محققین بالا موحده را مفتوح گرفته اند و برای معنی اوّل هم آورده اند و در تعریفش معنی مصدری بیان کرده و طرز بیان شان موحدهٔ اوّل را

اصلی ظاهر می کند و حقیقت آنست که زائد باشد و بمعنی اوّل زائد هم نمی آید که اسم جامد
است (اردو) (۱) بنچوڑ بقول آصفیه - اسم مذکر - رس - عصاره - افشره - (۲)
تنجیدن کا امر حاضر بمعنی بنچوڑ وغیره دیکھو تنجیدن -

بتنگ آمدن | مصدر اصطلاحی - بقول بحر عاجز
آمدن و بیزار شدن صاحب انند (بتنگ آمدن از چیزی
را بمعنی عاجز و ملول شدن نوشته صائب ؎
بتنگ آمد دل از بی همدمی هار و کوه آرم ۱۲
مگر اینجا کنم پیوند فریادی به فریادی ۱۲ مؤلف
عرض کند که تنگ آمدن هم به همین معنی
می آید چنانکه " تنگ آمد بجنگ آمد " -
پس موحده در اوّل این زائد باشد (اردو)
تنگ هونا کهه سکتے هیں - صاحب آصفیه
نے بتنگ پر فرمایا هے که عوام تنگ کی جگه
بولتے هیں - بمعنی عاجز - پس بتنگ هونا
بهی کهه سکتے هیں - بمعنی عاجز هونا -
بیزار هونا -

بتنگ آوردن | مصدر اصطلاحی
متعدّی بتنگ آمدن است که گذشت
بمعنی عاجز و بیزار کردن (ظهوری ؎)
در دلم آورده تنگی را بتنگ ۱۲ از بزرگی
خویش را جا میدهد ۱۲ (اردو) تنگ کرنا
بتنگ کرنا -

بتنگار | اصطلاح - بقول ضمیمه
برهان و بحر وانند کنایه از نقّاش و مصوّر
مؤلف عرض کند که بت درینجا مجازاً
بمعنی نقش و صورت است و بس اسم فاعل
ترکیبی باشد (اردو) مصوّر - تصویر
اتارنے والا -

بتنور | بقول شمس بالفتح (۱) کُلّه گردا گرد
دهان و قیل (۲) منقار (۳) آواز دهان
و فرماید که بباء فارسی هم آمده مؤلف

عرض کند که همین لغت به بای فارسی سوم
عوض نون بهرد و معنی اوّل الذّکر بجای
خونش گذشت نون به بای فارسی یا بالعکس
آن بدل نمی شود - محققین فارسی زبان
ذکر این نکرده اند و معنی سوم هم اختراع

صاحب شمس باشد معاصرین عجم بر زبان
ندارند بدون سند استعمال اعتبار را
نشاید که بی تحقیق صاحب شمس اظهر من الشمس
(اردو) (۱ و ۲) دیکھو بتپوز (۳)
منه کی بیماری - مؤنّث -

بتو صاحب سروری بحوالهٔ نسخهٔ میرزا فرماید که بکسر و فتح با و ضمّ تا (۱) بمعنی قبّه مانندی که بر سر عصا و دستهٔ تازیانه و امثال آن نهند - صاحب جهانگیری گوید که به واو معروف است صاحبان برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج هم ذکر این بفتح اوّل و ضمّ دوم کرده اند **مؤلّف** عرض کند که بخیال ما مفرّس است که واو نسبت بر لغت (بت - بالکسر و بالضمّ) زیاده کرده اند که بقول ساطع بمعنی مشت زنی و قدرت و دستگاه آمده (اردو) مٹھ بقول آصفیه هندی - اسم مؤنّث - قبضه - دسته -

(۲) بتو - بقول سروری و برهان بکسر و فتح با و ضمّ تا سنگ دراز که تاب دارد و گویند و آنرا بته نیز گویند و بعربی مقمع خوانند - صاحب جهانگیری گوید که به واو معروف است - صاحبان رشیدی و جامع و ناصری هم ذکر این کرده اند و خان آرزو در سراج فرماید که این همان بتاست که الف به واو بدل شد **مؤلّف** عرض کند که صحیح تعلق از بتا ندارد که به الف آخره گذشت - ندانیم که خان آرزو چه طور

حوالۂ آں کردہ بہ تحقیق ما مبدّل بتہ باشد کہ ہای ہوز آخرہ بفتح اول و ثانی می آید
ہای ہوّز بدل شد بہ واو چنانکہ آوسہ و آوسو و ماخذ بتہ بجایش عرض کنیم (اردو)
دستہ مذکر۔ دکن میں اُس دراز اور بدوّر پتھر کا نام ہے جو ہاون کے ساتھ ہوتا ہے
جس سے ہاون میں دوائیں کوٹی جاتی ہیں۔ صاحب آصفیہؔ نے (ہاون دستہ) کا ذکر
فرمایا ہے اور مجرّد دستہ کو ان معنوں میں نہیں لکھا۔ نیز دکن میں بتّہ اُس دراز اور گول
پتّھر کا نام ہے جس سے سل پر مصالحہ پیسا جاتا ہے جس کو محاورۂ ہند میں بٹّا کہتے ہیں
صاحب آصفیہ نے بٹّا پر فرمایا ہے کہ مصالحہ پیسنے کا وہ کھڑا ہوا پتّھر جس کو سل پر رگڑتے
ہیں۔ ہماری رائے میں لغت زیر تعریف کا ترجمہ۔ دستہ ہے۔
(۳) بتو۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ بکسر و فتح با و ضمّ تا بمعنی قیف کہ ازاں گلاب و
عرق وغیرہا در شیشہ کنند۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ بہ واو معروف است۔ صاحبان
رشیدی و جامع و ناصری ہم ذکر ایں بفتح اوّل و ضمّ دوم کردہ اند۔ صاحب برہان گوید
کہ بایں معنی بکسر اوّل ہم آمدہ خان آرزو در سراج فرماید کہ ایں عام است خواہ برای
شیشہ باشد خواہ برای دبہ کہ روغن دراں کنند۔ و فرماید کہ تخصیص رشیدی و جہانگیری
و برہان بہ شیشہ خطا ست مؤلّف عرض کند کہ تخصیص روغن برای دبّہ ہم درست
نیست و بہ تحقیق ما (از معاصرین عجم) مخفّف (بتوکن) کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی داخل کنندہ کہ تو بالضم بقول برہان بمعنی درون است مقابل بیرون یعنی
ایں را اسم جامد فارسی زبان دانند واللہ اعلم۔ صاحب نفائس بر قیف گوید کہ

لغت ترکی است و بفارسی تنگاب بہ کاف فارسی و صاحب برہان برتنگاب قیف را
عربی گفتہ (اردو) قیف بقول آصفیہ۔ ترکی۔ اسم مذکر۔ ایک ٹونٹی دار ظرف کا نام
جس کا منہ اوپر سے کھلا ہوا اور نیچے ایک نلی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے ذریعہ سے
رقیق چیز بوتلوں وغیرہ میں بہ آسانی بھری جاتی ہے۔ کیف۔ پیک۔

(۴) بتو۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ و بقول جہانگیری و جامع و برہان بفتح با و تا
بمعنی جائیکہ ہمیشہ آفتاب بران تابد۔ صاحب جہانگیری فرماید کہ ایں ضدّ نسا باشد۔
صاحب ناصری گوید کہ در اصل بتاب بلکہ با تاب بود یعنی گرمی و پرتو آفتاب آنجا را
می گرفتہ خان آرزو در سراج فرماید کہ صاحب رشیدی ایں معنی را حقیقی پنداشتہ حقیقۃً
مجاز است مؤلف عرض کند کہ مقصود خان آرزو جز ایں نباشد و ما ہم با او اتفاق
داریم کہ ایں معنی مجاز معنی پنجم است کہ می آید یعنی بتو کہ بمعنی مشرق آمدہ مجازاً برای
جای ہم مستعمل شد کہ آفتاب دائما بران تابد گویا آں مقام دائما مشرق است و ماخذ
بیان کردہ صاحب ناصری درست نیست کہ بتو را مخفف با تاب گیریم حقیقت ماخذ ایں
بر معنی پنجم می آید (اردو) وہ مقام جہاں آفتاب ہمیشہ طلوع رہتا ہے اور غروب
نہیں ہوتا۔ نسار کا ضد جہاں ہمیشہ رات رہتی ہے اور آفتاب طلوع نہیں ہوتا یا
پہاڑوں کی بلندی کی وجہ سے دھوپ کم آتی ہے یا نہیں آتی۔

(۵) بتو۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری و سراج با اوّل و ثانی مفتوح
بمعنی مشرق و بقول برہان مقابل مغرب۔ مؤلف عرض کند کہ تو بالفتح بقول

برہان بمعنی تابست کہ تابش آفتاب و امثال آں باشد۔ پس فارسیان بای مصاحبت
دراوّلش آوردند و برای مشرق استعمال کردند معنی لفظی ایں باتاب وتاب دارندہ
وکنایہ از مشرق دیگر ہیچ (اردو) مشرق بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مونّث۔ جائے
شرق یعنی روشنی نکلنے کی جگہ۔ طلوع ہونے کا مقام۔ سورج نکلنے کی جگہ۔ مغرب کا
نقیض۔ دیکھو باہل کے دوسرے معنی۔

(۶) بتو۔ بقول جامع۔ بفتح اوّل وضمّ ثانی دبّہ روغن صاحب مویّد نسبت ایں گوید
کہ بالفتح والکسر است۔ صاحب برہان متفق باموّید۔ صاحب غیاث بر دبّہ گوید کہ
صحیح بالفتح است و بالضّم خطاست بمعنی ظرف چرمین کہ اکثر دراں روغن پر کنند
صاحب منتخب ہم ذکر ایں کردہ فرماید کہ ظرف روغن است **مؤلف** عرض کند کہ
مجاز معنی سوم باشد کہ دبّہ ہای چرمی در عجم وعرب وہند مشابہ قیف باشد بالعکس
یعنی حصّہ بالائی آں تنگ وحصّہ پائینش فراخ۔ پس فارسیان مجازاً دبّہ روغن را
ہم بتو گفتند (اردو) کپّا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ چمڑے کا پھولا ہوا
چھوٹے منہ کا ظرف جس میں گھی یا تیل رکھتے ہیں اور اُسے اونٹ کے چمڑے سے
بناتے ہیں۔ دبّہ۔

بتوارک | بقول جہانگیری جاہی باشد کہ غلّہ دراں مدفون سازند۔ صاحبان
برہان وسروری وغیرہا ہمیں معنی بر (بتوراک) نوشتہ اند کہ بتقدیم وتاخیر رای مہملہ
والف می آید و ماتحقیق ایں ہمدرا انجا کنیم۔ (اردو) دیکھو بتوراک۔

بتواز بقول برهان بر وزن
شهباز آرامگاه و نشیمن باز و شاهین
و امثال آن صاحب ناصری گوید که بدواز
بدال مهمله بعوض فوقانی هم آمده که بمعنی
نشیمن کبوتر و باز باشد که دو چوب بر زمین
فرو برند و چوبی بر زبر آن نهند و آنرا آده
نیز گویند و (۲) بمعنی مطلق آرامگاه هم
(شمس فخری ۵) ملاذ سیف و قلم خسرو ستاره
حشم ♦ که هست اهل جهان را جناب او بتواز
صاحب مؤید بحواله زفانگویا ذکر معنی اول
کرده خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید
که مشهور بپای فارسی است (انتهی) او به پتواز به
بای فارسی فرماید که آنرا آده نیز گویند و فرق
کند که پتواز برای جانوران شکاری و آده
برای کبوتران بیشتر مستعمل و فرماید که بعضی به
بای تازی و بعضی به رای مهمله نوشته اند و هر دو
تصحیف است و نیز گوید که بعضی بمعنی مطلق
آرامگاه و جای نشستن گفته اند و این غیر متعارف
و مشهور است (انتهی) **مؤلف** عرض کند که
بت بمعنی مرغابی بجایش گذشت و وار به
رای مهمله بقول برهان بمعنی لیاقت چنانکه
شاهوار و گوشوار (الخ) پس بتوار به موحده
اول و رای مهمله در آخر بمعنی جای که لائق
مرغابی است و مجازاً لائق مرغان و کنایه
از آده - پس رای مهمله بدل شد به زای هوز
چنانکه انبران و انبزان این است حقیقت
بتواز که خان آرزو تصحیفش شمارد و کار از
تحقیق ندارد چیزی که اصل است آن را
تصحیف گفت و حقیقت ماخذ را نهفت و پتواز
بپای فارسی که می آید مبدل این است چنانکه تب
و تپ (اسب و اسپ) و هر چند تفریق در
بتواز و آده کند عکس حقیقت است که آده
برای جانوران شکاری است و پتواز مرادفش
و آده برای کبوتران اصلاً مخصوص نیست و آنچه

معنی دوم را غیر متعارف فرماید سند شمس فخری چشمش کشاید معنی دوم مجاز معنی اوّل باشد و بس مخفی مباد که بدواز که به دال مهمله عوض فوقانی می آید مبدّل اینست چنانکه تنبوره و	دنبوره و زرتشت و زردشت (اردو) (۱) اڈا (بقول آصفیہ ہندی - اسم مذکر - وہ بیٹھک جو ایک آڑی اور سیدھی لکڑی باندھکر دست آموز جانوروں کے واسطے بنا دیتے ہیں (۲) آرام اور راحت کا مقام - مذکر -

بتوخت بقول برهان بر وزن بسوخت ماضی توختن است یعنی جمع کرد و بهیند وخت واداکرد و گذارد - اسم از ینکه بناز باشد یا قرض و دین و امانت و بمعنی کشید و فرو برد که از کشیدن انتقام و فرو بردن چیزی در جای باشد - صاحب ناصری به نقل برهان فرماید که توختن بمعنی کشیدن و آن را توزیدن نیز گفته اند و بر پس قیاس توخت و توخته خان آرزو در سراج بنقل قول برهان گوید که تحقیق آنست که بای موحده زائد است که در اوائل افعال و مصادر زیاده کنند و این لفظ را از لغات اضداد شمرده اند مؤلف عرض کند که ماضی توختن را با بای زائده ضرورت نداشت که در ردیف بای موحده جا دهند ذکر مصدر برای همه مشتقاتش کافی بود - صاحب برهان توخت را هم بجای خودش نوشته و توختن را هم نمیدانیم که درین تکرار چه مصلحت اندیشید - اکنون ناگزیر است که ما حقیقت ماخذ و معانی مصدر این را همدرینجا بیان کنیم - ماخذ این توز است که بضم اوّل بمعنی تاخت و تاراج می آید و از همین اسم مصدر سه تا مصادر وضع شد (۱) توزیدن و (۲) مخفف تزیدن بضم اول و کسره دوم و (۳) توختن که زای هوز توز را به خای معجمه بدل کردند چنانکه فراز و فراخ و پس ازان بزیادت علامت مصدر تن در آخرش مصدری ساختند

ومعنی حقیقی این هر سه مصدر (۱) تاخت وتاراج کردن است - صاحب موارد ذکر این معنی
کرده وصاحبان بحر وبرهان اینمعنی را در توختن ترک کردند و (۲) بمعنی فراهم آوردن و
اندوختن واین مجاز معنی اول ست (حکیم نزاری قهستانی ؎) خلقی ز بذل شاملت
ارزاق توخته ؔ جوقی ز عدل کاملت آرام یافته ؔ صاحبان موارد وبحر وبرهان ذکر این معنی
کرده اند و (۳) برکشیدن وکشیدن چون - کینه توختن - واین هم مجاز معنی اوّل است و هر
سه محققین بالا ذکر این کرده اند (حکیم خاقانی ؎) از پی کین توختن از خصم تو ؔ آب
زره دارد و آتش سنان ؔ و (۴) فروکردن وفروبردن چون خار توختن واینهم مجاز معنی
اوّل است که در تاخت وتاراج اینهمه صعوبتها واقع شود وجا دارد که این را به معنی هشتم
متعلق کنیم (حکیم سنائی ؎) خلق اگر در تو توخت ناگه خار ؔ تو گل خویش از و دریغ مدار ؔ
هر سه محققین بالا ذکر این کرده اند و (۵) گذاردن وواپس دادن وادا کردن چون
وام توختن ونماز توختن - شک نیست که این را از معنی اوّل هیچ تعلق نیست ودر اینجا
توختن مبدّل دوختن است که بمعنی ادا کردن می آید - اعم از اینکه قرض و وام باشد یا نماز
دال مهمله بدل شده به فوقانی چنانکه زردشت وزرتشت (رضی الدّین نیشاپوری ؎)
ایا ستوده بزرگی که وام شکر ترا ؔ زبان بنده تو توختن نمی داند ؔ (حکیم سوزنی ؎)
خوش بخندید ومرا گفت بدین زر نشود ؔ که نه ترا ساخته کار و نه مرا توخته وام ؔ و (۶) بقول
برهان وبحر وموارد خواستن - صاحب موارد وسندی که از اسدی پیش کرده از آن بوضوح
نمی پیوندد که اینمعنی متعلق بمعنی سوم است وهو هذا (؎) به تیغ وسنان هر کجا کینه توخت ؔ

گہی دل وریدہ وگہی سینہ دوخت ہا و (۷) بقول ہرسہ محققین بالا بمعنی جستن بالضم و ایہم مجاز
معنی اوّل است و (۸) بقول ہرسہ محققین بالا بمعنی دوختن و ماخذ این بمعنی پنجم گذشت
کہ مبدّل است و (۹) بقول موارد بمعنی فرارسانیدن وایں سن وجہ متعلق بمعنی پنجم باشد بالجملہ
ہر قدر معانی کہ دریں مصدر است در ماضی مطلقش ہم کہ زیر بحث است باشد (اردو) توختن
کا ماضی مطلق اس کے تمام معنوں پر شامل یعنی (۱) تاخت وتاراج کیا۔ لوٹا (۲) فراہم کیا۔ جمع کیا (۳)
کھینچا۔ لیا (۴) چھویا (۵) ادا کیا۔ واپس دیا (۶) چاہا (۷) ڈھونڈا (۸) سیا (۹) پہنچایا۔

بتوراک بقول سروری بحوالہ فرہنگ وبقول رشیدی (۱) بمعنی چاہی باشد کہ غلّہ درآن
پنہاں کنند ومدفون سازند۔ صاحب جہانگیری ہمین لغت را بقلب بعض بتوارک نوشتہ لیکن
حوالہ سروری دلیل آنست کہ غلطی کتابت جہانگیری باشد کہ جہانگیری وفرہنگ ہر دو یکی است
صاحب برہان صراحت کند کہ بفتح اوّل وثانی مضموم بواو رسیدہ وراء بی نقطہ بالف کشیدہ
وبکاف زدہ چاہی باشد کہ غلّہ وامثال آن دراں کنند وخلاشہ وخاک بربالای آن ریزند و
(۲) بمعنی دف ودائرہ ہم آمدہ وفرماید کہ بمعنی آخر بتقدیم تای قرشت بر بای ابجد ہم صاحب ناصری
بذکر معنی اوّل گوید کہ این را بفارسی گوری نیز گویند بکاف فارسی زیرا کہ بگور ماند کہ قبر باشد وذکر
معنی دوم ہم فرمودہ صاحب جامع ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل نسبت
دوم فرماید کہ این خطاست وتصحیف در لفظ ومعنی وبتوراک بتقدیم فوقانی بمعنی طبلے کہ مرغان
دارند برای رمانیدن مرغان **مؤلف** عرض کند کہ وضع لغت ترکی نماست ولیکن محققین
ترک ازیں ساکت وبعض محققین صراحت فارسی کردہ اند مرکب یافتہ می شود ولیکن اجزای ترکیبش

متحقق نمی شود چاره نیست جز این که اسم جامد گیریم و معنی دوم متحقق است به سند قول محققین اهل زبان همچون صاحبان جامع و ناصری قول خان آرزو نسبت تصحیف لفظ خطای اوست اگر تبوراک را به سوحده اول اصل گیریم تبوراک بفوقانی اول قلب بعض است واگر ثانی الذکر را اصل گیریم اول الذکر را قلب بعض گیریم چنانکه باهوت و ماہوت و انباخون و ابناخون و اغلده و والغده و افزار و افراز و اسطخر و استطرخ مخفی مباد که بوک بمعنی اول لغتی است که می آید –

(اردو) (۱) دکن میں کہو بالفتح اس گڑھے کو کہتے ہیں جس میں اناج اس غرض سے دفن کرتے ہیں کہ اس میں کھنگی پیدا ہو۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے کہو پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر۔ غار۔ گڑھا۔ قصبات الہ آباد میں اسی کہو کو کہون کہتے ہیں اور عموماً اردو میں کھتا۔ صاحب آصفیہ نے کھتا پر فرمایا ہے ہندی اسم مذکر۔ وہ گڑھا جس میں غلّہ بھر کر اوپر سے پاٹ دیتے ہیں تاکہ ایام قحط میں گراں ہو کر بکے زمین دوز کوٹھا جس میں اناج بھرا جاتا ہے۔ کھتی۔ نہان خانہ۔ مطمورہ – (۲) دف۔ دائرہ۔ مذکر۔ دیکھو تیرہ

بتوک بقول سروری بحوالہ نسخہ حسین وفائی بتای قرشت بوزن تبول طبقی چوبین پر مثال دف که بقالان دارند و اجناس دران کنند استاد شیبک ؎ فراموش نکردستم و کی خواهم کرد آن بتوک جو و آن ناپه اشنان ترا کو فرماید که بتقدیم تای بر بای منظر رسید و صاحبان برهان و جامع هم ذکر این بفتح اول و ثانی مضموم ... نموده گوید که مرکب است از بت و واو نسبت و کاف زائد چنانکه زکو و زلوک و پرستو و پرستوک معنی لفظی این منسوب به مرغابی و بط و کنایه از ... کشتی مذکوره بالا و آنچه به فوقانی اول ... همین معنی می آید قلب بعض است چنانکه باهوت و ماہوت و اسطخر و استطرخ (اردو) ... کشتی مؤنث جس میں بقال اجناس فروختنی کو رکھتے ہیں

بتوه | بقول شمس لغت فارسی است بفتح واو فارسی سبزه ایست ترش هندش چوکه گویند وبحواله ابراهیمی بفتح یکم وضم دوم (۲) ابتوه ودر سکندری (۳) بمعنی خرمن مؤلف عرض کند که محققین فارسی زبان ومعاصرین عجم ازین ساکت ودر ترکی زبان ولغات عرب وسنسکرت هم یافته نمی‌شود نمیدانیم که لغت کدام زبان است ومقصود از واو فارسی چیست صاحب شمس دائما به بی تحقیقی کارگیرد اعتبار را نشاید - فارسیان این را بمعنی اوّل سرخ پای وبعضی ترسفه وتروشه وترشک خوانند (کذا فی النفائس) وتعریف این بجای خودش آید (اردو) (۱) دیکھو سرخ پاے (۲) انبوه بقول آصفیه فارسی - اسم مذکر - هنگامه - هجوم - جمگھٹ - بھیڑ (۳) خرمن - فارسی - اسم مذکر - کھلیان - انبار غلّه - وه غلّه کا ڈھیر جس میں ابھی تک بھس نه نکالا ہو -

بتّه | بقول سروری به وزن پشته سنگی باشد که برروی آن چیزی صلایه کنند وآن را بتو نیز گویند صاحب جهانگیری گوید که باوّل وثانی مفتوح (۱) مرادف بتو بمعنی دوم و(۲) خشکه پلاو - وآنرا بدهٔ نیز گویند صاحب رشیدی همزبانش وصاحب برهان بذکر هردو معانی بالا فرماید که بمعنی اوّل با ثانی مشدّد نیز آمده وصاحب جامع بذکر هردو معنی بالا فرماید که (۳) بتشدید ثانی بمعنی علامت و نشانه نیز آمده وصاحب مؤید بر معنی اوّل قانع - خان آرزو در سراج فرماید که این لفظ مشترک است در فارسی وهندی غایتش در هندی بارا به تغییر یاکی مخلوط به ها خوانند وآن تلفظ مخصوص هند است یا وبته اسم است از خشکه چراکه خشکه همان برنج را گویند که بعد از پختن آب را دور کنند وبته مطلق است خواه آب آن را دور کنند خواه نکنند - وبته غذای مردم بنگاله وکشمیر است بنابر کثرت شالی در آن دو ملک واغلب که بهته معرب بهته هندی است وبمعنی سنگی که بدان دارو وغیره سایند وبمعنی نیم

مشترک است در فارسی و ہندی (الخ) صاحب
سخندان می فرماید کہ بمعنی دوم در سنسکرت بہکت
باشد و بزبان برج بہات و بہتہ بمعنی خشکہ مؤلف
عرض کند کہ بمعنی اوّل بہ تخفیف مفرس دانیم کہ
فارسیان بہ تخفیف تشدید فوقانی آوردہ اند و بہ تشدید
لغت سنسکرت است کہ در فارسی مستعمل شد نسبت
معنی دوم عرض می شود کہ ترجمہ خشکہ در سنسکرت۔
بقول ساطع بہات است و بہاتا روزینہ کہ بہ
لشکریان دہند و بہتہ مراد خش۔ فارسیان بہات بہتا
مفرس کردہ بہ تخفیف ہای دوم و الف سوم و بزیادہ
ہای ہوز در آخر بہتہ و برای خشکہ پلاو استعمال کردند
کہ مقصود شان از برنج با گوشت و روغن پختہ و
مخلوط است نہ خشکۂ خالص انچہ خان آرزو در تعریف
خشکہ و بہتہ فرق ظاہر کردہ ہر دو را برنج پختۂ محض
قرار می دہد تسامح و کم غوری اوست بہتہ مبدل این
بہاتا کہ بجا یش گذشت پلاو با گوشت و روغن باشد
نہ خشکہ و بہات نسبت معنی سوم عرض می شود کہ
این ہم مفرس است کہ فارسیان لغت ہندی پتا را
کہ بقول ساطع بفتح اوّل و تخفیف دوم بمعنی سراغ
و نشان بود بہ تبدیل بای فارسی بعربی (چنانکہ
تپ و تب) و تبدیل الف با ہای ہوز (چنانکہ پاسا
و پاسہ) و تشدید فوقانی مفرس کردہ بہمان معنی
استعمال کردند (اردو) (۱) دیکھو بہتو (۲) دیکھو بہتا
(۳) پتا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ نشان
سراغ۔ کھوج۔

بتہ کار وارسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
دریافت حقیقت کار وادراک نفس الامر مؤلف
عرض کند کہ این کنایہ باشد۔ محقق محترم معنی حاصل
بالمصدر بیان کرد مقصودش معنی مصدریست یعنی
دریافت حقیقت کار کردن و از حقائق کار واقف شدن
(اردو) ہر کام کی تہ کو پہنچنا۔ صاحب آصفیہ نے
(تہ کو پہنچنا) کا ذکر فرمایا ہے۔ کسی بات کے مغز کو پہنچنا
اصل مطلب دریافت کر لینا حقیقت کو پہنچنا۔ منشا کو پہنچانا۔

بتیا بقول برہان بفتح اوّل و سکون ثانی و تحتانی بالف کشیدہ بمعنی سینہ باشد و آنرا بعربی صدر گویند و بکسر اول ہم آمدہ صاحب ناصری نقل نگارش و صاحب جامع و خان آرزو در سراج ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مفرس است کہ بتیا بکسر اوّل و دوم بقول ساطع لغت سنسکرت است بمعنی مرد خورد اندام و آنکہ قامتش بقدر یک وجب بود فارسیان بتصرف خفیف در اعراب برای سینہ استعمال کردند و جا دارد کہ اسم جامد فارسی زبان گیریم ولیکن وضع لغت متقاضی آن نیست واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) سینہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر چھاتی صدر۔ [illegible]

بتیار بقول سروری بتای قرشت بروزن اسرار (۱) بمعنی رنج و مشقت باشد (ابوالفرج ۵)
بوزن عدلش بیز انہای ظلم بکسر ؎ بعون رایش بتیارہای دہر سلیم ؎ صاحب برہان گوید کہ بالکسر بمعنی اوّل و نیز (۲) بمعنی شیشۂ قارورۂ بیمار را نیز گویند و بفتح اوّل (۳) ہر چیز کہ در نظر زشت قبیح نماید۔ صاحب ناصری نقل نگارش صاحب جامع این را مرادف بتیارہ بزیادت ہای ہوّز در آخر گوید و بذکر معنی اوّل و دوم و سوم فرماید کہ (۴) بمعنی غول بیابانی و دیو نیز مؤلف عرض کند کہ بتہا در سنسکرت بقول ساطع بکسر اوّل و فتح دوم بمعنی درد و غم آمدہ و ہای ہوّز در فارسی زبان بہ تحتانی بدل شود چنانکہ شاہگان و شایگان و رای مہملہ در آخر زائد ہم آید چنانکہ شنا و شنار پس جا دارد کہ این را مفرس گیریم بمعنی اوّل و دیگر ہمہ معانی مجاز آن و جا دارد کہ اسم جامد فارسی قدیم گیریم و ہمہ معانی بتصرف در اعراب نتیجۂ لب و لہجۂ فارسیان است و بس (اردو) (۱) رنج بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دکھ۔ درد۔ غم۔ محنت۔ بیماری (۲) قارورہ کا شیشہ۔ مذکر (۳) ایک چیز جو نظر میں بری معلوم ہو۔ بری صورت۔ بدصورت۔ مؤنث (۴) غول بیابان بقول آصفیہ

فارسی - اسم مذکر - چھلاوا - دیو بیابان - بھوت - پریت - جن - شیطان - آتش ۵) میری
وحشت نے چراغ راہ جو سمجھا اُسے ٭ آنکھ دکھلا کر مجھے غول بیابان بن گیا ٭

بتیاره بقول برہان بکسر اوّل و فتح خامس (۱) رنج و محنت (۲) بلا و آفت و بفتح اوّل (۳) ہر چیز که مردمان آنرا دشمن دانند و (۴) ہر صورتی که در نظرہا زشت و قبیح نماید و (۵) غول بیابانی و دیو را نیز گویند صاحب جامع این را مرادف بتیار گوید که گذشت صاحب ناصری فرماید که بمعنی بتیاره ہر چیزی مہیب مکروہ که دلیر و بی اختیار بکسی آید خواه حادثهٔ زمانه و خواه بلیهٔ فلک و حکم قدر و خواه جانور انوری ۵) چو لطفش آید بتیارهٔ زمانه ہبا ٭ چو قہرش آید اقبال آسمان ہدر است ٭ رسید ذوالفقار شروانی ۵) ای خواجه که سرعت ساعی عزم تو ٭ بتیارهٔ متحرک باد وزان وہد (وله ۵) گردش افلاک با بتیارهٔ حکمش خجل ٭ صورت تقدیر در آئینه علمش عیان ٭ و فرماید که بمعنی زشت و مہیب آمده فردوسی ۵) جہانی بران جنگ نظاره بود ٭ که آن اژدہا جنگ بتیاره بود ٭ باز فرماید که بہمه این معانی صحیح است و در پارسی متداول و این لغت در اصل (بدیاره) بود یعنی رفیق بد و زشت و مکروه دال و تا بیکدیگر تبدیل یابند (چنانکه زردشت و زردشت) و گوید که بمعنی غول بیابانی در برہان آورده این نیز از ان قبیل است و اینقدر را فزاید که بتیره نیز بمعنی مکروه طبیعت است که بجایش می آید ٭ بخیال مؤلف مخفف و بدل این صاحب مؤید که بمعنی اوّل و دوم بجا آورده لسان الشعرا فرماید که بتقدیم ثانی بر فوقانی هم آمده مؤلف عرض کند و قلب بعض باشد چنانکه تابون و تابوس ٭ بتحقیق مؤلف (۶) بمعنی فکر و تردد ہم آمده که بجا بمعنی اوّل است (فردوسی ۵) نیا را بافتنا چاره ٭ خسروی کن ہیچ بتیاره ٭ بخیال ما اگر با خذ بتیار را که گذشت صحیح دانیم ہای ہوز در آخر این زائد است و اگر ماخذ این را بیان کرده صاحب ناصری

گیرم ببتیار کہ گذشت بتخفیف ہا مخفّف ایں باشد والاوّل اقوی من الثانی بالجملہ معنی اوّل اصل است ودیگر ہمہ معانی مجاز آں وآنکہ در بعض معانی ایں ببتیار اختلاف است نتیجہ محاورہ باشد (اردو) (۱) دیکھو ببتیار کے پہلے معنی (۲) بلا و آفت۔ مونّث (۳) ہر چیز جس کو انسان اپنا دشمن خیال کرتا ہے۔ مونّث (۴) دیکھو ببتیار کے تیسرے معنے۔ بدصورت مونّث (۵) غول بیابان دیکھو ببتیار کے چوتھے معنے۔ فکر۔ مذکّر و مونّث۔ تردّد۔ مذکّر۔

ببترا | بقول صاحب شمس بضم اوّل و فتح دوم لغت فارسی است بمعنی آفتاب مؤلف عرض کند کہ تسامح اوست کہ لغت عرب را فارسی گفت و ایں بقول محیط المحیط لغت عرب است بہ ہمیں معنی۔ (اردو) دیکھو آفتاب۔

بتیغ چیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند بمعنی بریدن است (ناظم ہروی ؎) گر بتیغ شدم بجوں کشیدند مرا ز دست شدم بہ تیغ چیدند مرا ز سیلی خورز ہر تنک سادستم گوئی ز از خاک تہیم آفریدند مرا مؤلف گوید کہ بریدن بمقراض نہ محض بریدن و چیدن تقاضای ایں معنی می کند و ایں کنایہ باشد مرادف مقراض زدن و کردن کہ بقول نفائس بہمیں معنی آمدہ (اردو) کترنا۔

بتیغ در آمدن | (مصدر اصطلاحی) بقول بحر کشتہ شدن مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) مارا جانا۔

بتیغ و کفن بزیر علم رفتن | مصدر اصطلاحی بقول انند تن بمرگ دادن (میر خسرو ؎) جاں دید چو خونریزی سلطان خیالش ز بستہ کفن و تیغ بزیر علمش شد ز مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد و سند پیش کردہ محقق ہند نشر از معنوی است نہ لفظی اگر از ہمیں سند مصدر لفظی و معنوی پیدا کنیم (تیغ و کفن بستہ بزیر علم شدن) باشد (اردو) موت پر آمادہ ہونا۔

بتیلہ | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی فتیلہ و ہم او برفتیلہ گوید کہ لغت عرب است

ماخوذ از فتل بالفتح که بمعنی تافتن و تابیدن و بتقدیم لام خطاست و غنچه از تشبیهات اوست و بالفظ
تافتن و سوختن و کردن و نهادن مستعمل مؤلف عرض کند که مبتدل است که فا بموحده بدل شود
چنانکه زفان و زبان - صاحب برهان پلیته که به بای فارسی و لام تحتانی و فوقانی و هاى هوز مى آيد
گوید که معرب فتیله است در لغ و بخیال ما فتیله اصل است که ماخوذ است از فتل و فتیله عربی
و مفرس که زبان تشریف است و پلیته که می آید مبتدل و قلب بعض فتیله که فا به بای فارسی بدل شد
چنانکه فیل و پیل لام و تحتانی را مقدم کردند به فوقانی - دیگر هیچ -

موحده با جیم عربی

بج بقول سروری بحوالهٔ تحفه بفتح بادل اندرون دهان شمس فخری ع لبی بدست توهر که زبان را
بگشاید بج دندانش کند چرخ برون یک بیک از بج و بحوالهٔ فرهنگ گوید که بفتح با و جیم فارسی هم بهمین
معنی آمده - صاحبان رشیدی و مؤید و جامع و ناصری و برهان و سراج هم ذکر این کرده اند مؤلف
عرض کند که بج بقول منتخب بفتح و تشدید جیم شگافتن ریش - و باور که فارسیان بمعنی برآمدگی
گوشت گرداگرد دندان استعمال کرده باشند که اندرون شگافت دهان است و همین را در فارسی
جای دندان گویند و بلغت عرب لثه که بدندان چسپیده باشد و صاحب منتخب بر لثه فرماید که گوشت
گرداگرد دندان است اندر خصوصیت بالفتح و مفرس باشد و باور که مبتدل بز گیریم که به زای
هوز آخر بالفتح بمعنی زمین و پشتهٔ بلندی آید فارسیان زای هوز را به جیم عربی بدل کرده بمعنی لثه
استعمال کردند که مانند پشتهٔ بلند است در دهن چنانکه سوز و سوج والله اعلم بحقیقة الحال
و لیکن محققینی که به تعریف این اندرون دهان را آورده اند پی به حقیقت نبرده اند که شمس فخری هم

متقاضی معنی بیان کردہ ماست (اردو) مسوڑا بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ گوشت جس میں سے دانت نکلتے ہیں۔ دانتوں سے اوپر کا گوشت۔ لثہ۔ جائے دنداں۔ گوشت بن دنداں۔

(۲) بج۔ بقول سروری بمعنی پیش سر و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی اول است و باعتبار محقق صاحب زبان بدون سند ہم این معنی را تسلیم توان کرد و مقصودش از پیش سر غیر از جبین نباشد کہ آنہم مثل پشتہ بلند باشد و من وجہ متعلق لثہ کہ بمعنی اول گذشت (اردو) پیشانی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مونث۔ ناصیہ۔ ماتھا۔ جبین۔

(۳) بج۔ بقول سروری بحوالہ اسامی و بقول برہان و جامع گوشت روی باشد نزدیک کنارۂ لب مؤلف عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد طرز تعریف محققین بالا حقیقت معنی را در خفا دارد معلوم می شود کہ ہماں لثہ را کہ بمعنی اول گذشت بیان کردن می خواہند و قوت بیان ندارند اگر چنین نہ باشد پس گوشت روی نزدیک کنارۂ لب چہ باشد رخسار یا یا گوشتی کہ دنداں درو قائم است یعنی ہماں لثہ۔ ہر چہ پیش ماست سند استعمال شمس فخری است کہ بمعنی اول نقل کردہ ایم و از ان معنی لثہ بخوبی پیدا می شود وای بر سروری و جامع کہ از ان تا حقیقت معنی را بآسانی بیان نہ کردند کہ خوانندہ خوش بفہمد و تحقیق ما ہمیں قدر است کہ در بیان معنی اول سکندری خوردہ اند (اردو) دیکھو بج کے پہلے معنے۔

(۴) بج۔ بقول سروری بمعنی آب وزہاب و ہم او بحوالہ فرہنگ گوید کہ پالایش آب و شراب و امثال آں و صاحب برہان بر زہاب فرماید کہ تراوش آب باشد از کنار رود خانہ و چشمہ و تالاب و امثال آں و موضع چشمہ یعنی جائیکہ آب از انجا می جوشد خواہ زمین باشد خواہ شگاف سنگ

و آبی که قعرش پیدا نباشد و چشمه که هرگز نه ایستد و پیوسته روان باشد و هم او برتج گوید که بمعنی
زهاب و پالایش آب و شراب و امثال آن و ماخذ برهان فرهنگ جهانگیری است و صاحب
ناصری نقل نگار برهان و صاحبان جامع و رشیدی و سراج بر پالایش آب و شراب قناعت
کرده اند **مؤلّف** عرض کند که بمعنی بلندی آب از کناره رود خانه و چشمه و تالاب و امثال
آن یا بلندی شراب از شیشه و غیر ذلک باشد که از جوش آب و شراب پیدا شود. طرز بیان سروری
درست نیست تراوش غیر از پالایش باشد که پالایش بلندی آب است از کنار رود و چشمه و تالاب
و دیگر ظرف آن چنانکه می از قدح و شیشه و تراوش نتیجه آن یعنی چون آب و شراب پالایش کند
می چکد پس در معنی پالایش تراوش را داخل کردن و مرا زنازک خیالی است و ماخذ این که بابتج
بلند تعلّق دارد چنانکه بمعنی اوّل گذشت متقاضی پالایش است نه تراوش و آنچه صاحب
سروری در معنی این مجرد آب را داخل کرده است هیچ تعلّق از پالایش ندارد و اگر با عتبار قولش
که صاحب زبان است این معنی را معتبر دانیم جزین نیست که مجاز معنی پالایش گیریم (اردو)
ابال بقول آصفیه- هندی- اسم مذکر- جوش- ابهان (ابال) **مؤلّف** عرض کرتا ہے کہ وہ ابال
جو تالاب یا ندی یا چشمہ وغیرہ سے پانی بوجہ کثرت ابلتا ہے یا شراب قدح اور شیشہ وغیرہ سے جوش
کی وجہ سے ابلتی ہے اور بلحاظ معنی آخر الذکر دیکھو- آب-

(۵) تج- بقول جهانگیری با اوّل مضموم مجزرا گویند که برادر گوسفند است و بعربی معز خوانند
صاحبان برهان و رشیدی و ناصری و جامع هم ذکر این کرده اند- خان آرزو در سراج فرماید که مبدّل
تزاست که جیم بدل زای آید **مؤلّف** عرض کند که با خیال خان آرزو اتفاق داریم که زای هوز

بدل می شود به جیم عربی چنانکه سوز و سوج (اردو) بکرا - بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - بز - بوک

(۲) بج - بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و جامع و ناصری و سراج باوّل مکسور برنج است که بعربی ارز گویند مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است یا مخفف برنج که رای مهمله و نون را حذف کردند (اردو) چاول - بقول آصفیه - هندی - اسم مذکر - برنج - ایک سفید غلّه کا نام

بجا | بقول بهار - ترجمه بموقع چون حرف بجا و بوسه بجا است (صائب ۵) کی ره بوسه باآن کنج دهن خواهد برد * سرگرانی که زمن حرف بجا نشنید است (وله ۵) دیوان ما و خود را مفگن بروز محشر * در عذر خشم بیجا یک بوسه بجا ده * (ظهوری ۵) بیجا است التفات تو با خیره چشم نماست * بر خیرگی بشور و زطعن بجا بترس * مؤلف عرض کند که بمعنی حقیقی به جا و درست است خلاف بیجا و مزید علیه همین است بجای که بزیادت تحتانی در آخر می آید و تکمیل این معنی کنیم (اردو) بجا - بقول آصفیه - فارسی - جاسے - ٹھیک - درست - سچ - بجا - ثابت - صحیح

(۲۲۲) **بجا آمدن** | مصدر اصطلاحی - بجای خویش رسیدن و برجای مناسب رسیدن و فعل درست کردن (صائب ۵) نکشی پای خود از کلبه صاحب کرمی * گر بدانی که چه مقدار بجا می آئی * (اردو) موقع پر آنا - مناسب مقام پر آنا - درست کام کرنا - اچھا کام کرنا

بجا آوردن | مصدر اصطلاحی - بقول سراج واند و بحر (۱) شناختن و دانستن و (۲) بفعل آوردن چیزی چون تسلیمات و بندگی و جز آن (صاحب شمس ذکر (بجا آورد) بمعنی معلوم کرد - کرده - مؤلف گوید که ماضی مطلق همین مصدر است - بمعنی اوّل و بمعنی دوم نیز مستعمل - صاحب هفت گوید که مصادر بزیادت تحتانی زائد بعد الف سوم معنی (بجای آوردن) به همین دو معنی آمده و طالب تحقیق سند اوّل می باشیم (انوری ۵۳) طاعت از شاه وقت

هر که در بندگی بجا آرد ﴿ اردو ﴾ (۱) پہچاننا۔ جاننا (۲) بجا لانا۔ بجانا۔ بقول آصفیہ۔ فعل متعدی تعمیل حکم کرنا۔ انجام دینا۔ انصرام کرنا۔

الف) بجا افتادن

مصدر اصطلاحی بقول وارستہ (۱) از ناتوانی از پا افتادن عموماً و (۲) باز گشت بیماری خصوصاً رحشتی ۵۱) در ہوای گلشن صدرہ چو مرغ بستہ بال ﴿ کردہ ام آہنگ پرواز را بجا افتادہ ام ﴿ رشفائی ۵۲) خستہ در رہ محبت سر بہبود نیست ﴿ بارہا بہ گشتہ و دیگر بجا افتادہ است ﴿ دولہ ۵۳) خستہ جانی کہ بتدبیر تغافل بہ شدہ ﴿ باز پرہیز نکردست و بجا افتادہ است ﴿ صاحب بحر بذکر معنے اوّل نسبت معنے دوم باز گشت بیماری گوید۔ بہار ہمیں سند آخر شفائی را ہمہ ......

ب) بجا افتادن بیمار

آوردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنے اوّل درست است و (ب) صاحب فراش شدن پس از (الف) معنی دوم پیدا کردن قابل نظر است و حبا دارد کہ بجالیش (۲) معنے بجای خود آمدن قائم کنیم کہ بر (بجا افتادن عضو) می آید۔ و نیز معنی حاصل بالمصدر ربا بر مصدر آوردن شعار قانون دانان زبان نباشد و بیمار را و معنے دوم (الف) شریک کردن صحیح نباشد

﴿ اردو ﴾ (الف) (۱) گر پڑنا (۲) اپنی جگہ پر آ جانا (ب) صاحب فراش ہونا۔ یعنی بیمار کو ناتوانی سے اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ رہنا۔ صاحب آصفیہ (صاحب فراش) پر فرمایا ہے کہ اسم مذکر وہ بیمار جو بستر سے نہ اٹھ سکے وہ مریض جس کی بستر سے کمر لگ گئی ہو۔

بجا افتادن عضو از جا رفتہ

مصدر اصطلاحی بقول بحر و انند۔ بجا آمدن عضو ندکور مؤلف عرض کند کہ ضرورت ندارد کہ (از جا رفتہ) را درین مصدر اصطلاحی داخل کنیم مجرّد (بجا افتادن عضو) برای این معنے کفایت کند (اشرف ۵) رود از حبّ وطن آدم خاکی سوی خاک ﴿ عاقبت عضو ز جا رفتہ بجای افتد ﴿ اردو ﴾ اکھڑے ہوئے عضو کا جمنا

بجا خالی فلاں رفتن

مصدر اصطلاحی صاحب تحقیق الاصطلاحات ذکر این کرده فرماید که در ولایت ایران رسم است که هر گاه عزیزی بسفر می رود همان روز یارانش باہم اتفاق کرده می گویند که بجا خالی فلاں رویم پس بمسکن او می روند و جای اور امعمور میدارند (واقف بٹالوی ؎) گرنه پیکان یار فرماید ؎ که بجا خالی دلم آید ؎ وگوید که لفظ (فرماید) درین بیت بمعنی (آید) باشد که در فرمودن می آید مؤلف عرض کند که کم التفاتی محقق بلگرامی است که (بجا خالی آمدن) را (رفتن) قائم کرد سند او بر خلاف ادعای اوست وتسامح اوست که فرمودن را بمعنی آمدن گرفته آنانکه بسند اشعار این معنی را گرفته اند بر محاوره که زبان فرس غور نکرده اند که لفظ اراده محذوف است و بحث کامل این بر (فرمودن) کنیم که محل آنست مخفی مباد که درین مصدر اصطلاحی یای اضافت حذف شده است واین محاورهٔ فارسیان است یعنی اصل این (بجای خالی آمدن) بود (اردو) خالی شده جگه پر آنا۔ فروکش ہونا۔

بجا گذاشتن

مصدر اصطلاحی۔ بقول مؤلف قنبرۂ مثنوی ورفتن وبحر و انند بمعنی گذاشتن ورفتن (دفغانی ؎) فرهاد رفت و کوه ملامت بجا گذاشت ؎ کار تمام ناشده در پیش ما گذاشت ؎ مؤلف عرض کند که معنی رفتن اصلا نیست بلکه بمعنی گذاشته رفتن وجانشین خود کردن است۔ تسامح وارستہ بود دیگران پیروی او کردند۔ فقط قل (اردو) جانشین کرنا۔ اپنی جگه پر چھوڑ جانا۔

بجال

بقول سروری بجیم تازی بروزن ومعانی (۱) زگال آمده که انگشت باشد وبقول رشیدی وجهانگیری باول مضموم (۲) اخگر صاحب برہان صراحت فرماید که اخگر کشته یعنی زغال وزغال افروخته یعنی اخگر صاحب ناصری ہمزبانش صاحب جامع برا خگر کشته قانع خان آرزو

سراج معنی زگال را صحیح داند مؤلف عرض کند کہ وضع لغت متقاضی آنست کہ سنسکرت باشد اما صاحب ساطع ذکر این نہ کرد وعجبی نیست کہ از ہمین مادہ مصدر ہندی (بجھانا) متعلق باشد اگر ماخذ این ہمین باشد تائید محققین می شود کہ بمعنی اخگر کشتہ و زگال نوشتہ اند و اگر سند معنی دوم ہم بدست آید توانیم کہ مجاز معنی اول گیریم و جا دارد کہ اسم جامد فارسی زبان گیریم واللہ اعلم انچہ صاحب برہان زغال افروختہ را اخگر گفتہ بحث آن بر اخگر گذشت کہ در ہر دو فرق است (اردو) (۱) کوئلا۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ دیکھو اشتو (۲) دیکھو اخگر۔

بجا ماندن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر لازم بجا گذاشتن کہ گذشت (مخلص کاشی ۵) نخواہم کہ چیزی بجا ماند از من ٭ کہ دیگر رجوعی بدنیا ندارم ٭ (محتشم کاشی ۵) باز بار اجان باستقبال ہجران می رود ٭ تن بجا می ماند و دل ہمرہ جان می رود ٭ (صائب ۵) ز حیرانی بجا ماندست دل در سینہ ام ورنہ ٭ کجا با تابہ تفسیدہ ہرگز دانہ می سازد ٭ مؤلف عرض کند کہ ما بجایش تصفیہ معنیش کردہ ایم (اردو) اپنی جگہ پر قائم رہنا۔

بجام عدل دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر و ہفت و انند کنایہ از بیش و کم ندادن و باعتدال دادن۔ صاحبان سروری و شمس ذکر ام حاضر ہمین مصدر کردہ اند (حافظ شیراز ۵) ساقی بجام عدل بدہ بادہ تا گدا ٭ غیرت نیاورد کہ جہاں پر بلا کند ٭ مؤلف عرض کند کہ باید کہ (بعدل دادن چیزی) بدین معنی قائم کنیم کہ بجایش می آید و سند حافظ متقاضی آنست۔ لفظ جام در مصرع اولش بضرورت بادہ باشد و اگر تخصیص را بر تعمیم پسند کنیم باید کہ (بادہ بجام عدل دادن) قائم کنیم۔ بخیال ما تعمیم بہتر است از تخصیص۔ (اردو) اعتدال سے دینا۔ کم نہ زیادہ۔

بجان آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱)

ناخوش و بیدماغ شدن مؤلف عرض کند که مقصودش از تنگ و بیزار شدن است (حسنی) از آنم کس نمی پرسد اگر پرسد کسی حالم ٭ با و گویم غم خود آن قدر کز من بجان آید ٭ (ظهوری) قسم بجان تو و جان هر که زندهٔ تست ٭ که بے رخ تو ظهوری ز جان بجان آمد ٭ و (۲) بقول انند آمادهٔ مرگ و قریب مرگ شدن (انوری) جانان و لم از غمت بجان آمد ٭ جانم ز تو بر سر جهان آمد ٭ و سند دوم ہمیں معنی بر بجان آمده می آید که اسم مفعول ہمیں مصدر است و بتحقیق ما (۳) کنایه از مقبول جان شدن از قبیل بدل آمدن (ظهوری) در حشر بروں گر بدر آیند ز دلها ٭ آنها که بجانها بنظر آیند ٭ حیف است از صاحب انند که (بجان آمدن) را بمعنی کشتن بقتل آوردن نوشته و ا فی الحقیقت معنی (بجان آوردن) است که گذشت (اردو) (۱) ناخوش ہونا۔ تنگ ہونا۔ بیزار ہونا (۲) جان سے بیزار ہونا۔ آمادۂ مرگ۔ قریب المرگ ہونا (۳) جان کے برابر سمجھا جانا۔

بجان آمده | اصطلاح۔ بقول بحر و انند ناخوش و بے دماغ مؤلف عرض کند که اسم مفعول مصدر گذشته شامل بر ہمه معانیش (نظامی) چه پر سی ز جان بجان آمده ٭ ز گلی در سموم خزان آمده ٭ (اردو) (۱) بیزار۔ ناخوش (۲) جان پر سے اٹھا ہوا جان سے بیزار۔ قریب المرگ و (۳) وہ شخص جس کو جان کے برابر سمجھیں ٭

بجان آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول (سروری و جهانگیری و ضمیمه) و بقول رشیدی و برہان و جامع و بحر (۱) کنایه از کشتن (اثیر) گر صفی از خصم بجان آوری ٭ مرد نه گریزان آوری ٭ صاحب انند بذکر ہمیں سند گوید که دریں شعر بمعنی زبون و مغلوب کردن است مؤلف عرض کند که بہ اعتبار صاحبان سروری و جامع که از اہل زبان اند معنی کشتن را بہتر دانیم و بقول انند متعلق می شود بمعنی سوم و بلحاظ معنی مصرع دوم تعلق ایں

بہ معنی اوّل خوش می نماید کہ بعد از کشتن اظہار
مردی داخل خود ستائی است از ینجاست کہ
حکم می دہد کہ بر زبان میار و (۲) بمعنی بتنگ آمدن و
نیز۔ صاحب بحر گوید کہ ناخوش و بیدماغ کردن
(صائب ع) گلعذار من برون از پردہ بوی
خود میار۔ بی قراران را بجان از آرزوی خود
میار۔ مؤلف عرض کند کہ ذوق محاورہ کما
و اتّفاق معاصرین اہل زبان برین است (۳)
بمعنی آمادہ مرگ و از جان بیزار و بتنگ کردن
متعدی معنی دوم بجان آمدن کہ گذشت (صائب ع)
آورد بجان مارا ہجران ستمگارش۔ ای مرگ
نمردستی آخر چہ بلا داری۔ (اردو) (۱) قتل کرنا
جان لینا (۲) بیزار کرنا۔ بتنگ کرنا (۳) جان سے
بیزار کرنا۔ مرنے پر آمادہ کرنا۔

بجان تو مقولہ۔ موحّدہ اوّل برای قسم (۱۲۲۲)
است بمعنی قسم بجان تو (ظہوری ع) با گفتگوی
غیر زبان مرا چہ کار۔ بی پروای جان خویش ندارم
بجان تو۔ (اردو) تیری جان کی قسم۔

(۱۲۲۳) **بجان خواستن** مصدر اصطلاحی۔ از قبیل بدل خواستن
و بجان و دل خواستن یعنی رغبت بجان کردن (انوری ع)
باللہ کہ بجان خدمت میمون تو خواہم۔ از لطف تو
دانم کہ مرا نیز تو خواہی (اردو) دل سے چاہنا۔

بجان رسانیدن مصدر اصطلاحی۔
بقول بحر و آنند مرادف بجان آوردن (صائب ع)
برسانید بخاک قدم یار مرا۔ کہ رسانید بجان این
دل بیمار مرا۔ (اردو) دیکھو بجان آوردن۔

(۱۲۲۵) **بجان رستن** مصدر اصطلاحی۔ بفتح رای
مہملہ محفوظ داشتن جان و حفاظت جان کردن
و جان بر شدن (انوری ع) از چنین صید بر
مکش دندان۔ کہ ز انتقامش بجان نخواہی رست
(ولہ ع) نان و آبش مخور کہ ہر کہ خورد۔ ہرگز
از دست او بجان نرہد۔ (اردو) جان بچانا
جاں بر ہونا۔

بجان رسیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول

بحر مرادف بجان آمدن مؤلف عرض کند کہ مرادف معنی اوّل و دوم اوست و برای معنی سوم مشتاق سند استعمال باشیم اگرچہ خلاف قیاس نیست (ظہوری ؎) بجان رسیدہ ام از زاہدان افسونی ٭ صری بصحبت رندان بادہ نوش کنم ٭ یعنی بتنگ و بیزار شدم (انوری ؎) در کوی غمت بجان رسیدم ٭ گفتم تو کجا و در چہ کوئی ٭ یعنی بیدماغ شدم (ظہوری ؎) شکایتیم ز نامہربانی او نیست ٭ بجان رسیدہ ام از دست مہربانی خویش ٭ (صائب ؎) اگرچہ ہر نفسم گرد کاروان غم است ٭ بجان رسیدہ ام از وضع بیغمانۂ خویش ٭ (اردو) دیکھو بجان آمدن کے پہلے اور دوسرے معنے۔

بجان رنجیدن | مصدر اصطلاحی۔ بسیار رنجیدہ شدن و بدل رنجیدہ شدن و رنج مخفی داشتن (ظہوری ؎) بجان رنجیدہ و دل می کند اثبات نفی این ٭ نمی آید مرا ہیچ با وجد تازگی ازو ٭ (اردو) بہت رنجیدہ ہونا۔ دل میں ناخوش ہونا۔ (۱۲۴۳)

(۱۲۴۴) **بجان زینہار یافتن** | مصدر اصطلاحی۔ پناہ جان یافتن و جان را بسلامت بردن (انوری ؎) با دام تو بجز من دلم سعی کرد لیک ٭ از لطف پیشہ تو بجان زینہار یافت ٭ (اردو) جان کو پناہ ملنا۔ جان بچانا۔ جان بچنا۔

بجان کسی افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار دل بستہ و بحر وانند در صدد قتل او بودن (سالک یزدی ؎) خلق عالم خویش بجان یکدگر افتادہ اند ٭ برخ خود می کشند از کینہ ہا شمشیرہا ٭ (اردو) جان کا لاگو ہونا۔ بقول آصفیہ۔ جان کا خواہاں ہونا۔ دشمن جان ہونا۔ قتل کے درپے ہونا۔

(۱۲۴۵) **بجان کوشیدن** | استعمال۔ بدل و جان کوشش کردن و سعی بلیغ نمودن (ظہوری ؎) روز و شب در پاس دل با آنکہ می کوشم بجان ٭ شاہ دزد زلفش آخر شاہکاری می زند ٭ (اردو) دل و جان سے کوشش کرنا۔ سعی بلیغ کرنا۔

(۱۲۴۶) **بجان لرزیدن** | مصدر اصطلاحی۔ بسیار ترسیدن

وخوف جان کردن (صائب ؎) چون چراغ
صبحدم خورشید می لرزد بجان از تا بیاض گردن
سیمین او شد آشکار (وله ؎) بر نہال تو صبا دوش
بجان می لرزید از بیم زمان بار ورا ز میوهٔ ایوان شدہ
(اردو) بہت ڈرنا خوف جان کرنا۔ خوف سے کانپنا

بجان واحد اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ۔ تنہا و بنفسہ و منفرد آ مؤلف عرض کند کہ خلاف
قیاس نیست مشتاق شد استعمال می باشیم (اردو) تنہا
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اکیلا۔ فرد۔ جدا۔ جریدہ
مجرد۔ اکانت۔

بجای (۱) ہمان بجا کہ بجایش گذشت۔ تحتانی
آخر زائدہ است ہیچون پا و پائی بمعنی بجت (شیخ شیراز
؎) تو بجای پسر چہ کردی خیر تا ہمان چشم داری
از پسرت و (۳) بمقام (وله ؎) عروس خاوری
از شرم رای روشن او بجای خود بود از راہ قیروان
گیر و (۳) بعوض (کاتبی ؎) دل کہ تر است
جا نگہ پاک از غیر رفتہ اصم کہ ہم تو بیا کہ ہیچکس نیست مرا
بجای تو (صائب ؎) سپردہ جای تو ہر کس ز بزم بیرون
رفت از تو ئی بجای ہمہ ہیچکس بجای تو نیست (اردو)
(۱) دیکھو بجا (۲) حق میں (۳) جگہ پر (۴) معاوضہ میں

بجای آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول سروری
و جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از کردن و بفعل آوردن
و (۲) بمعنی شناختن و دانستن (گلستان سعدی
حکایت دوم) سایر حکما او را دلیل آن فرو ماندند
مگر درویشی کہ بجای آورد و گفت" صاحبان برہان
و جامع ہم ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ
مزید علیہ ہمان (بجا آوردن) کہ بدون تحتانی
چارم بجایش گذشت (اردو) دیکھو بجا آوردن

(الف) **بجای خود** اصطلاح۔ بقول بحر۔ مرادف
بجای خویشتن بمعنی لائق و در خور گویا ترجمہ وضع الشی
فی محلہ است صاحب شمس ....

(ب) **بجای خود است** را بمعنی وضع الشی فی محلہ
آوردہ۔ ہما حقیقتا مؤید ذکر ....

(ج) **بجای خود بود** کردہ فرماید کہ بمعنی وضع الشی

فی محلہ باشد وصاحبان ہفت وانند گویند کہ بمعنی
(بر وضع و آئین خود بود) وصاحبان ضمیمہ برہان و
بحر بذکر مصدرش ....
(ہ) **بجای خود بودن** می فرمایند کہ بمعنی وضع الشئی
فی محلہ مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم مصدر (ہ)
و (ب) امر از ان و مخفف ثانی قریب (ہ) و (ج) مضارع
و ماضی مطلقش ۔ پس تسامح محققین بالاست
کہ در معنی ہر یکی فرق نکردہ اند بالجملہ الف بمعنی (۱)
برجای خود و (۲) فی محلہ یعنی بر موقع و بر محل و (ب)
(۱) برجای خود است و (۲) فی محلہ است یعنی بر محل
و بر موقع است و (ج) (۱) برجای خود می باشد یا
برجای خود بود و (۲) بر موقع و بر محل باشد و بود و
(ہ) (۱) برجای خود بودن و (۲) وضع الشئی فی محلہ
یعنی بر موقع و بر محل و در خود مقام خود بودن است این
نزاکت فرق ہر یکی کہ بیک چابک راندہ اند (اردو)
(الف) (۱) اپنی جگہ پر (۲) موقع اور محل پر (ب)
(۱) اپنی جگہ پر ہے (۲) بر محل اور موقع پر ہے (ج) (۱)

اپنی جگہ پر ہے اور اپنی جگہ پر تھا (۲) موقع اور محل پر ہے موقع اور
محل پر تھا (ہ) (۱) اپنی جگہ پر ہونا (۲) بر محل ہونا
موقع پر ہونا ۔
(۲۲۲۶) (الف) **بجای خویش** (اصطلاح ۔ (الف)
(ب) **بجای خویش آمدن** بکسر اول و سکون
(۱) و مصدر و لہ مرادف (بجای خود) کہ گذشت و
(ب) بمعنی حقیقی است یعنی بجای خود رسیدن
و بمقام خود آمدن (ظہوری ۵) کردیم سعی ہا و نیامد
بجای خویش ۔ سر رابہ ہمنشینی زانو گذاشتیم (اردو)
(الف) ۔ دیکھو بجای خود و (ب) اپنی جگہ پر آنا ۔
بجای خویشتن اصطلاح ۔ بقول بحر مرادف
بجای خود مؤلف عرض کند کہ مزید علیہ (بجای
خویش) است کہ خویش و خویشتن ہر دو بیک
معنی می آید (اردو) دیکھو بجای خود ۔
(۲۲۲۷) **بجای رسانیدن** استعمال ۔ بمعنی حقیقی است
یعنی رسانیدن بمقامی و بحدی ۔ رسانیدن (ظہوری
۵) بہت رنجیدہ ہا موں نوردان تو کہ آوارگی

بجائی رسانم (اردو) جگہ پر پہنچانا۔ مقام پر پہنچانا

بجای رسیدن استعمال۔ صاحب آنند ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی بمقام و منزل رسیدن (نظیری)

آزادگان بجای رسیدند و ما ہمچو زان رہروان کہ گرد پس کاروان خورند (اردو) جگہ پر پہنچنا۔ مقام پر پہنچنا۔ منزل پر پہنچنا۔

بجای کسی چیزی کردن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در سراج گوید کہ در حق کسی کار کردن سند این از کلام سعدی بر معنی دوم لفظ (بجای) گذشت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است کہ لفظ (بجای) بمعنی (جگہ) بجای خودش گذشت (اردو) کسی کے حق میں کچھ کرنا

بجای نگنجیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بکمال شادمانی نمودن مؤلف عرض کند کہ فارسیان گویند کہ او از شادمانی (در خود نمی گنجد) یا (در جامہ نمی گنجد) و نمی گویند کہ در خانہ نمی گنجد۔ پس مصادر خاص (در خود نگنجیدن) و (در جامہ نگنجیدن) را کہ بجای خودش می آید بہ تعمیم جای آوردن درست نباشد (اردو) جامہ میں پھولا نہ سمانا۔ دیکھو استخوان در پوست نہ گنجیدن۔

بجز بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بغیر و بدون مؤلف عرض کند کہ جز بمعنی بجز او سوا وغیرہ بجای خودش می آید و در بجز موحدہ اول زائد است و بس (اردو) بجز۔ بقول آصفیہ فارسی۔ حرف ربط۔ جز۔ سوائے۔ علاوہ۔ بن۔ بغیر۔

بچس بقول برہان و جامع و مؤید بفتح اول و ثانی و سکون سین بی نقطہ (۱) نرمہ بینی کہ آن پرہ ہای بینی باشد و (۲) بمعنی نرمی و سستی ہم آمدہ۔ خان آرزو در سراج بذکر ہر دو معنی بالا گوید کہ صاحب رشیدی بہ جیم فارسی و شین معجمہ بہمین معنی آوردہ و قوسی بہ سین مہملہ بمعنی سستی و پیری نوشتہ و صاحب جہانگیری شفقت و رنج نیز گفتہ و ہیچ یک ازیں سند نیاوردہ و اغلب کہ در نرمہ بینی و نرمی و سستی تصحیف واقع شدہ لیکن تعین تصحیف ہیچ یکی ازیں ہر دو نتوان کرد۔ صاحب ناصری ذکر این

مشقت ساختن می کند و گوید که بجپش بہ شین معجمہ مبدّل است مؤلف عرض کند کہ صاحب جہانگیری معنی بردبجپش) می آرد کہ بہ جیم فارسی و شین معجمہ می آید۔ مخفی مباد کہ بجس بقول محیط المحیط بہ فتح موحّدہ وسکون جیم عربی لغت عرب است بمعنی رواں شوندہ و آب جاری در رواں کنندہ لازم ومتعدی ہر دو پس فارسیان بہ تصرّف در اعراب و معنی پردہ بینی را کہ رواں کنندہ نزلہ دماغ است بدیں اسم موسوم کردند و ایں مفرّس باشد و معنی دوم را بہ سبیل مجاز گیریم کہ نرمہ بینی ہم نرم است و خیال خود نسبت معنی مشقّت بر بجپش ظاہر کنیم کہ ازیں جا تعلّق ندارد قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست برای معنی دوم معتبر دانیم و بر خلاف محقّق تصحیف پسند می گوئیم کہ ایں قسم تحقیق چنانکہ او می کند شان محقّقین نباشد (اردو) (۱) نتھنا۔ بقول آصفیہ ہندی اسم مذکر سوراخ بینی۔ منخرہ۔ دکن میں نکپوڑی کہتے ہیں۔ (۲) نرمی سستی مؤنث

بجست | بقول سروری بحوالہ زفانگویا و بقول برہان بفتح با و جیم و سکون مہملہ (۱) آنچہ از ہر چیز باشد و فرمایند کہ بجای معجمہ نیز بایں معنی آمدہ صاحب برہان گوید کہ (۲) بکسر اوّل ماضی جستن و تفحّص کردن نیز صاحبان جامع و ناصری و مؤیّد و انند ہم ذکر ہر دو معنی کردہ اند مؤلف عرض کند کہ ایں را بمعنی اسم جامد فارسی زبان گفتہ اند و ما ہم اتفاق داریم و ایں قدر صراحت مزید کنیم کہ باجا بقول ساطع لغت سنسکرت بمعنی نای کہ می نوازند و ہمیں است اسم مصدر باجنا و بجنا کہ مصادر سنسکرت است و معلوم می شود کہ اہل ہر دو زبان اسم جامد بجست و باجا را از مادّہ واحد وضع کردہ اند و عجبی نیست کہ بجت بمعنی صدا لغت سنسکرت باشد و فارسیان ناواقف از ماخذ در کتابت ایں سین مہملہ زائد کردند و سوقیان استعمالش کردند و محاورۂ خاص ساختہ

واللہ اعلم بحقیقۃ الحال کہ قیاس ما بیشتر ازیں راہ نمی یابد نسبت معنی دوم عرض شود
کہ موحدہ اوّل زائد است وجست بالفتح و بالضم ماضی مطلق جستن باشد کہ بالفتح و بالضم می آید
بحث کامل معنی ایں بر مصدرش کنیم (اردو) (۱) آواز بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
شبد۔ الاپ۔ بانگ۔ ہانک۔ پکار۔ صدا۔ الخ (۲) مصدر جستن کا ماضی مطلق بای زائد

بجشاک | بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر اوّل و فتح دوم و شین معجمہ بالف کشیدہ
تازی لغت فارسی است بمعنی (۱) نعلبند و (۲) آہنگر و (۳) غلہ فروش۔ و دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر ایں نکرد معاصرین عجم بر زبان ندارند حیف است کہ سند استعمال پیش نشد ماخذ ایں
جز ایں نباشد کہ پز آخ لغت فارسی قدیم است بمعنی گداز معاصرین عجم تصدیق ایں کنند
مادہ آں پز باشد و پجاش مبدل آں کہ زای ہوز بدل شد بہ جیم عربی چنانکہ چوزہ و چوجہ و
سوز و سوج و شین معجمہ مبدل خای معجمہ چنانکہ فراخفتن و فراشتن و سارخک و سارشک
پس پجشا بہ بای فارسی و جیم عربی قلب بعض پجاش است و بجشا بہ بای عربی عوض
مبدلش چنانکہ تپ و تب کاف آخر برای نسبت یعنی کسی کہ با گداز نسبت دارد۔ آہنگر
و من وجہ نعل بند ہم و غلہ فروش را بدیں اسم موسوم کردن بلحاظ ماخذ البتہ خلاف قیاس
و جا دارد کہ ایں را مفرس گیریم از ہر دو لغات عرب کہ بج بقول منتخب بالتشدید بمعنی زدن
و شاک بقول انند بمعنی مرد تیز و چالاک پس مرد تیز و چالاک در زدن آہن۔ آہنگر است
و من وجہ نعلبند و غلہ فروش را ہم تواں گفت کہ غلہ را کوبیدہ صاف و پاک کند و ایں
معنی کنایہ باشد (فالاخر اولی من الاوّل) و عجبی ندارد کہ ایں را بہر سہ معنی اسم جامد گیریم

(اردو) (۱) نعلبند۔ مذکر۔ بقول آصفیہ۔ چوپایوں کے سموں میں نعل لگانے والا (۲) لوہار۔ بقول آصفیہ ہندی۔ اسم مذکر۔ آہنگر۔ حدّاد۔ لوہے کی چیزیں بنانے والا (۳) غلّہ فروش۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر۔ بنیا۔ بقّال۔ اناج بیچنے والا۔

بجشک بقول برہان و جامع بکسر اوّل بروزن سرشک (۱) بمعنی حکیم و دانشمند بود و (۲) مخفف بنجشک ہم کہ گنجشک باشد و بعربی عصفور خوانند۔ صاحب ناصری بذکر ہر دو معنی نسبت معنی اوّل گوید کہ باینمعنی پزشک ہم آمدہ بہ بای فارسی و زای ہوّز۔ صاحب برہان پزشک را بہ کسر بای فارسی و کسر زای ہوّز بمعنی اوّل نوشتہ کہ می آید۔ خان آرزو در سراج بجشک بہ کسرہ موحدہ و جیم فارسی بمعنی طبیب و گیاہ فروش آوردہ گوید کہ پزشک بہ بای فارسی و زای ہوّز مبدّل آنست و ہم او بہ بزشک بہ موحّدہ و زای ہوز گوید کہ تحقیق آنست کہ درین زای فارسی است نہ تازی چہ تبدیل آں بہ جیم دلالت دارد برین و صاحب برہان گنجشک را بہ کاف فارسی بضمّ اوّل و کسر ثالث آوردہ و صاحب غیاث بہ کاف عربی **مؤلّف** عرض کند کہ بمعنی اوّل پزشک اصل است و اسم جامد فارسی زبان بہ بای فارسی و زای ہوّز مکسور و بزشک کہ بہ بای موحّدہ و زای ہوّز بکسر ہر دو می آید مبدّلش کہ بای فارسی بہ موحّدہ بدل شود چنانکہ تپ و تب و آنچہ خان آرزو بر (بزشک۔ بموحّدہ) تحقیق خود بہ زای فارسی ظاہر کند مجرّد طبع آزمائی اوست کہ کسی از اہل لغت ذکر (بژشک یا پژشک) بہ زای فارسی نکرد و خود او ہم بجایش تجاہل کردہ و توجیہی کہ پیش کردہ مسئلہ تبدیل جیم عربی است و نمی داند کہ جیم عربی بہ زای ہوّز و بالعکس آں ہم بدل شود چنانکہ در ہمین بحث ذکرش کردہ ایم۔ بالجملہ بجشک مبدّل بزشک است کہ زای ہوّز بہ جیم بدل شد چنانکہ

پچوزه و چوچه وسوز وسوچ وبچشک که با بای موحّده و جیم فارسی بکسرتین به همین معنی می آید مبدّل پزشک گیریم که زای هوز به جیم فارسی هم بدل شود ـ صاحب قانون دستگیری ذکر این تبدیل بوثیقه همین سند کرده و جا دارد که بچشک را که به جیم فارسی می آید مبدّل همین بجشک گیریم که جیم عربی بفارسی بدل شود چنانکه کاج و کلچ این است حقیقت معنی اوّل ـ حالا عرض می شود نسبت معنی دوم که اصل این گنجشک است به ضمّ کاف فارسی وکسره جیم عربی و مبدّل آن بنجشک بکسر موحّده وکسر جیم عربی که کاف فارسی بموحّده بدل شود چنانکه گاله و باله امّا بر کسر اوّل بنجشک اعتراض داریم که چرا بالضمّ اوّل نگیریم و مخفّف همین بنجشک ـ بجشک است که بحذف نون آمده چنانکه ایشان و ایشا و این و ای و اگر گنجشک را به کاف عربی معتبر دانیم چنانکه بعض محقّقین خیال کرده اند (که تصفیهٔ آن بجایش کنیم) اندریں صورت هم تبدیل کاف عربی به موحّده موافق قیاس است چنانکه گوشتاسپ و بوشتاسپ خلاصه این است که تغیّر حرکات در تبدیل نتیجهٔ محاورهٔ سوقیان است که از حقیقت لفظ خبر ندارند و ممیّزین اتّباع زبان شان کنند و دیگر هیچ ـ (اردو) (۱) حکیم بقول آصفیّه ـ عربی ـ اسم مذکّر ـ دانا ـ عقلمند ـ هوشیار ـ فیلسوف ـ طبیب ـ بید (۲) گنجشک بقول آصفیّه ـ فارسی ـ اسم مؤنّث ـ چڑیا ـ گوریا ـ

بجق جق آمدن | مصدر اصطلاحی ـ بقول بحر شور و غوغا نمودن ـ مخفی مباد که (جق جق) بقول اننّد بکسر هر دو جیم عربی لغت عرب است مخفّف (جیقه وجیقه) و جیقه بمعنی فریاد زدن (رسالک یهی) تا توانی هنر خویش نهان ساز چو عیب ٭ سالک از بی هنرانی که بجقجق آیند ٭ **مؤلّف** عرض کند که ما بجدّ یکه در لغات عرب جستیم (جق جق) و (جیقه جیقه) را نیافتیم ـ صاحب اننّد ذمّه دار قول خود است

اما تخ تخ به خای معجمه عوض قاف در عربی زبان بمعنی
شور وغوغا کردن وبانگ زدن آمده (کذا
فی المحیط) پس چنین نیست که فارسیان خای
معجمه را بقاف بدل کرده مفرس کرده اند چنانکه
چخماق وچقماق وبرخ وبرق (اردو) جھک جھک

کرنا - ہندی - بکواس کرنا - یا وہ گوئی کرنا -
ہرزہ سرائی کرنا - صاحب آصفیہ نے (جھک
جھک) کا ذکر فرمایا ہے - ہندی اسم مؤنث
بکبک - جک جک - بکواس - یاوہ گوئی - ہرزہ
سرائی ؎ جیسے ہر روز کی جھک جھک سے میرا ناک میں دم تھا آگے

بچکم بقول سروری بجیم وکاف تازی بوزن شبنم خانهٔ تابستانی باشد (رودکی ؎) از تو خالی نگارخانهٔ جم ؎ فرش دیبا کشیده بر بچکم ؎ صاحب برهان این را بهمین معنی به جیم فارسی آورده و خان آرزو در سراج برد (بچکم به جیم فارسی) گوید که بشکم به شین معجمه عوض جیم فارسی هم آمده و فرماید که صاحب رشیدی بکسر اوّل و بای فارسی (پچکم) آورده و صحیح همان است که بالا مذکور شد و قول قوسی هم همان و باز فرماید که بعضی (پتکم) به بای فارسی و تای قرشت خوانده اند و این تصحیف پشکم است و بای فارسی خطاست (انتهی کلامه) و پشکم به بای فارسی بالکسر و بالفتح و شین معجمه بمعنی مطلق ایوان و بارگاه آمده (کذا فی البرهان) مؤلف عرض کند که اصل این بشکم است مرکب از بشک و میم تخصیص بشک بقول برهان بالفتح بمعنی شبنم است و به بای فارسی هم بهمین معنی آمده (الخ) و میم تخصیص همچو پنجم و چارم پس معنی لفظی این مخصوص به شبنم و کنایه از شبنم خانه و سرتابه تابستانی و بچکم مبدّل آن که شین معجمه به جیم عربی بدل شود چنانکه کاش و کاج و (پچکم به جیم فارسی) هم مبدّلش که شین معجمه به جیم فارسی بدل شود چنانکه کاشی و کاچی و اگر سند استعمال پیش شود (پتکم به فوقانی دوم) هم مبدّل بشکم که شین معجمه به فوقانی هم تبدیل یابد چنانکه رخش

درخت و (بچکم بہ بای فارسی وجیم فارسی) مبدّل بجکم باشد کہ موحّدہ را بہ بای فارسی بدل کنند چنانکہ اسب واسپ وتب وتپ وبلحاظ ماخذ فتح اوّل صحیح باشد نہ کسرہ (فتاّل) (اردو) سرد آب بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - دیکھو باختہ کے چوتھے معنے -

بجگر شیشہ شکستن مصدر اصطلاحی - مرادف (شیشہ درجگر شکستن) است کہ می آید کہ بقول صاحب بہار (۱) مجروح کردن جگر و (۲) بی قرار ساختن است واین کنایہ باشد (ظہوری ۵) ہمدم بردکہ تحفہ مرہم نمی شود ز ساقی شکستہ ام بجگر شیشہ خانہ (اردو) (۱) جگر کو زخمی کرنا (۲) بے قرار کرنا - (۲۴۴۹)

بجگلہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وثالث ورابع لغت فارسی است بمعنی خم یا صراحی کہ دراں شراب نہند و فرماید کہ باجیم فارسی ہم آمدہ **مؤلّف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گفتن آسان است امّا وضع لغت متقاضی آنست کہ این را مرکّب دانیم از لفظ بج وگل وہای نسبت - بج بالفتح بمعنی پالایش آب وتراوش آں بجایش گذشت و گل بالضّم بمعنی مطلق سرخ می آید واین مجاز باشد - پس معنی لفظی این منسوب بہ پالایش آب سرخ وکنایہ از خم یا صراحی شراب باشد دیگر ہیچ اندرین صورت باید کہ بضم کاف فارسی خوانیم (اردو) خُم بقول آصفیہ - فارسی اسم مذکر - شراب کا مٹکا - مذکر - شراب کی صراحی - مؤنث - صراحی کی تعریف بابوتہ پر گزری رہے -

بجل بقول برہان بضم اوّل وثانی بروزن وہل استخوان شتالنگ است وآں درمیان بندگاہ ساق پای می باشد وبتازی کعب خوانند صاحب رشیدی بجل وبجول وبژل وبژول ہر چہار را بفتحتین مرادف یکدیگر گفتہ فرماید کہ استخوان کعب کہ بداں بازی کنند صاحبان ناصری وہفت واانند

هم ذکر این کرده اند صاحب جامع ہمہ زبان رشیدی خان آرزو در سراج فرماید که مخفف بجول و اصل این بزول
که زا به جیم بدل شده و معنی با صاحب رشیدی متفق مؤلف عرض کند که بزول به موحده و زای ہوز نیامده و پجول
به بای فارسی و جیم عربی به ہمین معنی آمده و اصل لغت فارسی پژول ست به بای فارسی و زای فارسی صاحب
کنز ہم که محقق ترکی زبان است این را لغت فارسی گفته پس بژول به موحده و زای فارسی مبدلش که بای
فارسی بموحده بدل شود چنانکه تپ و تب و بجول به موحده و جیم عربی مبدل بژول که زای فارسی به جیم عربی
بدل شد چنانکه کژنک و کجک و بژول مخفف بژول که واو حذف شد چنانکه خاموش و خامش و ہمچنین بجل
مخفف بجول - این است حقیقت ماخذ این - اسم جامد فارسی زبان گوئیم محققین نازک خیال در تعریف این حسب
کافی نه کرده اند (۱) بمعنی حقیقی کعب است (۲) به سبیل مجاز استخوانی چہار گوشه و دراز که بدان بازی کنند و بعربی
قرعه نامند (اردو) (۱) ٹخنے کی ہڈی مؤنث صاحب آصفیہ نے کعب پر فرمایا ہے کہ عربی اسم مذکر استخوان پا (۲)
وہ چوپہل ہڈی جسے نرد بازی میں پھینکتے ہیں اور ہار جیت کرتے ہیں - پاسہ - آپ ہی نے پاسا اور پانسا پر فرمایا ہے
ہندی اسم مذکر - قرعہ کعب - لیکن بقول صاحب ساطع یہ دونوں لغات سنسکرت کے ہیں -

(۲۳۵۰) **بجلا آمدن** مصدر اصطلاحی - جلا گرفتن و روشن شدن (صائب ۵) روی چون آینه پنہان مکن از خشکان
که ز خاکستر دلها بجلا می آئی ہو (اردو) جلا پانا - مجلّی ہونا -

بجلا زدن مصدر اصطلاحی - بقول بہار و وارسته و بحر بفتح جیم (۱) از حجاب بر آمدن و پیچ و تاب
شدن (میرزا جلال اسیر ۵) زاہد از دست تو
آخر بجلا خواہم زد ہو دستی کوچه و بازار سلامت باشد مؤلف
عرض کند که جلا بقول منتخب لغت عرب است بالفتح و بالمد از خانه
بیرون کردن چیزی روشن و آشکارا صاحب ہند بحواله
منتہی الارب معنی اوّل را لازم ہم گیرد پس بجلا زدن
(۲) بمعنی جلا وطن شدن و کردن باشد و از سند
میرزا جلال اسیر ہم معنی جلا وطن شدن پیدا ست

پس معنی اوّل را اشتقاق سند دیگر باشیم و شک نیست
که (بر جلا زدن) بمعنی بر آمدن می آید ولیکن (بجلا
زدن) را برای معنی اوّل سند دیگر باید (اردو)
(۱) باہر آنا۔ بے پردہ ہونا (۲) جلاوطن ہونا۔ جلا
وطن کرنا۔

(الف) بجلد چیزی مصدر اصطلاحی۔

(ب) بجلد چیزی رفتن (الف) مرادف بلباس
چیزی باشد (ب) بقول وارسته و بہار و انند بشکل
او متشکل شدن (مسالک یزدی الف) پریزادان
بجلد آہوان در جلوه می آیند٭ اگر چشم تو صیادانه
در فکر شکار افتد٭ (محسن تاثیر ب ۵) ہر جا حدیث
طرّه جانانه می رود٭ موج ہوا بجلد پریشانئی رود٭
(ولہ ب ۵) سحر بدیدن آئینه یاد گلشن کرد٭
صبا بجلد پری رفت واز چمن برخاست٭ (مؤلف)
عرض کنند که از قبیل (بلباس کسی رفتن) است و مقصودش
ہماں باشد که بالا مذکور شد (اردو) (الف)
کسی کے لباس میں (ب) کسی کے لباس میں جانا
کسی کی شکل اختیار کرنا۔

بجھم بقول برہان بضمّ اوّل و سکون ثانی و ہیم کزمازک است که میوهٔ درخت گز باشد و بعربی ثمر الطرفا
خوانند و بکسر اوّل ہم آمده صاحبان ناصری و جامع ہم ذکر این کرده اند۔ صاحب انند این را لغت فارسی
گفته صاحب محیط بر بجھم گوید که بفتحتین بدیار مصر اسم گزمازج است و گویند عصی الراعی و بر گزمازج
فرماید که گزمازق و گزمازک و گزمازو ثمر اثل و طرفا را گویند و بر طرفا می فرماید که بفتح طا و سکون را
و فتح فا و الف اسم عربی است۔ بیونانی اریقا یوشا و اقلا و طس و برومی موریقا و بسریانی عرا
و بفارسی گز و بہندی جہاؤ گویند۔ دو نوع می باشد بزرگ آں را اثل نامند و بستانی است
و ثمر آں مدوّر و عذبه نام دارد و بہندی (چھوٹی مائیں) و کوچک آں صحرائی و مخصوص باسم طرفا
و ثمر آں مثلّث و بعربی جوز الطرفا و ثمرة الطرفا و گزمازج و بفارسی گزمازو و بہندی (بڑی مائیں)

گویند و درخت آن مثل اثل است الا کوچکتر سرد و خشک در اوّل و گویند خشک در دوم و شیخ سرو
خشک در دوم گفته و در آن جلا و تحلیل و قبض و تقطیع و تجفیف است و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف
عرض کند که این لغت دیار مصر است عربی باشد (اردو) مائیں. بقول آصفیہ - ہندی. اسم مؤنث
ایک درخت کے پھل کا نام جو مازو سے مشابہ ہے۔ مائین کی دو قسم ہیں (۱) بڑی مائین (۲)
دوسری چھوٹی مائین۔

بجنگ بودن نگاه | مصدر اصطلاحی. بقول بحر تیز دیدن. دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند - ولیکن خلاف قیاس نیست که تیز دیدن بسوی کسی جنگ نگاه باشد. مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) تیز نگاه کرنا۔ صاحب آصفیہ نے لفظ تیز پر تیز نظر، تیز نگاه کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ ہی نے گھورنا پر فرمایا ہے تیز نگاه سے دیکھنا، خفگی کی نظر سے دیکھنا

بجنود | صاحب ہفت بحوالہ قنیہ گوید که بضمّ اوّل و سکون جیم و ضم و نون بواو رسیده و دال مہملہ زده (۱) بمعنی تندر و پرنده آمده - صاحب شمس ہمین لغت را بمعنی (۲) تندر و غرنده گوید و صراحت کند که لغت فارسی زبان است مؤلف عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم بر زبان ندارند و بخنور به موحّده اوّل و خای معجمه و تحتانی سوم و رای مہملہ در آخر بمعنی رعد و شیر غرنده و بخنوه به ہای ہوز آخره ہم بہ ہمین معنی می آید و تحقیقش ہم در انجا کنیم و رنجا قیاس ہمین قدر می خواہد که صاحب ہفت نظر بر التباس لفظی بخنور را بجنود نوشت و صاحب شمس پیروی او کرد مگر در معنی تصرفی زائد نکرد چنانکه کاتب ہفت تندرو غرنده را (تندر و پرنده) نوشت حیف است که محققین از احتیاط کار نمی گیرند - اگر معنی بیان کرده

صاحب ہفت راسندی پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان است و مبنی دوم ہم ایں لغت را بدون سند تسلیم نہ کنیم کہ پایہ صاحب شمس کمتر است از ہمہ محققین (ارد و) (۱) تذرو ایک جنگلی مرغ کا نام ہے - مذکر (۲) رعد - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - بجلی کی کڑک گرج - گڑگڑاہٹ -

بجو | بقول مؤید بالفتح وضم دوم حزمن باشد و صراحت کند کہ لغت فارسی است و دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر ایں نہ کرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد باشد مخفی مباد کہ بتوہ بہ فوقانی دوم عوض موحدہ و ہای ہوز در آخر بہ ہمین معنی گذشت (ارد و) دیکھو بتوہ -

بجوارحق پیوستن (مصدر اصطلاحی) بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کنایہ از مردن است مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم بر زبان دارند و موافق قیاس است (ارد و) جوار حق میں جگہ پانا - مرنا - دکن میں مستعمل ہے -

بجوال رفتن مصدر اصطلاحی - بقول انند کنایہ از دغا و فریب خوردن (ظہوری ؎) تا بکی ریش گاو باشد کس ؏ چند چوں ابلہاں بجوال ؏ مؤلف عرض کند کہ فارسیان میدانند کہ در جوال با سگ بند کردن عقوبتی است از آئین سیاست ملک شان - پس کسی کہ بجوال رفت - دغا و فریب خورد - از ہمین رسم ایں مصدر اصطلاحی قائم شد (ارد و) دھوکا کھانا - فریب میں آنا -

بجوج | بقول وارستہ و بہار بہر دو جیم تازی بروزن لجوج نام شخصی از مشاہیر قرمساقان (ناظم تبریزی ؎) در ہند اگر کساد شود جنس کون کشی ؏ ردہمرہ بجوج و بملک عراق نہ ؏

مؤلف عرض کند کہ لغت ژند پاژندی نماید کہ فارسیان قدیم بجوجیا مادہ حیوان و فرج زنان را گویند و جاداروکہ ایں اسم از ہمین لغت وضع شدہ (اردو) بجوج قرساقون کے ایک نامی شخص کا نام تھا۔ مذکر۔

بجوجیا | بقول برہان و ناصری و (جہانگیری ضمیمہ) باجیم بر وزن فلونیا بلغت ژند و پاژند (۱) مادہ ہر حیوانی و (۲) فرج زنان را گویند و در فرہنگ فدائی نوشتہ کہ ہر کہ نشان مادگی داشتہ باشد و بتازی مؤنث مؤلف عرض کند کہ یکی از معاصرین زر وشتان گوید کہ بجوج بلغت قدیم فرج زنان را می گفتند و انتہی کلامہ حیف است کہ کتب لغات ایں لغت را ترک کردہ اند۔ پس معلوم می شود کہ در فارسی قدیم کلمہ یا در آخر کلمہ افادہ معنی فاعلی و اتصاف و نسبت می کرد چنانکہ در سنسکرت۔ صاحب ساطع کہ محقق لغات سنسکرت است ذکرش کردہ چنانکہ کپڑیا بزاز را گویند پس معنی لفظی ایں فرج دارندہ و در محاورہ مخصوص بہ مادہ حیوان و معنی دوم بر سبیل مجاز از بی خبری ماخذ محاورہ شد واللہ اعلم (اردو) (۱) مادہ حیوان ۔ مذکر (۲) فرج مؤنث۔ دیکھو اوک۔

بجور | بقول برہان و ناصری و جامع بکسر اول بر وزن کشور نام ولایتی است مابین کابل و ہندوستان۔ صاحب ہفت این قدر اضافہ کند کہ ایں ولایت نزدیک سواد تیراہ است و بکسر اول و سکون جیم و فتح واو و رای مہملہ زدہ آمدہ مؤلف عرض کند کہ از جغرافیۂ زمانۂ حال ہیچ نشان ایں ولایت بدست نمی آید الا بجنور بزیادت نون بعد جیم مقامی است در شمال مشرق دہلی (اردو) بجور ایک ولایت کا نام تھا جو کابل اور ہندوستان کے درمیان واقع تھی جغرافیہ حال سے اس کا پتا نہیں چلتا البتہ بجنور ایک مقام ہے جو دہلی کے شمال مشرق میں واقع ہے۔

(۱۳۵۱) **بجوش آمدن** مصدر اصطلاحی (۱) بمعنی زیادہ تر گرم شدن مائعات وجوش زدن چنانکہ بجوش آمدن آب وشیر ومی خون ودیگر امثال آن از گرمی آتش یا حرارت وتمازت سند این از مصرع اوّل صائب بر معنی دوم می آید۔ (اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ کھدبدانا۔ بلبلے اٹھنا۔ ابلنا۔

(۱۳۵۲) (۲) بالیدن وشگفتہ شدن چیزی وسوز پیدا کردن چون اضافت این بسوی غیر مائعات کنند چنانکہ بجوش آمدن خاک این مجاز معنی اوّل است (صائب ؎) خون ما ازروی آتشناک می آید بجوش ٭ از دم گرم بہاران خاک می آید بجوش ٭ (اردو) بالیدہ ہونا۔ شگفتہ ہونا۔

(۱۳۵۳) (۳) وذوق یافتن وولولہ پیدا شدن چنانکہ (بجوش آمدن دل) (صائب ؎) زہر نوا دل عشّاق کی بجوش آید ٭ زعندلیب مگر نالہ گوش آید ٭ (اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ ولولہ اٹھنا (ذوق پانا۔ ولولہ پیدا ہونا۔ متاثّر ہونا کہہ سکتے ہیں)

(۱۳۵۴) (۴) بخشم آمدن وبجذبہ آمدن چنانکہ بجوش آمدن کسی (ظہوری ؎) گفتم کہ بجوش آمدہ ام از ہمہ برتر ٭ بشکست ولم خامہ از سن ہوسی چند ٭ وبرای غیر ذی روح ہم بر سبیل مجاز چنانکہ بجوش آمدن لب (ظہوری ؎) لب از تلخی شہد آمد بجوش ٭ بشیرینی زہر خو کردہ ایم ٭ (اردو) جوش میں آنا بقول آصفیہ۔ غصّہ میں آنا۔ جذبہ میں آنا۔ مست ہونا کے معنوں میں مستعمل ہوسکتا ہے۔ اس لئے کہ آپ ہی نے لفظ جوش پر مستی کے معنی لکھے ہیں۔

(۱۳۵۵) (۵) مست وبیخود شدن چنانکہ بجوش آمدن کسی ومجاز ابرای چیزی ہم (صائب ؎) اگرچہ دیر بجوش آمدم بایں شادم ٭ کہ ہرچہ دیر شود گرم دیر گردد سرد ٭ (ظہوری ؎) بہار است از ہوای سرو وقمری ٭ درخروش آمد ٭ دو بیتی خواند در نوروز بلبل گل بجوش آمد ٭ (ولہ ؎) بجوش آمد و مرگم زشوق مرگ حلال ٭ ستادہ وشنہ بکف عشق گرم قصّابیست ٭ (اردو) جوش میں آنا۔ بقول آصفیہ۔ جذبہ میں آنا۔ واضح ہو کہ اس کے معنی (مست ہونا) بھی ہوسکتے ہیں۔

اس لئے کہ صاحب آصفیہ نے لفظ جوش پرستی کے
معنے بھی لکھے ہیں۔

(۲۳۵۶) **بجوش آوردن** | مصدر اصطلاحی۔ متعدی
مصدر گذشتہ و شامل ہر پنج معانیش (ظہوری ۵۱)
بجوش آورم باز دیگ ہوس را ٭ پس از پختگیہا دگر
خام گردم ٭ (صائب ۵) چناں ز سردی عالم
فسردہ دل شدہ ام ٭ کہ روی گرم نمی آورد بجوش مرا ٭
(اردو) (۱) جوش میں لانا۔ جیسے دیگ یا پانی کو جوش
میں لاو (۲) بالیدہ کرنا۔ شگفتہ کرنا (۳) ذوق دلانا
ولولہ پیدا کرنا (۴) جوش میں لانا۔ بقول آصفیہ۔
برانگیختہ کرنا۔ طیش میں لانا۔ غصہ دلانا۔ بھڑکانا۔
(۵) مست کرنا۔

(۲۳۵۷) **بجوش افتادن** | (مصدر اصطلاحی) بمعنی بجوش
آمدن است و مبتلای جوش شدن در کاری یعنی
غلو کردن (ظہوری ۵) دلم بجوش ہوسہای خام
می افتد ٭ فشاندہ دانہ کہ عنقا بدام می افتد ٭
(ولہ ۵) کسی کہ در ہوس لعل بادہ نوش افتد ٭
زتاب مستی حسرت چو من بجوش افتد ٭ (اردو)
مبتلای جوش ہونا۔

بجول | بقول برہان بضم اول بر وزن اصول
استخوان شتالنگ۔ صاحبان رشیدی و جامع ہم
ذکر این کردہ اند و ما حقیقت ماخذ و صراحت معانی
این بر بجل کردہ ایم (اردو) دیکھو بجل۔

(۲۳۵۸) (الف) **بجولان آمدن** | مصادر اصطلاحی
(۲۳۵۹) (ب) **بجولان آوردن** | جولان۔ بقول منتخب
بفتحتین لغت عرب است بمعنی گردیدن و گرد گشتن
در کارزار فارسیان بسکون وا و استعمال کردند
بمعنی حاصل بالمصدر دویدن و مخصوص است
برای اسپ پس (الف) دویدن اسپ باشد و
(ب) متعدی آن یعنی دوانیدنش و مجازاً برای
غیر اسپ ہم مستعمل و بحث کامل جولان بجای خودش
کنیم۔ (انوری الف ۵) زادہ خورشید در تابست
اندر خسار تو ٭ تا چرا زلفت بران گلگون بجولان
آمدہ است ٭ (صائب ۵) دلفریبی چون بجولان

آورد آن ماه را ز مرومی باید نگهدارد عنان آه ما را | دارد و) (الف) دوڑنا (ب) دوڑانا۔

بجّه | بقول سروری و سراج بوزن پشّه نام مدینه‌ایست میان فارس و اصفهان و صاحب برهان گوید که نام جائی و مقامی صاحب رشیدی بالاتفاق سروری صراحت مزید کند که بفتح با و جیم تازی مشدّد باشد و صاحب جامع متفق با برهان صاحب انند این را لغت فارسی گفته مؤلف عرض کند که بز بالفتح زمین و پشته بلند را گویند (کذا فی البرهان) پس بخیال ما بز اصل است بمعنی بالا و بج بدّلش که زای هوّز به جیم بدل شد چنانکه چوزه و چوجه فارسیان های نسبت در آخرش آورده نام مدینه نهادند که بر پشته بلند واقع باشد و معنی لفظی این منسوب به پشته بلند دارد و) بجّه ایک شہر کا نام ہے جو فارس اور اصفہان کے درمیان واقع ہے مذکّر۔

بجهت | بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح بمعنی بسبب و بعلّت مؤلف عرض کند که موحّده اوّل زائد است و بمعنی آن مستعمل دارد و) سبب سے وجہ سے۔

بجیحون نشستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمهٔ برهان و بحر (۱) کنایه از جیحون گذشتن عبور (۲) کنایه از کشتی جیحون نشستن و (۳) گریه بسیار کردن صاحب مؤید ذکر ماضی مطلق این بحواله قنیه کرده گوید که ای جیحون را عبور کرد و بحواله اداة فرماید که در جیحون بکشتی سوار شد و قیل کنایه از گریه بسیار مؤلف عرض کند که معنی اوّل خلاف قیاس است و مخالف معنی لفظی۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند۔ طالب سند استعمال باشیم۔ مجرّد قول محققین بالا کافی نیست و معنی دوم موافق قیاس باشد۔ مقصود معنی سوم همین قدر است که از کثرت گریه دریای اشک روان می‌شود گویا باکی در جیحون می‌نشیند مبالغهٔ شاعری است دیگر هیچ مخفی مباد که درینجا از جیحون بر سبیل مجاز معنی عام

گیریم نہ رود خاص وحق آنست کہ این مصدر اصطلاحی سا دہ بر پا نشستن ، قائم کنیم کہ بجای خود نش ملکور شود	(اردو) (۱) ندی پار ہونا (۲) کشتی میں بیٹھنا (۳) بہت رونا ۔ آنکھوں سے دریا بہانا ۔

موحّدہ با جیم فارسی

بچ | بقول جہانگیری وجامع (۱) اندرون لبنوس و آنرا اکتب وکب نیز گویند ریبوریہای جای ۵) تا سیلیت زنیم بہ پادبادکن بچپت زکزبہ تپانچہ بازخوری تو زنا بہ پک نژ ور (۲) موی پیش سر صاحب برہان صراحت کند کہ بضمّ اوّل وسکون ثانی است ۔ صاحب رشیدی فرماید کہ در سروری بہ فتح جیم عربی است واین درست نیست چہ قافیہ شعر بفتح جیم تازی است نیز فرماید کہ صاحب فرہنگ جہانگیری این بیت را از قطعہ پندا شتہ کہ قافیہ اش بہ ضمّ وجیم فارسی است و قافیہ ایں شعر پوربہا بہ کاف تازیست نہ بہ جیم چنانکہ صاحب فرہنگ گمان بردہ خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل بذکر قول برہان گوید کہ بدین معنی بجیم تازی گذشت ونسبت معنی دوم فرماید کہ بالفتح باشد وبفارسی لبنوس ہم مؤلّف عرض کند کہ جز این نیست کہ بمعنی اوّل مبدّل بچ بمعنی اوّلش کہ بجیم عربی گذشت وصراحت ماخذ ہم در انجا کردہ ایم ۔ جیم عربی بفارسی بدل شد چنانکہ کاج وکاچ وبمعنی دوم ہم مبدّل معنی دوم بچ است واختلاف در معنی این نتیجہ محاورہ باشد کہ پیش سر را موی پیش سر کردند بر سبیل مجاز وحرکت اوّل این بلحاظ ماخذ کہ ذکرش بر بچ ۔ بجیم عربی) کردہ ایم فتح باشد ۔ صاحب رشیدی بحثی کہ بر قافیہ شعر می کند بی حاصل محض (اردو) (۱) دیکھو بچ کے پہلے معنے (۲) کاکل بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنّث ۔ سر کے بڑے بڑے آگے لٹکے ہوئے بال ۔ زلف ۔ گیسو ۔ لٹ ۔ مؤلّف عرض کرتا ہے کہ یہ تعریف درست نہیں ہے فارسیوں نے کاکل

کو غیر زلف کہا ہے کاکل وہ بال ہیں جو پیشانی سے اوپر ہوتے ہیں اور زلف سے بلند (عباس قلی خان
ـــه) زلف از کاکل پریشان خاطر است ؛ زبردست چوں خودی بودن بلاست ؛

بچّاق بقول وارستہ بحوالۂ نصاب ترکی بہ بای فارسی وجیم فارسی مشدد لغت ترکی است بمعنی کارد (فوقی یزدی ـــه) شب فراق خروس سحر نفس نکشید ؛ خوش آں زمان کہ سرش را بہ بزم از بچّاق ؛ صاحب غیاث بہ موحّدہ آوردہ گوید کہ بعضی بنون نوشتہ اند و فرماید کہ در مصطلحات بہ تشدید جیم فارسی آمدہ ۔ مؤلف عرض کند کہ صاحب کنز ایں را بہ موحّدہ وتخفیف آخر لغت ترکی گفتہ وصاحب لغات ترکی ہم بکسر موحّدہ آوردہ ۔ جز ایں نیست کہ فارسیان بہ تشدید جیم فارسی استعمال لغت ترکی کردہ اند ۔ مفرّس باشد وبس ۔ اگر عوض موحّدہ بای فارسی متحقق شود چنانکہ وارستہ ذکرش کردہ توانیم عرض کرد کہ مبدّلش باشد کہ موحّدہ بہ بای فارسی بدل شود ہمچوں تب وتپ ۔ کلام فوقی یزدی برای تصفیۂ حرف اوّل کافی نیست ۔ مشتاق سند دیگر باشیم ۔ (اردو) چھری بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مؤنث ۔ کٹر لک ۔ لمبا چاقو جو بند نہ ہو سکے ۔ چھوٹا چھرا ۔

بچاه آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ سکندرنامہ بذلت رسانیدن است دیگر محققین ازین ساکت وسند استعمال پیش نہ شد ۔ خلاف قیاس نیست کہ از قبیل بزیر آوردن باشد کہ می آید (اردو) نیچا دکھانا ۔ بقول آصفیہ ۔ زک دینا خفیف کرنا ۔ ذلیل کرنا ۔

بچ بچ بقول سروری بضم وکسر ہر دو با وجیم اوّل نیز فارسی (۱) سخنی باشد کہ پوشیدہ از مردم گویند و (۲) لفظیست کہ شبانان بجز ابدان خوانند (شمس فخری ـــه) در رستہ انصاف جمال الحق والدین ہرگز سخن ظلم نہ گویند بہ بچ بچ ؛ آواز دہد گرگ شبان ہمچو شبانان ؛ خوانند شبانان گلہ را جملہ بچ بچ ؛ (صاحب

بصراحت ہر دو جیم فارسی نسبت معنی اوّل فرماید کہ حرف زدن باشد در نہایت آہستگی - و سرگوشی را نیز گویند و لفظیست کہ شبانان بہ نزد بُزان نوازش کنند و بپیش خود خوانند و آرستہ بذکر معنی اوّل از ظاہر نصیر آبادی سند آوردہ (ع) بفریاد و افغاں بزم شراب * بچنچ بچ آہستہ در رخت خواب * صاحب بحر ہم ذکر ہر دو معنی کردہ خان آرزو در سراج بہ معنی دوم قانع و فرماید کہ بچ مبدّل بز یا بر عکس آں **مؤلف** عرض کند کہ سرگوشی بہترین تعریف معنی اوّل است و ایں بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان باشد و بمعنی دوم مبدّل بز بز چنانکہ خان آرزو اشارۂ آں کردہ (اردو) (۱) سرگوشی بقول آصفیہ - فارسی - اسم مؤنّث - کھُسر پھُسر - کانا پھوسی - کانا باتی - آپ ہی نے کھُس پھُس - بھی انہیں معنوں میں لکھا ہے - اسم مؤنث (۲) ایک خاص قسم کی آواز جس سے چرواہے اپنے بکروں کو بلاتے ہیں (یہ ہر ملک میں جُدا جُدا ہے - دکن میں اوہ - اوہ)

بچراغ رسیدن مصدر اصطلاحی - بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از رسیدن بخدمت بزرگی و (۲) رسیدن بدولتی صاحبان برہان و بحر فرمایند کہ رسیدن بدولتی یا بخدمت و دولتمندی صاحب مؤیّد نسبت معنی اوّل رسیدن بدانش گوید خان آرزو در سراج بر معنی اوّل قانع صاحب سروری در ملحقات خود ہمین مصدر را بہ تحتانی ششم بہ ہمین دو معنی آوردہ و برای معنی اوّل از کلام نظامی استناد کردہ (ع) روزی از انجا کہ فراغی رسید * بادسلیمان بچراغی رسید * و صاحب رشیدی ہم زبانش و صاحب شمس ذکر ایں و ماضی مطلق ایں ہر دو معنی کردہ **مؤلف** عرض کند کہ صاحبان جامع و ناصری کہ از اہل زبانند ازین ساکت غلاف قیاس نیست بلحاظ فروغ چراغ یعنی بہ روشنی واصل شدن کنایہ باشد از حضوری بخدمت ولیّ نعمتی یا بزرگی و حصول دولت ہم - سند نظامی بکار این معنی خورد

کہ متعلق بہ رسیدن با و بچراغ) است۔ طالب سند
دیگر باشیم۔ معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) (۱)
دولتمند۔ تونگر یا کسی بزرگ کی خدمت میں حاضر ہونا
(۲) دولت مند ہونا۔

بچراغ گذشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
و مؤید و ہفت رسیدن بخدمت کاملی و عارفی مؤلف
عرض کند کہ گذشتن بمعنی رفتن آمدہ (کذا فی الموارد)
و چراغ دریجا بلحاظ فروغش استعارہ باشد از عارف کامل
بوجہ روشن ضمیریش و معنی این مصدر را بر سبیل کنایہ
گیریم۔ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان
و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) کسی عارف
کامل کی خدمت میں حاضر ہونا۔

بچرگ بقول سروری بحوالہ شرفنامہ بجیم فارسی
بوزن مرفق بمعنی سبزہ۔ و فریب خوردہ و بحوالہ ادات
الفضلا بکسر اول و جیم و سکون را ہم آمدہ صاحبان برہان
و جامع و مؤید ہم ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج
گوید کہ تحقیق آنست کہ بہ ضم با و فتح جیم و کاف فارسی است
مؤلف عرض کند کہ بچرگ بقول جہانگیری بہ این معنی
می آید و صاحب برہان بمعنی بیکار نوشتہ و بہ جیم فارسی ہم
آوردہ حیف است کہ خان آرزو حجت صحت بچرگ بیان
پیش نہ کردہ ما عرض کنیم کہ (بُزرگ) بہ ضم موحدہ و سکون
زای ہوز و فتح رای مہملہ و سکون کاف فارسی اصل
است بمعنی لفظی این رگ بُزدارندہ و کنایہ از فریب خوردہ
و سبزہ و بیکار۔ زای ہوز بدل شد بہ جیم فارسی چنانکہ
پزشک و پچشک و کاف فارسی بدل شد بہ کاف
عربی چنانکہ گند و کند۔ اختلاف اعراب نتیجہ بے خبری
از ماخذ باشد کہ در محاورہ و استعمال واقع شد و آنچہ مچر
و مچرگ بہ میم اول و جیم عربی و فارسی می آید آن ہم
مبدل بزرگ است کہ موحدہ بہ میم ہم بدل شود چنانکہ
عزب و عزم و زای ہوز بہ جیم عربی و فارسی چنانکہ
سوز و سوج و پزشک و پچشک پس صحت مچرگ
و بغیر صحت بچرگ کجا باقی ماند چنانکہ خیال خان آرزو است
بلکہ خلاف خیالش بتحقیق ما کہ بمعنی بر قیاس صحیح است
بچرگ اصل است و مچرگ مبدلش و چون اہل زبان

یعنی صاحبان سروری و جامع بچرک را بہمین معنی لغت فارسی تسلیم کردہ اند خان آرزو در انہیر سد کہ با ہند نژادی حکم صحیح و غیر صحیح بدون حجت و برہان دہد چنانکہ عادت اوست (اردو) فریب کھایا ہوا احمق۔

بچرم خام کشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند تعذیب کردن و آن نوعی از سیاست می باشد مؤلف عرض کند کہ مقصود محقق ہند نژاد چنین نباشد کہ مجرم را در پوست بز یا گاو و غیر ذلک تعذیب بند کنند استعمال این مصدر از نظر ما نگذشت و محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت۔ بدون سند استعمال تسلیم نتوان کرد (اردو) جانوروں کی کھال میں بند کرنا۔ یہ تعذیر کی ایک قسم ہے جو مجرم کو کھال میں داخل کرتے ہیں۔

بچکز | بقول شمس بالفتح لغت فارسی است بمعنی کمینہ مؤلف عرض کند کہ دیگری کسی از محققین فارسی بیان ذکر این نکرد و معاصرین عجم بر زبان ندارند بخیال ما رای مہملہ در آخر باشد عوض زای ہوز اند رینصورت این را ماخذ بچرک دانیم کہ بکاف گذشت و جا دارد کہ این را مخفف بچرگ گیریم والآخر اولی من الاول۔ یائی حکم بدون وجود سند استعمال مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید (اردو) کمینہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اوچھا۔ کم ظرف۔ دون ہمت۔ سفلہ۔ فرومایہ۔ آپ ہی نے بچر پہ فرمایا ہے (اردو) اناڑی۔ بیوقوف احمق

بچش | بقول جہانگیری و رشیدی و برہان بالاول ثانی مفتوح (۱) زرہ بینی و (۲) سستی و (۳) رنج و مشقت مؤلف عرض کند کہ چنین نیست کہ این را مبدل بجس دانیم کہ بجیم عربی و سین مہملہ بہر دو معنی اول الذکر گذشت۔ چنانکہ کاج و کاچ و کستی و کشتی صراحت ماخذ ہمدرا انجا کردہ ایم و معنی سوم ہم مجاز و لیکن تعلق با پیچ از ماخذ یافتہ نمی شود و چارہ نیست جز این کہ این را بمعنی اسم جامد گیریم طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازین ساکت (اردو) (۱) دیکھو بچس کے پہلے معنے (۲) سستی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم کاہلی۔ الکسی۔ چستی کا نقیض (۳) مشقت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ محنت۔ تکلیف۔ دکھ۔

بچشک بقول جہانگیری و رشیدی با اوّل و ثانی
مکسور (۱) طبیب را گویند و آں را پزشک نیز خوانند
(خاقانی ؎) ہمرنگ زرشک شد سرشکم ز آنکہ نشاد رس
بچشکم ؎ صاحب برہان بذکر معنی اوّل فرماید کہ (۲)
گیاہ فروش را ہم گویند صاحب جامع ہم زبانش صاحب
موئید گوید کہ بضمّتین و قیل بکسر دوم و ایضاً بفتح
اوّل در ادات با بای فارسی صحیح است بمعنی (۳)
رگ زن و طبیب کذا فی الشرفنامہ و بحوالہ ادات
گوید کہ طبیب و فرماید کہ صحیح بہ بای عربی است کہ
در لسان الشعرا ہم کہ مرجع ادات است مفصلاً است
در باب بای تازی آوردہ خان آرزو در سراج با
برہان بہر دو معنی متفق و گوید کہ پزشک مبدّل
ایں مؤلّف عرض کند کہ ما بر (بچشک) کہ بموحّدہ
و جیم عربی گذشت حقیقت ایں بیان کردہ ایم
کہ اسم جامد فارسی زبان پزشک است بہ بای
فارسی و زای ہوّز خان آرزو و غور نکرد و بالجملہ مرادف
است بمعنی اوّل (بجشک - بہ بای عربی و جیم عربی)
و معنی دوم مجاز آں کہ گیاہ فروشان ہم دم طبابت
میزنند و جہلا را گیاہ مخصوص برای علاج امراض
می دہند کہ در دکن آنرا (کچّے گاندی) نامند و معنی
سوم ہم مجاز باشد کہ جرّاح و رگ زن را بدیں اسم
موسوم کردند کہ معالجہ زخم می کند ہمچوں طبیب مخفی مبادا
کہ بلحاظ ماخذ ایں بکسر اوّل و دوم صحیح است (اردو)
(۱) دیکھو بجشک کے پہلے معنے (۲) کچّے گندھی - دکن میں
اُس سبزی فروش کو کہتے ہیں جو کسی قدر خواص نباتات
سے واقف ہوتا ہے اور علاج الامراض میں خاص خاص
پتوں کا استعمال کرتا ہے جو نیم حکیم کا مصداق ہے
ممالک مغربی و شمالی اودہ میں بوٹی فروش کہتے ہیں
(۳) رگ زن - بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکّر
فصّاد - فصد کھولنے والا - جرّاح -

بچشم صاحب انند بہ فتح اوّل فرماید کہ این
کلمہ را در وقت قبول کردن امری بر زبان رانند
تعظیماً لامرہ (خواجہ شیراز ؎) گفتم کیم دہان و لبت
کامراں کنند ؛ گفتا بچشم ہر چہ تو گوئی ہماں کنند ؛

ونیز فرماید کہ ربط بین المصرعین درین بیت تاویلی
و توجیہی می خواہد و اغلب کہ معنی قولہ کیم بر سبیل استفہام
انکاری باشد و سوال از زمان نباشد فتامل مولف
عرض کند کہ از کلام خواجہ شیراز مصدر (بچشم کردن)
پیدا است کہ بجای خودش می آید درینجا ہمین قدر
کافی است کہ فارسیان استعمال این بدون موحدہ
بیشتر می کنند باظہار امتثال امر یعنی زید گوید کہ "
زود بیا و بیا" و مخاطب جواب می دہد کہ "چشم"
یعنی بالراس والعین و بسر و چشم تعمیل حکم می کنم
پس درینجا (چشم) مخفف (بچشم) است و (بچشم)
مخفف (بسر و چشم تعمیل حکم می کنم) و معنی لفظی این
بالای چشم و با چشم و بوسیلہ چشم۔ ماہجد ذوق زبان
گوئیم کہ مجرد (چشم) داخل محاورہ باشد نہ (بچشم)
(اردو) بسر و چشم۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔
سر آنکھوں سے بطیب خاطر۔ خوشی سے مولف
عرض کرتا ہے کہ بہت خوب۔ جو حکم۔ جی اچھا یہ حاکم
کے حکم کا جواب ہے جو محکوم دیتا ہے اور اسی
موقع پر حاکم کی تعظیم کے لئے بسر و چشم کہتے ہیں

بچشم آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
برہان (۱) چشم زخم را گویند یعنی آزاری بکسی رسیدن
و بقول بحر (۲) بزرگ نمودن در نظر کسی ہم صاحبان
مؤید و جامع بر معنی اول قانع و خان آرزو در سراج
بحوالہ برہان ذکر معنی اول و در چراغ ہدایت
ذکر معنی دوم کند (سلیم ۵۲) ہر گز مرا بچشم نیاید
فلک سلیم * در حیرتم کہ از چہ بود چشم من کبود "
مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این (۳) بنظر
آمدن چنانکہ "مکتوب توالی الآن بچشم من نیامد"
یعنی ندیدم و را و معنی اول و دوم بر سبیل کنایہ
باشد (اردو) (۱) دکن میں کہتے ہیں آنکھوں میں
پڑنا یعنی نظر لگنا جیسے "ناحق آنکھوں میں پڑ گیا"
یعنی اس کو نظر لگ گئی (۲) آنکھوں میں آنا۔ بقول
امیر نظروں میں سمانا۔ (اسیر ۵) مری آنکھوں میں
آ و تم اگر شمشاد قامت ہو * شجر رہتا ہے اکثر
سبز دریا کی ترائی سے * دکن میں کہتے ہیں "

آنکھوں میں پھرنا۔ آنکھوں میں چھپنا۔ امیر مینائی نے (آنکھوں میں سمانا) پر فرمایا ہے۔ نظروں میں بھلا معلوم ہونا۔ نہایت پسند آنا (برق ؎) تو نے حسن روز سے بے پردہ دکھائی صورت ؛ پھر مری آنکھوں میں ہرگز نہ سمایا کوئی ؛ (۳) نظر آنا۔ دکنا۔ دکن میں کہتے ہیں "آنکھوں سے گزرنا"

بچشم آوردن (مصدر اصطلاحی) بقول انند مرادف بچشم کردن بمعنی اعتنا بہ شان چیزی کردن و برگزیدن (افضلی جرباذخانی ؎) غم تو در دل من ہچو دزد خانگی است ؛ کہ ہر چہ روز بچشم آورد بشب دزدد ؛ مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این دیدن است و در نگاہ داشتن و برگزیدن حاصل آن (اردو) دیکھنا۔ دیکھ رکھنا۔ منتخب کرنا۔

بچشم خریداری دیدن مصدر اصطلاحی بقول بحر بتوجہ تمام دیدن مؤلف عرض کند کہ مرادف (بانچشم خریداری دیدن) کہ گذشت موافق قیاس است و معاصرین عجم بر زبان دارند و بلحاظ معنی حقیقی ظاہر است کہ خریدار متاع را برای خریداری بتوجہ تمام می بیند۔ (اردو) خریداری کی نگاہ سے دیکھنا۔ کہہ سکتے ہیں۔ توجہ کامل سے دیکھنا۔

بچشم خود دیدن استعمال بمعنی حقیقی است و (بچشم خویش دیدن) مرادفش۔ بحث این باستعمال بر (بچشم دیدن) می آید (اردو) دیکھو بچشم دیدن۔

(۳۴۰)

بچشم خوردن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ بمعنی چشم زخم رسانیدن (صائب ؎) ترسم از دور بچشمش نخورند اہل نظر ؛ بسکہ چون خواب بہاران لب او شیرین است ؛ صاحب بحر فرماید کہ بحسد دیدن و چشم زخم رسانیدن۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بحسد دیدن و چشم زخم رسانیدن و بآفت عین الکمال خراب ساختن مؤلف عرض کند کہ مرادف (باچشم خوردن) است کہ بجای خودش گذشت و صراحت معنی ہم در انجا کردہ ایم ضرورت ندارد کہ حسد را در معنی داخل کنیم (اردو) دیکھو باچشم خوردن۔

بچشم داشتن (مصدر اصطلاحی) بقول وارستہ و بحر دانند نظر بند کردن (حسن بیگ رفیع ؎) چون کسی از چرخ بگریزد که مردم را بچشم ❊ همچو ابروی بتان پیوسته می دارد نگاه ❊ مؤلف عرض کند که از سند پیش کردۂ محققین بالا مصدر (بچشم نگاه داشتن) پیدا است طالب سند دیگر باشیم و گوئیم این مصدر هم بر زبان معاصرین عجم است بمعنی (نظر داشتن) و نگران بودن۔ صاحب بحر بر (نظر بند) فرماید که بمعنی محبوس است پس نظر بند کردن بمعنی محبوس و مقیّد کردن باشد اندرینصورت در معنی این استعمال (نظر بند) را داخل کردن خلاف مقصود است که نگرانی محض ورای قید و بند باشد (اردو) آنکھوں میں رکھنا بقول امیر نظر حفاظت سے رکھنا۔ نگرانی کرنا (ہلال ؎) رات دن آنکھوں ہی میں رکھتے ہیں عاشق ان کو ❊ پاسبان نظّارہ نگھبان رہا کرتے ہیں ❊

بچشم در آمدن (مصدر اصطلاحی) بقول بحر وقع و وقار داشتن و اعتبار پیدا نمودن مؤلف عرض کند که مرادف معنی دوم و سوم (بچشم آمدن) باشد حیف است که سند استعمال پیش نه شد و لیکن خلاف قیاس نیست (اردو) دیکھو بچشم آمدن کے دوسرے اور تیسرے معنے۔

بچشم دیدن استعمال صاحب انند گوید که خبر احتمال صدق و کذب هر دو دارد امّا وقتی که گفته شود که بچشم خود دیده ام یا بگوش خود شنیده ام اصلا کذب را دران دخلی نباشد و برینقیاس بپا ایستادن و بپا رفتن (امیر خسرو ؎) رفتن جانرا بچشم خود ندیدم هیچکس ❊ من بچشم خویش می بینم که جانم می رود ❊ (سعدی ؎) بچشم خویش دیدم در بیابان ❊ که آهسته سبق برد از شتابان ❊ مؤلف عرض کند که از هر دو سند بالا مصدر (بچشم خود یا بچشم خویش دیدن) پیدا است که بجای خودش گذشت و بچشم دیدن هم همان مقصد پیدا کند که مخفّف آن است یعنی لفظ خود و خویش درین محذوف است و این ترجمه (رأی العین) است (اردو) اپنی آنکھ سے دیکھنا۔

بچشم روشنی کسی رفتن | مصدر اصطلاحی - خان آرزو
در چراغ هدایت گوید که برای مبارکباد کسی رفتن
که چشم روشنی مبارکباد است (تاثیر ؎) حرف
از فروغ روی تو هر گاه می رود ٭ خجلت بچشم روشنی
ماه می رود ٭ (مرزا جلال اسیر ؎) برق نگاه گرم
تو آئینه را گداخت ٭ آتش بچشم روشنی خاره می رود ٭
(ابو طالب کلیم ؎) بچشم روشنی داغهای کهنه رم ٭
تبسمش نمک تازه در نمکدان کرد ٭ صاحبان بحر و
انند هم ذکر این کرده اند مؤلف عرض کند که اصل
این (روشنی چشم) و نور نظر و قلب اضافتش (چشم
روشنی) و این مرکب وضع شد برای مژده میلاد
که مولود را نور دیدهٔ پدر گویند و مجازاً برای هر یک
مژده مستعمل شد یعنی برای غیر مولود هم پس (بچشم
روشنی کسی رفتن) مصدر اصطلاحی قرار یافت
برای مبارکباد یعنی رفتن برای تهنیت (اردو)
مبارکباد کے لئے جانا۔ تہنیت کے لئے جانا۔

بچشم شنیدن | مصدر اصطلاحی - بقول وارسته
و بحر و انند و کنایه از دیدن (وحید ؎) روشن گهر
بود ز نسب نامه بے نیاز ٭ بشنو بچشم دعوی در یتیم را ٭
مؤلف عرض کند که صاحب موارد شنیدن را
بمعنی دیدن باستناد همین شعر آورده و صراحت
ماخذش همدر انجا کنیم (اردو) دیکھنا۔

بچشم کردن | مصدر اصطلاحی - بقول سروری
و جهانگیری در ملحقات (۱) کنایه از انتخاب کردن۔
(خاقانی ؎) ما را بچشم کرد که تا صید او شدیم ٭ زان
پس بچشم رحمت بر ما نظر نداشت ٭ صاحب رشیدی
بذکر معنی اول گوید که (۲) بچشم رسانیدن (که چشم
زخم رسانیدن است) صاحب برهان بذکر معنی اول
و دوم فرماید که (۳) تند و تیز نگریستن صاحب جامع
همزبانش و وارسته بذکر معنی اول گوید که (۴) وقع
و وقار گذاشتن (طغرا ؎) جام جم خویش را بچشم کنند ٭
چون در آید بچشم جانانه ٭ صاحب بحر ذکر هر چهار معنی
بالا کرده و صاحب مؤید بمعنی دوم و سوم قانع و
خان آرزو در سراج ذکر معنی اول و دوم بنقل الفاظ

رشیدی کند و گوید کہ بعضی بمعنی نشد و تیز نگریستن نوشتہ اند و این مصدر اصطلاحی را بذیل استعارات جا داد؛ مؤلف عرض کند کہ تعریف استعارہ را فراموش کرد تا کنایہ را استعارہ پنداشت بہ تحقیق ما (۵) عزیز داشتن و محبت و توقیر کردن (حافظ شیراز ؎)

بچشم کردہ ام ابروی ماہ سیمارا ؛ خیال سبز خطی نقش بستہ ام جائی ؛ مخفی مباد کہ مقصود وارستہ از معنی چہارم جز این نباشد کہ چیزی را بی توقیر کند و سبک داند و این کنایہ ایست از معنی لفظی داخل چشم کردن یعنی پنہان و مخفی کردن چنانکہ از سند طغرای کشاید (اردو) (۱) انتخاب کرنا نگاہ میں رکھنا (۲) نظر لگانا (۳) گھور کر دیکھنا (۴) ذلیل کرنا (۵) آنکھوں میں رکھنا۔ بقول امیر عزیز رکھنا (صبا ؎) ہوں عزیز دشت میں سودای چشم یار میں رکھتے ہیں ہم آنکھوں میں مردم کی طرح آہو مجھے ؛

بچشم کسی شیرین کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و اند خوش آیندہ کردن۔ (صائب ؎) گوشہ گیران را بچشم خلق شیرین کردہ است ؛ خال مشکینی کہ در کنج دہان یار ماست ؛ مؤلف عرض کند کہ معاصرین عجم و محققین اہل زبان ازین ساکت از سند کلام صائب بہ چشم بینندگان مقبول کردن پیدا ست (اردو) آنکھوں میں مقبول بنانا۔

بچشم کم دیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و اند و غیاث حقیر و بیقدر دانستن بہار گوید کہ بچشم حقارت دیدن است مؤلف عرض کند کہ باضافت توصیفی چشم باشد و کم درینجا بمعنی حقارت۔ حیف است کہ سند استعمال پیش نہ شد۔ خلاف قیاس نیست ولیکن معاصرین عجم برزبان ندارند و محققین اہل زبان ازین ساکت (اردو) آنکھوں سے گرا دینا بقول امیر بیقدر اور حقیر کرنا۔ (آتش ؎) شمعوں کو تو نے دل سے پروانوں کے اتارا ؛ آنکھوں سے بلبلوں کی گلشن گرا دے ہیں تا (حقارت کی نگاہ سے دیکھنا) بھی کہہ سکتے ہیں۔

بچشم کنندہ مردم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ صراح آنکہ چشم زخم بمردم رساند۔

مؤلف عرض کند که مصدر (بچشم کردن) بمعنی
چشم زخم رسانیدن گذشت و این مشتق از همان است
دیگر هیچ (اردو) نظر لگانے والا۔ چشم زخم پہنچانیوالا۔

(۲۴۱) **بچشم گران شدن** | مصدر اصطلاحی - ناگوار
و بار شدن در چشم از قبیل بر دل گران شدن) صائب
ع) اوّل ز رشک محرم سرمه دلغ بود ٭ چون خواب
رفته رفته بچشمش گران شدم (اردو) آنکھوں میں کھٹکنا
بقول امیر - آنکھ میں چبھنا - ناگوار ہونا -

(۲۴۲) **بچشم گفتن** | مصدر اصطلاحی - بقول سحر (۱)
قبول کردن **مؤلف** عرض کند که حقیقت (بچشم)
بجای خودش گذشت و این معنی در محاوره فارسیان از
(چشم گفتن) پیدا می شود که چون حکم را قبول کنند گویند "
چشم" حیف است که سند استعمال پیش نه شد و به تحقیق ما
(۲) اشاره چشم کردن هم سند این از کلام حافظ شیراز بر لفظ
(بچشم گذشت (اردو) (۱) قبول کرنا بہت خوب کہنا بسر و چشم
کہنا (۲) آنکھ سے اشارہ کرنا ۔ امیر مینائی نے (آنکھوں میں باتیں کرنا) یہ
فرمایا ہے اشارہ نہیں باتیں کرنا (انشاء ع) غیر سے کرتی تھے آنکھوں میں
ابھی باتیں تم ٭ ہم بھی کچھ ہو سمجھے ہیں کیا عین اشارات کی وقت

(۲۴۳) **بچشم نگاه داشتن** | مصدر اصطلاحی - بحث
این بر (بچشم داشتن) گذشت (اردو) دیکھو بچشم داشتن

بچک | بقول جہانگیری با اوّل و ثانی مفتوح نام یکی از اسلحه صاحب برهان فرماید که اسلحه که غیر معلوم است
و بقول جامع سلاح غیر معلوم، صاحب شمس فرماید که نام یکی از صلحا (و این بر نقل نویس مطبع که اسلحه را صلحا
نقل کرد) خان آرزو در سراج گوید که اغلب که بنچک به نون است و هم او بر بنچک به نون اوّل و جیم
عربی مفتوح گوید که نوعی از تیر مرادف تیرزین و ترکی بنجق و اغلب که هر دو یکی است چون قاف در
فارسی نیست فارسیان بکاف خوانده اند - صاحب برهان بر بنچک گوید که با جیم فارسی هم آمده و ترکان بنجق
خوانند و تبرزین به فوقانی اوّل مفتوح و موحده ثانی مفتوح بقول برهان نوعی از تبر که سپاهیان در پہلوی زین اسپ بندند صاحبان
لغات ترکی کنز از بنجق بنون اوّل ساکت - صاحب لغات ترکی بچاق را بکسره موحده و فتح جیم فارسی بمعنی کارد آورده

وخان آرزو در چراغ ہدایت سنجاق را بہ نون اوّل وجیم عربی دوم نام سلاحی نوشتہ وصاحب کنز بر
بیچقی بموحدہ اوّل وجیم فارسی دوم وقاف وتحتانی آخر فرماید کہ بترکی سکین راگویند وصاحب انند
بر بنجاک بہ نون وجیم عربی مفتوح فرماید کہ مبدّل ومخفّف ناچخ کہ تبرزین باشد وگوید کہ بترکی بنجق
بقاف باشد۔ صاحب برہان ہم ذکر این کردہ **مؤلف** عرض کند کہ بنجق بہ نون اوّل وجیم فارسی
وقاف در لغات ترکی یافتہ نشد نمیدانیم کہ خان آرزو و دیگر بعض محقّقین چطور این را لغت
ترکی قرار دادہ اند وبچاق را بہ موحدہ اوّل وجیم فارسی والف وقاف بمعنی کارد معتبر دانیم کہ صاحب
لغات ترکی تصدیق این کردہ۔ پس بچک مبدّل ومخفّف ہمین باشد کہ فارسیان الف را تخفیف کردند
وقاف را بہ کاف بدل کردند چنانکہ باق وباک وقند وکند۔ پس بچک بمعنی کارد باشد واگر مبدل
بنجک بمعنی تبرزین گیریم تبدیل نون بہ موحدہ یا بالعکس آن خلاف قیاس است واگر معنی بنجک
بمعنی تبرزین متحقّق می بود ہمین تبدیل را خلاف قیاس وسند اوّل این قسم تبدیل قرار می دادیم لیکن
چارۂ جز این نیست کہ سلاح نامعلوم را کارد قرار دہیم وبچاق را ماخذ (اردو) چھری مؤنث دیکھو بچاق

بچکم | بقول برہان۔ بفتح اوّل وکاف بروزن شبنم (۱) خانۂ تابستانی و (۲) خانہ کہ اطراف آنرا
مشبّکہ کردہ باشند و (۳) ایوان وصفّہ وبارگاہ را ہم گویند و (۴) بمعنی گرگ ہم آمدہ کہ بعربی ذئب خوانند
وبکسر اوّل ہم درست است۔ صاحب جامع بذکر معنی سوم وچہارم معنی اوّل ودوم را واحد پندارد
وفرماید کہ خانۂ تابستانی کہ اطراف آن را مشبّکہ کنند۔ خان آرزو در سراج این را مرادف بشکم بشین معجمہ
دوم گفتہ **مؤلف** عرض کند کہ بحث کامل این بر بجکم بہ جیم عربی دوم گذشت بمعنی اوّل ومعنی دوم
داخل معنی اوّل است چنانکہ صاحب جامع نوشتہ طرز بیان برہان در ہر دو فرق پیدا کند دیگر ہیچ ومعنی سوم

مجاز معنی اول که خانهٔ تابستانی را مطلقاً برای ایوان و صفّه و بارگاه استعمال کردند نسبت معنی چهارم
عرض می شود که اسم جامد فارسی قدیم باشد معاصرین عجم آنرا گرگ گویند و آن درنده ایست معروف
صاحب محیط برگرگ فرماید که بضمّ کاف فارسی و سکون رای مهمله و کاف فارسی لغت فارسی زبان است
بعربی ذئب و خطائف و ذواله و سرحان و سلق و قسام و شندمان و قلوب و قلیب و عساره
و عسار و عساس و عسعس و عسعاس و بترکی خورد و بهندی بهیڑیا و بلغتی تک نامند و آن حیوانی است
معروف خاکستری رنگ - جری النفس - و ندانش متخلل یعنی بعضی در بعضی می نشیند و بر گرسنگی صبر
می کند و باخذ هوا گاهی زندگانی می کند و در شکم آن حرارتی است که بدان استخوان مصمت هضم می کند
مگر هستهٔ خرما - و مثل سگ جفتی کند بالتهام و لهذا گفته اند که در حالت جفتی کشتن آن با ماده سهل باشد
و از عجیب امر آنست که بیک چشم خواب کند و بچشم دیگر بیدار می باشد و چون آنرا بچوب و شمشیر بزنند
و زخمی شود از آن آواز نیاید تا آنکه بمیرد و حاسهٔ شمّ آن قوی می باشد حتی که مشموم را از یک فرسخ
ادراک می نماید و گویند تا گرگ دیوانه نشود گوشت آدمی نخورد و چون بوی خون بشمد و یا بوی
آدمی خون آلوده شمد نگذارد او را تا ندرد هرچند آن آدمی قوی و زور آور و سلاح پوش باشد و اکثر
آنرا وقت صبح خواب می آید مثل سگ و گویند چون برگ عنصل خورد فی الحال بمیرد و گرگ گیاه
نخورد مگر وقتیکه رنجور گردد مانند سگ و گربه و قضیب جمیع حیوانات از عضله و عصب است بغیر
روباه و ذکر گرگ که استخوان است بالای آن عروق و رباطات پیچیده در پوست کشیده - بالجمله
طبع آن گرم و خشک در سوم و گیلانی گوید که آن گرم مزاج است و سرگین آن شدید الحرارت
و قوی التحلیل و جهت همه امراض ظاهری و باطنی حادث از سردی مفید و چون تعلیق آن بر سر نیزه کرده

درمزرع نهند کبوتران وغیرآنها نیایند وکسی که تعلیق چشم راست آں برخود نماید از درندگان خوف نکند بلکه هیچ درنده براں ظفر نیابد وچون از جلد آں طبل سازند ومیان طبلهای دیگر بنوازند از آواز آں جمله طبلها شق گردد وچوں بسرگین آں درجای بخور نمایند موشان از انجا بگریزند واگر چشم آں بر طفل آویزند در خواب نترسد ودندان آں وقطعه جلد آں همین عمل دارد وچون دم آں درمسکن بزها اندازند از خوف آں هلاک شوند وچون درچراگاه گاو بیاویزند هرچند که گاو گرسنه باشد اصلا دراں داخل نه شود - وچوں آنرا در دروازه قریه دفن کنند گرگان قریب آں نیایند واگر تعویذ عداوت دو شخص باهم آں چنانچه رسم اهل تکسیر است بر جلد بزکه آنرا گرگ خورده باشد بنویسند میان آنها اصلا محبّت باقی نماند وچوں آں جلد را صاحب خارش بپوشد صحت یابد ومنافع بیشمار دارد (الخ) (اردو) ا و ۲ - دیکھو بجکم (۳) ایوان بقول امیر - فارسی - مذکّر - محل - مکان (ظفر ۵) رہا نہ آکے وہ ایوان چشم میں ایسا برباد شدہ ہے میں نے عبث سائبان بنایا تھا (۴) دیکھو اویس کے پہلے معنے -

بچگان	بقول انند بالفتح بتخفیف وتشدید جیم فارسی کودکان وطفلان وشیرخواران (خاقانی ۵) ابراز هوا بر گل چکان مانند بزنگی دایگان ؛ در کام رومی بچگان پستان نوپیوداخته ؛ **مؤلف** عرض کند که جمع بچه بقاعده فارسی که بحذف های هوز آخره کاف فارسی بعوض آں زیاده کردند والف ونون جمع در آخرش باشد وبس (اردو) بچّے مذکّر - بچّہ کی جمع بحالت اضافت بچّوں جیسے "بچّوں کا کھیل" - صاحب آصفیہ نے بچّی پر لکھا ہے اسم مؤنّث - چھوٹی لڑکی - دختر (الخ) اس کی جمع بچیاں اور بحالت اضافت بچّیوں جیسے "بچیوں کی آواز"

بچگان افگنده	اصطلاح بقول مؤیّد بحواله	مؤیّد الفوائد (۱) مظلوم و (۲) خوارشده وخوار کرده

(۳) برزمین افگنده صاحب هفت هم ذکر هر سه معنی کرده- دیگر معاصرین عجم و محققین اهل زبان ازین ساکت مؤلف عرض کند که (افگندن بچگان) یا (بچگان افگندن) مصادر اصطلاحی نیست که ایمای اسم مفعولش گیریم واگر سند استعمال این اصطلاح پیش شود توانیم گفت که چون بر حامله ظلم شود حمل را می افگند یعنی سقوط حملش می شود پس ازین نتیجه هر سه معانی بالا را بر سبیل کنایه پیدا توان کرد و از معنی سوم مقصود محققین غیر از خوار کرده شده نباشد طرز بیان شان بغلط انداز د بالجمله تا آنکه سند استعمال بدست نیاید اعتبار را نشاید (اردو) (۱) مظلوم- ظلم کیا ہوا- گرفتار ظلم (۲) خوار- ذلیل کیا ہوا (۳) زمین پر گرایا ہوا-

(الف) بچگان چشم
(ب) بچگان دیده
اصطلاح- بقول بحر هر دو مرادف یکدیگر (۱) قطرات اشک (۲) مردمک چشم مؤلف عرض کند که هر دو معنی کنایه باشد و موافق قیاس فارسیان طفل اشک هم گفته اند و برای معنی دوم مشتاق سند باشیم- صاحبان مؤید و ضمیمه برهان و هفت و انند (ب) ذکر معنی اول کرده اند (اردو) (۱) دیکھو اشک (۲) مردمک دیکھو انگوریا-

بچگان رز اصطلاح- بقول بحر شاهجهانی تاک بهار گوید که کنایه باشد (استاد فرخی ؎) رزبان ز بچگان رزان باز کرد پوست تا مهربانی از چه قبل کرد مهرگان مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و موافق قیاس (اردو) درخت انگور کی شاخیں مؤنث-

بچل بقول برهان و جامع و هفت و سراج و انند بروزن کچل شخصی را گویند که پیوسته لباس خود را ضایع کند و چرکن و ملوث گرداند مؤلف عرض کند که به بای فارسی هم می آید- اسم جامد فارسی زبان باشد به بای فارسی و این مبدل آن که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه تپ و تب (اردو) وه شخص جو ہمیشہ اپنے لباس کو ضائع کرے اور میلا کچیلا رکھے-

بچم بقول سروری و برهان و جامع و سراج- بکسر با و فتح جیم فارسی (۱) کاری بنظام دشنا کر بخاری

بہر آنہ شکر کنم نعمت ترا شب و روز ؛ کہ از تو اختر من سعد گشت وکار بچم ؛ و فرماید کہ چم بمعنی نظام و رونق است و (۲) امر چمیدن (شیخ سعدی ۵) یکی سر برار از گریبان غم ؛ بآرام دل با جوانان بچم ؛ صاحب مؤید بر معنی دوم قانع مؤلف عرض کند کہ چم بہ جیم فارسی مفتوح بمعنی خرام و آراستہ می آید پس بچم بمعنی اول مزید علیہ چم باشد بہ موحدہ زائدہ در اولش اندرینصورت باید کہ بفتح اول خوانیم وکسرہ اول را غیر از تصرف محاورہ ندانیم وبمعنی دوم امر حاضر چمیدن است بہ بای زائدہ مکسورہ واز سند اول مصدر مرکب (بچم کشتن کار) بمعنی آراستہ شدن ونظام پذیرفتن کار پیدا است پس معنی اول آراستگی ونظام باشد وبمعنی دوم خرامان شو وصراحت کامل چمیدن بجای خودش می آید صاحب رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار (۳) بچم را بمعنی بچہ من نوشتہ واین بفتح اول مخفف بچہ من بحذف ہای ہوز ونون آخر باشد تصرف محاورۂ فارسیانست وبس (اردو) (۱) آراستگی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ زیبایش۔ سجاوٹ۔ نظام۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ترتیب انتظام۔ آراستگی (۲) دیکھو چمیدن کا امر حاضر (۳) میرا بچہ۔

بچند | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بچقدر وبچہ قیمت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است وموحدہ اول زیادہ کردہ اند بر لفظ چند کہ برای کمیت باشد وموحدہ بمعنی معاوضہ چنانکہ بر معنی یازدہم گذشت پس معنی این (بمعاوضہ چقدر) وتخصیص با قیمت ندارد (اردو) کس قدر۔ بقول آصفیہ اردو۔ استفہام مقداری۔ کتنا۔ کس اندازے۔ کس وزن اور تعداد کی موافق

بچنگ فتادن | مصدر اصطلاحی۔ کنایہ باشد از گرفتار بچنگ کسی شدن وبقبضہ درآمدن (ظہوری ۵) کنجشک دل فتادہ بچنگ عقاب عشق ؛ گلبانگ بلبلان ہمہ تحسین زاغ ہاست ؛ مخفی مباد کہ از سند ظہوری (بچنگ فتادن) پیداست نہ افتادن

عیبی ندارد که فتادن مخفف افتادن است (اردو) گرفتار ہونا کسی کے قبضہ میں آنا کسی کے پنجہ میں گرفتار ہونا۔

بچنگ دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقبضه کسی دادن است (صائب ؎) نسپردم بچنگ عشق آتش دست اگر دلرا ز من عاجز چه با این بیضهٔ فولاد می کردم (اردو) کسی کے قبضہ میں دینا۔ کسی کے پنجہ میں گرفتار کرا دینا۔ (۱۳۴۵)

بچنگ و دندان راه یافتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحواله فرهنگ سکندرنامه بصعوبت راه یافتن۔ مؤلف عرض کند که بچنگ و دندان عقده کشائی کنند واز همین عمل بر سبیل کنایه معنی صعوبت و دقت حاصل می شود۔ موافق قیاس باشد۔ حیف است از صاحب انند که کلام نظامی را نقل نه کرد (اردو) مشکل اور صعوبت اور دقت کے ساتھ راه پانا۔

(الف) بچواک
(ب) بچوه

(الف) بقول انند۔ بفتح اول وسکون دوم لغت فارسی است بمعنی کسیکه زبانی بزبانی ترجمه کند و فرماید که آن ترجمه را (ب) بالفتح بچوه گویند۔ صاحب شمس برذکر (ب) قانع۔ مؤلف عرض کند که همین دو لغت به بای فارسی به همین معنی می آید و بقول معاصرین رزدشت (ب) اسم جامد فارسی قدیم است یعنی ژند و پاژند بمعنی ترجمه۔ و این ابدال آن که بای فارسی بعربی بدل شود چنانکه اسپ و اسب پس های هوز آخر (ب) را بالف بدل کردند چنانکه خاره و خارا و کاف نسبت در آخرش زیاده کردند چنانکه سنگاک پس معنی لفظی (الف) منسوب به ترجمه باشد و کنایه از مترجم۔ خان آرزو بر (پچواک به بای فارسی و جیم فارسی) ذکر هر دو معانی فرماید که در سروری لغت اول هم بمعنی ترجمه آمده ولیکن بدین معنی پچواک صحیح باشد۔ وپیتوان گفت که این لفظ ماخوذ از پچو باشد که مخفف آن پچ بمعنی آهسته گفتن بود وکلمه اک برای نسبت باشد پس

معنی ترکیبی آں چنیں بود کہ حرفی باشد کہ مثل سخن گفتن بہمدیگر بود و آں ترجمہ است و بریں تقدیر بضم اوّل خواہد بود نہ فتح (الخ) ماگوئیم کہ نسید انیم کہ بچ و بچور ابمعنی آہستہ گفتن از کجا پیدا کرد و قطع نظر از دیگر محققین خود خان آرزو ہم بچ و بچور ابجای خودش نہ نوشت (زیچ نیچ) البتہ بمعنی سرگوشی آمدہ ولیکن ہیچ تعلق بلغت بچوا ک ندارد و محقق باخبر تصنیف لغات ہم می کند۔ ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ (اردو) (الف) مترجم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ ترجمہ کرنے والا۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کرنے والا۔ ترجمان۔ دوبہاشیا (ب) ترجمہ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں بیان کیا ہوا۔ انتہا۔

بچہ | بقول بہار بتشدید و تخفیف (۱) طفل و بچہ سائر حیوانات (۲) قسمی از مہرہای شطرنج کبیر آں مانند پیادہ بود (محمد قلی سلیم ؎) افگندہ بساط عشرتی دوّاریم ؛ ہر یک بچہ ببر چو شطرنج کبیر ؛ صاحب جامع بر معنی اوّل قانع۔ صاحب انند نقش نگار دو از حقیقت معنی دوم خبر ندارد آفرین بر وکہ بحوالہ فرہنگ فرنگ معنی سوم ہم پیدا کرد یعنی (۳) بچہ بفتح اوّل و کسر جیم فارسی بمعنی چرا و برای چہ۔ مؤلف عرض کند کہ حقیقت معنی دوم بر (بچہ کبیر) می آید۔ نسبت معنی سوم عرض میشود کہ بای معیت در اوّل کلمہ چہ باشد و بس (اردو) (۱) بچّہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکّر۔ چھوٹی عمر کا۔ بالک۔ ننّا۔ طفل شیر خوار۔ دودھ پیتا۔ بال۔ کودک۔ چھوٹی عمر کا جانور۔ (۲) شطرنج کبیر کے مہروں کی ایک قسم جو پیادوں کے مانند ہوتی ہے (دیکھو بچہ کبیر) (۳) کس لئے۔ کس واسطے کیوں۔ کس وجہ سے۔

بچہ آوردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بچہ کشیدن بمعنی بچّہ زادن صاحب آصفی

ذکر این کرده (خسرو ه) سگ آورد بچه گر هفت
وهشت کس نخورد ۔ و سه بجیله بود در دهی و
در کوئی ۔ مؤلف عرض کند که موافق قیاس است
(اردو) بچه جننا ۔

بچه امّی اصطلاح ۔ بقول شمس بالفتح (۱)
خون سرخ و (۲) آنچه منسوب باشد بشهر بحرین ۔
مؤلف عرض کند که امّی بقول منتخب بالضم و
تشدید میم و یا آنکه خواندن و نوشتن نتواند یا آنکه
بجبلت امّی باشد که کتاب نخوانده باشد و بقول
غیاث ۔ و اننده منسوب به اُم یعنی مادر یعنی کسی که پدرش
در ایام طفلی او بمیرد و از تربیت پدر محروم بوده در
کنف مادر یا دایه پرورش یابد ۔ پس خون سرخ را
بچه امّی گفتن کنایه باشد غیر لطیف و نمیدانیم که
از معنی دوم مقصود صاحب شمس چیست و خود
ادهم تعریف شهر بحرین بجای خودش نکرد و معاصر عجم
ازین اصطلاح ساکت و محققین فارسی زبان ذکر
این نکرده اند بحرّ و قول صاحب شمس بدون سند
استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) خون سرخ
مذکر (۲) بحرین کے شہر سے نسبت رکھنے والا (بمعنی)

بچه انگور اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر و اننده
کنایه از شراب انگور (میر معزی ه) آراسته بزم تو
پر از بچه حور است ۔ از بچه حور ابستان بچه انگور ۔
مؤلف عرض کند که کنایه باشد از قبیل دختر رز
که شراب از انگور پیدا شود (اردو) انگوری شراب
مؤنث ۔

بچه باز اصطلاح ۔ بقول وارسته و بہار و بحر
امرد پرست (رفوقی یزدی ه) ما بنگی و رند و بچه باز تمام
دیوانه کون خوش تماشائیم ۔ **مؤلف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است بمعنی با بچه بازی کننده (ناظم)
از لوطی و مغلم (اردو) لونڈے باز بقول آصفیه
(اردو) اسم مذکر ۔ امرد پرست ۔ شاهد باز ۔ بچه باز ۔
کودک باز ۔ لوطی ۔ مغلم ۔

بچه بر آوردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار
و اننده بمعنی بچه زادن و بسند این کلام خسرو را پیش کند

که بر آبچه آوردن) گذشت مؤلف عرض کند که این
مخصوص باشد برای جانوران اینکه از بیضه خود بچه ها
برارند و (بچه آوردن) عام باشد که گذشت اگرچه
سند استعمال پیش نه شد ولیکن معاصرین عجم بر زبان
دارند (اردو) بچے نکالنا (انڈوں سے)۔

بچه پیر | اصطلاح - بقول خان آرزو در
چراغ هدایت به تشدید و تخفیف (۱) معروف
و (۲) قسمی از مهره های شطرنج کبیر مثل پیاده - صاحب
نقلش بر داشت (سلیم ـه) افگنده بساط عشرتی
دواریم تو هریک بچه پیر چو فرزند کبیر تو زلّه بردار شیا
ٹیک چند بهار بر (بچه) می فرماید که مجرّد و بچه به تشدید
و تخفیف قسمی از مهره های شطرنج کبیر و آن مانند
پیاده بود و در شطرنج متعارف و بنده قول خود
همان شعر سلیم را به الفاظ حقیقی حسب ذیل نقل کند
(ـه) افگنده بساط عشرتی دوّاریم تو هریک بچه
پیر چو شطرنج کبیر مؤلف عرض کند که معنی اوّل
حقیقی است بترکیب اضافی و معنی دوم پیدا کرده

خان آرزو ست که (بچه ببر) را که به هر دو موحّده
بود به بای فارسی اوّل و تحتانی دوّم عوض بای دوم)
(بچه پیر) کرد حالا ضرورت معنی شعر پیش آمد برای
آنکه معنی اصطلاحی (بچه پیر) قائم کند - پس در مصرع
اوّل (دوّاریم) را به تبدیل دال مهمله بواو و واو
دوم به دال (دواریم) نوشت و خیال بحر شعر نکرد
و روح سلیم را پریشان کرد - پس از آن (بچه پیر)
را بمعنی قسمی از مهره های شطرنج کبیر مثل پیاده)
قائم کرد و غور نه کرد که اندرین صورت بعد تصرفات
که او به بالا هم معنی شعر درست نمی شود و تلمیذش
(بهار) همین معنی دوم را از (لفظ) بچه پیدا کرد
یعنی باستناد همین شعر بر لفظ (بچه) نقل معنی دوم
کرد و جرأت نکرد که چو استاد خود دست تصرف خود
بر هر دو مصرع بالا دراز کند و همین احتیاط ها
او را مجبور کرد که معنی دوم پیدا کردهٔ استاد خود را
بر مجرّد (?) لفظ (بچه) قائم کند زیرا که در سند او
(بچه پیر) نبود و حامی بر محققین مابعد که نظر بر اعتبار

خان آرزو و بهار نقلش بر داشتند و باوراق تالیف
خود ها نگاشتند - حقیقت این است که (بچه پیر)
نام مهرهٔ شطرنج کبیر نیست و در شطرنج کبیر اشتری
دیگر غیر از شطرنج متعارف نهاده و هیچ محقق مصطلحات
ذکرش نکرده تا آنکه خود خان آرزو و بهار هم ذکر
مستقل (شطرنج کبیر) بجای خودش نکرده مخفی مباد که
فارسیان شطرنج کبیر مهره های صف اول شطرنج
متعارف را گویند یعنی هر دو فیل و شتر و اسپ و شاه
و وزیر که قد و قامت شان بزرگ از مهره های صف
دوم است - مهره های صف دوم را شطرنج صغیر
نامند که پیاده های کوچک قد درست معاصرین عجم هم
تصدیق این می کنند - پس شاعر گوید که بساط عشقی
انگنده و وار و ستیاری باشیم و هر یکی را از ما بچه در بر است
چنانکه شطرنج کبیر را پیاده در بر اوست یعنی پیش
هر یک مهرهٔ کلان صف اول پیاده کوچک است تا
در صف دوم بچه را ماند در بر - این است حقیقت معنی
شعر و تصرفات خان آرزو در لفظ و معنی (بچه پیر) محققین را
ما بید بدون غور و تعمق - حاصل اینست که معنی دوم
(بچه پیر) بیان کرده خان آرزو ایجاد بنده را ماند اگرچه
گنده باشد و سندی ندارد - معاصرین عجم از این معنی
بی خبر اند. و محققین زباندان همچون سروری و ناصری
و جامع و برهان ذکر این نکرده اند - جا دارد که بتبر ترکیب
توصیفی (۳) بچه پیر را بمعنی پیر نابالغ گیریم که همچون
بچگان حرف می زند و عقل ندارد و کار از تحقیق
نگیرد - قائل (اردو) (۱) بوڑھے کا بچہ - مذکر -
(۲) بقول خان آرزو جس کی ہمنے تردید کی ہے
مہرہ ہای شطرنج کبیر کی ایک قسم جو پیادوں کی
مانند ہے (۳) پیر نابالغ - بقول آصفیہ - بوڑھا
بیوقوف - بوبک - وہ بوڑھا جو ناسمجھ بچوں کی سی
باتیں کرے - مذکر -

بچه تا نگرید مادر شیر ندهد | مثل صاحبان خزینه
و امثال فارسی ذکر این کرده اند صاحب محبوب الامثال
شین معجمه بر آخر (مادر) زیاده می کند و هر سه محققین از
معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که

فارسیان این مثل را بضرورت سعی و تدبیری زنند۔ گویند که در هر کار سعی و طلب شرط است گریہ بچہ هم سعی را ماند که بی آن مادر شیرش نہی دہد (اردو) بن مانگے ماں بچّے کو دودھ نہیں دیتی۔ صاحب محبوب الامثال نے اس کا ذکر کیا ہے۔

بچۂ حورا | اصطلاح۔ بقول بہار کنایہ از ساقی محبوب که گویا از حور زاده است۔ سند این بر (بچۂ انگور) گذشت مؤلّف عرض کند که الف آخر در حورا زائد است و بس چنانکه دانی و دانیا۔ مخفی مباد که حوراً بالفتح لغت عرب است بقول منتخب زن سپید و سیاه چشم که سپیدی و سیاهیش بکمال باشد پس جا دارد که درین اصطلاح همین لغت عرب را مضاف الیہ دانیم که ضرورت الف زائد بقاعدۂ فارسی باقی نماند فالآخر اولی من الاوّل۔ (اردو) ساقی بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ شراب پلانے والا۔

بچۂ خور | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ۔ مرادف بچۂ خورشید۔ (۱) کنایہ از لعل و یاقوت و زر و نقره و دیگر جواهر و فلزات (حکیم خاقانی ع) سنگہا بچۂ خور در شکم است۔ و صاحبان رشیدی و برہان و بحر و سراج ذکر این کرده اند۔ صاحب جامع فرماید که (۲) علّتی را نام است که در بچہ دان طفل را تلف کند مؤلّف عرض کند که بمعنی اوّل مرکّب اضافی است و حاصل معادن را بچۂ خور ازاں نام کردند که جواهر و فلزات در معادن پیدا می شود از گرمی آفتاب و بمعنی دوم اسم فاعل ترکیبی است بدون اضافت بعض اطبای معاصر گویند که این مرض در رحم واقع می شود بسبب امراض خبائث صاحب نطفہ که جنین را نقصان رساند و پیش از وقت سقوط حمل شود (اردو) (۱) جواهر اور فلزات کو فارسیوں نے بچۂ خور کہا ہے۔ مذکر (۲) ایک مرض کا نام فارسی میں بچہ خور ہے جو رحم میں بچّے کو تلف کر دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کا سبب جنین کے باپ کا مرض آتشک میں مبتلا رہنا ہے۔

بچہ خورشید اصطلاح۔ صاحب سروری در ملحقات گوید کہ کنایہ از جواہر و فلزات است و صاحب جہانگیری در ضمیمہ این را مرادف بچہ خور گفتہ ہم صاحبان برہان و رشیدی و بحر و جامع و سراج ذکر این کردہ اند و ما صراحت کامل بر (بچہ خور) کردہ ایم کہ گذشت (اردو) دیکھو بچہ خور۔

(الف) بچہ خونی اصطلاح۔ بقول جامع
(ب) بچہ خونین و (جہانگیری در ضمیمہ) (ب) کنایہ از اشک باشد (حکیم خاقانی ؎) ہر دم ہزار آن بچہ خونین کنم بخاک ٭ چون لعبتان دیدہ بزادن درا درم ٭ و بقول برہان بحر و سراج کنایہ از اشک گلگون۔ صاحبان مؤید و رشیدی و ہفت ذکر (الف) ہم کردہ اند بمعنی اشک سرخ کہ عاشقان و غمدیدگان را باشد مؤلف عرض کند کہ ہر دو مرکب توصیفی است۔ بمعنی حقیقی اشک منسوب بخون۔ یای نسبت در آخر اول است و یا و نون در آخر دوم۔ معنی بیان کردہ جامع و جہانگیری کہ عام است از تخصیص خون درست نمی شود۔ پس اتفاق داریم با محققین آخر الذکر (اردو) دیکھو اشک خونین۔

بچہ دار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) زنی کہ بچہ دارد و (۲) زن حاملہ ہم۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این اصطلاح نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست (اردو) (۱) بچے والی عورت مؤنث (۲) حاملہ بقول آصفیہ۔ عربی پیٹ والی زن باردار۔ وہ عورت جس کے پیٹ میں بچہ ہو۔

بچہ دان اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی زہدان و رحم۔ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و لیکن خلاف قیاس نیست معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بچہ دان بقول آصفیہ فارسی اسم مذکر۔ رحم۔ کوکھ۔ وہ جگہ جہاں بچہ رہتا ہے۔

بچہ در شکم و نامش مظفر مثل۔ صاحبان خزینہ الامثال فارسی و محبوب الامثال ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف گوید کہ فارسیان

چون شہرت چیزی پیش از وقت بینند این مثل را
زنند (اردو) بقول صاحب محبوب الامثال "
پیٹ پڑی بوند اور نام رکھا محمود"

بچۂ ریش اصطلاح - بقول بہار و بحر کنایہ
از موہای زیر لب فرودین (ملا ابو البرکات منیر ؏)
بچہ بازی اگر نمیداند ، بچۂ ریش را نہادہ چرا ؟ مؤلف
عرض کند کہ این موی چند متصل باریش بر بلندی
لب زیرین بچہ را مانند بمقابلۂ ریش دیگر ہیچ مرکب
اضافی است (اردو) بچی - بقول آصفیہ ہندی
اسم مؤنث - ریش بچہ - داڑھی کا امام - وہ چند
بال جو نیچے کے ہونٹ اور تھوڑی کے بیچ میں ہوتے ہیں

بچہ زادن استعمال - صاحب آصفی ذکر
این بحوالۂ بہار کردہ از معنی ساکت - مؤلف
عرض کند کہ بمعنی (۱) زائیدن زن بچہ را و (۲)
پیدا شدن بچہ - لازم معنی اول کہ زادن بقول
موار و لازم و متعدی ہر دو آمدہ (اردو) (۱)
بچہ جنا (۲) بچہ پیدا ہونا -

بچۂ طاؤس اصطلاح - بقول رشیدی و شمس
(۱) آتش (۲) آفتاب (۳) لعل و یاقوت - مؤلف
عرض کند کہ کنایہ باشد ولیکن وجہ کنایہ پیدا نیست
و معاصرین عجم ازین ساکت و محققین اہل زبان
ذکر این نہ کردہ اند - بدون سند استعمال تسلیم نہ کنیم
کہ خلاف قیاس است (اردو) (۱) دیکھو آتش
(۲) دیکھو آفتاب (۳) دیکھو یاکند -

بچۂ طاؤس علوی اصطلاح - بقول
(جہانگیری در ضمیمہ) کنایہ از (۱) آفتاب و (۲)
آتش و (۳) یاقوت و لعل باشد - صاحب برہان
بذکر ہر سہ معنی بالا (۴) روز روشن ہم گفتہ - صاحبان
بحر و بہار عجم و سراج و (مؤید بہ حوالہ قنیہ) و (ناصری
در ملحقات) ذکر ہر چہار معنی بالا کردہ اند مؤلف
عرض کند کہ (طاؤس علوی) کنایہ از آفتاب
گرفتہ اند و اضافت بچہ بسوی او کردہ اند پس
قیاس متقاضی آنست کہ آتش و یاقوت و روز روشن را
(بچۂ طاؤس علوی) گوئیم کہ این ہر سہ از آفتاب

پیدا شده اند چنانکه (بچهٔ خورشید) و خود آفتاب را بدین نام موسوم کردن خلاف قیاس باشد فاتل طالب شد۔ استعمال باشیم۔ خصوصاً برای معنی اول۔ صاحب ناصری که از اہل زبانست بر نقل برہان قناعت کرد و حق تحقیق زبان خود را ادا نکرد۔ مخفی مباد که اگر (طاوس علوی) کنایهٔ فلک را گوئیم اندراں صورت معنی اول درست می شود که بچهٔ فلک آفتاب را تواں گفت ولیکن فارسیان (طاوس علوی) فلک را نه گفته اند و تحقیق کاملش بجای خودش کنیم (اردو) (۱) دیکھو آفتاب (۲) دیکھو آتش (۳) دیکھو بالکند- (۴) دن - مذکر۔

بچهٔ طاوس علوی آشیان اصطلاح۔ بقول مؤید و ہفت و اانند کنایه از اخگر است که (طاوس علوی آشیان) آتش باشد چرا که عنصر عالی است مؤلف عرض کند که موافق قیاس است زیرا که اخگر بچهٔ آتش است حیف است که سند استعمال پیش نه شد۔ صاحب جہانگیری بر (بچهٔ طاوس علوی) از حکیم خاقانی سندی آورده که بکار این می خورد (ﮧ) دفع سرما را قفس کرد ند زاہن لیس در وی بچهٔ طاوس علوی آشیان افشانده اند۔ (اردو) دیکھو اخگر۔

بچه طنازی اصطلاح۔ بقول صاحب روزنامچهٔ سفرنامهٔ ناصرالدین شاه قاچار بمعنی طفل عشوه گر مؤلف عرض کند که به تحتانی آخره مجهول که برای وحدت است۔ مرکب اضافی با شتمل بمعنی خودش (اردو) عشوه گر لڑکا۔ مذکر۔

بچه کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار و بحر و اانند بمعنی بچه زادن (میر خسرو ﮧ) خرسندئی است دارو استر دنی حرص تو کاز و نیاز بچه ہی توامان کشد تو۔ مؤلف عرض کند که زادن بمعنی لازم و متعدی ہر دو آمده و بجنبال یا این مخصوص است برای متعدی (اردو) بچه جنا۔

بچہ کو | اصطلاح بقول سروری (۱) حرامزادہ
گویند و آنرا خشوک و سند و سندرہ و فنخاک نیز خوانند
صاحب جہانگیری فرماید کہ (۲) کنایہ از شخصی کہ در
طفولیت از کوچہ برداشتہ باشند و در عربی لقیط
خوانند۔ صاحبان برہان و جامع و بحر بہ نقل عبارت
جہانگیری کنایہ را ترک کردہ اند۔ خان آرزو در سراج
گوید کہ بچہ کہ از کوچہ برداشتہ پرورش دہند مؤلف
عرض کند کہ فک اضافت (بچہٴ کو) باشد کہ معنی
لفظی این بچہ کہ در کوچہ یافتہ شد و این معنی حقیقی است
صاحب جہانگیری غلط کرد کہ معنی حقیقی را کنایہ نوشت
اگر ازین معنی کنایہ پیدا کنیم معنی اوّل حاصل می شود
کہ در بلاد عجم بچہ حرامزادہ را مادرش در کوچہ
می اندازد و عمّال سرکار او را برمیدارند و پرورش
کنند۔ صاحب مؤید ہمین را بچہ کوی بزیادت
تحتانی در آخر نوشتہ و صاحب شمس بزیادت
موحّدہ ثانی برای نسبت بچہ کوئی آوردہ۔ اینہمہ
تصرّفات موافق قیاس و فضول است۔

(اردو) (۱) حرامزادہ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر
ولد الزّنا۔ زنازادہ (وہ بچہ جو بے نکاح پیدا
ہوا ہو) (۲) گلی کوچہ میں پڑا ہوا بچہ جس کو اسکی
ماں نے جن کو کوچہ میں پھینک دیا ہو۔ مذکر۔

بچّہ مچّہ | اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ
ناصر الدین شاہ قاچار تابع مہمل باشد مؤلف
عرض کند کہ استعمال معاصرین عجم است دیگر ہیچ
(اردو) بچّہ کچّہ۔ بچّہ وچّہ۔ دکن میں مستعمل ہے
جیسے "ان کو بچّہ وچّہ نہیں ہے"

بچّۂ مینا | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ بکسر میم و سکون تحتانی و نون
بالف کشیدہ کنایہ باشد از شراب مؤلف
عرض کند کہ مرکّب اضافی است و موافق قیاس
کہ شراب در شکم مینا باشد۔ مشتاق سند استعمال
باشیم (اردو) دیکھو ابن العنب۔

بچّۂ نو | اصطلاح۔ بقول برہان و جامع
و بحر و سراج بفتح نون و سکون واو (۱) حادثہ

گویند که تازه بهم رسیده باشد و (۲) نتیجهٔ هر چیز و (۳) شاخهای تازه و شگوفه های نورسیده ـ بهار معنی دوم را ترک کرد ـ جا دارد که داخل معنی اوّل کرده باشد ـ صاحبان مؤیّد و هفت بر (بچهٔ نوبرآورد) می فرمایند که یعنی نتیجهٔ نوپیدا کرد **مؤلّف** عرض کند که کنایه باشد و بس (اردو) (۱) نیا حادثه ـ مذکّر (۲) ہر کام کا نتیجہ ـ مذکّر (۳) نئی شاخیں ـ مؤنّث ـ نئے شگوفے مذکّر ـ

بچه های یک وجبی | اصطلاح بقول رہنما بحوالهٔ سفرنامه ناصرالدّین شاه قاجار ـ بچهٔ خرد باشد **مؤلّف** گوید که کهن سالان عجم استعمال این بجائی کنند که تحقیر مقصود باشد گویند که بچه های یک وجبی ـ دعوی همسری با دارند (اردو) ایک بالشت کے بچے ـ وکنی کہتے ہیں " خدا کی شان ہے کل ہمارے سامنے کے ایک بالشت کے بچے آج ہم سے برابری کا دعوے کرتے ہیں " (بالشت بھر کے بچے) بھی کہتے ہیں ـ

بچیز | اصطلاح ـ بقول برہان و مؤیّد بکسر اوّل بروزن ستیز کہین و کوچک ترین و کمینه و کمترین ہر چیز را گویند خان آرزو در سراج نقل این برداشت و تحقیق را با گذاشت صاحب جامع فرماید که مخفف بی چیز است ـ صاحب هفت بفتح اوّل آورده گوید که بکسر هم می آید **مؤلّف** عرض کند که مرادف ناچیز باشد که ناکاره و نابکار و ناکس و بیقدر و هیچ را گویند ـ صاحب بحر بر ناچیز گوید که محقّر و فرومایه باشد پس جز این نیست که محقّقین بالا در تعریف لغت الفاظ غیر مناسب استعمال کرده و معنی حقیقی را از قیاس دور کرده اند ـ سند استعمال پیش نه شد که تصفیهٔ آخر می کردیم و لیکن معاصرین عجم با ما اتّفاق دارند و حالا بر زبان شان بچیز متروک است و ناچیز مستعمل ـ صاحب هفت بر ماخذ غور نکرد که بالفتح نوشت (اردو) ناچیز بقول آصفیه

فارسی ـ بےحقیقت ناکارہ ـ نابکار ـ بیقدر ـ ناکس ـ ہیچکارہ ـ نکمّا ـ ہیچ پوچ ـ ذلیل وخوار ـ

بپیچیزی بر آوردن مصدر اصطلاحی ـ صاحب انند گوید کہ بادر و راہ و مانند آن مضاف کنند بمعنی (۱) بند کردن در و غیر آن و ازین ماخوذ است (۲) بمعنی پوشیدن مؤلف عرض کند کہ چیست است کسند استعمال پیش شد معاصرین برزبان ندارند و متقدمین و متاخرین ازین ساکت (اردو) (۱) بند کرنا (۲) چھپانا ـ

بپیچیزی بہا دادن مصدر اصطلاحی ـ بقول وارستہ و انند قدر و مقدارش گذاشتن ـ صاحب ہمین مصدر را بزیادت یای زائد و وحدت (بپیچیزی بہائی دادن) قائم کردہ معنی با وارستہ متفق (مومن استرآبادی ؎) پیر بہائی بدہ بہر رقیب بقیمت طاعت ریا معلوم مؤلف عرض کند کہ ازین سند ـ مصدر (بہا بپیچیزی دادن) پیدا است کہ بمعنی بہای چیزی دادن است بمعنی بیان کردہ وارستہ و انند اصلا پیدا نمی شود فتامل (اردو) کسی چیز کی قیمت دینا ـ

بپیچیزی پرداختن مصدر اصطلاحی ـ (۱۳۳۲)

رجوع شدن و رغبت کردن بچیزی (ظہوری ؎) خیرہ چشمی است حیا گر بنظر پردازد ـ مدعائیست کو عاشقانہ بانو پردازد ـ جمع گردید دل و سینہ بر احت افتاد ـ وقت آنست کہ داغت بہ جگر پردازد ـ زخمی تو زدل اندیشہ مرہم راند ـ ہر کہ زہر تو خورد کی بشکر پردازد ـ چیست سامان کہ بدل زخت کشید از رویش ـ پا بسر بر سر آنکس کہ بسر پردازد ـ ای خوشا حال خیال تو بخاطر پرداخت ـ زین چہ خوشتر کہ جمالت بنظر پردازد ـ لب خود از بوسہ تہی بر قدم قاصد شد ـ حق دہد ہوش کہ گوشم بخبر پردازد ـ رفتہ بیرونقی کار ظہوری از حد ـ عیب شاید کہ باحوال ہنر پردازد ـ (اردو) کسی چیز کی جانب رجوع ہونا ـ رغبت کرنا ـ

بپیچیزی رسیدن مصدر اصطلاحی (۱) آگاہ شدن (۱۳۳۶)

از چیزی ؎ واصل شدن بدان وراه یافتن بآنچیز (انوری ؎) آخر بپیں انسان ازان بچیزی نرسد ؎ چیزی نبود هر که نداند چیزی ؎ و(۲) بمرتبه رسیدن (سعدی ؎) آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید ؎ باید بین بتمکین وبزرگی بگذشت از همه چیز ؎ (اردو) (۱) آگاه ہونا۔ کسی چیز تک پہنچنا (۲) مرتبہ پہنچنا

بچیزی زدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند میل کردن بچیزی (اگرگین بیک رزمی ؎) چشمت گراند کی بکبودی زند چه باک ؎ در بوستان حسن نه بادام نورس است (حافظ شیراز ؎) فرصت نگر که فتنه چو در عالم اوفتاد ؎ عارف بجام می زد واز غم گران گرفت ؎ (اردو) کسی چیز کی جانب میل کرنا۔

بچیزی سنجیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند چیزیرا برابر شمردن (شاعر ؎) بارہا بستان سنجیدیم خود را در وقار ؎ او ز تمکین بر زمین نشست و ما بر خاستیم ؎ (اردو) کسی چیز کے مساوی سمجھنا۔

بچیزی لرزیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) کنایہ از رحم آوردن بر چیزی و(۲) باک داشتن از چیزی (صائب ؎) دلم بیباکی دامان غنچه می لرزد ؎ که بلبلان همه مستند و باغبان تنها ؎ مؤلف عرض کند که معنی دوم حقیقی است حیف است که بہار این را داخل کنایه کرد و معنی اوّل کنایه باشد مگر طالب سند استعمال باشیم که غیر از بہار دیگر کسی از محققین ذکر این نکرد (اردو) (۱) رحم کرنا (۲) ڈرنا۔

بچیزی نگرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ در حساب و شمار نیاوردن چیزی را یعنی حقیر پنداشتن آنرا مؤلف عرض کند که خلاف قیاس نیست ولیکن۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) حقیر سمجھنا۔ دکن میں کہتے ہیں شمار میں نہ لانا۔ یعنی حقیر سمجھنا۔

بچیین گاو زادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول

اسند و بهار کنایه از نعمت غیر مترقب یافتن -
(نظامی ؎) بهندوستان پیری از خر فتاد / پدر مرده را ایچنین گاو زاد / مؤلف عرض کند
که سبحان الله محققین با نام و نشان چه خوش
اصطلاحی ازین شعر پیدا کرده اند حیف است
از ایشان که از مصرع اول بهره حاصل نکردند و چرا
(بهندوستان از خر فتادن) را مصدری قرار
نداده در حقیقت اینست که (گاو زادن) اصطلاحی
بمعنی میراث و نفع کثیر یافتن که بجای خود می آید
واز (خر افتادن) مصدری است اصطلاحی بمعنی
مردن که بجایش گذشت ما که چنین را داخل
اصطلاح کردن خبری و مراد از طرز تحقیق شان
(اردو) دیکهو گاو زادن بمعنی میراث یا نفع کثیر
حاصل کرنا -

موحده با حای حطی

بحاصل شدن مصدر اصطلاحی بقول
اسند و بهار بمعنی حاصل شدن مؤلف عرض کند که
جز این نباشد که موحده اول زائد است (استاد
فرخی ؎) ای شگفت آنکه بی کینه خوارزم کشتم / تا بحاصل شود شش تام بینک آید نیک / (اردو)
حاصل کرنا -

بحاصل کردن مصدر اصطلاحی بقول
اسند بمعنی حاصل کردن مؤلف عرض کند
که جز این نباشد که موحده اول زائد است -
(استاد فرخی ؎) چه کار بود که تو سوی آن
نهادی روی / که کار خویش بحاصل نکردی
آخر کار / (اردو) حاصل کرنا -

بحال آمدن مصدر اصطلاحی - بقول
اسند بحالت اصلی آمدن (اثر ؎) صبحدم
قرص تباشیر آورد از آفتاب / تا بحال آید
حکمت آید مزاج روزگار / مؤلف عرض کند
که لفظ خود درینجا محذوف است مقابل بحال
شدن صاحب روزنامه بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه
قاجار این را بمعنی صحت یافتن نوشته - درست گوید که

عود بہ حالت خود صحت و اعتدال مزاج است (اردو) حالت اصلی پر عود کرنا۔ اصلی حالت پر آنا صحت پانا۔

بحال خویشتن افتادن | استعمال بمعنی بحال خود بودن است۔ بدون مداخلت کسی لازم (بحال خویش گذاشتن) کہ می آید و شدا اس بر (بحال کسی افتادن) می آید (اردو) اپنے حال پر پڑا رہنا۔ (۲۳۴۸)

بحال خویش گذاشتن | استعمال۔ مداخلت نکردن بمعنی حقیقی باشد (ظہوری ؎) صبر عوضے وادم قرار کنج تنہائی ؛ بحال خویش اگر بگذاردم شوق تقاضائی ؛ (اردو) اپنے حال پر چھوڑ دینا۔ کوئی مداخلت نکرنا۔ (۲۳۴۹)

بحال کسی افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر دانند متوجہ بحال او شدن و دلیل سمرقندی ؎) چون نمی افتد بحال من کسی آں بہ کہ من ؛ بعد ازین در گوشۂ افتم بحال خویشتن ؛ مؤلف عرض کند کہ مرادف (بحال کسی افتادن) است کہ گذشت و (افتادن بحال کسی) ہم پیش مذکور شد (اردو) دیکھو افتادن بحال کسی۔

بحال کسی نگریستن | مصدر اصطلاحی۔ توجہ کردن بحال کسی باشد (انوری ؎) بحق آنکہ وادہ بست جہالت ؛ بحال بندہ بنگر یکدم امروز ؛ (اردو) کسی کے حال پر توجہ کرنا کسی پر متوجہ ہونا۔ (۲۳۵۰)

(الف) بحجوبہ آبادی | اصطلاح۔ (الف)

(ب) بحجوحہ آبادی | بقول صاحب روزنامچہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کثرت آبادی صاحب رہنما (ب) را بہ حای حطّی عوض موحدہ پنجم نوشتہ گوید کہ بمعنی ہیئت شہر است۔ صاحب بول چال لفظاً متفق با صاحب روزنامہ و فرماید کہ جسم آبادی و حلقۂ آبادی و ہیئت مجموعی شہر۔ مؤلف عرض کند کہ بقول منتہی الارب بحبوحہ بہ ضم اوّل و سکون حای حطّی و ضم موحدہ و واو ساکن و فتح حای حطّی با ہای ہوّز ساکن لغت عربی است

بمعنی اصل و میان چیزی و وسط آں صاحب محیط المحیط بمعنی کشادگی ہم آوردہ پس تسامح صاحب روزنامہ باشد کہ بہ موحدہ بپنجم نوشت | مرکب اضافی است و معنی لفظی ایں کشادگی و وسعت آبادی۔ پس کثرت آبادی را ہم تواں گفت (اردو) آبادی کی کثرت وسعت (مؤنث)

بحث | بقول بہار بالفتح واکاویدن سخن و مجازاً را بمعنی جنگ و نزاع۔ بالفظ دراز کردن و رفتن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند کہ باحای حطی ساکن و ثای مثلثہ لغت عربست بمعنی واکاویدن سخن و زمین (کذا فی المنتخب) فارسیان این را بمعنی نزاع لفظی یا مقابل استعمال کنند و (۲) گفتگو و مذاکرہ و با مصادر فارسی مرکب می شود کہ در ملحقات می آید (اردو) (۱) بحث بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ لغوی معنی کھودنا مجازاً بات کی چھان بین۔ نزاع لفظی۔ تکرار۔ مباحثہ۔ جھگڑا (۲) گفتگو۔ مؤنث۔ تذکرہ۔ مذکر۔

بحشجات | اصطلاح۔ بقول برہان۔ بفتح اوّل و سکون ثانی و ثای مثلثہ مفتوح و جیم بالف کشیدہ و بفوقانی زدہ لغت یونانی است بفارسی مستعمل۔ سرخ مرد را گویند کہ بعربی عصا الراعی و آں رستنی باشد۔ سرخ بسیاہی مائل تقطیر البول را نافع۔ صاحب محیط بر سرخ مرد فرماید کہ اسم فارسی است و بہندی لال ساگ و آں از بقول معروفہ۔ بالحم و سادہ پختہ می خورند۔ بہترین نانخورش بانان در بلاد ہند است۔ سرد و خشک در دوم و گویند گرم خشک دراں و بہترین آن تازہ و دراں اندکی قبض۔ التیام جراحات تازہ کند۔ و ضماد آں نافع رمد است و چوں آب آن با کافور در بینی چکانند۔ رعاف را قطع کند و خوردن آں نزف الدم رحم و نفث الدم را بند سازد و معدہ و امعاء را پاک کند و ادرار حیض نماید و منافع بسیار دارد (الخ) (اردو)

لال ساگ ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مذکر ۔ ایک قسم کا سرخ ساگ جسے لال چولائی بھی کہتے ہیں۔

بحث رفتن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ مرادف بحث شدن است لازم بحث کردن (صائب ؎) ز خار زار تعلق کشیدہ دامن اگر ہی بحث بر سر یک سوزن مسیحا رفت ز (امیر شاہی سبزواری ؎) گفتمش جان دادشاہی بشنو گفت بحث در خضر و مسیحا میرود ز (اردو) بحث ہونا

بحث شدن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب آصفی از معنی این ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بحث واقع شدن باشد (عالی شیرازی ؎) از مقولات عشر شد بحث دا ماد عروس از این زکم و کیف می گفت او متّی می گفت و این (اردو) دیکھو بحث رفتن۔

بحث کردن استعمال بقول بحر و خان آرزو در چراغ ہدایت (۱) معروف و (۲) بمجاز نزاع و جنگ کردن (سلیم ؎) مستند اہل مدرسہ زاں می کنند بحث ز ورنہ چرا کنند کبھی ہوشیار بحث مستاں کنند در سرمستی بہم نزاع ز من می کنم ہمیشہ بوقت خمار بحث ز (ظہوری ؎) آنکہ صد بحث در اثبات قبولم کر دست ز باور ہم نیست کہ رو ساختہ یکبار مرا ز مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی این مجرد گفتگوی باہمی و ہمین است معنی اول کہ خان آرزو معروفش گفت ۔ چنانکہ (حافظ ؎) بحث بلبل بر حافظ مکن از خوش سخنی پیش طوطی نتوان نام ہزاراں بردن ز (صائب ؎) برسنگ خارہ زد گہر آبدار خویش ز ہر کہ کرد بناقص عیار بحث ز و معنی دوم نزاع لفظی کہ سندش بالا گذشت (اردو) (۱) گفتگو کرنا ۔ ذکر کرنا (۲) بحث کرنا ۔ نزاع لفظی کرنا ۔

بحث یافتن استعمال ۔ صاحب آصفی صراحت معنی این نکردہ و سندی پیش کردہ (جمال اصفہانی ؎) ہم کمر گرد میانت بیک گمرہ آمدہ و

ہم سخن راہ دہانت بحث مشکل یافتہ ؎ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است یعنی خیال کردن (اردو) بحث خیال کرنا جیسے کہ ہم اس کو وقت طلب بحث خیال کرتے ہیں یا پاتے ہیں۔

بحجّت برنیامدن مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی قاصر شدن بدلیل و حجّت واز عہدۂ آں برنیامدن۔ مؤلف عرض کند کہ بحجّت غالب نہ شدن است ولیں سند استعمال پیش نہ شد۔ خلاف قیاس نیست معاصرین عجم بزبان وارند (اردو) حجّت میں غالب نہ ہونا۔

بحجّی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمرتبہ و بغایتی مؤلف عرض کند کہ تحتانی آخر یای وحدت است با موصول و موحّدۂ اوّل بمعنی نسبت و دوم کہ گذشت (اردو) ایک حد تک۔ جس حد تک۔

(۱۶۹۰) **(الف) بحدیث آمدن** مصدر اصطلاحی تقریر کردن و سخن کردن باشد (انوری ؎) تا زبان زخمہ بود چوں بحدیث آید عود ؎ تا دہان نغمہ بود چوں بخروش آید نی ؎ مغنی مباد کہ...

(ب) بحدیث آمدن عود کنایہ باشد از آواز دادن ساز (اردو) (الف) بات کرنا (ب) ساز کا آواز کرنا۔ بجنا۔

(۱۶۹۱) **بحذر بودن** استعمال۔ خوف کردن و کنارہ کشیدن واحتراز کردن (صائب ؎) از صحبت افسردہ روانان بحذر باش ؎ جویای جگر سوختگان باش ؎ ہجو شرر باش ؎ (اردو) خوف کرنا۔ احتراز کرنا۔

بحر بقول وارستہ (۱) معروف و (۲) بمعنی غور و فکر (مفید بلخی ؎) ہرچند قطرۂ اکسیست بظاہر دل کباب ؎ بحرش زدہ ببین کہ چہ عمّان آتش است ؎ (زکی ندیم ؎) دل بشوق طلب گوہر ناپیدائی ؎ زورق افگن شدہ در بحر عجب دریائی ؎ می فرماید کہ در محاورہ گویند کہ در بحر کاری یعنی بفکر کاری قلیم " خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بمعنی دریا شہرت دارد و (۳) ظاہرا بمعنی کاروان

کشتی و جهاز که مصطلح اہل بنگاله است نیز آمده (فرح الله شوستری ؎) بغیر سفینهٔ دریادلان که بحر عشق تو
برای بحر خدا آفرید دریا را ؛ و فرماید که اگر مراد از دریا رودهای کلان باشد بحر عبارت از محیط بود و الله اعلم
و هم او ذکر معنی دوم هم کرده ـ صاحب جامع فرماید که در عربی بمعنی دریای آب وغیره ـ بهار نسبت
معنی اول گوید که بالفتح دریا و جوی بزرگ ـ ابحر و بحار جمع آن و بی پایان ـ بیکران ـ پر آشوب ـ
تلخ رو ـ سبکروح ـ گران لنگر ـ گوهربار ـ گوهرخیز ـ گوهرزای هر یک از صفات اوست و ذکر
معنی دوم و سوم هم کرده مؤلف عرض کند که بحر لغت عرب است بمعنی اول یعنی دریا و
و جوی بزرگ (کذا فی المنتخب) و محققین عربی زبان این را بمعنی دریای شور نوشته اند و جوی بزرگ
بمجاز باشد ـ قول صاحب محیط المحیط در مخصوص معتبر است که البحر خلاف البر نسبت معنی دوم
عرض می‌شود که از سند سفینهٔ تلخی (بحر زدن) بمعنی غوطه زدن پیدا است که بجای خودش در ملحقات
ذکرش کنیم و از سند زکی ندیم هم بحر بمعنی عمق پیدا است که مجاز معنی اول است و از همین معنی مجاز
در مرکبات این که می آید بمعنی غور و فکر حاصل می‌شود ولیکن در بحر و لفظ بحر معنی غور و فکر نیست
محققین بالا غور نکرده اند و همین معنی از سند فقرهٔ وارسته پیدا می‌شود که بذکر محاوره نقل کردیم پس
متحقق شد که معنی دوم بر سبیل مجاز عمق است و بس ـ حالا عرض می رود و از معنی سوم که پیدا کردهٔ
خان آرزوست و اینجا دیده را ماند اگرچه گفته باشد و استنادش از کلام فرح الله شوستری است
حیف است که بر نزاکت معنی غور نکرد و بخیال سطحی معنی کاردان کشتی و جهاز پیدا کرد و در آخر تحقیقش
سفینهٔ طوفان زدهٔ خان آرزو اندکی بکناری رسید که دریا را رودهای کلان گرفت و بحر را محیط ـ آری آری
همین است تحقیق و همین تحقیق معنی شعر را لطیف گرداند یعنی شاعر گوید که عشق بحریست که در سفینهٔ دریا

می گوید و ایں عجوبہ ایست کہ در عالم عشق خداوند کریم بحر را برای دریا آفرید و حقیقت عکس این است
یعنی دریا برای بحر آفریدہ شدہ اعنی ہمہ دریا ہا در محیط داخل می شوند نہ محیط در دریا - چنانکہ در عشق -
پس محقق شد کہ در کلام فرح اللہ شوستری بحر بمعنی اوّل است و معنی سوم را پیدا کردن خبری دہد
ازین کہ موجد این ذوق سخن ندارد - مخفی مبادکہ بعض محققین (۲) بحر را بمعنی بحر شعر ہم گرفتہ اند و ما حسرات
کامل این معنی بہ بحر شعر کنیم (اردو) (۱) بحر بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - سمندر - بڑا دریا - دریای محیط
(۲) عمق - بقول آصفیہ - عربی - اسم مذکر - گہرائی - قعر - دریای تہاہ (۳) قافلہ بھری - مذکر -
(۴) دیکھو بحر شعر -

(illegible) **بحر ابیض** اصطلاح - از جغرافیہ انگلیسی پیدا است کہ بحر سفید در شمال روس واقع است
و آبش سفید است مقابل بحر اسود (اردو) بحر ابیض - مذکر - اس سفید سمندر کا نام ہے جو
از روی جغرافیۂ انگریزی شمال روس میں واقع ہے -

(illegible) **بحر احمر** اصطلاح - مرکّب توصیفی است
بمعنی دریای سرخ - و این خلیجی است - میان افریقہ
و عربستان کہ از جغرافیۂ زبان حال وجود این پیدا است
و گویند کہ رنگ آبش مائل بسرخی است و بزبان
انگلیسی (ریڈسی) نام دارد (اردو) بحر احمر - مذکر -
اس سمندر کا نام ہے جو افریقہ اور عربستان کے درمیان
واقع ہے جس کے پانی کا رنگ مائل بسرخی ہے -
انگریزی زبان میں اس کو (ریڈسی) کہتے ہیں -
جغرافیۂ حال میں اس کا ذکر ہے -

بحر اخضر اصطلاح - بقول ضمیمۂ برہان
و بحر و بہار (۱) کنایہ از آسمان (امیر معزی ـــــ)
ز جسم و طبع تو پروند مایہ و مادہ ز چہ برا ثیر و چہ بر
بحر اخضر آتش و آب ز مولّف عرض کند
کہ مرکّب توصیفی است - اخضر بمعنی سبز رنگ آمدہ

ومعنی لفظی این ترکیب توصیفی بحریست که سبز رنگ است
پس کنایهٔ لطیف شد برای فلک - مرادف
(بحر خضرا) که می آید و بقول غیاث (۲) دریائی است
که بجانب شرقی آن چین و بغرب آن یمن و به
شمال آن هند و بجنوب آن دریای محیط - طولش
دو هزار فرسنگ و عرضش پانصد فرسنگ و جزائر
آباد بسیار دارد یکی ازاں سراندیپ است و فرہنگ
که معنی لفظی این دریای سبز و سبز بودن دریا محقق
فرضی است یا از کثرت عمق سبزی نموده باشد
(انتهی کلامه) ما می گوئیم که نه چنین باشد بلکه بحر چین را
که بحر اخضر نام است رنگ آبش مائل بسبزی است چنانکه
بحر اسود آبش مائل بسیاهی است (اردو) (۱) آسمان
دیکھو آسمان - امیر مینائی نے تشبیہات آسمان میں
بحر اخضر کا ذکر فرمایا ہے - مذکر - (۲) ایک خاص
سمندر کا نام بحر اخضر ہے جس کی شرق میں چین
واقع ہے - مذکر -

بحر اسود | اصطلاح - بقول آنند بحوالهٔ
فرہنگ فرنگ دریائی است معروف مؤلف
عرض کند که مرکب توصیفی است و از جغرافیهٔ
انگلیسی پیدا است که متصل قسطنطنیه جانب جنوب
مغرب روس واقع - گویند که آبش سیاه رنگ است
عجبی نیست که از کثرت عمق (اردو) بحر اسود - مذکر
ایک کالے رنگ کے سمندر کا نام ہے جو قسطنطنیہ سے
متصل روس کے جنوب و مغرب میں واقع ہے

بحر اصفر | اصطلاح - مرکب توصیفی -
بمعنی دریائی که زرد رنگ است - از جغرافیهٔ انگلیسی
پیدا است که دریائی است در شرق چین که در
انگلیسی زبان (یلو سی) نام دارد - و گویند که رنگ
آبش مائل بزردی است (اردو) بحر اصفر مذکر
ایک سمندر کا نام ہے جو چین کی مشرق میں واقع
ہے - جس کو انگریزی زبان میں (یلو سی) کہتے ہیں
جغرافیهٔ حال میں اس کا ذکر ہے -

بحر اصول | اصطلاح - بقول بحر - وزن نغمه
که در ہنگام تال گویند چنانکه بحر شعر وزن شعر باشد

ہا) اگر گوید کہ مرادف (بحر نغمہ) کہ می آید مؤلف عرض کند
کہ مرکب اضافی است۔ و تحقیق لفظ اصول بجایش
گذشت و حقیقت تال ایں در رسائل علم موسیقی
مندرج (اردو) تال بقول آصفیہ۔ ہندی
اسم مؤنث۔ اصول نغمہ کے ضبط کرنے کے واسطے
ہاتھ پر ہاتھ مارنا (اہل لکھنؤ مذکر بولتے ہیں) آپ ہی
نے شعر پر فرمایا ہے۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ تال۔ تان
علم موسیقی کا موضوع۔ بلندی و پستی کے اعتبار
سے اس کے سات درجے ہیں جن کی تفصیل سات
سروں میں لکھی گئی ہے۔

بحر الماس اصطلاح۔ بقول ضمیمہ برہان و
ہفت (۱) دریائی است کہ در جزائر آن کان الماس
است۔ صاحب مؤید بذکر معنی اول فرماید کہ (۲)
تیغ و (۳) آبگینہ را ہم گویند صاحب شمس متفق
با مؤید **مؤلف** عرض کند کہ عجبی نیست کہ بحر را بعض ملا
بحر الماس گفتہ باشد و جا دارد کہ نظر بر معدن الماس
بایں اسم موسوم شد اما محققین بالا صراحت نکردہ اند
کہ در کدام مقام واقع است و معنی دوم و سوم کنا
باشد کہ آب شمشیر الماس را ماند در جلا و زین باشد
در آبگینہ (اردو) (۱) ایک خاص سمندر کا نام
بحر الماس ہے جس کے جزائر میں الماس کی کان ہے
افسوس ہے کہ اس کا مقام معلوم نہ ہو سکا (۲)
تیغ۔ مؤنث (۳) دیکھو آبگینہ۔

بحر اندلس استعمال۔ بقول برہان و مؤید و
ہفت و انند دریائی است کہ کشتی در آں کار نکند الا
روز شنبہ بوقت غروب آفتاب کہ ساکن گردد و
تا دیگر بار طوفان شدن کشتی از مخاطرہ گذشتہ باشد
مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است کہ
ایں بحر در اندلس واقع و حقیقت اندلس بجایش گذشت
و از جغرافیۂ زمان حال تعریف بالامتروک است
و اینقدر متحقق کہ جزر و مد بسیار دارد (اردو) بحر اندلس
وہ سمندر جو اندلس میں واقع ہے۔ مذکر۔

(الف) بحر بی پایاں
(ب) بحر بیکراں اصطلاح۔ تحقیق ما
معنی لفظی ہر دو (۱) بحر

و بزرگ است (صائب الف ۵) گرچه طوفان
از جگر دارسیست بر دریا سوار ، دست و پا گم می کند
در بحر بی پایان ما ، صاحب جهانگیری در ملحقات خود
فرماید که (ب) (۲) کنایه باشد از عالم ملکوت و جبروت (در
(انوری ب ۵) حصار کرد بریں آبگینہ گون طارم تا
بگرداوزده از بحر بیکران خندق ، صاحبان برهان و بحر
و جامع و ناصری در ملحقات) همین معنی را بر ......
(ج) ، **بحر بیکران خندق** | نقل کرده اند و استشهاد
شان غیر از کلام انوری نباشد که بر (ب) گذشت
چنانست که بر معنی شعر غور نکردند از کلام انوری
بحر دو (بحر بیکران) بمعنی عالم ملکوت و جبروت پیداست
مؤلف عرض کند که بعض محققین (عالم جبروت)
را اصطلاح تصوّف گفته اند بمعنی مرتبه صفات او
تعالی شانه مخفی مباد که جبروت بمعنی عظمت و بزرگی
است از ینجاست که عالم عظمت و جلال اسمای
صفات الٰهی و مرتبه وحدت را عالم جبروت گفتند
و (عالم ملکوت) عالم فرشتگان باشد مگر باصطلاح

صوفیان عالم معنی که عالم ارواح باشد و بقول بعض عالم غیب یا
(عبادت گاه فرشتگان) (اردو) (الف و ب)
(۱) بہت بڑا سمندر جس کی حد اور کنارہ نہ ہو (ب)
(۲) عالم جبروت۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔
اصطلاح تصوّف میں خدای تعالی کا مرتبہ چونکہ
جبروت کے معنے عظمت و بزرگی کے ہیں۔ اس وجہ
سے عالم عظمت و جلال اسماے صفات الٰہی و مرتبہ
وحدت کو جو حقیقت محمّدی و متعلّق بمرتبۂ صفات ہے
عالم جبروت کہتے ہیں (عالم ملکوت) بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مذکر۔ عالم فرشتگان۔ گروہ غیبوں کی
اصطلاح میں عالم معنے جو عالم ارواح ہے بعض کے
نزدیک عالم غیب (فرشتوں کی عبادتگاہ)۔
بحر چگل | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ضمیمہ
نام دریا ئیست۔ صاحب برہان گوید که دریائی است
در ترکستان منسوب بشهری که آنرا چگل می گویند صاحب مؤید
این را دریای عظیم ترکستان گفته و بقول صاحب جهانگیری
و ناصری و صاحب شمس بر دریای عظیم قائم مؤلف عرض کند

کہ مرکب اضافی است کہ بحر را بسوی چنگل مضاف کردہ اند و چنگل بقول برہان بکسر اول و ثانی نام شہریست از ترکستان کہ مردم آنجا بغایت خوش روی می باشند و گل و لای ولجن را نیز گویند (اردو) بحر چنگل ۔ مذکر ۔ ایک خاص سمندر کا نام ہے جو شہر چنگل میں واقع ہے ۔

بحر خضرا | اصطلاح ۔ بقول بہار و بحر مرادف بمعنی اول بحر اخضر کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است و خضرا لغت عرب است بالفتح بمعنی ہر چیز سبز (خواجہ جمال الدین سلمان ؎) باغیست فضای کبریایت ؛ بیرون ز ریاض سبز طارم ؛ از بہر ورق جو بحر خضرا ؛ آویختہ صد ہزار شبنم ؛ (اردو) دیکھو بحر اخضر کے پہلے معنے ۔

بحر خوارزم | استعمال ۔ بقول سروری دریائیست کہ آب آموی ۔ آنجا جمع شود ۔ صاحب جہانگیری در ملحقات بر نام دریائی ، قانع صاحب برہان باتفاق قول سروری گوید کہ محیط آن صد فرسنگ است و صاحب ہفت بحر با نش و لیقبل مؤید دریائی است کوچک بخطہ بلاد خوارزم مؤلف عرض کند کہ آمو نام دریائی است کہ تعریفش بجای خودش گذشت ۔ پس معلوم می شود کہ بحر خوارزم بحیطی است در خوارزم کہ دریای آمو درو داخل می شود دیگر ہیچ (اردو) بحر خوارزم ۔ مذکر ۔ خوارزم کا سمندر جس میں دریای آمو داخل ہوتا ہے ۔

بحر دست | اصطلاح ۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر و مؤید کنایہ از سخی مؤلف عرض کند کہ بدون اضافت اسم فاعل ترکیبی است کہ خلق دائما از دست او سیراب شود و فیض یابد (اردو) دریا دل ۔ دیکھو ابر دل ۔

بحر دمان زیبق عمل | اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و جامع و مؤید کنایہ از ابریست کہ تقاطر کند ۔ صاحب ناصری در ملحقات گوید کہ کنایہ از ابری کہ برف ببارد (حکیم خاقانی ؎) بہر غمش جلق است و طل بحر دمان زیبق عمل تا خورشید در تصعید و حل آتش در اعضا داشتہ

مؤلف عرض کند که شارح کلام خاقانی یعنی
محمد داؤد علوی شادیابادی در نقل مصرع اول واو
عطف را از میان طلق و طل برمیدارد و گوید که
طلق سنگی است سپید مطلق درخشنده مشهور
که طبق های آن از یکدیگر جدا می شود (ابرک)
وازان روغن بحکمت کشند و آن در کیمیاگری بکار آید
و نیز دافع آتش است و سوخته نشود و طل باران خورد
قطره (و بقول بعضی شبنم) و بحر دمان دریا ر دمنده
و زیبق عمل پرنده و تصعید بلندی گرفتن و در
اصطلاح کیمیاگران سیماب و جز آن در دو کتوره
یا در دو دیگ مهر کرده در آتش نهند تا از کتوره
یا دیگ زیرین بر آید و بکتوره یا دیگ زیرین بچسپد
و اینجا از تصعید بر آمدن ابر از دریا به هوا مراد است
و حل گداخته شدن و آب گشتن چیزی بعمل و اینجا
از حل باران مراد است و از آتش گرمی آفتاب
مراد است و درین بیت همه اسباب کیمیاگری آورده
و در معنی ایهام است و معنی شعر آنست که از قطرات باران
بمنزل روغن طلق طلق است و دریا ر دمنده
از باد صبا مانند سیماب در لرزه و بخار او بالا برنده
است و آفتاب در تصعید و حل است ای آنجا
دریا را بحرارت تابش خود بر شکند و از هوا بر می
گرداند و حل می کند ای از آن ابر باران می بارد
و برای تصعید و حل آتش در تن خود موجود دارد
حاصل بیت آنست که بسبب حرارت آفتاب از
دریا بخار می خیزد و چون در هوا می رود ابر می شود
و از آن باران بهار می بارد **مؤلف** عرض کند
که اگر بقول محققین بالا از ین اصطلاح کنایه از آن
قطرات کننده گیریم معنی شعر درست نمی شود و اگر
بقول ناصری ابر برف بار گیریم درینصورت هم
لطافت معنی پیدا نمی شود - خیال ما این است
که از (بحر دمان) که زیبق عمل صفت اوست
کوه های برف مراد است نه ابر برف بارنده
کوه های برف را (بحر دمان) از ینوجه گفتند که
آبش مثل دریا روان می باشد و (زیبق عمل)

از پیوستگی گویند که از گرمی آفتاب آبش می پرد - پس شاعر گوید که (دهان زیبق گل) یعنی کوه های برفست پنجولی، روغن طلق است در حل و پنجول طلق یعنی گل شبنم است در پرندگی و این نتیجهٔ خورشید است که در حل و تصعید - آتش در اعضای خود دارد دیگر هیچ (اردو) قطرے برسانے والا ابر - مذکر - برف برسانے والا ابر - مذکر - اور بلحاظ ہمارے معنوں کے برف کا پہاڑ - مذکر -

بحر روان اصطلاح - بقول بحر و انند و غیاث - کشتی باشد مؤلف عرض کند که مشتاق سند استعمال باشیم که محققین اہل زبان ازین اصطلاح ساکت اند - مرکب توصیفی است و خلاف قیاس نیست (اردو) کشتی بقول آصفیه فارسی - اسم مؤنث صحیح (کشتی) ناؤ - بیڑی - سفینه - زورق -

بحر زدن مصدر اصطلاحی (۱) غوطه زدن که معنی حقیقی است و (۲) بته کاری رفتن - و اینجا کنایه باشد - سند این از مفید بلخی بر لفظ بحر گذشت مراد (به بحر چیزی رفتن) که بجای خودش گذشت (اردو) (۱) غوطه مارنا - ڈوبنا (۲) تہ کو پہنچنا بقول آصفیه کسی بات کے مغز کو پہنچنا حقیقت کو پہنچنا - انتہا کو پہنچنا - اصل مطلب دریافت کر لینا - منشا کو پہچاننا (دیکھو به بحر چیزی رفتن)

بحر زنگ استعمال - بقول ضمیمهٔ برہان دریای زنگبار است گویند که ہر که از آن آب بخورد جرب بہم رساند و معرب آن بحر الزنج - مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است بمعنی حقیقی (اردو) بحر زنگ - زنگبار کا دریا مذکر -

بحر سیه استعمال - بقول انند و غیاث دریای عمیق و خطرناک - مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و سیاهی رنگ آب از عمق بسیار ظاہر میشود که خطرناک است و بلحاظ ترجمهٔ بحر اسود (اردو) عمیق سمندر - خطرناک سمندر - مذکر -

بحر شعر اصطلاح - بقول بہار وزن شعر بر قیاس بحر اصول که گذشت (صائب)

ورد بحر شعر خامشی از لاف بہتر است نو دست ورسم حجت غیر شناور است نو صاحب انند بر بحر گوید که عمانا بمعنی وزن شعر است بمشابہت آنکہ بحر چنانکہ دریا مشتمل است بر انواع جواہر و نباتات و حیوانات بحر عروض نیز مشتمل است بر انواع شعر یا ہمچنانکہ کسی در دریا افتد حیران و سرگردان می شود ہمچنین کسی کہ در بحر اشعار افتد بسبب تغیراتی کہ در ارکان واقع است متحیر می شود کہ این چہ تغیر است و چہ وزن دارد و فرماید کہ عدد بحور شعر نوزده است طویل مدید بسیط - وافر کامل - ہزج - رجز رمل منسرح - مضارع مقتضب - مجتث - سریع - جدید - قریب - خفیف - مشاکل متقارب و متدارک مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دریای شعر است کہ از و گوہر مضامین پیدا می شود و کنایہ از بحور مخصوص و معروف کہ حقیقت آن در کتب عروض مذکور دارد و بحر بقول آصفیہ اسم مؤنث - وزن شعر مجازاً نظم کی اُنیس مذکورہ وزنوں میں سے ہر ایک وزن کو بحر کہتے ہیں -

بحر عُمان اصطلاح - بقول ضمیمہ برہان (۱) دریای است عمیق کہ در آن لولوی باشد و (۲) نام قصبہ ایست بر کنار دریا کہ آنرا اسحار ہم گویند و (۳) کنایہ از چشم ہم - صاحب مؤید بر ذکر معنی اول و دوم قانع و اسحار را صحار نوشتہ - صاحب انند گوید کہ بضم عین مہملہ و فتح ہم دریای محیط و بحر اعظم را گویند و نام شہری بر کنارہ دریا - صاحب ہفت ذکر معنی اول و دوم کردہ - صاحب غیاث بحوالہ کشف بر عُمان گوید کہ بالضم نام شہریست در یمن بر کنارہ بحر اعظم یعنی دریای محیط - لہٰذا دریای اعظم را بدان نسبت کردہ دریای عُمان گویند و صاحب منتخب بر عُمان فرماید کہ بالضم نام شہری چہ میم و بالفتح و تشدید میم شہریست بہ شام - صاحب منتہی الارب بر صحار گوید کہ شہریست بر لب عُمان و مقصود از عُمان غیر از بحر عُمان نباشد یعنی عمان را بمجاز بحر

گرفتہ مؤلف عرض کند مرکب اضافی است
و محیطی را نام است کہ برکنارۂ عمان واقع و معنی دوم
غلط است کہ عمان را بحر عمان نوشت و برای معنی
سوم طالب سند استعمال باشیم و اگر بدست آید توہم
عرض کرد کہ استعارہ ایست نہ کنایہ ۔ فتامل تسامح
صاحب برہان است کہ صحار را اسخار نوشت
(اردو) (۱) بحر عمان ۔ مذکر ۔ ایک بڑے سمندر کا
نام جو کنارۂ عمان پر واقع ہے اور عمان ایک شہر کا
نام ہے جس کو عربی میں صحار بھی کہتے ہیں جو یمن
میں واقع ہے (۲) عمان ۔ مذکر ۔ ایک قصبہ کا
نام ہے جو یمن میں واقع ہے جس کے سمندر کو
بحر عمان کہتے ہیں (۳) آنکھ ۔ مؤنث ۔ امیر مینائی
نے تشبیہات چشم عاشق میں دریا کا ذکر فرمایا ہے

بحر غمام | اصطلاح ۔ بقول برہان و بحر و ہفت
و انند دریای کاشغر است گویند ۔ اگر کسی سنگی
در آن اندازد طوفان شود بمثابہ کہ ہیم ہلاک نزدیک
باشد مؤلف عرض کند کہ غمام بقول منتخب
بالفتح ابر سفید و نام شمشیر جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
و بالضم زکام پس مرکب اضافی است یعنی اضافت
بحر بسوی ابر یعنی بحری کہ مثل ابر سفید است ۔
(اردو) بحر غمام ۔ مذکر ۔ اُس سمندر کا نام ہے
جو کاشغر میں واقع ہے ۔

بحرف آمدن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
ابل زبان
بحر سخن گفتن مؤلف عرض کند کہ ما سند
در کلام ظہوری یافتہ ایم (ب) حدیث خار و خس کو سے از بہار ماست
زبان بحرف گل و نسترن نمی آید (اردو) بات کرنا ۔

(الف) **بحرف او نمی باشد** | مقولہ ۔ بقول وارستہ و بحر یعنی
سخن او نمی شنود ۔ صاحب انند بذکر این گوید کہ این محاورۂ اہل سپاہان (بحرف
من نمی باشد) ای حرف من نمی شنود ۔ بہار ذکر (بحرف من
نمی باشد) کردہ گوید کہ ای حرف مرا نمی شنود ۔
مؤلف عرض کند کہ صاحب بحر ذکر مصدر ۔۔

(ب) **بحرف کسی بودن** | بمعنی سخن او شنیدن
کردہ و (الف) مشتق ہمین مصدر اصطلاحی
است
و مقولہ خاص نیست (اردو) (الف) اوس کی بات

نہیں سنتا۔ توجہ نہیں کرتا ہے (ب) کسی کی بات سننا۔ ماننا۔ توجّہ کرنا۔

بحرف گوش نہادن مصدر اصطلاحی (۳۴۶۶)

سخن کسی را بتوجہ شنیدن (ظہوری ؎) چرا بحرف ظہوری نمی نہی گوشی ؎ بگفت گوی کہ خاموش کردہ مارا ؎ (اردو) کان لگا کر سننا۔ بقول آصفیہ۔ متوجہ ہو کر سننا۔ غور و توجّہ سے سننا۔ دھیان دیکر سننا۔ (ظفر ؎) ندر دکو میرے غمخواروں کو میرا حال سنتے سے ؎ لگا کر کان سن لو تم وہ کیا کہتے ہیں کہنے دو ؎

بحرفی بند است **بحرفی دربند است** مقولہ۔ بقول بحر اے با مرسہل موقوف است دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نہ کرد حقیقت کہ سند استعمال پیش نہ شد مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست۔ یعنی فارسیان می گفتند کہ کار ما بحرف شما بند است (یا دربند است) یعنی باشارۂ شما کشایش کار ما می شود کہ معاصرین عجم بسر زبان ندارند۔ مشتاق سند باشیم (اردو) آپ کے ایک اشارہ پر ہماری کار براری موقوف ہے۔

بحر قطاس اصطلاح۔ بقول مؤیّد نام دریا کہ قطاس دران باشد و آن گاویست کہ دم آنرا گرد اسپان و بر سر علم بندند و فرماید کہ در فرہنگی نوشتہ کہ گاویست کہ در کوہ ہای ختامی باشد مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و سند استعمال پیش نہ شد۔ صاحب غیاث فرماید کہ قطاس بضم اوّل وسین مہملہ معرب۔ قوتاس لفظ ترکی است بمعنی موی دم گاو کوہی کہ آنرا کجگاو گویند و صاحب برہان فرماید کہ قطاس بلغت رومی گاویست بحری کہ دم او را بر گردن اسپان و بر سرہای علم بندند و بقول بعض در کوہ ہای خطامی باشد (انتہی) مؤلف عرض کند کہ اگر این گاو را از حیوانات بحر تسلیم کنیم (بحر قطاس) مرکب اضافی باشد یعنی بحری کہ دران قطاس است بحث کامل قطاس بجایش کنیم (اردو) بحر قطاس۔

مذکر۔ ایک خاص سمندر کا نام ہے جس میں دریائی گاے ہوتی ہے۔

بحر کمان اصطلاح۔ بقول وارستہ و بحر و بہار فاصلہ کہ بعد کشیدن کمان میان زہ و کمان بہم رسد (صائب ؎) نیست ممکن تیر در بحر کمان لنگر کند٭ چون حضور دل بزیر آسمان پیدا شود٭ (ولہ ؎) با قامت خم حلقہ بگوش در دل باش٭ در بحر کمان روی مگردان ز نشانہ٭ (ولہ ؎) عمر را قامت خم باز ندارد ز شتاب٭ تیر را بال و پر از بحر کمان تر نشود (میرزا معز فطرت ؎) چرا ہر لحظہ طوفانی نسازد کشتی دل را٭ کمنی چون پنجۂ سیمین نہان بحر کمان دارد٭ (اشرف مازندرانی ؎) ہمچو ماہی بدل خاک طپید در دل خصم٭ ہر خدنگی کہ شد از بحر کمان تو جدا٭ (مولف) عرض کند کہ مرکب اضافی است و فاصلۂ میان زہ و کمان را بحر گفتن جز این نباشد کہ بلغت عرب بحر بمعنی زہدان ہم آمدہ (کذا فی المنتخب) لیس فارسیان زہدان کمان فاصلہ را گفتند کہ میان زہ و کمان بہم رسد (اردو) فارسیوں نے اُس فاصلہ کو (بحر کمان) کہا ہے جو کمان کھینچنے پر زہ اور کمان کے درمیان پیدا ہو۔ مذکر۔

بحر گان اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ ملاح و کشتی بان را گویند حیف است از صاحب بحر کہ این اصطلاح را گذاشت۔ خلاف قیاس نیست کہ گان بقول برہان چون در آخر کلمہ آید افادہ معنی لائق و سزاوار و پیوستگی کند۔ پس کسی کہ با بحر پیوستگی دارد و لائق و سزاوار بحر است۔ ملاح و کشتی بان باشد و این کنایہ ایست لطیف۔ معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) ملاح۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ناخدا۔ ناو چلانے والا۔ کشتی بان۔ کھیوٹیا۔ مانجھی۔ مانجی۔

(۱۶۴۶) **بحر گوہر خیز** اصطلاح۔ بحری و ساحلی کہ دران صدف گوہر پیدا شود۔ مرکب توصیفی است و (گوہر خیز) اسم فاعل ترکیبی است (صائب ؎)

خاشی دریا و کف و گوخس و خاشاک او ست ؎
پاک کن از خار و خس این بحر گوہر خیز را (اردو) بحر گوہر خیز فارسی ترکیب سے کہہ سکتے ہیں وہ سمندر جس میں موتی پیدا ہوں۔ مذکر۔

بحر محیط | اصطلاح۔ بقول بحر (۱) نام دریائی و (۲) کنایہ از آسمان صاحب انند بذکر معنی دوم نسبت معنی اوّل گوید کہ دریائی است بے انتہا در مغرب صاحب موید این ہر دو معنی را بذیل لغات عرب آورده و صاحب شمس ہمزبانش (انوری ؎) مجید و بین بو الحسن عمرانی آنکہ بجود او دریا و بحر محیط است و کفش ابر بہار ؎ مؤلف عرض کند کہ بہر دو معنی مرکب توصیفی است و وجہ کنایہ بمعنی دوم ہمین است کہ آسمان عالم را احاطہ کرده است (اردو) (۱) بحر محیط۔ مذکر۔ ایک دریا کا نام ہے جو مغرب میں واقع ہے۔ (۲) دیکھو آسمان۔

بحر معلق | اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث آسمان را گویند۔ صاحب انند گوید کہ بہ تشدید لام کنایہ از آسمان است مؤلف عرض کند کہ آسمان را بی ستون گویند و معلق بودنش از نظر ثابت پس کنایہ لطیف است بہ مرکب توصیفی (اردو) دیکھو آسمان۔

بحر نغمہ | اصطلاح۔ بقول بحر و بہار و انند مرادف بحر اصول کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ مرکب اضافی است و موافق قیاس بمعاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بحر نغمہ کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو بحر اصول۔

بحر نہنگ | اصطلاح۔ بقول شمس بمعنی تیغ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت نہنگ بحر باشد اگر سند استعمال پیش شود تو انیم عرض کرد کہ استعارہ ایست۔ خیال ما این است کہ (بحر نہنگ آثار) کہ بہمین معنی می آید بدست درازی کاتب شمس (بحر نہنگ) شد (اردو)

تیغ مؤنث - دیکھو آئینہ دست -

(الف) بحر نہنگ آثار اصطلاح - الف
(ب) بحر نہنگ آسا بقول برہان و
بحر و ہفت و (ر جہانگیری و ضمیمہ) کنایہ از شمشیر آبدار
و (ب) بقول بحر و برہان و ہفت مرادفش - صاحب
ناصری ہم در ملحقات ذکر این کردہ **مؤلّف**
عرض کند کہ ہر دو مرکّب توصیفی است معنی
لفظی این بحری کہ بچو نہنگ می خورد - کنایہ لطیف
است - نظر بر آبداری و خونخواریش (اردو)
تیغ - مؤنّث - دیکھو آئینہ دست - زبان دانان
اردو نے بھی تیغ کو بحر اور نہنگ سے تشبیہ دی ہے

بحر و سیع اصطلاح - بقول جہانگیری
در ملحقات) و بقول برہان و جامع و موئید و بحر و
ہفت (۱) کنایہ از فلک و (۲) کنایہ از دست سخی
مؤلّف عرض کند کہ مرکّب توصیفی است
و موافق قیاس و کنایہ لطیف (اردو) (۱)
دیکھو آسمان (۲) سخی کا ہاتھ - مذکّر -

بحری قطاس اصطلاح - بقول برہان
و ہفت و انند بضمّ قاف - گاوی است
بحری کہ دُمّ آنرا بر گردن اسپان و بر سر علم بندند
و بقول بعض گاوی کہ در کوہ ہای خطای باشد
صاحب جامع ہمین را (بحری قطان) نوشتہ
مؤلّف عرض کند کہ غلطی نقل نگار مطبع
بیش نیست کہ سین مہملہ را نون نوشت و ما حقیقت
قطاس را بر (بحر قطاس) بیان کردہ ایم و
این قلب اضافت قطاس بحری است و بس
آنانکہ گاو خطائی را گفتہ اند غور بر ماخذ نکردہ اند
(اردو) وہ گائے جو بحر قطاس میں پیدا ہوتی
ہے جس کے دُم کو گھوڑوں کی گردن اور علم پر
لٹکاتے ہیں - مؤنّث -

بحرین وارستہ و بہار گوید کہ (۱) نام شہری است
و (۲) نام دو دریای روم و فارس کہ با ہم
جمع شدہ اند - حکیمی کاشی سے) اشک فشانان
آن گہر بی بہا ہا غیرت بحرین شدش دیدہ ہا ز

صاحب تحقیق الاصطلاحات نسبت معنی اوّل
فرماید کہ نام بندریست کہ مروارید در دریای محاذی
آں پیدا می شود و در اقصای ممالک از انجا
می برند (سنہ ۵) از دو چشم تر من اشک بدر
می آید ؏ بطریقی کہ ز بحرین گہر می آید ؏ مؤلف
عرض کند کہ وجہ تسمیہ بالا درست است . صاحب انند
گوید کہ وعدہ گاہ ملاقات مہتر موسیٰ و مہتر خضر و
الیاس علیہم السلام ہمانجاست (اردو) (۱)
بحرین ایک شہر کا نام ہے مذکر (۲) دریائے روم و
فارس کو بھی بحرین کہتے ہیں ۔ مذکر ۔

بحساب گرفتن مصدر اصطلاحی بقول
خان آرزو در چراغ (معتبر دانستن (تاثیر ۵)
آں قدر ہا کہ سپرد است بخود خصم لعین ؏
غیر خود را عجبی نیست نگیرد بحساب ؏ صاحب بحر
فرماید کہ معتبر داشتن و در شمار آوردن و (۲)
مواخذہ کردن (ولہ ۵) نا ز تحویل کند آنکہ
بعاشق شب و روز ؏ چہ حساب است کہ ہرگز
نگرفتش بحساب ؏ (اردو) (۱) معتبر جاننا - صاحب
آصفیہ نے (گنتی میں لانا) پر فرمایا ہے کہ شمار
میں لانا - خاطر میں لانا (سنہ ۵) مرتے ہیں ہا
ہزاروں کوئی پوچھتا نہیں ؏ اے میری زندگی
تجھے گنتی میں لائے کون ؏ (۲) مواخذہ کرنا -
دیکھو ابواب کردن -

بحق پیوستن مصدر اصطلاحی بقول فرہنگ
بحر وفات یافتن صاحب انند ہم بحوالہ فرہنگ
ذکر ایں کردہ - موافق قیاس است و بر زبان
معاصرین عجم مستعمل (اردو) مرنا -

بحُقَد بقول برہان بکسر اوّل وضمّ ثانی
و فتح قاف و سکون دال یعنی فواق کند صاحب ان
ہفت و انند نقلش بر داشتہ اند مؤلف عرض کند
کہ فواق بقول منتخب بر آمدن باواز سینہ و
بر آمدن روح یا نزدیک شدن بہ بر آمدن
صاحب غیاث صراحت مزید فرماید کہ باد
از سینہ بر آمدن باشد کہ از قعر معدہ صعود می کند

بطرف فوق وآں را بفارسی ہکہک گویند ودر ہندی ہچکی وہگک بضم اول بروزن تفک وبکسر اول ہم بقول برہان بمعنی ہکچہ کہ سببش گلو باشد وترجمۂ آں در عربی فواق ہم آوہکچہ را بمعنی فواق آوردہ وہکہ بضم اول وفتح ثانی ہم بہمین معنی می آید۔ پس فارسیان ہکہ راہک کردند بتخفیف ہای ہوز آخرہ وپس ازاں ہای ہوز را بہ حای حطی بدل کردند چنانکہ (نہادند) و (نوح آوند) صاحب قانون دستگیری فرماید کہ در عربی ہم ہمین قسم تبدل راہ یابد چنانکہ (دوہ آک) را (ضحاک) کردند پس لہٰذا کاف عربی بقاف بدل شد چنانکہ کند وقند واین تصرفات از فیضان صحبت عربان است کہ در عجم اتفاق کردند۔ حق مبدل ہک است بمعنی فواق واسم مصدر حقیدن بمعنی فواق کردن کہ مصدر لیست جعلی بقاعدۂ مقننین فارسی زبان وحقد مضارع آں وبحقد مزید علیہ آں بزیادت موحدہ در اولش بمعنی فواق کند۔ اعراب بیان کردۂ محققین بالا تائید خیال ما می کند۔ مصدر حقیدن متروک ومحققین مصادر ازاں ساکت یعنی آں را ترک کردہ اند ولیکن وجود مضارعش این مصدر را از صفحات خیال محو نمی کند (اردو) ہچکیاں لینا۔ بقول آصفیہ فواق گرفتن کا ترجمہ۔ کثرت گریہ خواہ شدت زاری سے سانس روک روک کر لینا۔ عالم نزع میں سانس اکھڑنے لگنا۔ یہ ترجمہ ہے (حقیدن) کا۔ اور اسی مصدر کا مضارع (ہچکیاں لیوے) ترجمہ ہے اس فارسی لفظ کا جو زیر بحث ہے۔

(۱۲۳۴) **بحق واصل شدن** مصدر اصطلاحی کنایہ باشد۔ از وصل حق ومردن (صائب ہ) موش با جاروب در سوراخ نتوانست رفت ٭ خواجہ با چندیں علائق چوں بحق واصل شود ٭ (اردو) حق سے واصل ہونا۔ مرنا۔

بحکم بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) بمقتضای (سعدی شیرازی ؒ) کہ
فردا کہ پیک اجل در رسد ؎ بحکم ضرورت زباں در کشی ؎ مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی یعنی ترجمۂ باذن و بفرمان یعنی موافق حکم و از حکم (اردو) (۱) بمقتضا۔ بتقاضا۔ بلحاظ۔ اردو میں مستعمل ہے جیسے (۱) بمقتضای ضرورت یا بلحاظ ضرورت یہ کام کرنا چاہئیے (۲) حکم سے۔ حکم کے مطابق۔

بحکم دولت استعمال۔ بقول صاحب روزنامۂ لطف بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بحکم سرکار موقوف عرض کند کہ متعلق بمعنی دوم (بحکم) است کہ گذشت و مقصود از سرکار حاکم وقت و ملک باشد (اردو) سرکار کے حکم سے۔

بحل بقول ضمیمۂ برہان بکسر اول و ثانی بمعنی بخشایش و عفو باشد۔ خان آرزو در چراغ ہدایت فرماید کہ بکسر اول و فتح دوم خطاست چرا کہ باول و غافل قافیہ کردہ اند پس صحیح بکسر دوم است۔ بہار گوید کہ بکسر اول و فتح دوم بخشیدن خون است و بجز آن و با لفظ کردن مستعمل۔ صاحب مؤید بحوالۂ لسان الشعرا ذکر این کردہ گوید کہ بکسرتین عفو باشد و بس۔ صاحبان انند و غیاث گویند کہ چوں در فارسی حای حطی نیامدہ ظاہر لفظ عربی باشد و حالانکہ در لغات معتبرہ عربی مثل صراح و قاموس و منتخب وغیرہ مادۂ بحل بہیچ معنی نیامدہ ازین معلوم شد کہ در اصل بہل بودہ باشد بفتح اول و کسر ہای ہوز صیغۂ صفت مشبہ بمعنی ترک کردہ شدہ و بمراد گذاشتہ شدہ و مجازاً بمعنی معاف مستعمل۔ ماخوذ از بہل بالفتح کہ مصدر عربیست بمعنی ترک کردن و گذاشتن بمراد کذا فی الصراح والقاموس پس از غلطی کاتبان قدیم و از عدم التفات اہل تعلّم و تعلیم بجای حطی شہرت گرفت یا آنکہ در اصل بہل بکسرتین

صیغۂ امر از ہلیدن بمعنی گذاشتن کہ در بعضی محل بمعنی اسم مفعول واقع می شود چنانکہ گزین کہ صیغۂ امر است بمعنی اسم مفعول مستعمل می شود۔ پس بہر تقدیر بہ ہای ہوز درست می باشد مگر آنکہ بودن حای حطی با بدال باشد چنانکہ در حیز و حال کہ در اصل ہیز و ہال بودہ لیکن این قسم دعوی ابدال خالی از ضعف نمی نماید و می تواند کہ بحل بہ فتحتین و تشدید است بمعنی بحلال شدن چہ بای موحدہ مفتوحہ برای ظرفیت یا معیت باشد۔ بقاعدۂ فارسی و حل بالفتح و تشدید لام مصدر عربی است بمعنی حلال شدن چنانکہ در منتخب است و فرماید کہ سروری کہ شارح گلستان است بعربی ہمین توجیہ آخر اختیار کردہ مؤلف عرض کند کہ تحقیق ما این است کہ اصل این حل است لغت عرب بمعنی حلال کہ حاصل بالمصدر باشد و تصرف فارسیان است کہ بتخفیف خواندند و فتح اول را بہ کسرہ بدل کردند و موحدۂ زائد در اولش آوردہ مفرس کردند و بمعنی حلال مستعمل شد و عفو مجاز آن و اگر این را ماخوذ از لغت عرب (بہل) گرفتہ قاعدہ تبدیل ہای ہوز بہ حای حطی جاری کنیم ہم درست می شود کہ این قسم تبدیل در فارسی زبان راہ یافتہ چنانکہ صراحت آن بر لفظ حقد کردہ ایم ولیکن توجیہ اول بہتر است از آخر و ہمین حل۔ اسم مصدر (ہلیدن) قرار می باید۔ بقاعدۂ تبدیل مذکور کہ بجای خودش می آید آفرین بر خان آرزو کہ بر کسر و فتح حرف دوم تحقیق را ختم کرد و از چراغ ہدایت رہنمای تحقیق پسندان شد۔ وای بر صاحبان غیاث و انند کہ این را از امر حاضر مصدر ہلیدن گرفتہ می فرمایند کہ بمعنی اسم مفعول می آید چنانکہ گزین ولی دانند کہ معنی اسم فاعل و مفعول از امر حاضر پیدا نمی شود اِلّا بترکیب آن بالفظی کہ ہمین مرکب۔ اسم فاعل و مفعول ترکیبی

نام دارد و انچه قیاس برغلطی کتابت کرده اند خیال سطحی است دیگر ہیچ ۔ انچه بہار استعمال اینرا با کردن مخصوص کند از ملحقات اوست که می آید ۔ باقی نماند (اردو) معاف ۔ درگزر ۔ عفو ۔ بخشایش ۔ حلال ۔

بحل ساختن استعمال ۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف گوید که حلال کردن و روا ساختن و ناقابل مواخذه قرار دادن است (حزین ۵) فقیری امن و آفت ہاست دولت دستگاہی را ٭ بحل سازد بہر دم فلس ماہی خون ماہی را ٭ (اردو) حلال قرار دینا ۔ ناقابل مواخذه قرار دینا ۔

بحل کردن استعمال ۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند که مرادف بحل ساختن است که گذشت (شریف تبریزی ۵) خون دلم خوردی کردم حلال ٭ جان ز تنم بردی و کردم بحل ٭ (ظهوری ۵) بیوفا یا نه ریخت خون مرا ٭ بحلش کردم ار پشیمان نیست (اردو) دیکھو بحل ساختن ۔

بحیرا بقول برہان و جامع بر وزن نصیرا نام راہبی و زاہدی است نصرانی و قصہ شناختن او پیغمبر آخر الزمان را در تاریخ ہست ۔ صاحب انند این را لغت عربی گفته نمیدانیم که محققین بالا چرا این لغت را در لغات فارسی جا داده اند (اردو) بحیرا ایک راہب اور زاہد نصرانی کا نام ہے جس نے پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کو پہچانا تھا ۔ مذکر ۔

موحده باخای شخذ

بخار بقول جہانگیری با اول مضموم (۱) علم و فضل باشد (فرخی ۵) فخر کند روزگار تو بہتو ریزاد ٭ کاصل بزرگی توئی و اصل بخاری ٭ صاحبان جامع و رشیدی و برہان و سراج و ناصری

ذکر این کرده اند بهار گوید که (۲) بالضّم معروف است و این عربی است و بمجاز (۳) بر ابر اطلاق کنند۔ صاحب غیاث فرماید که بخار بمعنی علم غیر از لطائف در کتب دیگر بنظر نیامده مؤلّف عرض کند که اگر ببیند بنظر بیاید و اگر ببیند۔ نظر کشاید بالجملہ بمعنی اوّل اسم جامد فارسی زبان دانیم و بمعنی دوم لغت عرب است بقول منتخب بالضّم تفی که از چیزی نمناک و گرم بر آید نسبت معنی سوم طالب سند استعمال باشیم که غیر از بهار دیگر کسی از محقّقین فارسی زبان ذکر این نکرد (اردو) (۱) علم۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکّر۔ دانش۔ دانائی۔ واقفیّت۔ گیان۔ خبر۔ آگاہی۔ کسی فن خاص کی ماہیّت سے واقفیّت ہونا۔ (۲) بخار۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ وہ حرارت جو کسی تر یا گرم چیز سے نکلے۔ (۳) دیکھو ابر۔

بخارا بقول برہان بضمّ اوّل بر وزن مدارا شہریست مشہور از ماوراء النّہر و مشتق از بخار است بمعنی بسیار علم و چون در ان شہر علما و فضلا بسیار بودہ اند بنا برین بدین نام موسوم شدہ صاحب رشیدی فرماید کہ ماخوذ از بخار و معنی الف زائدہ بسیار بود صاحب ناصری بذکر وجہ تسمیہ بالا فرماید کہ آنرا بخارای شریف ہم گویند یازدہ دروازہ و دو صد مدرسہ بزرگ و کوچک و ہفت مسجد جامع بزرگ و چہل گرمابہ و صد و پنجاہ سرای تجّار دارد و دروازہ ارک آن شہر یک فرسنگ و یک دروازہ روی بمغرب دارد و گرد واگرد حصار شہر چہاردہ ہزار و سیصد و ہفتاد و دو قدم بہ تخمین آمدہ و فاصلہ سمرقند و بخارا بمسافت سی و ہشت فرسنگ و طول بخارا یک ماہ راہ و سمرقند قدری از اینجا کوچک تر است۔ در توران بزرگ ترین شہر آن بلاد است۔ امّا در ترکستان شہر از ان بہتر بسیار است۔ صاحب مؤیّد گوید کہ در عالم خدائی از و نیکوتر جای کمتر بود و آنرا قبّۃ الاسلام نیز گویند

چراکہ سعادت و مسکن کلام فقہ است (حافظ شیرازی)

ــه) اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل مارا

بخال ہندویش بخشم سمرقند و بخارا را (مولوی معنوی

ــه) آں بخار اسعدن دانش بود (پس بخارا نیست

ہرکہ آتش بود (ولہ ــه) ای بخارا و انش افزا

بودۂ (لیک از من عقل و دین بربودۂ (صوری (مؤلف)

عرض کند کہ از بخار مشتق نیست - چنانکہ صاحب

برہان گفتہ و از بخار ماخوذ نیست چنانکہ صاحب

رشیدی آوردہ بلکہ مرکب است از بخار و الف آخر

کہ بمعنی بسیار آمدہ (اردو) بخارا - اسم مذکر - ایک

مشہور شہر کا نام جو ما وراء النہر سے مشہور ہے

اور توران میں واقع -

بخارات معدنی اصطلاح - بقول رہنما

بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار بخار یا دخان

کبریت را گویند و صاحب بول چال گوید کہ بخار

کبریت را نام است مؤلف عرض کند کہ

مرکب توصیفی است (اردو) گندھک کے

بخارات - مذکر -

(۳۳۰) **بخار برآوردن** (مصدر اصطلاحی) -

بیروں آوردن بخار باشد و بیروں آوردن

بخار دل (انوری ــه) گرمی و تیزی آں شیر

ہمانا کہ مرا (بر سر و مغز تو گوئی کہ برآورد بخار (

(اردو) بخار نکالنا - بقول آصفیہ - دل کا

جوش نکالنا - کدورت نکالنا - غبار نکالنا -

غصہ اتارنا - بیر نکالنا - رنج نکالنا -

(۳۳۱) **بخار دخانی** اصطلاح - مرکب توصیفی

بخارات معدنی را گویند کہ سبب زلزلۂ زمین

است (انوری ــه) زبیم او ہمہ شب استخوان

دشمن ہست (چو از بخار دخانی زمین گہ زلزال (

(اردو) زمین کے وہ بخارات جو زلزلے کے

باعث ہوتے ہیں - مذکر -

بخارگاز اصطلاح - بقول صاحب رہنما

بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاجار - گیاس

و گیاس - لغت انگلیسی است بخاری را گویند

رقیق و سیال و مثل ہوا سبک ترین می باشد
و چون سرد شود آب گردد۔ مرکب اضافی است
بترکیب لغت انگلیسی بعد تبدیل که گیاس را
گاز کردند بحذف تحتانی و تبدیل سین مہملہ بزای
ہوز۔ چنانکہ سمارخ و زمارخ پس این مفرس
باشد۔ و گاز بمعنی در لغات فرس نیامده
(اردو) گیاس۔ مذکر۔ ایک رقیق۔ سیال
مادّہ جو بشکل ہوا نہایت ہلکا ہوتا ہے۔ اور
جو سرد ہونے کے بعد پانی بنجاتا ہے۔

بخاری اصطلاح۔ بقول وارستہ و سروری
(۱) در بلاد سرد سیر طاقی سرکشادہ در دیوار خانہا
سازند و آتش دراں پر کنند تا خانہ گرم باشد
(شفیع اثر ع) لشکر دی را بکوبی اہل دنیا
بار نیست تو کز بخاری ہست نارین قلعہا
در ہر مکان تو (باقر کاشی ع) در بخاری مرغ
و بر کف جام می تو روزگار بہرف و یاران یاد باد
(سنجر کاشی ع) با بخور بخاری تو بر شنگ تو
از گریبان صبح باغ ارم تو بہار بذکر معنی اول
گوید که (۲) بمعنی علم و فضل و ازین مرکب
است بخارا وهذا هو الحق۔ صاحب انند
نقلش نگارد و ذوق تحقیق ندارد و مؤلف
عرض کند که بخار بمعنی علم و فضل گذشت
پس فہمیدہ ایم که بہار این را با وجود یای نسبت
در آخرش چطور۔ مرادفش گفت و بخار را چسان
متعلق باین کرد۔ وای بر صاحب انند که
چرا کار به تحقیق نبرد وهو الباطل۔ حاصل
اینست که اگر معنی دوم این منسوب به بخارا
گیریم درست باشد و بخاری بمعنی علم و فضل
اصلا نیست و (۳) بمعنی دیگدان و صراحت
این بر بخار بہا می آید (اردو) (۱) چمنی۔
دکن میں اوس محراب دیواری کا نام ہے
جس میں موسم سرما میں آگ رکھتے ہیں اور اسکے
بخارات کا منفذ چھت میں ہوتا ہے۔ اور
اسی محراب میں سے آہنی سنخیں تمام دیوار و

پھیلائی جاتی ہیں جن سے سارا مکان گرم رہتا
ہے۔ امیر مینائی نے اس کو (آتشخانہ) فرمایا ہے
مذکر۔ دیکھو آتشخانہ۔ جس کے اردو ترجمہ کے
ذیل میں اس کا مفصّل بیان ہے (۲) بخاری
بخارہ کا رہنے والا (۳) چوطھا۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ اسم مذکر۔ دیگدان۔ آتشدان۔

بخاری عمارت اصطلاح۔ قلب
اضافت عمارت بخاری۔ مرادف معنی اوّل
(بخاری) است کہ گذشت صاحب رہنما بحوالہ
سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار ذکر این کردہ
وصاحب بول چال ہم این را آوردہ۔
(اردو) دیکھو بخاری کے پہلے معنے۔

بخاریہا اصطلاح۔ بقول روزنامہ بحوالہ
سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بمعنی دیگدانہا
مؤلف عرض کند کہ مؤلف روزنامہ در عرض
معنی بے التفاتیہا بکار بردہ و بغور نکردہ ازین
اصطلاح پیدا است کہ کلمۂ ہا برای جمع باشد
پس معنی این چطور واحد باشد و معلوم می شود
کہ معاصرین عجم دیگدان را ہم بخاری گفتہ اند
ومعنی لفظی این منسوب بہ بخارہ وکنایہ از دیگدان
وبخاریہا جمع آن بمعنی دیگدانہا فتأمل (اردو)
چوطھے۔ مذکر۔ چوطھا کی جمع۔ دیکھو بخاری
کے تیسرے معنے۔

بخاطر آوردن استعمال۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ بیاد آوردن و بہ خیال
آوردن و یاد کردن مؤلف عرض کند کہ
معنی لفظی این بدل آوردن است و در محاورۂ
فارسیان کہ تصدیقش معاصرین عجم ہم می کنند
بمعنی متذکرۂ بالا (اردو) یاد کرنا۔

بخاطر داشتن استعمال۔ در خیال داشتن
و یاد داشتن۔ صاحب رہنما ذکر ماضی مطلق
این کردہ فرماید کہ (بخاطر داشت آن ایام را)
یعنی آن زمانہ را در خیال داشت (اردو)
خیال میں رکھنا۔ یاد رکھنا۔

بخاطر فلاں اصطلاح - بقول آنند - ای برای خاطر فلاں **مؤلف** عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ بلحاظ خاطر فلاں و بدلجوئی فلاں (علی خراسانی ﷺ) از من کہ شہرہ ام بنظم افسانہ گوش کن ؎ یک حرف من بخاطر دیوانہ گوش کن ؎ (اردو) خاطر سے پاس و لحاظ سے جیسے "تمہاری خاطر یا تمہاری خاطر سے یہ کام کروں گا" صاحب آصفیہ نے (خاطر) پر فرمایا ہے - مرضی - خوشی - پاس - لحاظ - جیسے تمہاری خاطر -

بخاطر گذار کردن مصدر اصطلاحی - گذشتن بخاطر باشد (ظہوری ﷺ) ز یاد من شود آلودہ خاطرش ترسم ؎ بخاطرش بکنم گر گذار سفت منست ؎ (اردو) خاطر میں گذرنا - دل میں خیال آنا -

(الف) **بخاک افگندن** مصدر اصطلاحی بقول برہان و بحر و جامع و آنند و ہفت (۱) کنایہ از مظلوم و خوار و تظلم کردن و بخواری و زاری افگندن **مؤلف** عرض کند کہ (۲) معنی حقیقی این بر زمین افگندن است - صاحب جہانگیری در ملحقات ....

(ب) **بخاک افگندہ** را بمعنی مظلوم و خوار نوشتہ و صاحب رشیدی بر مظلوم قانع و خان آرزو در سراج ہمزبانش **مؤلف** عرض کند کہ اسم مفعول ہمین مصدر اصطلاحی است بہر دو معنی بالا - صاحب مؤید بحوالہ قنیہ (بخاک افگندہ داری) را اصطلاح قرار دادہ گوید کہ ای مظلومی داری و فرماید کہ اقول یعنی خوار و زبون داری و صاحب شمس ہمزبانش - وای بر محققین نازک خیال کہ (داری) را شریک اصطلاح کردند و مصدر اصطلاحی را گذاشتند (اردو) (الف) (۱) خوار کرنا - ذلیل کرنا - ظلم کرنا - (۲) زمین پر دے مارنا - گرانا - صاحب آصفیہ نے (دے مارنا) پر فرمایا ہے - پٹک دینا - پھینک دینا (ب) (۱) مظلوم - ذلیل - خوار - (۲) زمین پر گرایا ہوا -

(۱۳۸۳) **بخاک انباشتن** اصطلاح - بمعنی سپرد خاک کردن و دفن کردن و خراب کردن (ظہوری ع) حسن از غمزہ چوں سناں بر داشت ؛ جگر عشق را بخاک انباشت ؛ (اردو) سپرد خاک کرنا ۔ دفن کرنا (خاک میں ملانا) بقول آصفیہ ۔ برباد کرنا ۔ اُجاڑنا ۔ خراب کرنا

(۱۳۸۴) **بخاک برابر شدن** مصدر اصطلاحی - برباد شدن و ہمچوں خاک بی حقیقت شدن و معدوم شدن (صائب ع) اگر سخن ز کسادی نشد بخاک برابر ؛ چرا ہمہ چو نے گرد از کتاب بر آید ؛ (اردو) خاک میں ملنا ۔ بقول آصفیہ برباد و بے نشان اور ناپید ہونا (میر ع) ہم خاک میں ملے تو ملے لیکن اے سپہر ؛ اس شوخ کو بھی راہ پہ لانا ضرور تھا ؛ ۔

بخاک برابر کردن مصدر اصطلاحی - بقول بحر و انند نیست و نابود کردن ۔ خراب ساختن خان آرزو و در سراج ہم ذکر این کردہ (مولانا جامی ع) چو سرو ناز تو مشکین لباس در بر کرد ؛ مرا چو سایہ بخاک سیہ برابر کرد ؛ صاحب انند این را مرادف (بخاک سیہ برابر کردن) گفتہ مؤلف عرض کند کہ (سیہ) را داخل اصطلاح کردن از ذوق زبان بیرون و محقق را از پایہ تحقیق می افگند ۔ متعدی ۔ مصدر گذشتہ باشد (اردو) خاک میں ملانا ۔ دیکھو بخاک انباشتن ۔

بخاک بردن مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بگور بردن مؤلف عرض کند کہ داخل خاک کردن است (اردو) قبر میں لیجانا ۔

بخاک تیرہ برابر کردن مصدر اصطلاحی خان آرزو و در سراج گوید کہ نیست و نابود کردن مرادف بخاک و بخاک سیہ برابر کردن ۔ مؤلف عرض کند (بخاک برابر کردن) بجایش گذشت و تیرہ صفت خاک است و خارج از اصطلاح ایجاد بندہ باشد اگرچہ گندہ ۔ وای بر محققین با نام و نشان کہ موجد این قسم اصطلاحات باشند ۔

(اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک چپانیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمۂ برہان و بحر وانند بمعنی خوار و زار و ذلیل ساختن **مؤلف** عرض کند کہ خلاف قیاس نیست ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت (اردو) دیکھو بخاک افگندن۔

بخاک در کردن مصدر اصطلاحی۔ (۱۲۸۵)
مرادف بخاک کردن و بخاک برابر کردن است کلمۂ در زائد باشد (انوری ؎) بخاک در کنش ہم زمانہ چوں قارن ٭ بہا بر دہش ہم زمانہ چوں قارون ٭ (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخاک رفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر وانند دفن شدن (میر الہی ہمدانی ؎) روزی کہ در دیار محبت روم بخاک ٭ جبریل عشر خوان شوم بر سر مزار ٭ (اردو) دفن ہونا۔

بخاک ریختن استعمال دا (۱) بخاک افگندن باشد (۱۲۸۹)
بمعنی حقیقی و (۲) ذلیل و خوار کردن مرادف بخاک افگندن (ظہوری ؎) بخاک ریختہ خوش کرشمہ رنگینی ٭ کہ عید از گل قربان گہش حنا برداشت ٭ (صائب ؎) ز حطسہ خون غزالان بخاک می ریزد ٭ اگر کمند خود از زلف مشکبار کنی ٭ (اردو) دیکھو بخاک افگندن۔

بخاک سیاہ برابر کردن مصدر اصطلاحی۔ صاحبان بحر وانند و خان آرزو در سراج) این را مرادف (بخاک برابر کردن) نوشتہ اند **مؤلف** عرض کند کہ ہمان است و ہمان۔ لفظ سیاہ را در اصطلاح داخل کردن غلطی محققین با نام و نشان و سندی کہ برای بخاک برابر کردن گذشت سند این ہم (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

(۲۳۸۹) **بخاک طپیدن** مصدر اصطلاحی طپیدن
بر زمین این معنی حقیقی است (صائب ؎) در عین وصل می طپد از تشنگی بخاک ٭ آن را کہ شوق

تشنۂ دیدار کردہ است ٭ (اردو) تڑپنا - خاک پر تڑپنا -

(۳۴۴۷) **بخاک فشاندن** استعمال - ہمان بخاک افشاندن کہ گذشت (صائب ؎) پیش از خزاں بخاک فشاندم بہار خویش ٭ مرداں بدیگری نگذارند کار خویش ٭ (اردو) دیکھو بخاک افشاندن -

بخاک کردن مصدر اصطلاحی - بقول وارستہ (۱) باصطلاح کشتی گیران حریف را بر زمین نواختن و از جا برداشتہ بہر دو پا و بہر دو دست مثل چار و استادن (میر نجات ؎) چہ عجب گر بزمین آری و در خاک کنی ٭ یا فلک کشتی خصمانہ خود پاک کنی ٭ و (۲) دفن کردن (سلیم ؎) سپہر را زلباس عزا برون آریم ٭ سر بریدۂ خورشید را بخاک کنیم ٭ صاحب بحر از زوائد معنی اوّل احتراز کند و بر (بزمین انداختن) قانع و ذکر معنی دوم ہم کند - مخفی مباد کہ از سند معنی اوّل (در خاک کردن) پیدا است - اگرچہ (بخاک کردن) و (در خاک کردن) معنی ہر دو یکی است و لیکن باعتبار لفظ سند پیش شدہ ازین تعلق ندارد (اردو) (۱) زمین پر دے مارنا (۲) دفن کرنا -

(۳۴۴۹) **بخاک نشاندن** مصدر اصطلاحی - کنایہ باشد از ذلیل کردن (صائب ؎) افتادگی برآورد از خاک دانہ را ٭ گر دلکشی بخاک نشاندن نشانہ را ٭ (اردو) ذلیل کرنا -

(۳۴۵۰) **بخاک نشستن** مصدر اصطلاحی - انکسار کردن ٭ این کنایہ باشد (ظہوری ؎) ہست ہمہ را ہر کہ بنشیند بخاک از خاک برخیزد ٭ ز پا افتادہ ام دستی دہم کافلاک برخیزد ٭ (اردو) انکسار کرنا - منکسر ہونا - عاجزی کرنا -

بخاک و خون نشاندن مصدر اصطلاحی - صاحب انند بحوالۂ بہار ذکر این کردہ از معنی ساکت - مؤلف عرض کند کہ مرادف بخاک نشاندن کہ گذشت (صائب ؎) نشاندی

از فریب وعدہ صد بارم بخاک وخون نشاندی شرم ۱۲ یکبارا ز دل امیدوارمن ۱۲ (اردو) دیکھو بخاک نشاندن۔

بخاک یکسان کردن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در سراج گوید کہ نیست ونابود کردن وخراب ساختن **مؤلف** عرض کند کہ مرادف ہماں (بخاک برابر کردن) کہ گذشت (اردو) دیکھو بخاک برابر کردن۔

بخام کشیدن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ در پوست وباغت ناکردہ کشیدن چہ گنہگاراں را در پوست خروسگ وگاوی کشند (کلیم ؎) شود ز لطف ہوا پر تنش قبای حریر ۱۲ درین بہار گنہگار گر کشند بخام ۱۲ **مؤلف** عرض کند فارسیان پوست دباغت ناکردہ را خام گویند کذا فی البرہان۔ کہ بجایش می آید واین مرادف (بچرم خام کشیدن) است کہ گذشت (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن۔

بخام گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند۔ مرادف (بخام کشیدن) کہ گذشت ربا تر کاشی ؎) نگہ اژدہا ماراز انشش آزادگیم عریاں ساخت ۱۲ یارب از پوست برارند وبخام گیرند ۱۲ **مؤلف** عرض کند کہ خام بمعنی پوست خام است کہ می آید (اردو) دیکھو بچرم خام کشیدن۔

بخ بخ اصطلاح۔ بقول بحر وغیاث بہر دو بای مفتوح بمعنی خوش آمد وآفرین کلمہ ایست کہ بوقت تحسین چیزی گویند **مؤلف** عرض کند کہ لغت عرب است وصاحب منتخب ذکر این بہ ہمین معنی کردہ معاصرین عجم بر زبان وارند۔ بخیال ما معنی خوش آمد متعلق باین نباشد وفارسیان در خیر مقدم استعمال این نکنند (اردو) دیکھو آفرین کے دوسرے معنے۔

بخت بقول سروری وجہانگیری وجامع (۱) معروف کہ بعربی جدّ گویند۔ صاحب برہان صراحت کند کہ مقصود از معروف طالع باشد۔ صاحب رشیدی گوید کہ بمعنی بہرہ وحصّہ صاحب ناصری

فرماید که بمعنی آثار سعادت است عموماً و در خیر و شر استعمال می شود و بمعنی طالع مشهور و بمعنی حصّه
و بهره نیز صاحب فرهنگ فدائی گوید که آنچه راهنمون خوبی و نیکی و بلندی و فراخی و دستگاه
کنونکه روزگار مردم است و نیز بمعنی بخم (طالع و نصیب و قسمت و سعادت) آمده و مردم آسوده را
نیک بخت می نامند - صاحب سوار السبیل که محقق معربات است آورده که بخت لغت
فارسی است بمعنی نصیبه و سعادت - خان آرزو در سراج بحواله صراح فرماید که بمعنی بهره و حصّه
معرّب است و بتحقیق خود گوید که بمعنی طالع که در فارسی مشهور است لغت عربی است نیز فرماید
که شیخ بوعلی سینا را در شفا بحثی است در ابطال بخت و اتّفاق و ازانجا معلوم می شود که
معینش قریب بمعنی اتّفاق باشد که موجود شدن چیزے است بدون علّت تامّه بهار گوید که
بمعنی بهره و نصیب و بدینمعنی در عربی نیز آمده و در عرف بمعنی طالع مستعمل و - بد - برخوردار
برگردیده - برگشته - بزرگوار - بلند - بی اثر - بیدار - بی سرمایه - پریشان - پریشان روزگار
پریشان کار - پست - تباه - تلخ - توانا - تیره - جوان - چرب دست - خجسته فال -
خفته - خواب آلوده - خواب رفته - خواب زده - خوابناک - خوابیده - دژم - دندان نما
رسا - زبون - زمین گیر - سخت گیر - سیاه - شکسته - شور - شوریده - ظلمت آفرین -
عالی - عنان تافته - غنوده - فرخ - فرخنده - فرومایه - فیروز - قوی گردن - گرانخواب
مقبل - ملک گیر - ناتمام - ناشاد - نافرمان - نگون - واژگون - از صفات اوست
مؤلّف عرض کند که بمعنی بهره و نصیب لغت عرب است (کذا فی المنتخب) فارسیان
استعمالش کرده اند و همین است جدّ لغت عربی بالفتح بمعنی بهره و بخت (کذا فی المنتخب)

کہ صاحب سروری بذیل بخت ذکرش کردہ - وجا دارد کہ بقول غیاث بحوالہ جواہر الحروف مبدّل بخش باشد بمعنی بہرہ و نصیب و حصّہ - شین معجمہ بدل شد بہ فوقانی چنانکہ رخش و رخت اندرینصورت بخت را معرب بخش دانیم و عجبی نیست کہ فارسیان از بخت عربی بہ تفریس بخش کردہ باشند واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (سعدی ؎) یکی مشت زن بخت روزی نداشت ٭ نہ اسباب شامش مہیّا نہ چاشت ٭ (ناصری ؎) و بدار شاد بستر و بوس و کنار ہم ٭ از بخت شکر دارم و از روزگار ہم ٭ (حافظ شیراز ؎) ما آزمودہ ایم درین شہر بخت خویش ٭ بیرون کشید بایداز ین شہر رخت خویش ٭ (اردو) بخت بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - دیکھو اورنگ -

(۲) بخت - بقول سروری و رشیدی و سراج کابوس باشد و بقول برہان و جہانگیری سیاہی باشد کہ در خواب بر مردم افتد و آنرا فرنجک نیز گویند و بتازیش کابوس - صاحب جامع فرماید کہ سیاہی و واہمہ کہ در خواب مردم را فرو گیرد و آنرا فرنجک گویند - صاحب ناصری فرماید کہ دیوی را گویند کہ در خواب آدمی را فرو گیرد و در حقیقت آں مرضی است کہ مادہ اش بلغم است با غلبہ سودا و عوام گمان دیوی کردہ اند و انرا سختک و فرنجک گفتہ اند و کابوس بقول غیاث حالتی است کہ مرد خفتہ را فرو گیرد و آنچنان باشد کہ آدمی شکل مہیب یا ہنگامہ آفتی در خواب دیدہ می ترسد - بہ نہجیکہ بدن ہمہ گراں معلوم می شود و خروش کردن و آواز درست ہم نتواند و اکثر بودن این حالت را اطبا مقدمہ صرع نوشتہ اند و این را ضاغوطہ و ینگلان نیز نامند و بفارسی سکاچہ - بدینمعنی اسم جامد فارسی زبان است (اردو) کابوس بقول آصفیہ عربی

اسم مذکر۔ دیکھو استنبہ۔

(۳) بخت۔ بقول سروری جانوریست کہ ببلخ شبیہ باشد (شیخ آذری ۵) دابہ دیگر است

بختش نام چون بمیرد شود سوام وہمام تو وفرماید کہ این بیت شعر این است کہ نام یکے از

دواب باشد چہ جانور شبیہ ببلخ را دابہ نگویند۔ صاحبان جہانگیری وبرہان ورشیدی وجامع

وناصری وسراج بر جانور شبیہ ببلخ اکتفا کردہ اند اشکال سروری نسبت اینمعنی معقول است

واگر بر اعتبار صاحب جامع وناصری کہ اہل زبانند نظر کنیم توانیم گفت کہ بخت بیان کردۂ

شیخ آذری وراہی این باشد کہ در دواب ہم یافتہ می شود وجادارد کہ جانوری باشد شبیہ

ببلخ کہ بر زمین سیر می کند خلاف بلخ کہ معنی حقیقی دابّہ ہر حیوانی کہ بر زمین راہ رود۔ بای

حالی اسم جامد فارسی زبان باشد (اردو) ایک جانور ہے جو بلخ کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے

جس کو فارسیوں نے بخت کہا ہے۔ افسوس ہے کہ اس کا اردو نام معلوم نہ ہو سکا۔ مذکر۔

(۴) بخت۔ بقول برہان بضمّ اوّل نام پادشاہی بود۔ ظالم کہ بیت المقدّس را خراب کرد

صاحب جامع گوید کہ او را بخت النّصر ہم گویند۔ صاحب ناصری فرماید کہ نام مخرّب بیت المقدّس

کہ آنرا بخت النرسی می خوانند و بخت النّصر بہ صاد معرّب ومقلوب نرسی است وبایں

نام دو تن بودہ اند اوّل بخت النرسی بزرگ از بادشاہاں کلدانیون بہ نینوی وآں مردی عادل

بود ودوم خراب کنندہ بیت المقدّس کہ ظالم بود در میانۂ این دو نفر دویست وچہل وسہ

سال فاصلہ بود ثانی را گویند مسخ شدہ است ودر تواریخ مسطور، مؤلّف عرض کند کہ

بخت بمعنی بندہ بر معنی ششم می آید واین مرکّب اضافی است وبس (اردو) بخت ایک بادشاہ کا

نام تھا جس نے بیت المقدس کو برباد کیا اسی کو بخت النصر بھی کہتے ہین اور کلدانیون کے ایک دوسرے بادشاہ کا بھی بخت نام تھا جو عادل تھا۔ مذکر۔

(۵) بخت ۔ بالضم بقول صاحب ناصری بمعنی پسر و بقول بعض بندہ و این اصح است صاحب برہان بر بوخت گوید کہ بر وزن سوخت بمعنی پسر و برادر دختر است و خان آرزو ہم در سراج بر بوخت فرماید کہ بمعنی پسر است و محقق این بخت مؤلف عرض کند کہ فارسیان دختر را دخت و پسر را بخت گویند و بخت و دخت مخفف بختر و دختر باشد یکی از معاصرین زردشت می فرماید کہ بزبان ژند و پاژند پسر را بختر می گفتند و بنت را دختر ولیکن بختر بر زبان معاصرین عجم باقی نماند (تمّ کلامہ) ما گوئیم کہ از اوراق کتب لغات ہم محو شد بالجملہ بخت مخفف ہمان بختر معدوم است کہ ما او را بر اوراق جا بید ہم ہم۔ لغت فارسی زبان است آنچہ خان آرزو بخت را مخفف بوخت گوید سکندری می خورد بوخت و دوخت مزید علیہ بخت و دخت باشد بواو اظہار ضمہ کہ ترکیان در استعمال خود زیادہ کردہ اند و در فارسی ہم مستعمل شد و واو زائد در فارسی ہم می آید چنانکہ افتاد و اوفتاد (اردو) لڑکا بقول آصفیہ ۔ ہندی ۔ اسم مذکر ۔ ابن ۔ خلف ۔ فرزند ۔

(۶) بخت بقول رشیدی بالضم بمعنی بندہ کہ بخت نصر بمعنی بندۂ بت کہ نصر نام داشت چہ او را پیش آن بت گذاشتہ بودند و بدان بت منسوب شد خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ بختیشوع کہ نصرانی بود بمعنی بندۂ ایشوع و ایشوع بزبان نصاری نام مبارک عیسی علیہ السلام و گوید کہ بدین معنی غیر فارسی است صاحب ناصری ہم ذکر

این کرده مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این همان پسر که بمعنی بچه‌م مذکور شد و مجاز بنده را
گفته اند چنانکه غلام که بمعنی کودک است بر سبیل مجاز نوکر و بنده را گویند و این بلا شبهه
لغت فارسی است چنانکه بمعنی بچه‌م مذکور شد بدانیم که خان آرزو چطور این را غیر فارسی
گفته (اردو) بنده بقول آصفیه. فارسی. اسم مذکر. غلام. نوکر. فرمان بردار. دیکھو ایلک

(الف) **بخت آزما** | اصطلاح. بقول بهار
آزمودن بخت (خواجه نظامی ره) که بهر چیز
و بخت آزمائی بکن چون هلاک چنان اژدهائی
بکن هان و فرماید که اگر بیای معروف خوانند
یاے اژدهائی و آزمائی اول براے نسبت و
ثانی مصدری خواهد بود. مؤلف عرض کند
که (ع) کین ره که تو میروی به ترکستان است
و معنی حقیقی را بگذارد و معنی مصدری را
بیان می کند بخت آزما. (۱) بمعنی حقیقی امر
حاضر است از (بخت آزمودن) و (۲) اسم
فاعل ترکیبی است بمعنی آزماینده بخت و سند
نظامی براے - - - - - -

(ب) **بخت آزمائی کردن** | باشد بمعنی

آزمودن بخت و (بخت آزمائی) حاصل
بالمصدرش بمعنی آزمایش بخت. در کلام
خواجه نظامی در آزمائی و اژدهائی هر دو
یاے معروف است ولیکن در آزمائی
یاے مصدری ست و در اژدهائی یای
وحدت و شک نیست که یاے وحدت
را متقدمین فارسی مجهول گفته اند ولیکن در
محاوره بر زبان فارسیان دائما معروف
باشد و بهار غلطی کند که یاے اول
آزمائی و اژدهائی را یاے نسبت گوید حقیقت
اینست که یاے اول در هر دو زائد است
که آزما را آزمای و اژدها را اژدهاے
کردند پس یاے مصدری بر آزماے

زیادہ شدہ (آزمائی) شد و یای وحدت برآزدہای
زیادہ کردہ (آزدہائی) کردند حیف است از
محققین با نام ونشان کہ حقیقت جویان محاورۂ
ایران را بہ ترکستان می برند۔ قائل (اردو)
(الف) (۱) بخت کی آزمایش کر (۲) بخت کو
آزمانے والا (ب) بخت آزمائی کرنا۔ صاحب
آصفیہ نے بخت آزمائی پر فرمایا ہے۔ نصیبہ کی
آزمایش۔ مؤنث۔

بخت آور اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بختمند
صاحب اسند فرماید کہ آنکہ طالع خوب داشتہ
باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی آزمایندۂ بخت وکنایہ از صاحب قسمت
خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند باشیم
(اردو) بختاور۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ صاحب
نصیب۔ بھاگوان۔ خوش قسمت۔ نصیبہ ور۔
اقبالمند۔ طالعمند۔ آپ ہی نے فرمایا ہے
کہ بدنصیب کے لئے بھی مستعمل ہے۔ جیسے
"بڑا بختاور بچہ ہے اسے عید کو بھی چار پیسے
نہیں جڑتے" آپ فرماتے ہیں کہ عورتیں
برے الفاظ کو زبان پر لانا بھی برا خیال کرتی
ہیں اس سبب سے وہ اکثر اچھے لفظوں سے اس
کا برعکس مراد لیا کرتی ہیں (انتہی) مؤلف
عرض کرتا ہے کہ اس مقام پر بختاور اپنے
حقیقی معنوں میں ہے (بڑا) کے لفظ سے
برسبیل طنز اور قرینۂ مابعد بدنصیبی کے معنے
پیدا ہوتے ہیں لیکن محض لفظ بختاور میں بدبختی
کے معنے نہیں ہیں۔

بخت اگر داری برو بر پشت خواب مثل۔ صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ فارسیان این مثل را برای طالع
نیک استعمال کنند مقصود این است کہ بخوبی
را ضرورت سعی نیست اگر بغفلت خواب ہم
کنند بخت بیدار او را فائدہ رساند (اردو)

(۱۵۳۲)

دکن میں کہتے ہیں ''تقدیر کو تدبیر کی ضرورت نہیں'' ''سوتے کو جگا کر دیتا ہے''

بخت باز آمدن مصدر اصطلاحی۔ بمعنی بیدار شدن بخت و بلند شدن بخت و این معنی کنایۃً پیدا می شود از معنی لفظی این کہ واپس آمدن بخت است (سعدی ؒ)

بخت باز آید از ان در کہ یکی چون تو در آید
بروی میمون تو دیدن در دولت بکشاید

(اردو) تقدیر پھر جانا بقول آصفیہ۔ دن پھرنا۔ بھلے دن آنا۔ تقدیر کا سامنے ہونا۔ اقبال ہونا۔

بخت بد باکسیکہ یار بود
سگ گزد گر بشتر سوار بود مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را در مذمت بخت بد زنند مقصود آنست کہ شتر سوار از بخت بد ایمن نباشد از گزیدن موذی کہ سگ می جنبد و می گزد (اردو) ''کمبختی جب آئے تو اونٹ چڑھے کو کتا کاٹ کھائے'' صاحب محبوب الامثال نے اسکا ذکر کیا ہے

(۱) **بخت بد بین کز اجل ہم ناز می باید کشید** مثل

(۲) **بخت بد گر دد اگر فالودہ دندان بشکند** بہار بذکر ہر دو مثل گوید کہ ہر کدام مثل است مؤلف عرض کند کہ فارسیان این ہر دو مثل را در مذمت بخت بد می زنند مقصود (۱) آنست کہ کسی کہ بخت بد دارد ناز اجل می کشد یعنی بمیرد و مقصود (۲) بخیر نباشد کہ بخت کسی کہ بد است اگر فالودہ خورد با وجود نرمی آن دندان بشکند معاصرین عجم گویند کہ این مثل از واقعۂ زبان زد عوام شد کہ کسی روزی فالودہ خورد و سنگریزہ در و بود و اکل از و بیخبر چون بدندان آمد۔ دندانش بشکست و این اتفاقی بود کہ بروی کار آمد و اگر ازین حکایت قطع نظر ہم کنیم مبالغہ شاعری دانیم (اردو) برائی کا وقت آئے

تو مصری سمجھکر سنکھیا کھائے ؎ بیجہ دکن کی کہاوت ہے دیکھو (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان شکنبد)

بخت برگشتہ اصطلاح۔ بقول بہار (۱) تقلب اضافت نگون بخت (سعدی ؒ) الا تا نخواہی بلا بر حسود ؎ کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست ؎ مؤلف عرض کند کہ (برگشتن بخت) و (بخت برگشتن) مرادف (برگشتن اختر) بمعنی بدبخت شدن است و برگشتہ بخت و بخت برگشتہ بدون اضافت بہ ہاے مفعولی افادہ معنی مفعولی کند یعنی کسیکہ بخت او برگشتہ ہست یعنی بدبخت و (۲) اگر باضافت بخت خوانیم مرکب توصیفی یعنی بختی کہ برگشتہ است (اردو) (۱) برگشتہ بخت بقول آصفیہ۔ فارسی بدنصیب بدقسمت۔ ابھاگی (۲) بری قسمت۔ مؤنث

بخت بلند اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ غیاث (۱) لقب امیرے زیندار مؤلف گوید کہ بدون اضافت بخت۔ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بخت ور و صاحب قسمت و بلند طالع۔ اگر بدین اسم امیرے یا زمیندارے را مخاطب کنند جا دارد حیف است از محققین بالا کہ بر تحقیق لفظ و معنی توجہی نکردند و لقب امیرے را ذکر کردند و (۲) باضافت طالع بلند باشد کہ مرکب توصیفی است (ظہوری ؒ) برلب چاہ ذقن دل ماندہ از بخت بلند ؎ صدمہ بود آن دوستی و لغزشی در کار داشت ؎ (انوری ؒ) گردون غبار پایۂ بخت بلند تو ؎ خورشید عکس گوہر طرف کلاہ تست ؎ (اردو) (۱) بلند قسمت یا بلند طالع بقاعدۂ فارسی اس شخص کو کہہ سکتے ہیں جو صاحب قسمت ہو۔ (۲) بلندی قسمت۔ قسمت کی بلندی۔ مؤنث۔

بخت بلند پایہ استعمال۔ بمعنی بخت بلند و طالع بلند۔ مرکب توصیفی است (ظہوری

(۳۴۵۲)

ف) بخت بلند پایہ ظہوری موافق است ؎
خود را اگر بپاس کسی سرفراز کن ؎ (اردو)
دیکھو بخت بلند۔
(۳۴۵) **بخت بہاری** | اصطلاح۔ کنایہ از بخت
خوش و بخت بلند مرکب توصیفی باشد (ظہوری
ف) خار و خس کوئی شدم از بخت بہاری
؎ در خاطرم افتاد کہ گلزار براہیم ؎ (اردو)
دیکھو بخت بلند۔
(۳۴۶) **بخت بی برگ** | اصطلاح۔ کنایہ از بخت
بد مرکب توصیفی است (ظہوری ف) غیر
بار دل یقین دانم نخواہم داد بار ؎ زد دہنہا
بخت بی برگ من و بیبار زد ؎ (اردو)
بری قسمت۔ مؤنث۔
بخت بیدار | اصطلاح۔ بقول انند
بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بخت آور
مقابل خوابیدہ بخت مؤلف عرض کند
کہ این معنی بدون اضافت باشد۔ اسم
فاعل ترکیبی و اگر باضافت خوانیم (۲) بختی
کہ بیدار است یعنی طالع بلند و خوش (ظہوری
ف) چہ احتیاج بہ تلقین بخت بیداران ؎
بشست مایۂ خواب بسیدن فسانۂ تو ؎ (ولہ ف)
سر غرور من و پای بخت بیداران ؎ بصد
فسانہ رگ گردنم بخواب شدہ ؎ (انوری ف)
بخت بیدار تو حیّ لاینام ؎ ملک تائید تو ملک
لایزال ؎ (ظہوری ف) بخت بیدار زچشم تو فنون
آموخت ؎ کہ کند خواب ترا عاشق
افسانۂ ما ؎ (اردو) (۱) بیدار بخت۔ نیک
آصفیہ۔ اقبالمند۔ خوش نصیب (۲) طالع
بیدار۔ مذکر۔ جاگتی ہوئی قسمت۔ اچھی قسمت
بخت پست | اصطلاح۔ مرکب توصیفی
است بمعنی بخت بد مقابل بخت بلند (ظہوری
ف) گر مدعی رود بفلک زیردست ماست
؎ بالا دویش اینہمہ از بخت پست ماست ؎
(اردو) طالع بلند کا نقیض۔ بری قسمت۔ مؤنث

بخت تر | اصطلاح - بقول انند و بہار مرادف بخت سبز کہ می آید سند استعمال پیش نشد - مرکب توصیفی است و موافق قیاس معاصرین عجم بزبان ندارند - بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) اچھی قسمت - مؤنث -

بخت تلخ | اصطلاح - مرکب توصیفی است (۲۲۵۴)
بمعنی بخت بد (ظہوری سے) فرو میریزم از رخ گریۂ شوری مگر روزی ٭ بہ بخت تلخ من قندی بدر خندد نمکدانش ٭ (اردو) بری قسمت - مؤنث -

بخت تیره گردیدن | مصدر اصطلاحی (۲۲۵۷)
سیاه شدن بخت و کنایہ از بد شدن طالع باشد (استاد عجم سے) ہر کرا بخت تیره تر گردد ٭ اسپ او در طویلہ خر گردد ٭ (اردو) بخت تیره ہونا - قسمت بری ہونا -

بخت جوان | اصطلاح - بقول بہار (۱) آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و بدین معنی جوان بخت هم آمده مؤلف عرض کند کہ بدون اضافت است و (۲) باضافت مرکب توصیفی کنایہ از بخت نیک و طالع بلند (انوری سے) بخت است جوان اہل جہان را بحقیقت ٭ یارب تو نگہدار مرا این بخت جوان را ٭ (ولہ سے) آنجا کہ ظل دامن بخت جوان تست ٭ از چاه جیب پیرمن چرخ پیر باد ٭ (اردو) (۱) جوان بخت - بقول آصفیہ جوان نصیبے والا اقبالمند - بختاور - خوش نصیب (ذوق سے) اے جوان بخت مبارک تجھے سر پہ سہرا ٭ آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا ٭ (۲) طالع بلند - مذکر - اچھی قسمت - مؤنث -

بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکند | مثل - صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بخت بلند

استعمال کنند و اصطلاح بخت خندان بمعنی بخت خوش و طالع بلند ازین مثل بین وجه حاصل می شود ۔ مبالغۂ شاعری است کہ سندان را بدندان شکستن گفته اند (اردو) دکن مین کہتے ہین ”قسمت لوہا چباے“ بد قسمت سے کھو وانہ کھایا جاے ۔

بخت خام کار اصطلاح ۔ مرکّب توصیفی است کنایه از بخت بد (ظہوری ع) توشۂ آوارگی بخت است بخت خامکارم ؎ می کنم صد سعی در نارفتن اما می روم ؎ (اردو) بڑی قسمت ۔ مؤنّث ۔

بخت خفته اصطلاح (۱) مقابل بخت بیدار که کنایه از بخت بد ۔ مرکّب توصیفی است معاصرین عجم بر زبان دارند (ظہوری ع) غالباً مرده بخت خفتۂ من ہے و رنہ خواب اینقدر سنگین نمی باشد ہے و (۲) بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بدون اضافت بمعنی کسی که بخت او خوابیده است ۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) (۱) طالع خوابیده بقول آصفیه بخت خفته ۔ سویا ہوا نصیبا ۔ (آزرده ع) بیصد طالع خوابیده جاگے ہین نہ جاگین گے ہے لگ جائیگی آنکھہ اپنی جب وقت دعا ہوگا ہے (۲) وہ شخص جو بدقسمت ہو ۔

(۳۲۹۸) **بخت خندان** اصطلاح ۔ مرکّب توصیفی بمعنی بخت بلند و بخت خوش باشد سندین من وجه از مثل (بخت چون خندان بود سندان بدندان بشکنند) پیداست کہ بحالے خوش گذشت (اردو) اچھی قسمت ہو ۔ مؤنّث

(۳۲۹۹) **بخت خواب آلود** اصطلاح ۔ مرکّب توصیفی است مرادف بخت خفته (ظہوری ع) بر وی بخت خواب آلود اشک غصّه زد آبی ہے برای پاس دولت دیده بیدار بیدا شد ہے (اردو) دیکھو بخت خفته ۔

بخت خواب آلود را فالوده دندان شکند مثل

صاحب محبوب الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را بحق بدبخت استعمال کنند واین مبالغهٔ شاعری است که دندان از فالوده می شکند واین مرادف (بخت بد گردد اگر فالوده دندان بشکند) باشد که بجایش گذشت (اردو) دکن میں کہتے ہیں ”بدقسمت اگر فالوده کھائے تو دانتوں سے چبایا نہ جائے“

بخت داری برو بپشت بخواب مثل صاحب خزینة الامثال ذکر این کرده از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را برای طالع نیک می زنند مقصود اینست که چون صاحب بخت هستی برو وخواب کن ضرورت تدبیر ودوا دوی ندارد واین همانست که بزیادت لفظ اگر گذشت (اردو) قسمت والے کو خدا چھت پھاڑ کر دیتا ہے“ یہہ کہاوت دکن میں مستعمل ہے مقصد یہہ ہے که صاحب قسمت کو کسی فکر وتردد اور کوشش کی ضرورت نہیں ہوتی۔

بخت داشتن مصدر اصطلاحی صاحب (۶۴۰۰)
قسمت بودن است (سعدی ؎) یکی مشت زن بخت وروزی نداشت ٭ نه اسباب شامش مهیا نه چاشت ٭ (اردو) صاحب قسمت ہونا۔ صاحب تقدیر ہونا۔ طالعمند ہونا

بخت دژم اصطلاح۔ مرکب توصیفی است (۶۴۰۱)
بمعنی بخت بد که دژم بقول برهان بمعنی افسرده وغمگین می آید (انوری ؎) یک ناله که کلک تو کند در مدد ملک ٭ آنجا که عدو غنوده دهد بخت دژم را ٭ (اردو) بُری قسمت ہونا

بخت دندان خای اصطلاح۔ بقول برهان ورشیدی وبحر وسراج و(جهانگیری درضمیمه) کنایه از طالع ناموافق وبخت ناساز (حکیم خاقانی ؎) چون کنار شمع بینی ساق من دندانه دار ٭ ساق من خائیده گوئی

بخت دندان خای سن ہا مؤلف عرض کند مرکب توصیفی است و (دندان خای) اسم فاعل ترکیبی که بصفت بخت آمده مخفی مباد که (دندان خائیدن) بمعنی پیچ و تاب خوردن دندان است که در عالم غصه رو نماید پس معنی لفظی این بخت غصه ور باشد و کنایه از بخت ناموافق (اردو) بری قسمت مونث ۔

بخت دو ماه | اصطلاح بقول ہفت قلزم باضافت بختی که اقبال او را ثبات دوامی نباشد مؤلف عرض کند که مرکب اضافی است و دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم (بخت چند روزه) گویند مشتاق سند باشیم (اردو) چند روزہ خوش قسمتی مونث

بخت دون | اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد وطالع زبون (ظہوری ع) ریاضت ہای عشقم داده استعداد وصل آنها هنوز هم ره به بزم یار بخت دون نمیداند (اردو) بری قسمت مونث

بختر | بقول صاحب فرہنگ فدائی که از معاصرین عجم بود (۱) نام نخستین شهر بلخ مؤلف عرض کند که (۲) بمعنی پسر که صراحتش به معنی پنجم بخت گذشت بخیال ما بختر بمعنی اول مرکب است از بخت و رای مهمله که افادهٔ معنی نسبت کند بمعنی منسوب به بخت چنانکه انگشت و انگشتر و بخت به معنی اول بمعنی چهارم اوست که نام دو پادشاه است جا دارد که واقعهٔ تاریخی این شهر خصوصیتی داشته باشد با یکی از آن هر دو شاه (اردو) (۱) بلخ ۔ مذکر ایک قدیم اور مشہور شہر ہے خراسان میں واقع (۲) دیکھو بخت کے پانچویں معنے ۔

بخت روز افزون | اصطلاح مرکب توصیفی است بمعنی بخت بلند و مساعد و معنی لفظی این بختی که روز بروز بلند شود (انوری ع)

بخت روزافزون و فرخ روز و شب ٭ جاودان دولت فزا و خصم کاه ٭ (اردو) اچھی قسمت ـ روزافزون قسمت ـ مؤنث ـ

بخت زبون | اصطلاح ـ مرکب توصیفی است بمعنی بخت بد (ظهوری ـ ع) شاه بانو من که عنقا را بدام اندیشه ٭ در شکارش باشه ٭ بخت زبون سر داده ایم ٭ (اردو) بُری قسمت ـ مؤنث ـ

بخت سازوار | اصطلاح ـ مرکب توصیفی است ـ بمعنی بخت مساعد (انوری ـ ع) تا مخالف گشت بخت سازوارم کار من ٭ زار است چون زلف نگارستان پریشان آمده است ٭ (اردو) اچھی قسمت ـ مؤنث

بخت سبز | اصطلاح ـ بقول بحر طالع خوب بهار گوید که کنایه باشد مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است مخفی مباد که سبز بقول (خان آرزو در سراج) بمعنی نیک هم آمده پس معنی این بخت نیک درست است ـ (صائب ـ ع) ورین بستان سراسبز است از ان بخت حنا دائم ٭ که مشت خون خود در دست و پای یار می ریزد ٭ (وله ـ ع) بخت سبزی ز خدا همچو حنا می خواهم ٭ که بمالم رخ پرخون بکف پای کسی ٭ (وله ـ ع) سبزواری از وجود خاکی من مانده است ٭ بخت سبزی کو که منظور نظر گردم ترا ٭ (وله ـ ع) حسن غیبی آب خضر از عشق صائب می برد ٭ بخت سبز شمع از چشم تر پروانه است (اردو) اچھی قسمت ـ مؤنث ـ

بخت سپید | **بخت سفید** | اصطلاح ـ بقول بحر وانند و غیاث بمعنی بخت نیک مؤلف عرض کند که مرکب توصیفی است و سفید مبدل سپید که بای فارسی به فا بدل شود چنانکه گوسفند و گوسپند (ظهوری ـ ع) بخت سپید ساخته شام و سحر مرا ٭ از وزم

سیاہ کردۂ زلف چو تیر تست ﴿ (اردو) اچھی
قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سیہ اصطلاح ۔ مرکب توصیفی است
بمعنی بخت بد کہ فارسیان سفید را برائے نیکو
استعمال کنند و سیاہ را برائے بد (ظہوری ؎)
بخت سیہ است اگر ظہوری ﴿ در بند ہمائے
رشک زاغ است ﴿ (ولہ ؎) پریشانم
از طرّہ او بگویم ﴿ کہ طرفی ز بخت سیہ بر نہ بستم
﴿ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت سیہ کار اصطلاح ۔ کنایہ از بخت بد
(صائب ؎) صائب وداع بخت سیہ کار
خویش کن ﴿ این سرمہ را بخاک صفاہان چہ می بری
﴿ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخت شور اصطلاح ۔ بقول بحر طالع نحس
مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد از طالع بد
(ظہوری ؎) بخت شورم چہ تمنای خوشی
بخت کجاست ﴿ خوان وصلی کہ بران بوسہ
نمک چش باشد (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث

بختک اصطلاح ۔ این ہمان است کہ بر
معنی دوم بخت بقول صاحب ناصری مذکور
شد ولیکن محققین فارسی زبان ازین ساکت ۔ با غلطہا
ناصری جا دادہ ایم کہ از اہل زبانست و خود ای
لغت مستقل بدین اسم قائم نکرد (اردو)
دیکھو بخت کے دوسرے معنے ۔

بختکار اصطلاح ۔ بقول ناصری بر وزن گفت یار نطول را گویند و آن دوائی چند است
کہ باہم جوشانند و بدن بیمار را بدان شویند **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد مخفی مباد کہ بختگاو بہ واو آخر عوض رائے مہملہ بہ ہمین معنی می آید چنین
نباشد کہ صاحب ناصری تسامح کرد یا نقل نویسش واو را رائے مہملہ نوشت و اگر سند استعمال
این پیش شود توانیم عرض کرد کہ کاف فارسی بعربی بدل شد چنانکہ گند و کند و واو بدل شد

بہ راے مہملہ چنانکہ کلاو و کلار صراحت ماخذ این بر بخنگاو می آید (اردو) دیکھو بخنگاو۔

بخت کہ برگردد اسپ تازی خر گردد مثل صاحبان محبوب الامثال و خزینۂ امثال فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت می زنند و ما شنیدہ ایم کہ بر زبان معاصرین عجم درین مثل کاف بیان و لفظ تازی نیست بلکہ می گویند "بخت برگردد اسپ خر گردد" یکی از معاصرین عجم با ما گفت کہ این مثل متعلق است با حکایتی گویند کہ گدائی را سلطانی اسپی عطا کرد او بخانہ برد و ذریعۂ حفاظت نداشت شب عیاران اسپ را دزدیدند و خری را بجایش گذاشتند۔ بامداد گداے بیچارہ فغان بر داشت و بر زبان سوقیان عجم این مثل آمد (اردو) کم بختی آئے گھوڑا گدہا بنجاے دکن میں مستعمل ہے۔

بخت گاو اصطلاح۔ صاحب سروری بحوالۂ سامی فرماید کہ بضم با و سکون خاے معجمہ و تاے قرشت با کاف فارسی اخلاطیکہ با یکدیگر بجوشانند و بدن بیماران را بآن شویند و آن را بعربی نطول گویند بنون و طاے مہملہ و گوید کہ بخاطر میرسد کہ بیاے فارسی باید صاحبان برہان و انند و ہفت ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (پخته گاو) بباے فارسی و کاف عربی بہمین معنی می آید و این ہمانست کہ بر اسپرم آب مذکور شد۔ خان آرزو در سراج بر پخنگاو بہ باے فارسی و کاف عربی گوید کہ مرادف پخنگاب است و فرماید کہ پخنگاو مبدل پخنگاب و تحقیق آنست کہ اصل این (پخته اوک) بود کہ کاف نسبت درین داخل است۔ قلب نمودہ پخنگاو ساختہ اند چنانکہ آبشخور کہ در اصل آبخورش بود نیز فرماید کہ رشیدی کہ معنی ترکیبی آن

آب پختہ گفتہ غافل (انتہی) بخیال مؤلف اصل
ہمہ پختہ آبک بود مرکب از پخت و آب و کاف
نسبت و جا دارد کہ کاف آخر را زائد گیریم
معنی لفظی این چیزیکہ پختہ شد با آب مخفی مباد
کہ پخت اسم مصدر و حاصل بالمصدر پختن
است و مراد از جوشاندہ کہ تعریفش بالا مذکور
شد و آب بہ تبدیل موحدہ با واو آو شد و این
بجای خودش گذشت و کاف آخر بالقاعدہ
قلب بعض بعد لفظ پخت آوردند (پختکاو)
شد و در اصطلاح زیر پخت موحدہ عوض بای
فارسی و کاف فارسی بعوض کاف عربی بسبیل
تبدیل است چنانچہ تپ و تب و گند و کند
(اردو) دیکھو اسپرم آب۔

بخت گر برگردد از پالودہ دندانش بشکند

بخت گر یاری دہد دندان سندانش بشکند

مثل۔ صاحبان خزینہ و امثال فارسی ذکر
این کردہ اند و بحقیقت این را بہر دو
مثل گذشتہ ذکر کردہ ایم کہ در ملحقات (بخت)
پیش ازین گذشت (اردو) دیکھو (بخت
چون خندان بود سندان بدندان بشکند)
و (بخت خواب آلودہ را فالودہ دندان بشکند)

(م ۷۰) **بخت مراد** اصطلاح۔ کنایہ باشد از
از بخت خوش (ظہوری سہ) کالاے
دوستداری تا کسے کساد باشد ؛؛ خوش آنکہ
رخت ما را بخت مراد باشد ؛؛ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

(م ۷۰۱) **بخت ساعد** اصطلاح۔ بخت موافق
و بخت خوش باشد (انوری سہ) حبذا
بخت ساعد کہ سوی حضرت شاہ ؛؛ مرمرا
کرد رہنمون داد پس از چندین گاہ ؛؛ (اردو)
اچھی قسمت۔ مؤنث۔

بخت مند اصطلاح۔ بقول بہار وانند
آنکہ طالع خوب داشتہ باشد و فرماید کہ بدین
معنی جوان بخت نیز آمدہ (ابوطالب کلیم سہ)

کلیم تشنہ کہ لب را بگریہ تر سیکرد ٭ ز بخت‌مندی میراب آب حیوان بود ٭ مؤلف عرض کند که مند بقول برہان بمعنی صاحب و خداوند است چنانکہ در دمند و حاجتمند پس معنی لفظی این صاحب قسمت و کنایہ از خوش قسمت باشد (اردو) قسمت والا۔ بقول آصفیہ خوش نصیب۔ صاحب اقبال۔ بھاگوان نیک طالع۔

(۵۰۹) **بخت ناساز** اصطلاح۔ کنایہ از بخت بد و بخت ناساعد باشد مرکب توصیفی است (صائب ے) نیم سنگ فلاخن لیک دارم بخت ناسازی ٭ کہ بر گرد سر ہر کس کہ گردم دورم اندازد ٭ (اردو) بُری قسمت مؤنث۔

(۵۱۰) (الف) **بخت نافرمان** اصطلاح۔ ہر دو

(۵۱۱) (ب) **بخت ناساعد** بمعنی بخت بد است و مرکب توصیفی است (ظہوری الف ے) گشت حاصل رتبہ فرمانہی از فر عشق ٭ بخت نافرمان بفرمان گر نباشد گو مباش ٭ (انوری ب ے) لے بخت ناساعد یاری تو خود چہ چیزی ٭ وے یار ناموافق آخر تو با کہ مانی ٭ (اردو) بُری قسمت مؤنث۔

(۵۱۲) **بخت ناہموار** اصطلاح۔ مرکب توصیفی است کنایہ از بخت بد و ناساعد مقابل بخت موافق و بخت ساعد (ظہوری ے) دلم گردیدہ نازک شیشہ دارم باز میلرزم ٭ کہ رہ بر سنگ لاخ بخت ناہموارم اندازد ٭ (اردو) بُری قسمت۔ مؤنث۔

بخت نرد دادہ اصطلاح۔ بقول مؤید بختی کہ اقبال او را دوامی نباشد مؤلف عرض کند کہ دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ سند استعمال ہم پیش نشد معاصرین عجم ہم بہ زبان ندارند (اردو) وہ قسمت جو کبھی اچھی رہتی ہو اور کبھی بُری مؤنث۔

(۵۱۳) **بخت نگون** اصطلاح۔ مرکب توصیفی است

کنایه از بخت بد (ظهوری س) کار دل از یاری بخت نگون گردید پست ٭ پایش از جا رفت و در چاه زنخدان کهنه شد ٭ (اردو) بری قسمت ۔ مؤنث ۔

بخنتو بقول سروری بخای معجمه و تای قرشت بوزن بدخو (۱) رعد باشد (شمس فخری س) ز رشک کلک تو ناله کند ابر ٭ که خلقش نام کردستند بخنتو ٭ و فرماید که در یکی از نسخ (بخنو) به نون بنظر رسیده بوزن شبرو ۔ نیز فرماید که در فرهنگ بضم با و تا آورده بمعنی (۲) هرچه غرنده باشد عموماً و رعد خصوصاً ۔ صاحب جهانگیری گوید که بخنتو و بخنتور و بخنتوه هر سه با اوّل مضموم و ثانی زده و تای فوقانی مضموم هرچیز غرنده را گویند عموماً و رعد را خصوصاً صاحبان برهان و جامع هم بالش صاحب ناصری بذکر معنی جهانگیری فرماید که این را بفارسی تندر هم گویند و فرماید که در فرهنگ بجای تا نون آورده و بخنتوه و بخنتور به اضافه ها و را هم ذکر کرده همه به تصحیف خوانده اند امّا در نسخه معتبره مثل تفسیر ابو الفتح رازی و در سامی فی الاسامی بمعنی (۳) برق گفته اند و اعتماد بر قول ایشان بیشتر است فظاهراً مشترک است در معنی رعد و برق خان آرزو در سراج گوید که معلوم میشود که بخنتو بجای مهمله و تای قرشت رعد است و چون حای مهمله در فارسی نیامده پس بخنتو بدین معنی بخای معجمه و تای قرشت خواهد بود و بنون بمعنی برق و از شعر رودگی چنان معلوم میشود که بخنتو بمعنی رعد بتای قرشت است بفتح تا (س) چون ببانگ آمد از هوا بخنتو ٭ می خور و بانگ چنگ و رود شنو ٭ مؤلف عرض کند که صاحب سروری همین شعر رودگی را بسند بخنو آورده که بنون عوض فوقانی می آید و قافیه مصرع دوم که روی آن نون است

تائیدش می‌کند اگرچه دریجا اختلاف آن هم جائز است و خیال خان آرزو در اعراب نون
که بفتح گیرد درست است و آن مخصوص باشد با نخنو که بنون سوم می‌آید صاحب سروری
آنرا بکسر اول نوشته و لغت زیر بحث بالضم است آنچه خان آرزو بخیال خود اصل این
لغت را به حاء حطی بمعنی رعد خیال کرده بی دلیل محض نمی‌گوید که لغت کدام زبان بود که
فارسیان به تبدیل حاء حطی به خاء معجمه تخنو کردند زیرا که تحنو به حاء حطی بدین معنی در کلام
عرب نیامده و محققین ترکی هم سکوت کرده اند و تبدیل حاء حطی با خاء معجمه یا بالعکس
آن هم در قواعد فارسی نیست وای بر تحقیقش که ادعای بی دلیل و خلاف قیاس کند ما
بحدیکه جستیم و غور کردیم ماخذ این جزین نباشد که تخنو اصل است بالضم و فوقانی مضموم
اسم جامد فارسی زبان و تخنور و تخنوه که می‌آید فزید علیه آن بزیادت رای مهمله و های
هوز چنانکه شنا و شنار و خونخوار و خونخواره و آنچه تخنو به نون عوض فوقانی می‌آید
آن هم اسم جامد است. جا دارد که آن را مبدل گیریم و همین یک لغت را سند تبدیل
فوقانی به نون قرار دهیم که نخنوه به نون و های هوز هم به همین معنی می‌آید. اختلاف اعراب
نتیجهٔ لب و لهجهٔ مقامی است دیگر هیچ آنچه صاحب ناصری غیر (تخنو - به فوقانی) دیگر لغات
را تصحیف گوید حقیقت را نمی‌جوید جائی که تبدیل و زیادت موافق قیاس باشد
آن را تصحیف نام نهادن خطاست. حالا عرض می‌شود نسبت معنی که از سند شمس
فخری و رودگی معنی رعد متحقق است آنانکه بمعنی برق هم گرفته باشند آنرا مجاز گوئیم
و آنچه خان آرزو (نخنو - به نون سوم) را مخصوص به برق کند هم بی دلیل است

چون از ماخذ بخنو خبر ندارد و این تخصیص را از کجا می آرد (خان آرزو بحوالهٔ قوسی) و صاحب سروری بحوالهٔ نسخه وفائی (بختو به فوقانی) را بمعنی (۴) شوی مادر آورده و صاحب برهان همین معنی بر (بخنو۔ به نون سوم) نوشته گوید که پدر اندر را گویند که شوهر مادر باشد مؤلف عرض کند که مقصود شان جز این نباشد که پدر ربیب ۔ بدین معنی هم اسم جامد فارسی زبان گیریم و جا دارد که استعارهٔ باشد از معنی اول که پدر با ربیب خود بانگ زند همچون رعد و محبت و شفقت پدری ندارد چنانکه با پسر خود اگرچه این بداطلاقی با جهله مخصوص است و لیکن اعتبار بکثرت عمل است ۔ که سوقیان هم پدر اندر را بختو نام نهادند (اردو) (۱) رعد۔ مذکر۔ دیکھو بخنو (۲) ہر گرجنے والا (۳) برق۔ مؤنث ۔ دیکھو اورخش (۴) سوتیلا باپ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مذکر۔ وہ باپ جسکے نطفہ سے آپ نہو۔ سگے باپ کا نقیض۔ دوسرا باپ۔

بخت و اتفاق اصطلاح۔ بقول انند و غیاث منفعت کثیر حاصل شدن کسی را بلا وجه و بے سعی و تلاش چنانچه مال یافتن کسی در زمین یا در اثنای چاه کندن و فرق در میان (بخت) و (اتفاق) آنکه بخت خاص است و اتفاق عام اگر یافتن منفعت کثیر است بخت گویند و اگر یافتن چیز بیمقدار است چنانچه پارهٔ شیشه یا پارهٔ ظروف چینی درین چاه نو کنده یافتن یا پیش آمدن مکروهی که در آنجا وجودش متصور نباشد اتفاق گویند۔ مؤلف عرض کند که حیف است که محققین بالا تطویل بخت را پسندیدند معاصرین هم با ما اتفاق کنند که (بخت و اتفاق) بجای مستعمل می شود که چیز

خلاف توقع بدست وبظہور آید دیگر ہیچ (اردو)
بخت و اتفاق۔ اردو میں بھی مستعمل ہے۔
(فارسی ترکیب) جیسے "بخت و اتفاق کی بات
ہے کہ انکو نوکری ملکی یا خزانہ ہاتھ آگیا"

بخت و دولت بکاردانی نیست | مثل۔ صاحب

گلدستہ ذکر این کردہ۔ مال سعدی شیرازی است
کہ صورت مثل گرفت و مصرع ثانی این "
بجز بتائید آسمانی نیست" مقصود اینست کہ
بسے از نا واقفان کار خوش بخت و صاحب
دولت می شوند۔ فارسیان این مثل را برای
دلاسا می زنند۔ مرادف اگر روزی
بدانش بر فزودی" (اردو) دیکھو۔ اگر
روزی بدانش بر فزودی"

بختور | اصطلاح۔ بقول جہانگیری با اوّل
مضموم بثانی زدہ و تاے فوقانی مضموم
(۱) مرادف معنی اوّل و دوم بختو کہ گذشت
(استاد رودگی۔) عاجز شود زاشک
دو چشم و عزیز من" ابر بہار کاہی و بختور دہد
مطیر" و بقول برہان بفتح اوّل ہم آمدہ صاحبان
رشیدی و سراج ہم ذکر این کردہ اند و ما
بذیل بختو بحث این ہم کردہ ایم و صاحب
برہان فرماید کہ (۲) بفتح اوّل و رابع بمعنی
صاحب بخت باشد و باین معنی بر وزن فغفور
ہم درست است صاحبان جامع و ہفت قلزم با
مؤلف عرض کند کہ در بقول برہان با لفتح
بمعنی صاحب و خداوند و دارندہ وقتی کہ
با کلمۂ ترکیب شود ہمچو دانشور و تاجور و بارور
موافق قیاس است و معاصرین عجم ہم زبان
دارند و آنچہ صاحب برہان این را بہ این
معنی بر وزن فغفور گرفتہ است مشتاق سند
استعمالش باشیم اگرچہ قول جامع کہ از اہل
زبانست اعتبار را کافی است (اردو)
دیکھو بختو (۱) (۲) صاحب قسمت۔

بختوہ | اصطلاح۔ بحث این بر بختو گذشت

وظن بر نیست کہ این مزید علیہ تختو باشد	(اردو) دیکھو بختو۔

بختہ بقول سروری بروزن تختہ (۱) گوسپند سہ سالہ باشد یا چہار سالہ (سوزنی ؎) چو گرگ گرسنہ اندر رفتہ میان رمہ ٭ چہ میش وچہ برہ دندانش راچہ بختہ چہ شاک ٭ و بحوالہ نسخہ میرزا فرماید کہ گوسپند نرسہ سالہ صاحبان جہانگیری وجامع ذکر معنی آخر الذکر کردہ اند (حکیم نزاری ؎) بدین شکرانہ داد آن ہرزہ اندیش ٭ دو پانصد بختہ فربہ بدرویش ٭ صاحب رشیدی بر گوسپند سہ سالہ قانع وبقول برہان وناصری گوسفند نر سہ سالہ یا چہار سالہ وخان آرزو در سراج ذکر معنے اقوال بالا کردہ مؤلف عرض کند کہ بخت بالضم بمعنی پسر بر معنی ہمچنش گذشت فارسیان ہاے نسبت در آخرش زیادہ کردہ گوسپند نر جوان را نام نہادند کہ سہ سالہ یا چہار سالہ باشد و راے این ماخذی متحقق نمی شود (اردو) تین یا چار سالہ عمر کا نر بکرا۔ مذکر۔

(۲) بختہ۔ بقول برہان وجامع وناصری و (سروری بحوالہ نسخہ میرزا) بمعنی ہر چیز پوست کندہ صاحبان رشیدی وجہانگیری می فرمایند کہ چیزے کہ پوست آن را باز کردہ باشند (اثیر الدین اخسیکتی ؎) باز نزاکہ شاہ طیوراست چون عقاب ٭ از گوسفند بختہ افلاک ہستہ باد ٭ (حکیم سنائی ؎) صحن حلوا ومرغ ونادہ نان ٭ بختہ بختہ برہ بریان ٭ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی اول است مخصوص براے گوسپند پوست کندہ ومجاز مجاز براے ہر چیز پوست کندہ (اردو) چمڑا چھیلا ہوا بکرا اور ہر چیز جس کا پوست نکالے ہون۔ مذکر۔

(۳) بخنہ۔ بقول سروری و برہان و جامع بحوالۂ نسخۂ میرزا بمعنی دنبۂ فربہ۔ صاحب مؤید فرماید کہ دنبۂ فربہ و پروردہ۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ ہمان معنی اول است مؤلف را با خان آرزو اتفاق است و اگر بہ صفت فربہی مخصوص کنیم مجاز معنی اول است و بس (اردو) موٹا اور تیار۔ دُنبہ۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے دُنبہ پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مینڈھا۔ دکن میں دُنبہ اُس خاص قسم کے مینڈھے کو کہتے ہیں جسکی دُم چوڑی اور زبردست ہو کہا جاتا ہے کہ اُسکی نسل عرب سے ہند میں لائی گئی ہے

(۴) بخنہ۔ بقول سروری بحوالۂ فرہنگ گوسپندی خایہ دیگرے کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد بخیال ما مجاز معنی اول است و بس و بلحاظ معنی خاص قول صاحب سروری بمثابۂ سند است کہ از اہل زبانست (اردو) خصی کیا ہوا بکرا۔ مذکر۔

(۵) بخنہ۔ بالفتح بقول رشیدی محصلے کہ شب در خانۂ رعایا نزول کند و فرماید کہ بیشتر در گیلان مستعمل و بقول برہان و جامع محصل و تحصیلدار۔ صاحب ناصری بنقل قول رشیدی گوید کہ اصل این بخنہ بضم خا بودہ یعنی شب خفتہ چہ بلفظ دری تبرستان ختہ مخفف خفتہ و گتہ مخفف گفتہ متداولست خان آرزو در سراج نقل قول رشیدی کردہ مؤلف عرض کند کہ ما نسبت ماخذ این با صاحب ناصری اتفاق داریم کہ از اہل زبانست۔ (اردو) وہ محصول دار جو رعایا کے گھر میں شب باش ہو یعنی رعایا کا مہمان۔ مذکر۔

بختیار اصطلاح۔ بقول بہار و آنند مراد بخت جوان کہ گذشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ بخت معین و یار اوست کنایہ از خوش نصیب

(اردو) دیکھو بختاور۔

بختیاری اصطلاح - یای مصدری بر لفظ بختیار افزودہ اند - بمعنی خوش قسمتی است (ظہوری ۵) ہر کسے درماندہ آوردہ از رو بخت بختیاری ازظہوری اختیاری بر نداشت (اردو) بختاوری - بقول آصفیہ - اسم مؤنث - خوش قسمتی -

بخجد بقول برہان و سروری و جامع و ناصری و سراج بر وزن بخشد ریم آہن را گویند (شمس فخری ۵) گر آہنگران شکر جود تو گویند ٭ بکورہ در دہان زر شود جملہ بخجد ٭ مؤلف عرض کند کہ ریم آہن کثافت آہن است کہ در آتش جدا شود (کذا فی البرہان) ترجمۂ آن بعربی خبث الحدید است اسم جامد فارسی قدیم (اردو) لوہے کا میل جو گلانے سے جدا ہوتا ہے۔ مذکر۔

بخچیدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح (۱) بمعنی دراز و طویل کردن و (۲) حصار و احاطہ کردن و (۳) گرد گردیدن و (۴) خور را آزار دادن و فرماید کہ بجیم فارسی ہم می آید صاحب بحر بخچیدن بہ بای فارسی اول و خای دوم و جیم فارسی سوم گوید کہ بمعنی فرسودن و کوفتہ شدن و پہن گردیدن است صاحب موارد فرماید کہ پہن کردن و پہن شدن ہر دو آمدہ و بقول برہان کوفتہ شدن و پہن گردیدن مؤلف عرض کند کہ مصدریکہ بہ بای فارسی و جیم فارسی می آید اصل است و پخچ کہ بہ بای فارسی و خای معجمہ و جیم فارسی بمعنی پہن می آید اسم مصدر این و ماخذ پخچ - پک باشد کہ بمعنی چپک و سطر ثقہ و مطراق می آید جیم فارسی زائد را بہ پک زیادہ کردہ پخچ ساختند چنانکہ تم را

پیچ کردند و بعد از ان کاف فارسی بجای معجمه بدل شده پیچ شد چنانکه فرسنگ و فرسخ با جمله پیچیدن بمعنی پیچیدن شدن و کوفته شدن و فرسودن از همین اسم مصدر پیچ قرار یافت که پیچیدن مصدر اصلی است زیراکه اسم مصدرش لغت فارسی زبان است و بقول محققین فارسی مصدر جعلی که تحتانی مکسور داخل مصدر است و بچیدن بموحده و جیم عربی که زیر بحث است مبدل آن که بای فارسی بموحده بدل شود چنانکه تپ و تب و جیم فارسی بعربی تبدیل یابد چنانکه کاچ و کاج و آنچه صاحب انند معنی دوم و سوم و چهارم ورای معنی اصل مصدر زیاده کرده است بدون سند است و اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی اول باشد و بس (اردو) (۱) دراز کرنا (۲) احاطه کرنا (۳) گھومنا طواف کرنا (۴) اپنے آپکو تکلیف دینا

بچیدن بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ مرادف بچیدن که بجیم عربی گذشت و ما اشاره این مصدر انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بچیدن

بچیزیدن بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بالفتح و کسر جیم فارسی (۱) بمعنی غلطانیدن و (۲) غلطیدن بر زمین و (۳) گردش کردن و گردیدن صاحبان بحر و موارد و لغات در که محققین مصادر اند ازین مصدر ساکت مؤلف عرض کند که یکی از معاصرین زردشت سلمه الله تعالی می فرماید که پچیز بلغت ژند و پاژند بمعنی سیدان می آید و ماخذ این پیچ که بمعنی پیچ می آید فارسیان قدیم تحتانی و زای هوز زائد کرده اسم جامد ساخته اند الخ تقریر حیف است که این اسم جامد از صفحات لغات متروک است اگر این را معتبر دانیم ماخذ این مصدر بر سبیل مجاز بدست می آید و الا فلا. باقی حال بحر دبیان صاحب انند برای این مصدر کافی نیست طالب سند باشیم

(اردو) (۱) زمین پر لٹانا (۲) زمین پر لوٹنا (۳) گردش کرنا پھرنا صاحب آصفیہ نے لوٹ پوٹ ہونا کا ذکر کیا ہے بہ معنی غلطان و پیچان ہونا۔

بخدا | بقول انند بفتح (۱) قسم خداو (۲) برای خدای تعالی (منہ ۵) بخدا ہر کہ آفرید ترا ؛ رفت از خویشتن چو دید ترا ؛ مؤلف عرض کند کہ بای قسم است در اول کہ بہ معنی دوازہم (ب) مذکور شد و معنی برای باشد در دوم کہ بہ معنی پنجم (ب) گذشت (اردو) (۱) خدا کی قسم (۲) برای خدا۔ بقول آصفیہ فارسی۔ تابع فعل۔ از بہر خدا۔ خدا کے واسطے۔ خدا کو مان کر۔

بخدمت رسیدن | استعمال۔ حاضر شدن بحضور (انوری ۵) بندہ ہر چند بخدمت نرسد ؛ متہم نیست بہ تقصیر و کسل ؛ (اردو) خدمت میں حاضر ہونا۔

(۳۸۷/۵)

بخرد | بقول سروری و برہان و جامع بالکسر و فتح رای مہملہ (۱) یعنی صاحب عقل (حکیم سنائی ۵) دوست دانی نہ بندہ مر خود را ؛ این بود پیشہ مرد بخرد را ؛ صاحب ناصری بذکر معنی بالا فرماید کہ اصل این باخرد بودہ ضد بی خرد چہ واضح است کہ خرد بمعنی عقل آمدہ صاحب مؤید بحوالہ لسان الشعرا گوید کہ بالفتح (۲) بمعنی آرزومند ہم خان آرزو در سراج فرماید کہ قیاس می خواہد کہ مفتوح الاول باشد یعنی کسی کہ باخرد و عقل باشد ولیکن شہرت بکسر اول دارد و بتوان کہ آن بای مکسور نیز بمعنی بای مفتوح بود چنانکہ از بعضے عراقیان صاحب روزمرہ شنیدیم کہ (بخانہ رفتیم) را بکسر اول می خوانند چنانکہ در مژگان کہ در اصل بفتح دوم بود مؤلف عرض کند کہ بای معیت در اول خرد زیادہ کردہ اند و بس و آنچہ بالکسر می خوانند

محاورهٔ زبان است معنی دوم غیر از مجاز نباشد ولیکن هیچ تعلق با معنی حقیقی ندارد و طلب سند استعمال باشیم (اردو) (۱) عقل مند (۲) آرزومند۔

بخردی بقول مؤید و هفت و غیاث و انند مصدری بر بخرد زیاده کرده اند دیگر هیچ دانائی و هوشیاری مؤلف عرض کند که یائے (اردو) عقلمندی۔ مؤنث۔

بخرک بقول سروری بخاو رائے مهمله بر وزن مردک بادام کوهی باشد و فرماید که در نسخهٔ میرزا الفنجم بانیز آورده صاحبان برهان و ناصری و جامع و مؤید و سراج و هفت هم ذکر این کرده اند صاحب محیط فرماید که لغت شیرازی است بادام کوهی و صحرائی را و این هر دو درخت از درخت بادام بستانی کوچک تر و برگ آن ریزه و گل آن مائل بسرخی و باخوشبو و ثمر آن کوچک تر و باتلخی و قبض بسیار و غیر جلوز است گرم و خشک در سوم و جهت تقویت معده و رفع رطوبات و امراض بارده آن و قی و اسهال نافع و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که اسم جامد فارسی زبان است جامد است که از لغت عربی بخر مرکب کرده اند که بقول منتخب بفتحتین بمعنی هر چیزی که رائحه او تند باشد کاف تحقیر یا تصغیر در آخرش زیاده کردند و اختلاف اعراب تصرف زبان فارسی است و نظر بر تلخی ثمر این عجبی نیست که همین ماخذ صحیح باشد والله اعلم بحقیقة الحال تا اندرینصورت مفرس گوئیم۔ (اردو) جنگلی بادام۔ مذکر۔

بخر من کسی افتادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته و بحر و انند در صدد خرابی و پامالی او بودن (صائب) مردم چو برق بخرمن او فتاده اند ۔ هر گز بسهو خاطر موری نخسته ایم۔

مؤلّف عرض کند کہ افتادن بقصد غارت
و تاراج رفتن بمعنی چپاول و دوش گذشت
چنانکہ (دزد بخانہ افتادن) و این متعلق است
بہ بیان (اردو) کسی کی خرابی کے درپے ہونا

بخروش آمدن مصدر اصطلاحی - ہای (۲۵/۱۶)
وہوے کردن و آواز ہا برآوردن و شور و
غوغا کردن (انوری ے) تا زبان زخمہ بود
چون بحدیث آید عود پو تا دہان نغمہ بود چون
بخروش آید نے پو (اردو) شور و غوغا کرنا

بخرنج بقول شمس نام دریا ئیست عظیم
کہ ہر کہ از آن آب خورد چرب باشد و فرماید
کہ لغت فارسی است مؤلّف عرض کند کہ
محقق بے تحقیق سند استعمال پیش نکرد و نمی فہمانید
کہ کجا واقع است محققین فارسی زبان
ازین ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند
قیاس می خواہد کہ اگر بحری مخصوص را بدین اسم
موسوم می کردند لفظ بحر بہ ہائے حطّی داخل
این می بود نمی دانیم کہ بہ خائے معجمہ چہ لفظ است
کہ این معنی پیدا کرد جز این نیست کہ غلط نگاری
کاتبین باشد یا غفلت مؤلّف - باقی حال
ما از تحقیق مزید این قاصریم و بحرو بیان
بے معنی صاحب شمس را کافی ندانیم (اردو)
ایک بڑا دریا - مذکر -

بخرید آمدن مصدر اصطلاحی - بقول بحر
مانند خریدہ شدن معاصرین عجم بر زبان
دارند - موافق قیاس است (اردو) خریدا جانا

بخریدن بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالضم
(۱) در نزع جان بودن و (۲) از پہلو بہ
پہلو غلطیدن و (۳) نفس تنگ زدن و
(۴) نالہ کردن مانند بیماران و (۵) پیر شدن
کردن و (۶) خدمت کسے نمودن و (۷)
پیری زدہ بودن و فرماید کہ بالفتح (۸) بر چیدن
لب کودک دیگر محققین مصادر ازین مصدر
ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند مؤلّف

عرض کند کہ اگر سند استعمال این پیش شود توانیم
عرض کرد کہ ماخذ این تجر است لغت عرب
کہ بقول منتخب بالفتح بمعنی بخار بر آوردن دیگ
است یا تجار کہ بقولش بالضم تفی کہ از چیزی
نمناک بر آید فارسیان بقاعدۂ مصادر جعلی
بزیادت تحتانی مکسور و بحذف الف مصدری
قائم کردند بمعنی سوم و معانی اول و دوم
و چہارم مجاز آن ولیکن معانی پنجم و ششم و
ہفتم و ہشتم را از ماخذ تعلقی نمی نماید الا
اینکہ در پرستش ہم نفس ہا می زنند و کار از
نفس می گیرند و معنی ہفتم مجاز آن و پیری زدہ
ہم بچو بیماران نالہ می کند و نفس تنگ می کشد
و تر قیدن لب کودک تعلق دارد بحرارت
معدہ ۔ اختلاف اعراب نتیجۂ لب و لہجہ و
محاورۂ عجم است باقی حال طالب سند
استعمال باشیم (اردو) (۱) سکرات مین ہونا
نزع مین ہونا (۲) کروٹین بدلنا ۔ (۳)
تنگی سے دم لینا (۴) کراہنا (۵) پرستش
کرنا (۶) کسی کی خدمت کرنا (۷) آسیب زدہ
ہونا (۸) لڑکون کے ہونٹ تر کرنا ۔

تجریسہ | بقول شمس بر وزن درکیسہ بمعنی پیشانی صراحت کند کہ لغت فارسی زبانست و دیگر محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ساکت ۔ لغت فارسی نمی نماید و در لغات عربی و ترکی ہم نیافتیم مجرد بیانش اعتبار را نشاید (اردو) پیشانی ۔ مؤنث ۔

بخس | بقول سروری و برہان و جامع بفتح با و سکون خاے معجمہ (۱) پژمردہ شدہ و فراہم شدہ را گویند از رحمتی یا سببی (شمس فخری ـه) چون جان ندید دشمن این شاہ بہ بدروز ۔ پژمردہ زینسان کہ دلش گشت ز آسیب فنا بخس ۔ صاحب جہانگیری بذکر معنی بالا گوید کہ مانند پوستی کہ تف آتش بدان رسیدہ باشد و صاحب رشیدی تقلیدش ہم نمودہ

خان آرزو در سراج گوید که نیز برین قیاس بخستن و بخبنده و بخمیدن و بخبسانیدن
صاحب منتخب در لغات عرب ذکر بخس بدین معنی نکرده و صاحب اسند بحواله منتهی الارب
فرماید که لغت عرب است بمعنی کم و اندک و زمینی که بے آب دادن روباند و بخسی بمعنی
آب ناداده و کشت بے نیاز از آب دادن منسوب است بآن و بخوس جمع و محصولی
که از مردم بازارستانند و آنچه عشاران بعد گرفتن صدقه بحیله مزد گیرند و نیز کاستن
حق کسی را و بیدا کردن بروے و کور کردن چشم و برکندن آن مؤلف عرض کند
که از همه معانی بالا که در عربی است هیچ تعلق از معنی اوّل الذکر یافته نمی شود۔ آنچه
خان آرزو بر قیاس مصادر و اسم فاعل گوید صحیح نباشد بلکه اسم جامد فارسی زبان
است و اسم مصدر بخیدن و بخسانیدن و بخستن که می آید (اردو) پژمردہ۔ بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ کمھلایا ہوا۔ مرجھایا ہوا۔ افسردہ۔

(۲) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بمعنی عشوه و بقول برهان و جامع و ناصری عشوه
و خرام مؤلف عرض کند که فارسیان از معنی چهارم عربی که بمعنی اوّل ذکرش کرده ایم
مجازاً معنی عشوه پیدا کرده اند مفرس باشد (اردو) عشوه۔ بقول آصفیہ عربی۔ اسم
مذکر۔ ناز۔ فریب۔ حرکت دل فریب۔ غمزه۔ ناز و ادا۔ ادائے معشوق۔ کرشمہ۔ نخرہ۔

(۳) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بمعنی گداز و رنج صاحب برهان گوید که برهم آمدن
دل بسبب غمی یا طپشی و گداز و رنج و تابش دل و بقول رشیدی و ناصری بمعنی گدازش
و کاهش و نقصان و بقول جامع مالش دل خان آرزو در سراج گوید که بدین معنی لغت

عرب است مؤلف عرض کند کہ مجاز است از معنی چارم وپنجم عربی کہ بر معنی اوّل ذکرش گذشت پس مفرس باشد نہ لغت عربی (اردو) ریخ مذکر۔ نقصان مذکر۔

(۴) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ بمعنی مزرع بے آب و بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و سراج زمینی را گویند کہ بے آب دادن از آب باران زراعت شود و آن را اللم نیز خوانند صاحب برہان گوید کہ بعربی ہم بدین معنی آمدہ صاحب ناصری فرماید کہ این را دیم نیز خوانند و فرماید کہ بخس بدین معنی عربی است و دیم فارسی مؤلف عرض کند کہ فارسیان لغت عرب را بمعنی خود ش استعمال کردہ اند (اردو) وہ زمین جو صرف بارش کے پانی سے سیراب ہو جسکو دکن میں زمین خشکی اور زمین خریف کہتے ہیں (مؤنث)

(۵) بخس۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ و برہان و جامع و ناصری بمعنی پوستی کہ تپش آتش بدو رسد و چین چین شود گویند بخسید مؤلف عرض کند کہ با معنی اوّل تعلق دارد کہ آن عام است و این خاص دیگر ہیچ (اردو) وہ چمڑا جو آگ کے اثر سے ٹھٹھر جاے۔ اینٹ جاے جس پر جھریان پڑ جائین۔ مذکر۔

(۶) بخس۔ بقول جہانگیری و رشیدی و جامع و ناصری با اوّل مکسور نرمہ یعنی مؤلف عرض کند کہ جا دارد کہ این را مجاز معنی اوّل عربی دانیم (کہ بر معنی اوّل مذکور شد) پس مطلب چیکی سوزنے نرمہ۔ اسم جامد فارسی زبان ہم توان گرفت (اردو) دیکھو بخس کے پہلے معنے۔

(۷) بخس۔ بقول جہانگیری و جامع و ناصری بکسر اوّل بمعنی سستی۔ صاحب رشیدی بذکر معنی بالا گوید کہ بدین معنی و بمعنی ششم بخش گذشت مؤلف عرض کند کہ بخس بجیم عربی

وسین مہملہ ہم بدین معنی مذکور شد و جیم عربی بہ خای معجمہ بدل می شود چنانکہ اسفاناج و اسفاناخ
پس جاداروکہ این را مبدل معنی دوم بخس گیریم (اردو) دیکھو بخس کے دوسرے معنی۔

بخسان | بقول سروری بوزن ستان (۱)
یعنی پژمردہ و فراہم آمدہ و رنج دیدہ (اردو
ے) اروبی اندہی بگزین و شادی و تن
آسانی ۵ بہ تیمار جہان دل را چرا باید کہ بخسانی
۵ و فرماید کہ (۲) بمعنی گداختن و گداز ان(ن)
ہم آمدہ نیز فرماید کہ در نسخۂ وفائی و شمس
فخری ہمین بمعنی گداز آن آوردہ اند (ے)
مخالف ارچہ کہ خود را چو سنگ می پنداشت
ز تاب آتش قہرش چو موم شد بخسان ۵
صاحب برہان بذکر سہ و معانی بالا فرماید کہ
(۳) بمعنی خرامان ہم صاحب رشیدی بخس
گوید کہ برین قیاس است بخسان و بخسندہ
و بخسیدن مؤلف عرض کند کہ وای بر محققین
بانام و نشان کہ ہیچ اعتنا بر قواعد فارسی نمی کنند
و نمی دانند کہ بخسان اسم حال است از مصدر
(بخسیدن) و امر حاضر است از مصدر بخسانیدن
(کہ می آید) پس شامل است بر ہمہ معانی بخسیدن
و بخسانیدن۔ ضرورت نداشت کہ ذکر مشتقات
این کنند (اردو) دیکھو بخسانیدن جس کا
یہ امر حاضر ہے اور بخسیدن جس کا یہ اسم حال ہے

بخساند | بقول سروری بخای معجمہ و سین
مہملہ بر وزن ترساند یعنی گدازاند و در پیش
آتش چین چین سازد (سراج الدین اجی
ے) کفر کو کبریت و دوزخ اوست بس ۵ چین
می بخساند او را آن نفس ۵ و فرماید کہ بمعنی
پژمردہ کند نیز۔ و بقول صاحب برہان بر
وزن لرزاند یعنی بگدازد و در آزار و رنج
دارد و پژمردہ سازد و چین چین گرداند و
بخراند صاحبان انند و مؤید و ہفت ہم
ذکر این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ محقق

شد که محققین با نام و نشان فرق در اسم
جامد و مشتق نمی کنند و هیچ یکی از محققین بالا
نمی داند که این مضارع مصدر بخسانیدن
است که هم ایشان ذکرش می کنند و شامل است
بر همه معنی معانی مصدری بطریق مضارع و سند
پیش کرده سروری برای حال است نه
مضارع و این دلیل آنست که محقق اهل
زبان بر انگاهی زبان خود قواعد فارسی را
ملاحظه نکرد (اردو) بخسانیدن کا مضارع

بخسانیدن بقول سروری بمعنی پژمرده
ساختن و گدازانیدن و در رنج داشتن
صاحب برهان بذکر هر سه معانی بالا گوید
که خرامیدن صاحب بحر فرماید که متعدی
بخسیدن است و بس (کامل التصریف) و
مضارع این بخساند. صاحب نوادر هم با نشتر
صاحب موارد گوید که بمعنی (۱) گدازانیدن
و (۲) پژمرده ساختن و (۳) در رنج داشتن
و (۴) بخرام آوردن مؤلف عرض کند که
اسم مصدر این (بخس) که بجایش گذشت
و بخستن که می آید بقول محققین فارسی مصدر
سماعی و بخسیدن بزیادت تحتانی مکسوره با علامت
مصدر قیاسی وجعلی و باصول ما هر دو مصادر
بالا قیاسی که وضع کردند از اسم مصدر بخس
و بخسانیدن متعدی هر دو. معانی بیان کرده
صاحب موارد موافق قیاس آنچه صاحب
برهان معنی چهارم را خرامیدن نوشته غلط
کرده که آن معنی بخسیدن است. غور بر مصدر
متعدی نکرد که زیر بحث است. بخسان
که گذشت امر حاضر این و اسناد این از رودکی
بر بخسان و از سراج الدین راجی بر بخساند
گذشت (اردو) (۱) گلوانا (۲) پژمرده
کرنا (۳) رنج میں رکھنا (۴) خرامان کرنا.

بخست بقول سروری بخای معجمه (۱) بمعنی
آواز هر چیز باشد که برجهت به جیم عربی عوض

خا گذشت اما در سامی فی الاسامی بخست بضم
با و تشدید خا (۲) مخصوص آواز دماغ خفته
را گفته و آنرا بعربی غطیط گویند بفتح غین معجمه
و کسر طای مهمله اوّل و سکون یای حطّی۔
صاحب برهان بذکر هر دو معنی بالا گوید که
بکسر اوّل (۳) شکست و مجروح گردانید
صاحب ناصری همزبانش خان آرزو در
سراج بر ذکر معنی اوّل و دوم قانع مؤلف
عرض کند که جا دارد که این را مبدّل بخت
گیریم که بجیم عربی بمعنی اوّل گذشت که جیم عربی
بخای معجمه بدل شود چنانکه اسفاناج و اسفاناخ
و بهتر از ان است که بمعنی دوم اسم جامد
گیریم که اسم مصدر بخستن است که می آید
اندرین صورت معنی اوّل را به تعمیم مجازش
گیریم و بخست را که بجیم عربی عوض خای معجمه
گذشت مبدّل این دانیم۔ نسبت معنی سوم
عرض می شود که ماضی مطلق مصدر بخستن باشد
بمعنی آواز کردن دماغ خفته که می آید بمعنی (۱)
که صاحب برهان معنی سوم را از کجا پیدا کرد
هرگاه معنی شکستن و مجروح ساختن در مصدر
بخستن نمی آید پس چطور در ماضی مطلقش باشد
معلوم می شود که در خیالش مصدر خستن و
موحّده اوّل زائد باشد و دیگر هیچ و دیگر کسی از
محقّقین فارسی زبان با او نیست بدون سند
استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) دیکھو بخست
کے پہلے معنی (۲) خرّاٹا۔ بقول آصفیہ۔ اردو
اسم مذکر۔ وہ آواز جو اکثر بلغمی مزاجوں کے حلق
سے سوتے وقت نکلتی ہے۔ نفیر خواب۔ غطیط
خرخر (۳) مجروح کیا۔ زخمی کیا۔

بخستن بقول سروری بضم با و فتح خای
معجمه مشدّد و تا بمعنی صدا کردن دماغ خفته
صاحب برهان این را بتخفیف آورده یعنی بفتح
خای معجمه و بقول بحر بفتحتین صدا کردن دماغ
در خواب (سالم التصریف) که غیر ماضی و مستقبل

و اسم مفعول نباید صاحب موارد باتفاق قول سروری فرماید کہ حاصل بالمصدر این بخّست بہ تشدید خاے معجمہ باشد و صاحب نوادر ہمزبانش ۔ صاحب جامع در اعراب با صاحب بحر متفق مؤلف عرض کند کہ مرکب است از اسم مصدر بخست کہ گذشت و ہمین است حاصل بالمصدر ہم با تشدید را غیر صحیح ندانیم ولیکن استعمال فارسیان را بہ تخفیف تسلیم کنیم

و قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست معتبر فہمیم اصل این بخستن بہ دو فوقانی بود یکی از ان حذف شدہ بخستن باقی ماند بقول محققین فارسی مصدر سماعی است و باصول ما مصدر قیاسی و اصلی کہ بخشش بہ اسم مصدر گذشت (اردو) خرّاٹے لینا بقول آصفیہ سوتے مین خر خر کرنا ۔ بیخبر ہو کر سونا (بحر ۔ سہ) سنے وہ نالۂ عاشق جو کوئی دم جاگے ۔ اسے تو شام سے خرّاٹے تا سحر لینا ۔

بخسلوس بقول سروری و برہان و جامع و ہفت بخا و سین مہملہ و لام بر وزن انکبوس نام پادشاہی است کہ غدر را القہر برد (حکیم سنائی سہ) حال اصحاب کہف و دقیانوس ۔ قصۂ بخسلوس و شہر فسوس ۔ مؤلف عرض کند کہ لقب می نماید از بخس مخفف بخست کہ بجایش گذشت و لوس کہ بمعنی بازی دادن و کج دہان و دہان کج کہ می آید بعجبی نیست کہ ہمین پادشاہ در گفتن غطیط می زد و در ان حالت دہانش کج می شد یا بہ تصنع غطیط می زد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) بخسلوس نام ایک بادشاہ گزرا ہے جو غدر کو لیے گیا تھا ۔

بخسم بقول سروری بخاے معجمہ و سین مہملہ بوزن انجم شرابی باشد کہ از گندم سازند و لوی معنوی سہ) بخور بی رطل و بی کوزہ مَی کو نشکند روزہ ۔ نہ از انگور و نہ از شیرہ نہ از بکنی نہ از بخسم ۔ و بقول رشیدی و ناصری و جامع و جہانگیری و برہان شربتی باشد مسکر کہ از گندم

سازند (حکیم سوزنی سـ) بکنی وبخسمہ خورند وزان شوند مست وخراب ﴿ زاب تتاجی که باشد سرو بے تنکوز وسیر ﴿ خان آرزو در سراج باتفاق محققین بالا گوید که این را بوزه نیز خوانند واخسمہ بدین معنی گذشت مؤلف عرض کند که میم تخصیص در آخر لغت بخس زیادہ کردہ اند وسین مہملہ را متحرک کردند برائے سہولت تلفظ معنی لفظی این چیزے که مخصوص است برائے غطیط وکنایه از شرابی که بجز خوردنش بیخودی طاری میشود وغطیط می برآید در عالم مستی مصرع اول سند غیر موزون می نماید (اردو) دیکھو اخسمہ۔

بخسودن | بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بمعنی (۱) گفتن و (۲) زدن و (۳) کوفتن و (۴) دردکردن و (۵) اره کشیدن (۶) برکندن و (۷) ترسیدن و (۸) طپیدن و (۹) اندوہگین بودن و (۱۰) گداختن و (۱۱) تغیر دادن دیگر کسی از محققین مصادر ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که از اسم مصدر بخس وضع کرده اند ومشتق بمعنی اوّل اوست بمعنی دہم ودیگر ہمه معانی مجاز آن بجز معنی اوّل که ہیچ تعلق از اسم مصدر ندارد وبخسودن مبدل بخیدن است که به تحتانی مکسور می آید وچنین نیست که تحتانی بدل شد به واو چنانکه انجیر وانگور وانگیل وانگول معاصرین عجم بر زبان ندارند بدون سند استعمال تسلیم نکنیم (اردو) (۱) کہنا (۲) مارنا (۳) کوٹنا (۴) کاٹنا ۔ دردکرنا (۵) آرہ چلانا (۶) اکھیڑنا (۷) ڈرنا (۸) تڑپنا (۹) غمگین ہونا (۱۰) گلانا (۱۱) متغیر کرنا

بخسی | بقول سروری بفتح با وسکون خا وکسر سین مہملہ (۱) پژمرده وبسته آب حاصل آمده (ناصر خسرو سـ) تو کشته جهانی زداس مرگ بترس ﴿ کشونکه زدسه مستی چو گندم بخسی ﴿ وفرمائید که (۲) بمعنی گداخته شوی نیز آمده (وله سـ) اگر

زری نکند کار بر تو آتش تیز ۱ و گر سی بفنا
تا ابد همی بخسی ۲ صاحب برهان بر پژمرده و
بی آب و گداخته شده قانع که همه متعلق به معنی
اوّل است مؤلف عرض کند که واے بر
محققین اہل زبان که ہر مشتق را اسم جامد میپنداشتند
و نمی دانند که بخسیدن مصدریست که می آید
و بخس که گذشت اسم مصدر آنست و امر حاضرش
و بخسی بمعنی اوّل حاصل بالمصدرش نیز یادت
یاے مصدری بمعنی پژمردگی وغیر ذلک و بخسی
بمعنی دوم صیغه واحد مخاطب مضارعش۔
اگر بر مصدر و قواعد فارسی غور می شد
این لغت را بطور مستقل بیان نمی کردند و
اگر می کردند از حقیقتش خبری داده ۱ (اردو)
(۱) پژمرده۔ بغیر پانی کے حاصل شده (۲)
تو گلے۔

(الف) بخسید بقول سروری و برهان و هفت
بخاے معجمه و سین مهمله بر وزن برچید یعنی
گداخت و پژمرده و فراهم آمد و از تپش آتش
چنین چنین شد و بقول سروری

(ب) بخسیدن بوزن ترسیدن (۱) پژمردن
(۲) گداختن (۳) در رنج بودن صاحب
برهان نسبت معنی اوّل گوید که پژمرده ساختن
و نسبت معنی دوم فرماید که گدازانیدن و
باتفاق معنی سوم فرماید که (۴) خراشیدن
باهم و صاحب بحر نسبت معنی اوّل با برهان
متفق و بذکر معنی دوم یعنی گداختن نسبت
معنی سوم فرماید که در رنج داشتن است
و بذکر معنی چهارم فرماید که (۵) چین بر چین
انداختن (کامل التصریف) و مضارع این
بخسد۔ صاحب موارد در هرسه معنی بالا با
صاحب سروری و نسبت معنی چهارم با برهان
متفق و نسبت معنی پنجم فرماید که به رسم کشیدن
و چنین چنین گردیدن است و بخسش حاصل بالمصدرش
۔ صاحب نوادر بر معنی اوّل ۲ دوم قانع صاحب

جامع بالاتفاق برہان در معنی سوم اینقدر تصرف
کند کہ (در رنج بودن) را (رنجانیدن) نوشتہ
و از معنی پنجم ساکت خان آرزو در سراج
بر معنی اوّل و چہارم اکتفا کرد مؤلف عرض
کند کہ محققین با نام و نشان از لازم و متعدی
این مصدر بے خبر اند بخسانیدن کہ گذشت
متعدی این است و بخسیدن کہ زیر بحث
است لازمش ـ صاحب سروری ازین خبر
دارد و ہر سہ معانی بیان کردہ اش درست
است و معنی چہارم بیان کردۂ برہان ہم
بلحاظ ماخذ درست باشد کہ بخس بمعنی عشوہ
و خرام ہم آمدہ پس معنی خرامیدن در مصدرش
چرا نباشد و معنی پنجم بیان کردۂ صاحب بحر
متعلق است بمعنی اوّل کہ چین بجبین انداختن
ہم پژمردن است و صاحب موارد معنی
پنجم را درست نوشتہ کہ (درہم کشیدن و
چین چین گردیدن) است ـ صاحب برہان
غلط کرد کہ پژمردن را پژمردہ ساختن نوشت
و گداختن را گدازانیدن و صاحب جامع
بالاتفاق برہان سکندری خورد کہ در رنج
بودن را رنجانیدن کرد این است تحقیق
تحقیق محققین زبان دان کہ غور بر قواعد زبان
نمی کنند بالجملہ این مصدر لیست کہ مرکب شد از
اسم مصدر بخس و یاے مکسور و علامت مصدر
(دن) و بقول مقننین فارسی زبان مصدر
جعلی و قیاسی است و باصول ما مصدر
اصلی و قیاسی ـ از اینکہ اسم این مصدر
از لغات فرس است ـ آنچہ صاحب موارد
بخس را حاصل بالمصدر گوید تسلیم نمی کنیم
کہ حاصل بالمصدرش بخسی است نہ بخس
(الف) ماضی مطلق این (اردو) (الف)
گلا پژمردہ ہوا سکڑا (ب) (۱) پژمردہ ہونا سکڑنا
(۲) گلنا (۳) رنجیدہ ہونا (۴) خرامان ہونا ـ
(۵) چین بجبین ہونا ـ

بخسیدہ بقول سروری بجاے معجمہ و سین مہملہ بوزن برچیدہ یعنی گداختہ و تابیدہ و پژمردہ و فراہم آمدہ (مولوی معنوی ؎) ہمچو گرمابہ کہ تفسیدہ بود ؛ تنگ آبی جانت بخسیدہ بود ؛ و فرماید کہ بباے فارسی نیز آمدہ صاحب برہان بذکر معانی بالا گوید کہ خراماں ہم و صاحب ہفت نقل نگارش مؤلف عرض کند کہ می پرسیم از ایشان کہ چرا نمی گویند کہ بر ماضی مطلق بخسیدن ہاے مفعولی زیادہ کردہ اند و چرا بر ہر پنج معنی مصدری بصورت مفعول شامل نباشد یعنی پژمردہ و گداختہ و مبتلاے رنج و خراماں و چین بجبین (اردو) (۱) پژمردہ (۲) گلا ہوا۔ (۳) رنجیدہ (۴) خراماں (۵) چین بجبین۔

بخش بقول سروری بوزن رخش (۱) معروف و (۲) ماہی و (۳) برج (رودکی ؎) آفتاب آید بہ بخشش زمی برہ ؛ روی گیتی سبز گردد یکسرہ ؛ (فردوسی ؎) چو پیدا شد آن چادر عاج گون ؛ خور از بخش دو پیکر آمد برون ؛ صاحب برہان نسبت معنی اوّل صراحت کند کہ حصّہ و بہرہ باشد و بذکر معنی دوم نسبت معنی سوم فرماید کہ خواہ برج کبوتر باشد خواہ برج قلعہ خواہ برج فلک غالب در قاطع برہان گوید کہ معنی دوم را سند باید و معنی سوم زنہار نیست مؤلف عرض می کند کہ قول سروری براے لغت فارسی بمثابہ سند است و بس و معنی سوم را مجاز معنی اوّل توان گرفت و از اسناد رودکی و فردوسی استعمال این بمعنی سوم ثابت و غالب ہندنژاد را نمی رسد کہ بمقابلہ سروری دم زند کہ من حیث اللسان مغلوب آنست از ینکہ سروری صاحب زبانست و صاحب جامع کہ ہم از اہل زبان است تصدیق ہر سہ معانی بالا کردہ صاحب مؤید بذکر معنی اوّل بحوالہ زفانگویا گوید کہ (۴) بفتحتین

بمعنی نرمهٔ بینی و (۵) سستی آمده صاحب ناصری بذکر هر سه معنی بالا فرماید که در برهان معنی دوم
وسوم نوشته و مؤیدے ندارد و در فرهنگ ها یافته نشد مؤلف عرض کند که خود او از ناصر
خسرو سندے آورده که برای معنی سوم است و بخیال خود سند معنی اول گرفته است (ع)
که کرد این گنبد فیروزه پیکر را چنین بے روزن و بے بام و بی در – که زد پرکار این گنبد
که پرداخت – به بهفت و دو و دوده بخش مذکور شد صاحب فرهنگ تنها بمعنی اول قانع
خان آرزو در سراج بذکر معنی اول فرماید که در اصل بمعنی انعام و بخشیدن بود که بدین معنی
شهرت گرفت و بحوالهٔ برهان ذکر معنی دوم و سوم کرده گوید که سندی میخواهد که در کتب
معتبره نیست مؤلف عرض کند که فرهنگ سروری را ندیدیم پس خطاے کیست حالا عرض
می شود نسبت ماخذ که بکش لغت سنسکرت است به بای فارسی و کاف و سین مهمله چنانکه صاحب
سخندان ذکرش کرده پس عجبی نیست که فارسیان بای فارسی را بموحده بدل کردند چنانکه
تپ و تب و کاف بدل شد به خاے معجمه چنانکه شاکچه و شاخچه و سین مهمله تبدیل یافت
به شین معجمه چنانکه کستی و کشتی و جا دارد که این را مبدل بخت گیریم که بمعنی اولش گذشت
که فوقانی بشین معجمه بدل شد چنانکه رخت و رخش و معنی سوم چنانکه این که برج هم مدارج
و حصص دارد و نسبت معنی دوم عرض می شود که اسم جامد فارسی زبان گیریم و نسبت معنی
چهارم و پنجم مجرد بیان صاحب مؤید را کافی ندانیم که بخش بمعنی بکری و سین مهمله به شین و معنی
گذشت و بعض محققین هند را اینجا اشاره کرده اند که بخش به جیم فارسی به شین معجمه درست با
با مثلی حال در پنجا همین قدر کافی است که کاتب مؤید تصرفی کرده است در کتابت لغت و سکون

دیگر محققین برای معنی چهارم و پنجم دلیل آنست و به تحقیق ما (۶) اسم مصدر بخشیدن است بمعنی عطا و این مجاز معنی اوّل باشد و مصدر بخشیدن ازیں اسم مصدر مرکب شد که می آید۔
(اردو) (۱) حصه۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ ٹکڑا۔ بخره۔ جز و (۲) مچھلی۔ مؤنث۔
(۳) برج۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ گنبد۔ راس منازل ستاره (۴ و ۵) دیکھو بخس
(۶) بخشش بقول آصفیه۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ انعام۔ عطیه۔

بخشا بقول سروری (۱) بمعنی بخشنده (ادیب صابر ؎) نسبت فضل از ول بخشای او گیرد ۂ فروغ نسخه جود از کف بخشاے او گیرد ۂ سحاب ۂ و فرماید که (۲) امر به بخشیدن نیز (شیخ سعدی ؎) خور و نوش و بخشاے و راحت رسان ۂ نگه می چه داری ز بهر کسان ۂ صاحبان رشیدی و انند ذکر هر دو معنی کرده اند مؤلف عرض کند که محققین با نام و نشان بحقیقت پے نبرده اند و بر قواعد فارسی زبان غور نکرده بخش امر حاضر بخشیدن است و الف آخر مفید معنی اسم فاعل چنانکه به (الف فاعل) مذکور شد همچون دانا و بینا و الف زائد است و معنی دوم چنانکه دانی و دانیا و جادار که بمعنی دوم امر حاضر بخشاییدن گیریم که بمعنی بخشیدن می آید (اردو) (۱) بخشنده والا (۲) بخش بخشنا کا امر حاضر۔

بخشاو بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بمعنی دعا مستعمل۔ بمعنی خدا بخشد مؤلف عرض کند که حقیقت الف دعا بر معنی چهاردهم با ذ بیان کرده ایم و همان قاعده دریں جا هم (اردو) بخشے۔ جیسے (داغ ؏) خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں ۂ

بخشانیدن بقول بحر بالفتح متعدی بخشیدن که می آید کامل التصریف باشد و مضارع این

بخشانند۔ دیگر محققین فارسی زبان ذکر این نکردہ
اند مؤلف عرض کند کہ جز این نباشد کہ اسم
این مصدر ہمان بخش کہ بمعنی ششم گذشت
(اردو) بخشوانا۔ بقول آصفیہ۔ متعدی
معاف کرانا۔ عفو کرانا۔

بخشاے بقول ضمیمۂ برہان (۱) امر
بخشودن و (۲) بمعنی بخشندہ۔ صاحبان
ہفت و مؤید نسبت معنی اول گویند کہ
امر بخشانیدن و بخشودن و صاحب انند
امر بخشائیدن گفتہ و صاحب ناصری بذیل
بخشایش سند این از صابر آوردہ (ع)
نسخۂ جود از کف بخشاے او گیرد سحاب ؎
مؤلف عرض کند کہ محققین اول الذکر بہ
بے تحقیقی کار گرفتہ اند حقیقت این است کہ
بخشائیدن کہ می آید بزیادت الف و تحتانی
اول مرادف بخشیدن است و این امر حاضر
نہ امر بخشودن (کریما ؎) کریما بہ بخشاے
بر حال ما ؎ کہ ہستیم اسیر کمند ہوا ؎ بمعنی دوم
غیر از ترکیب حاصل نمی شود چنانکہ (خطا بخش)
کہ اسم فاعل ترکیبی است و جا دارد کہ این را
بمعنی دوم مزید علیہ بخشا گیریم بزیادت تحتانی
در آخر چنانکہ بینا و بیناے و جا و جاے۔
صاحبان ہفت و مؤید ہم غلط کردہ اند کہ امر
بخشانیدن۔ بخشان باشد نہ بخشاے و امر بخشودن
بخشو کہ واو بالف بدل شدہ بخشا شد (اردو)
(۱) بخش۔ بخشش کر (۲) بخشنے والا۔ بخشش کرنے والا

بخشایش بقول برہان بر وزن افزایش (۱)
بمعنی از جرم گناہ و تقصیر و از کشتن کسی گذشتن
(ملک شمس الدین کرت ؎) بگرفت و مرا کشت
شہ در صف کین ؎ با آنکہ بدم کشتنی از روی
یقین ؎ اکنون بطبق می ودہم در زمین بخشایش
و بخشش چنان است و چنین ؎ و بتحقیق ما (۲)
بمعنی بذل و عطا ہم (سعدی شیراز ؎) زہی
بحر بخشایش و کان جود ؎ کہ مستظہر اند از وجودت

وجود ؎ صاحبان انند و ہفت و ناصری ہم ذکر این
کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر
بخشائیدن است کہ می آید دیگر ہیچ (اردو)
بخشش ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث (۱)
معافی ۔ عفو (۲) انعام ۔ عطیہ ۔

بخشایش آوردن مصدر اصطلاحی ۔
صاحب آصفی بذکر این از معنی ساکت (خسرو ؎
ع) چو بخشایش آرد جہانی زجود ؎ چو لشکر
کشد خصم گوئی نبود ؎ (کمال اصفہانی ع)
سر جان عاشقانت بخشایش ارنیارد ؎
مؤلف عرض کند کہ بمعنی بخشش و عفو کردن
است ؎ (اردو) بخشش کرنا ۔ عفو کرنا ۔

بخشایش کردن استعمال ۔ صاحب
آصفی بذکر این از معنی ساکت مؤلف
عرض کند کہ بذل و عطا و عفو کردن باشد
مرادف بخشایش آوردن کہ گذشت معاصرین
عجم برزبان دارند (اردو) دیکھو بخشایش آوردن

بخشایشگر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بمعنی بخشایش کنندہ و مرادف
الرحیم و بخشایندہ صاحب ناصری ہم بذیل
بخشایش ذکر این کردہ مؤلف عرض کند
کہ گر بقول برہان افادۂ معنی فاعلیت کند
وقتی کہ باکلمۂ دیگر ترکیب شود پس از قبیل
دادگر است (اردو) بخشنے والا ۔ عطا
کرنے والا ۔ معاف کرنے والا ۔

(الف) بخشایندگی
(ب) بخشایندہ
(ج) بخشاییدن
صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بذکر
ہرسہ گوید کہ (الف)
بمعنی جود و عطا و عفو چنانکہ شیخ شیراز گوید
(ع) متاب ای پارسا رو از گنہ گار ؎
بہ بخشایندگی در روی نظر کن ؎ و (ب) فاعل
کہ بخشش کنندہ و مرادف الرحمن است و
نسبت (ج) می نویسد کہ در محل ترحم و عفو و
جود مستعمل ۔ صاحب غیاث نسبت (ج) گوید کہ

استعمال این بمعنی جود وکرم بندرت آمده
مؤلف عرض کند که (ج) مصدر است
مرکب از اسم مصدر بخش که گذشت فارسیان
الف و یای زائد در آخرش زیاده کرده
بخشاے کردند وبقاعدهٔ مصادر جعلی بزیادت
تحتانی مکسوره و علامت مصدر (دن) مصدرے
ساختند که باصول ما مصدر اصلی است که اسم
مصدرش مال فارسی زبان است مضارع
این بخشاید و (الف) حاصل بالمصدرش
ونیز بخشایش که گذشت حاصل بالمصدر
همین مصدر باشد و (ب) اسم فاعل این
و (ج) شامل است بر معنی (۱) عطا کردن
و (۲) عفو کردن (اردو) (الف) بخشایش
حاصل بالمصدر (ب) بخشش کرنے والا۔ عفو
کرنے والا۔ (ج) (۱) بخشش کرنا۔ عطا کرنا۔
(۲) عفو کرنا۔ بخشنا۔

بخش بخش اصطلاح بقول بحر واند وغیاث
بمعنی پاره پاره مؤلف عرض کند که استعمال
این از نظر ما نگذشت خلاف قیاس نیست
که معنی لفظی حصه حصه باشد معاصرین عجم بر زبان
ندارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
پاره پاره۔ ریزه ریزه۔ ٹکڑے ٹکڑے۔ صاحب
آصفیه نے پاره پاره کرنا کا ذکر فرمایا ہے
بمعنی ریزه ریزه کرنا۔ دھجی دھجی کرنا۔ ٹکڑے
ٹکڑے کرنا۔

بخشش بقول ضمیمهٔ برهان بمعنی داد و دهش
وعطا صاحب انند فرماید که بالفتح وکسر شین
معجمه (۱) بمعنی عطا و بفتح شین (۲) بخشش او را
صاحب هفت هم زبانش مؤلف عرض کند که
حاصل بالمصدر بخشیدن است که می آید و شامل بر معنی بخشایش
(انوری ۔ ۵) بخشش بے منت و احسان بیابی نیست
کندها ابر و دریا را ز خجلت خشک چون دود
و سراب ہو (اردو) (۱) بخشش۔ بقول آصفیه
فارسی۔ اسم مونث۔ انعام۔ عطیه۔ داد۔ دان۔

(۳) اسکو عطا کر۔

بخشش نامہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی ہبہ نامہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ معاصرین عجم بزبان دارند (اردو) ہبہ نامہ۔ بقول آصفیہ اسم مذکر۔ وہ کاغذ یا دستاویز جس مین عطا کرنے یا مرحمت فرمانے کا اقرار لکھا جاے۔ عطا نامہ۔

(۸۱۴۶)

بخش کردن | مصدر اصطلاحی بمعنی عطا کردن است (ظہوری سے) صبا ز کوی تو گل غبار بخش کند ٭ ز چین موی تو مشک تتار بخش کند ٭ (اردو) عطا کرنا۔

بخشک ریش گرفتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مبتلا گردانیدن بخشک ریش و آن خشکی است کہ بر روی جراحت بستہ شود (انوری سے) گیرد فلک ار بخشک ریشم ٭ من در ندہم بخویشتن نم ٭ مؤلف عرض کند کہ خشک درینجا بمعنی خشکی است و خشکی بخون زخم باعث بسیار تکلیف و رنج است یعنی چون زخم بیش از اندمال خشکی گیرد مجروح بیشتر تکلیف می کشد ازینجاست کہ معالجین دائما بادویہ لزجہ آنرا تر می دارند کہ باعث اندمال است صاحب انند در صراحت کامل معنی این غور نکرد۔ بالجملہ معنی این مصدر اصطلاحی مبتلای خشکی زخم کردن است و تکلیف رسانیدن دیگر ہیچ (اردو) زخم کی خشکی مین مبتلا کرنا۔ تکلیف پہنچانا۔

بخشک و تر ساختن | مصدر اصطلاحی بقول انند توکل کردن (انتخابی سے) با قناعت ہر کہ می سازد توانگر می شود ٭ چون بخشک و تر بسازد قطرہ گوہر می شود ٭ مؤلف عرض کند کہ با گرم و سرد زمانہ ساختن باشد وبس (اردو) گرم و سرد سہنا۔ بقول آصفیہ حوادث زمانہ کی برداشت کرنا۔

(۸۱۸) **بخش گرداندن** مصدر اصطلاحی۔ عطا قرار دادن (ظهوری ـه) بر خلائق فضل با گرداند بخشش ٭ موسم نوروز از دیوانِ هست ٭ (اردو) عطا قرار دینا۔ بخشش قرار دینا۔

(۸۱۹) **(الف) بخشم آمدن** مصدر اصطلاحی۔
(ب) بخشم رفتن بقول انند (الف و ب)
(ج) بخشم شدن خشمگین شدن مؤلف عرض کند که هر سه بمعنی خشم گرفتن و مبتلای خشم شدن است (انوری ج ـه) عدلش ار بار زمین بخشم شود ٭ امن بیرون آسمان باشد ٭ (اردو) غصه کرنا۔ غصے ہونا۔ بقول آصفیه خفا ہونا۔ ناراض ہونا۔

بخشم کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول شمس تیز نگریستن و نظر زده ساختن مؤلف عرض کند که چه از زبان صاحب شمس بر آید کمتر اعتبار را شاید حیف است که او بمعنی حقیقی لفظ غور نمی کند و معنی بیان کرده او برای مصدر (بخچشم کردن) باشد که بجیم فارسی و وهم گذشت و معنی مصدر زیر بحث بغصه آوردن است و بس۔ طالب سند استعمال ہست ٭ (اردو) غضب ناک کرنا۔ بقول آصفیه بھڑکانا۔ غصه دلانا۔ برہم کرنا۔ برافروخته کرنا۔

(الف) بخشندگی بقول انند مرادف بخشایندگی بمعنی (۱) جود و عطا و (۲) عفو (شیخ شیراز ـه) بزرگی بایدت بخشندگی کن ٭ که دانه تا نیفشانی نروید ٭ (ظهوری ـه) با وجود تنگ خواہش حال سائل بهتر است ٭ اہل ہمت را چه خجلتها که در بخشندگی است ٭ مؤلف عرض کند که حاصل بالمصدر بخشیدن که می آید اصل این بخشیدگی بوده تحتانی بدل شده به نون چنانکه اویج و اونج و از مثال شیخ شیراز مصدر مرکب ----

(ب) بخشندگی کردن بمعنی جود و عطا و عفو کردن پیداست (اردو) (الف) (۱) جود۔ بقول آصفیه عربی۔ اسم مذکر۔ کرم بخشش

سخاوت (۳) عفو بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر
معافی۔ آمرزش بخشش (ب) جود وعطا کرنا۔
بخشش کرنا۔ عفو کرنا۔

بخشندہ بقول صاحب روزنامہ بجوائیسفرنامۂ
ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی معاف کنندہ مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل مصدر بخشیدن شامل
بمعانیش است کہ می آید (اردو) بخشنے والا
بخشندہ آب است کہ | مثل۔ صاحبان
ہر چہ بیابد تر کند | خزینہ وامثال
فارسی ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت
اند مؤلف عرض کند کہ فارسیان این مثل
راجع باذل وسخی می زنند مقصود آنست
کہ بخشندہ بمثابہ آب است کہ ہر کہ پیش آب
رود تر شود ہمچنان سائل از بخشندہ بہرہ
حاصل کند (اردو) دکن میں کہتے ہیں
"سخی کا دریا بہتا ہے"

بخشودن بقول جہانگیری با اول مفتوح
بمعنی بخشیدن و رحم کردن (انوری سہ) قضا
با دست او ہر ساعتی گفتی بلی گفتی کہ در بخشش
نہ دینی مطلبی دارم نہ دنیائی ولیکن ہر کرم
واجب بود در ویش بخشودن چو کان در رویش
گشت از تو چرا بروے نہ بخشائی (استاد رودکی
سہ) نگاری در گلم دادی کہ چون آواش
بشنودم بہ بر آنکس کین نگار از کف او گم
شد بخشودم صاحبان رشیدی و برہان
و جامع و ناصری ہم ذکر این کردہ اند صاحب
سحر گوید کہ ترحم و شفقت کردن و بخشیدن
کامل التصریف و مضارع این بخشد۔
صاحب نوادر گوید کہ بمعنی دادن و از
گناہ درگذشتن لیکن اکثر استعمال این
بمعنی ثانی و بمجاز بمعنی رحم کردن ہم آمدہ
صاحب موارد بذکر بخشیدن و بخشودن گوید
کہ بمعنی دادن و از گناہ درگذشتن و رحم
کردن و حاصل بالمصدر این بخشش و بخشایش

و مضارع این بخشد و بخشاید و فرماید که اکثر استعما
لفظ ثانی بمعنی ثانی آمده و لفظ اوّل مشترک است
در هر دو معنی امّا ازین مادّه اسم مصدر بخشش
بدو شین و اسم فاعل و امر بخش بیک شین آید
چون خطا بخش و زر بخش و از مادّه دوم اسم
مصدر بخشایش و اسم فاعل و امر بخشای آید
و اوّل را مفعولی ناچار است لفظاً یا معنیً و
ثانی را مفعول نباشد مؤلف عرض کند که
حقیقت را نه فهمیده و بمغز سخن نرسیده خامه
فرسائی می کند۔ اسم مصدر بخشودن و بخشیدن
همان بخشش است که بجایش گذشت نه بخشش
چنانکه خیال صاحب موارد است فارسیان تحتانی
مکسوره و علامت مصدر دن بر وزن زیاده کرده
مصدر بخشیدن را وضع کردند که باصول ما مصدر
اصلی و قیاسی است و باصول محققین فارسی زبان
جعلی و بخشودن مبدل آن که تحتانی به واو بدل
شد چنانکه انگیر و انگور و انگیل و انگول و برای

دو معنی استعمال کردند (۱) دادن و عطا کردن
و (۲) عفو کردن یعنی رحم کردن داخل معنی دوم
است مضارع این نیامده و مضارع بخشیدن
که بخشد است برای این مصدر هم مستعمل شد
و بخشاید مضارع بخشائیدن خطای صاحب
موارد که این را متعلق به بخشودن و بخشیدن
کرد و حاصل بالمصدر این بخشش باشد و همین
حاصل بالمصدر برای بخشیدن هم صاحب
موارد غلط کرده که بخشایش را هم حاصل بالمصدر
این قرار داد و حقیقةً بخشایش حاصل بالمصدر
بخشائیدن است که می آید و امر بخشیدن و
بخشودن بخش است و اسم فاعل این هر دو
بخشنده صاحب موارد و سکندری خورد که
بخش را اسم فاعل نوشت و مثالی که پیش کرد
برای اسم فاعل ترکیبی است که معنی فاعلی
بدون ترکیب امر حاضر با اسمی پیدا نمی شود و
آنچه از مادّۀ دوم بخشایش را اسم مصدر گفته

این ہم غلط است زیرا کہ بخشایش حاصل بالمصدر بخشائیدن است کہ می آید واسم مصدرش ہم ہمان بخش کہ بالا گذشت وبخشاے امر حاضر بخشائیدن باشد چنانکہ گذشت نہ امر حاضر بخشیدن وبخشودن چنانکہ ادعاے صاحب سوار داست بے محل می گوید کہ بخشیدن را مفعولی ناچار است وبخشودن را مفعول نباشد ما گوئیم کہ ہر دو مصدر بمعنی متعدی است و بخشیدہ بمعنی عطا کردہ شدہ وعفو کردہ شدہ مفعول بخشیدن است وبرای بخشودن ہم مستعمل این است حقیقت محقق با نام ونشان ومایۂ معلوماتش کہ بیانش قیاس وقواعد ہردو برا برطاق دارد وہرچہ در دل آید بقلم می سپارد (اردو) (۱) دینا۔ عطا کرنا۔ (۲) معاف کرنا۔ عفو کرنا۔ رحم کرنا۔

بخشہ بقول انندراجوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی حصہ وبہرہ دیگر کسے از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد ولیکن خلاف قیاس نیست۔ ہاے زائد بر لغت بخش زیادہ کردہ اند چنانکہ ستمگار وستمگارہ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دیکھو بخش کے پہلے معنے۔

بخشی بقول انندراجوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح وکسر شین بمعنی (۱) نصیب وحصہ و (۲) دہندہ ومشاہرہ دہندہ صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود می نویسد کہ بمعنی دوم محاورۂ ہند است مؤلف عرض کند کہ در معنی اول ہم یاے وحدت داخل است بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) دیکھو بخش کے پہلے معنے (۲) بخشی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ فوج کی تنخواہ تقسیم کرنے اور حساب وکتاب رکھنے والا تنخواہ بانٹنے والا۔ اب جوکہ اردون کی تنخواہ بانٹنے والے کو کہتے ہیں۔

بخشی الممالک اصطلاح۔ بقول انندراجوالہ

فرہنگ فرنگ سپہ سالار را گویند مؤلف
عرض کند کہ معاصرین عجم تصدیق این می کنند
مرکب اضافی است (اردو) فوج کا سپہ سالار

بخشیدن | ماذکر این بر بخشودن کردہ ایم
و ذکر ماخذ ہم ہمدر انجاست (اردو)
دیکھو بخشودن ۔

بخشی گری | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
عہدہ و خدمت سپہ سالاری است مؤلف
عرض کند کہ خدمت قاسم مشاہرۂ فوج
و بدین معنی ہم محاورۂ ہند است نہ سپہ
سالاری ۔ معاصرین عجم باما اتفاق کنند
وگویند کہ در بعض مقامات فارس ہم
بہ ہمین معنی مستعمل است (اردو) بخشیگری
فوج کے تنخواہ تقسیم کرنے والے عہدہ دار
کی خدمت کا نام ۔ صاحب آصفیہ نے
لکھا ہے ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ عہدۂ مصاحب فوج

بخطاق | صاحب سروری بر بغطاق گوید
کہ بخطاق و بغطاق ہم بدین معنی آمدہ مؤلف
عرض کند کہ بغلطاق بمعنی (۱) قبا و (۲) کلاہ
و روپشان بجاے خودش می آید و تحقیق معنی
و ماخذ ہمدرانجا کنیم و درینجا ہمین قدر کافی
است کہ بغطاق بغین معجمہ و طاے حطی و
قاف مخفف بغلطاق است و بخطاق بہ خای
معجمہ مبدّلش کہ غین معجمہ بہ خاے منقوطہ بدل
شود چنانکہ چرغ و چرخ (اردو) دیکھو بغلطاق

بخط بلا سر دادن | مصدر اصطلاحی ۔ بقول
انند بحوالہ ملحقات کنایہ از بلا و محنت کشیدن
و بدان راضی بودن مؤلف عرض کند کہ
خلاف قیاس نیست ولیکن طالب سند باشیم
کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند و دیگر محققین
ازین ساکت (اردو) رنج و بلا پر صابر رہنا

بخط بلا سر در آرم | اصطلاح ۔ بقول مؤید
اے بلاکشی کنم و راضی ببلا باشم مؤلف
عرض کند کہ (بخط بلا سر در آوردن) چرا قائم

نگرد که مرادف مصدر گذشته باشد چنانست از محققین که مصادر راهی گذارند و مشتقاتش راهی نگارند. خلاف قیاس نیست. مشتاق سند استعمال باشیم. معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکهو بخط بلا سر دادن۔

بخط بلا سر آوردن | مصدر اصطلاحی بقول ضمیمهٔ برهان و بحر کنایه از بلا کشی کردن و راضی ببلا بودن مؤلف عرض کند که در مصدر گذشته خط بلاست و درینجا بجایش خطهٔ بلا را استعمال کرده اند بخیال ما مصدر گذشته موافق قیاس است و برای این طالب سند باشیم که محققین اهل زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دیکهو بخطهٔ بلا سر دادن۔

بخفد | بقول سروری و برهان بخا و فا بوزن برسد (۱) یعنی عطسه کند و خفیدن بمعنی عطسه کردن باشد و (۲) بوزن بخورد بمعنی سرفه کند (منجیک ره) چون بخفد صبح سعادت اثر غالیه سا گردد باد سحر مؤلف عرض کند که خفیدن بفتح اول (۱) خفه شدن و گلو فشردن و (۲) عطسه کردن و بضم اول (۳) سرفه کردن می آید (سالم [illegible]) (کذا فی البحر) پس موحده اول زائد است و خفد بفتح فا مضارع خفیدن. ضرورت نداشت که یک مشتق را بالطریق اسم جامد ذکر کنیم محققین بالا غلط کرده اند که مشتقات را باموحده زائده در ردیف با جا داده اند مخفی مباد که مصدر خفیدن مرکب است از خفه که بقول برهان بفتح اول و ثانی فشردن گلو باشد و عطسه را نیز گویند و بضم اول بمعنی سرفه هم که بعربی سعال خوانند و همین است اسم مصدر. فارسیان بحذف های هوز آخره به زیادت تحتانی مکسور و علامت مصدر دن مصدری ساختند قیاسی

که بقول محققین فارسی زبان مصدر جعلی است و باصول ما اصلی که اسم مصدرش لغت فارسی زبان است مضارع این خفد و حاصل بالمصدر این همان اسم مصدر و شامل است بهر سه معنی فوق الذکر صاحبان موارد و نوادر هم ذکر این کرده اند ولیکن صاحب موارد معنی دوم را خفه کردن نوشته و صاحب نوادر بهر بانش مؤلف گوید که تصفیه این از سند استعمال شود که لازم است یا متعدی بظاهر قول سروری ما متعدی دانیم که از اهل زبانست (مؤید الدین ۲۰ه) و باغ صبح را در بهر خفیدن از فیض روی او خورشید زا اینجو (اردو) (۱) چھینکے (۲) کھانسے (۳) گلا گھوٹے۔ گلا گھٹے۔

بخک بقول شمس با اول و ثانی مفتوح نوعی از تبرزین (حکیم سوزنی ع) ترکی یکی بکشتن من بر کش بخک را مؤلف عرض کند که تعریف بچک به موحده اول و جیم فارسی و کاف با بیان ماخذش گذشت که بمعنی کارد باشد و صاحب شمس هم ذکرش کرده چنین نیست که بغلطی کتابت و اینجا هم قائم کرد یا نقل نویسش دست تصرف دراز نموده و باعتبار معنی بیان کرده اش این را نجک به نون اول و جیم عربی دوم صحیح دانیم که بمعنی تبرزین بجای خودش می آید و اشاره آن هم بر بچک کرده ایم باتی حال وجود این در اینجا غلط محض است و در کلام حکیم سوزنی هم تصرف کاتب را ه یافته که نون اول و جیم دوم را به موحده اول و خائے معجمه بدل کرده است و بدین وجه که تصرف در حلیه لغت و سندش راه یافته قیاس غالب این است که تصرف نقل نگار نباشد بلکه تسامح محقق است (اردو) تبرزین۔ ایک ہتھیار کا نام ہے جو زین اسپ کے پہلو مین رکھا جاتا ہے۔ مذکر۔

بخل بقول بہار بالضم نقیض سخا و ناب از صفات اوست و بالفظ کردن مستعمل (صائب ـ) می شود فریاد رس فریاد چون گردد تمام بخل در فریاد با فریاد رس کردن چرا مؤلف عرض کند کہ لغت عرب است بقول منتخب بالضم والفتح و بہ فتحتین و بضمتین زفت شدن (انتہی) فارسیان استعمال این بمعنی حاصل بالمصدر کنند و با مصادر فارسی مرکب سازند انحصار بہار با مصدر کردن از ملحقات باقی نماند قلت تلاش اوست (اردو) بخل ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ لالچ ـ طمع ـ حرص ـ کنجوسی ـ تنگ چشمی ـ تنگدلی ـ خساست

بخلیچه بقول شمس بکسر با و کسر لام مرادف پنجچو (کہ بہر دو باے فارسی می آید) بمعنی کسی کہ دست در زیر بغل کند تا او بخندہ افتد و آن را غلغلیچ نیز گویند و بخلوچه ہم بدین معنی می آید ـ فرماید کہ لغت فارسی است صاحب برہان بخلوچه بہ باے فارسی و جیم فارسی فرماید کہ انگشتان را در زیر بغل کسے بحرکت در آورند باشد بعنوانی کہ آنکس را خندہ گیرد مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اصل این بغلوچه بود مرکب از بغل و واو نسبت و کلمہ چه کہ افادہ معنی تصغیر کند و معنی لفظی این تحریکی نازک کہ منسوب است به بغل تا متحرک بخندہ در آید غین معجمہ بدل شد بہ خاے معجمہ چنانکہ چرغ و چرخ و بخلوچه قرار یافت و بخلیچه بحذف واو نسبت مخفف آنست و بس ـ و حقیقت دیگر مرادفات این بجایش عرض کنیم اندرین صورت اعراب بیان کردہ صاحب شمس صحیح نباشد (اردو) گدگدی ـ بقول آصفیہ ـ ہندی ـ اسم مؤنث ـ بغل یا تلوے یا کوکھ کی کھجلی ـ سلسلاہٹ ـ وہ میٹھی یا پیاری کھجلی جو انگلیوں کے مس ہونے یا چھوا لونے کے رگڑے جانے سے پیدا ہوتی اور ہنسی دلاتی ہے ـ

دغدغہ۔ غلفچ۔ غلفچہ۔

بخل کردن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی ندادن وعطا نکردن وتنگ چشمی ودریغ کردن مقابل عطا وبخش کردن باشد۔ سند این بر لفظ بخل از کلام صائب گذشت (اردو) بخل کرنا۔

بخلوت بردن استعمال۔ تخلیہ کردن است (ظہوری ؎) وحشتم برد بخلوت ہمہ جا انجمن است ٭ ہمزبانش توئی آنکس کہ بخود در سخن است ٭ (اردو) خلوت میں لیجانا تخلیہ کرنا۔

بخلوچہ بقول شمس بکسر با وضم لام مرادف بخلچہ کہ گذشت وما ہمدرانجا حقیقت این بیان کردہ ایم کہ مبدل ومخفف بخلوچہ باشد (اردو) دیکھو بخلچہ۔

بخل ورزیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی بخل کردن است (عرفی شیرازی ؎) با جوال زر مدہ اش غم بود قوت وہنوز ٭ بسکہ با خود بخل ورزد غم ز غم خوردن خورد ٭ (اردو) دیکھو بخل کردن۔

(۴۰۰)

بخلہ بقول سروری ورشیدی وجہانگیری وجامع وناصری بخا ولام بوزن ومعنی خرفہ باشد کہ آن را پرپہن نیز گویند (عسجدی ؎) درآویزم حمائل وار یکسر خویش را بر روی دیگر دگر دن وسینہ اش کنم آغوش چون بخلہ ٭ صاحب برہان گوید کہ بعربی بقلۃ الحمقا گویند خان آرزو درسراج گوید کہ ظاہرا در اصل بوخیلہ بود کہ بخیلہ بہ تحتانی بعد خا وبوخلہ بواو بعد با نیز آمدہ واین از جہت تخفیف است صاحب محیط بر بخلہ وبخیلہ اشارہ بقلۃ الحمقا کند وبر خرفہ فرماید کہ بفارسی تورک وبعربی بقلۃ الحمقا وبیونانی بوندخی فافیس وبعبرانی ارغیلم وبفرنگی پرقال سالی وبہندی قلفہ وخلفہ گویند وآن دو نوع است بہتنین

ضمیمۂ برہان و بحر بمراقبہ رفتن و مراقبہ کردن
صاحبان مؤید و ہفت ذکر با معنی مطلق این
کردہ گویند کہ اے بمراقبہ شد مؤلف عرض
کند کہ کنایہ است و معنی اصلی این خمیدن
(اردو) مراقبہ کرنا حضوری دل سے خدا
کا دھیان کرنا۔ سب چیزدن کا خیال چھوڑکے
خدا کا دھیان لگانا۔ صاحب آصفیہ نے مراقبہ
کا ذکر کیا ہے۔

بخمہ بقول شمس لغت فارسی است و نام
ولایتی مشک خیز۔ دیگر کسی از محققین فارسی
زبان ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ بخم
بہ ہمین معنی گذشت اگر سند استعمال این پیش
شود تو انیم عرض کرد کہ ہاے ہوز زائد است
چنانکہ شنا و شناہ بدون سند اعتبار را نشاید
معاصرین عجم ہم زبان ندارند و از حقیقت این
ساکت (اردو) دیکھو بخم۔

بخمہ بقول برہان و ناصری و سراج و ہفت
بوزن دخمہ (۱) نوعی از حرشف کہ آنرا کنگر
ہم خوانند و بیدگیاہ ہم گویند صاحب جامع
گوید کہ بخیل ہم ہمین است کہ می آید صاحب
محیط بر بخمہ حوالہ کنگر دہد و بر کنگر فرماید کہ
اسم حرشف است و بر حرشف گوید کہ لغت
نبطی است و بیونانی سقولوس و بعربی عکرب
و سلبین و ضریع و بفارسی کنگر و منابت آن
زمین سنگریزہ و مواضع آبہا۔ بستانی و بری
بستانی آن گرم در دوم و خشک در اول
و بری آن گرم و خشک در دوم مختلف الطبیع
بحسب اقالیم و اماکن و دران رطوبت فضلیہ
بالطافت و تخفیف و تنقیہ قلیل است چون
عرق بد بو را خوشبو گرداند و لوبی رطوبت
عفنہ برد و منافع بسیار دارد (الخ) و بر بخیل
فرماید بخیل است و بر اغرسطس کہ گذشت
حوالہ حرشف نوشتہ و بیدگیاہ را ہم آوردہ
از بیشان بیانی اینہا مخصوصاً در مفردات

طب خیلی پریشان می شویم و برا قتنا لوحی کہ بجای خودش مذکور شد کنکر سفید را ذکر کردہ و خیال ما این است کہ در بید گیاہ و کنکر فرق است۔ جادارد کہ کنکر سفید را بید گیاہ نام باشد و نسبت لغت زیر بحث تحقیق ما این است کہ لغت فارسی زبان و اسم جامد است و صاحب شمس گوید کہ (۲) بانگ کردن باشد با گرفتگی گلو مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان و معاصرین عجم ازین ساکت بدون سند استعمال اعتبار رانشاید کہ صاحب شمس محقق بے تحقیق است (اردو) (۱) دیکھو اغرسطس و اقتنا لوقی (۲) گلا بیٹھی ہوئی آواز۔ مؤنث۔

بخند بقول شمس با اول و ثانی مفتوح اندوہگین و افسردہ را گویند و آن را ثرندہ نیز خوانند۔ مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ازین ساکت و بر لغت ثرندہ ہم ذکر این معنی نمی کنند البتہ ثرند بہمین معنی آمدہ بمجرد قول صاحب شمس بدون سند اعتبار رانشاید و ماخذ این ہم متحقق نمی شود بخیال ما جزین نیست کہ بخیدہ را کہ بمعنی مفعولی یعنی خیرہ شدہ از مصدر بخیدن است بخند نوشت و این نتیجہ بے خبری از ماخذ است و بس حیف است کہ لغات فرس بہ بے تحقیقی و بے توجہی صاحبان لغت در چہ مشکل ہاست (اردو) دیکھو بخیدہ۔

بخنو بقول برہان بفتح اول و نون بر وزن پرتو (۱) رعد برادر برق را گویند و (۲) پدراندر را ہم کہ شوہر مادر باشد صاحبان جامع و رشیدی و ہفت ہم ذکر این کردہ اند و ما حقیقت این را بر بخنو نوشتہ ایم کہ بہ فوقانی سوم عوض نون گذشت (اردو) دیکھو بخنو۔

بخنود بقول ضمیمہ برہان بر وزن خوشنود بمعنی بخنو باشد کہ رعد است صاحب مؤید

آن نوع بزرگ برگ و سرخ ساق. سرد در سوم و تر در آخر دوم و گویند تر در سوم و بقول شیخ از ان قبض. نافع نزف و سیلابت خرسنه و منافع بسیار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که به تحقیق ما فارسیان از لغت عرب بقول بزیادت هاے نسبت در آخر بقوله کردند و خرفه را نام نهادند و باز به تبدیل قاف به خاے معجمه بخوله شد چنانکه برق و برخ و باز واو به تحتانی بدل شده بخیله شد چنانکه انگور و انگیر و بخله مخفف بخوله باشد و بوخله که می آید مزید علیه بخله بزیادت واو چنانکه مغل و مغول و بوخل مخفف بوخله به تخفیف هاے هوز چنانکه گواه و گوا وهمه مفرس ها. آنچه خان آرزو ذکر بوخیله بزیادت تحتانی بعد خاے معجمه کرده وجودش یافته نمی شود و خود او هم بجاے مستقلش نه نوشت طبع آزمائی اوست و بس اگر سند استعمالش پیش شود یا از بیان دیگر محققین تصدیقش می شد قیاس می کردیم که مزید علیه بوخله باشد بزیادت تحتانی بعد خاے معجمه چنانکه بست و بیست (اردو) خرفه. بقول آصفیه عربی اسم مذکر. ایک تخم کا نام جو اکثر ٹھنڈائی میں ڈالتے ہیں اور اس کا ساگ پکاتے ہیں

بخم | بقول سروری بحواله مؤید (۱) بفتح با و سکون خا نام ولایتی است شک خیز و فرماید که بحرکت خا هم ظاهر می شود (اثیر اخسیکتی ـه) ماه تو در رشک بخم لعل تو یا جزع دژم ؎ شهد بیست در آغوش سم تفعبیت در کام ضرب ؎ و فرماید که در بیت مذکور به کسر با نیز توان خواند که بالمعنی سع باشد یعنی باخم. صاحب جهانگیری ذکر این باسند بالا کرده مقصودش جزین نباشد که بحرکت اول و دوم باشد صاحب برهان گوید که بالفتح و بفتحتین هر دو آمده صاحب جامع هم ذکر این کرده صاحب ناصری گوید

بر صاحب طبع ذوق سلیم معلوم می شود که (مشک بخم) کنایه از زلف خمیده است و بخم نام هیچ ولایت و مشک نیست (ادیب صابر ترمذی سه) قد من شد چو دو زلف بخم دوست بخم ها دل من شد چو دو چشم دژم دوست دژم ها و فرماید که حکیم اسدی و فردوسی (کمند بخم) بسیار آورده اند صاحب رشیدی بذکر قول محققین بالا سند دیگر می خواهد مؤلف عرض کند که آنچه صاحب ناصری این سند را بحق لغت زیر تحقیق غیر متعلق دارد درست است و در معنی شعر هم با او اتفاق داریم ولیکن انکار ش از نام ولایت قابل تسلیم نیست خصوصاً تصدیق صاحب جامع از محققین معتبر صاحب زبان است ما را کافی است حیف است که محققین بالا نسبت حالاتش این ولایت صراحت کافی نکرده اند و مجدیکه بیان کرده اند وجودش با عدم مساوات دارد و اگر نام ولا را تسلیم کنیم وجه تسمیه این متحقق نشد که چیست و (۲) به فتح اول و ضم خاء معجمه بقول صاحب محیط شرابی که از آرد گندم و امثال آن سازند معنی لفظی این چیزی که در خم است و کنایه از شراب مذکور (اردو) (۱) بخم بالفتح ایک ولایت کا نام مذکر (۲) شراب کی ایک قسم جو آرد گندم وغیرہ سے بناتے ہیں۔ مؤنث۔

بخم آوردن | مصدر اصطلاحی بمعنی خم وا دادن است (انوری سه) ژاله سپر بف ببر دار کتف کوه ها چون رستم نیان بخم آورد کمان را ها وازهمین سند مصدر اصطلاحی (کمان را بخم آوردن) بمعنی کمان کشیدن پیدا است که بجای خودش می آید (اردو) خم دینا خم پیدا کرنا جھکانا دکن میں کھانا کہتے ہیں۔

بخم در شدن | مصدر اصطلاحی بقول

فرماید کہ بالضم تندر و غرندہ کذا فی القنیہ و در
دستور بجائے خا جیم مرقوم است واللہ اعلم
بالصواب مؤلف گوید کہ اگر سند استعمال پیش
شود توانیم عرض کرد کہ دال مہملہ در آخر این
زائد است چنانکہ پیرہن و پیرہند اند بصورت
فریدیہ علیہ بخنو باشد کہ بنون سوم گذشت (اردو)
دیکھو بخنو کے پہلے معنے۔

بخنوہ صاحب برہان این را مخصوص کند با
برق و فرماید کہ بفتح اول و ثانی و رابع ہم آمدہ
و صاحب سروری بحوالہ ادات گوید کہ بضم
با و نون و سکون خائے معجمہ و واو بمعنی برق
و بحوالہ شرح النصاحی گوید کہ بفتح با و نون و واو
ہم آمدہ و بحوالہ فرہنگ فرماید کہ بخنوہ بضم با
و تا بمعنی ہر چیز غرندہ عموماً و رعد باشد خصوصاً
مؤلف عرض کند کہ فریدیہ علیہ بخنو است بزیادت
ہائے ہوز در آخر و ما ذکر این بصراحت معنی وخا
بر بخنو کردہ ایم دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخنو۔

بخنویدن بقول صاحب آنند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بفتح اول و ثالث و کسر واو بمعنی رعد
کردن و تندر زدن محققین مصادر فارسی
زبان ازین مصدر ساکت مؤلف عرض
کند کہ موافق قیاس و اصول فارسیان است
کہ از اسم مصدر بخنو وضع کردہ اند بزیادت
تحتانی مکسور و علامت مصدر دن بقاعدۂ
محققین فارسی مصدر جعلی و باصول ما مصدر
اصلی کہ از اسم مصدر فارسی زبان مرکب
شد و بخنوید مضارع این و بخنو حاصل بالمصدر
و امر حاضر ہم (اردو) گرجنا۔ بقول آصفیہ
ہندی۔ کڑکنا۔ بجلی کا آواز نکالنا۔ بادلوں
کا بولنا (ناسخ ۵) کیا مزا ہو اگر گرجنے سے
تجھکو سننے نہ دے گجر بدلی کا

بخواب آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول
آنند (۱) مرئی شدن چیزے بخواب مؤلف
عرض کند کہ (۲) خفتن ہم (ناصر علی سلہ)

بخواب آمد خیال او کشیدم در بغل تنگش ٭ بخون می گشت دیدم صبحدم در گلشن رنگش ٭ (والہ ہروی سلہ) بخواب بلبل و گل آمدی نگر کہ گرفت ٭ گریستن بخود آن و ین بخویش خندیدن ٭ (صائب سلہ) عالم غیب اگر نیست روان بخش چرا ٭ مردگان زندہ بخواب ہمہ کس می آیند ٭ معاصرین عجم تصدیق معنی دوم می کنند (اردو) (۱) خواب میں آنا۔ (۲) سونا۔

(۴۴۴۲) **بخواب افتادن** مصدر اصطلاحی مرادف معنی دوم بخواب آمدن (ظہوری سہ) آرزوی عیش تا افتد بخواب ٭ در شب غم گوش بر افسانہ باش ٭ (اردو) آرام کرنا۔ بقول امیر۔ سونا۔

بخواب دادن مصدر اصطلاحی بقبول انند در از کشیدن بقصد خواب (باقر کاشی سہ) مگر فہمیدہ آن بدخو کہ خواہم کرد دل خالی ٭ کہ می افتد بہر سو می دہد خود را بخواب اشب ٭ مؤلف عرض کند کہ بمعنی خوابانیدن است متعدی خفتن (اردو) لٹانا۔ سلانا۔

(۴۴۴۴) **بخواب داشتن** مصدر اصطلاحی۔ در غفلت داشتن و بخواب آوردن و خوابانیدن۔ (ظہوری سہ) بر ایم لبستہ است افسانۂ عشق ٭ کہ بختم را بخواب افسانہ دارد ٭ (اردو) غافل رکھنا۔ سلانا۔

بخواب در آمدن استعمال بمعنی حقیقی است صاحبان مؤید و ہفت ذکر ماضی مطلق این کردہ اند کہ بمعنی خوابیدن و خفتن است (اردو) سونا

(۴۴۴۵) **بخواب رفتن** مصدر اصطلاحی۔ خفتن (ظہوری سہ) آوردہ آنکہ دولت بیدار را نخست ٭ رفتست از فسانۂ زہرش بخواب تلخ ٭ (صائب سہ) بر لب بام خطر نتوان بخواب امن رفت ٭ در بہشتم تا ز اوج اعتبار افتادہ ام ٭ (اردو) سونا۔

بخواب رفتن پا | مصدر اصطلاحی بقول بحر خدریست کہ بسبب نشستن و زیر چیزی بودن بہم رسد صاحب آنند ہم ذکر این بہ یاے تحتانی در آخر کند (از بہار رہ) از کوشش تو می رود از پیش پاے ما ؛ پاے بخواب رفتہ ما در رکاب تست ؛ (صائب رہ) ہرگز بچشم شوخی ابرو نمی رسد ؛ پاے بخواب رفتہ با ہو نمی رسد ؛ و فرماید کہ این را خفتن پاے نیز گویند مؤلف عرض کند کہ چون در یک نشست دیر گذرد و روانی خون در پاے کم شود حس باقی نماند از ہمین است این کنایہ (اردو) پاؤن جھنجھنانا ۔ بقول آصفیہ پاؤن سن ہونا ۔ سردی یا کسی صدمہ کے باعث پاؤن کا بے حس و حرکت ہو جانا ۔ پاؤن سونا ۔ گویا "پاؤن مین چیونٹیان بھر جانا"

(۵۲۲۲) **بخواب شدن** | مصدر اصطلاحی خفتن (ظہوری رہ) سر غرور من و پاے بخت بیداران ؛ بسد فسانہ رگ گردنم بخواب شدہ ؛ (اردو) سونا ۔

بخواب کردن | مصدر اصطلاحی بقول وارستہ در خواب کردن ؛ بقول بحر بخواب متوجہ کردن مؤلف عرض کند کہ خوابانیدن و غافل کردن است و بس (باقر کاشی رہ) مگر فہمیدہ ان بدخو کہ خواہم کرد دل خالی ؛ کہ می افتد بہر سو می کند خود را بخواب امشب ؛ صاحب آنند ہمین شعر را براے سند (بخواب دادن) آوردہ و در مصرع ثانی (می کند) را (می دہد) نوشتہ (ظہوری رہ) طاقت کوہ را بخواب کنم ؛ اگر افسانہ گر گویم ؛ (صائب رہ) فغان کہ بادہ مرد افگنی نمی یابم ؛ کہ چشم شوخ تو بیرحم را بخواب کند ؛ (اردو) سلانا ۔ غافل کرنا ۔

(۵۲۲۳) **بخواب کسی بودن** | (مصدر اصطلاحی) بمعنی حقیقی است (ظہوری رہ) دوشینہ بخواب من

تو بودی بہ بازی گر وقت کار خواب است	(اردو) خواب میں نظر آنا

بخواری تن دادن مصدر اصطلاحی۔ خواری کشیدن و تحمل آن کردن۔ (۲۲۲۷)
(ظہوری سہ) بخواری تن چادر روادہ خاشاک سرکوئیش بہ بطرف باغ و بستان
رفتہ خود را یاسمین کردہ است (اردو) ذلت و خواری سہنا۔

بخواری فتادن مصدر اصطلاحی۔ (۲۲۲۸)
مبتلاے ذلت و خواری شدن (انوری
سہ) اے بخواری فتادہ ہر خصمی بہ کاثر
خصمے تو خار گرفت بہ (اردو) ذلیل
و خوار ہونا۔

بخواست بقول صاحب روزنامہ
بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار
بمعنی ارادہ و خواہش مؤلف عرض
کند کہ موحدہ زائد است در اوّل (خواست)
کہ بمعنی خواہش و ارادہ می آید دیگر ہیچ
حیف است کہ سند استعمال پیش نشد
تا می دیدیم کہ مقصود صاحب سفرنامہ چہ
بود (اردو) دیکھو ارادہ۔

بخوان بقول شمس با اوّل مفتوح و ثانی زدہ
زعفران را گویند مؤلف عرض کند کہ مجرد
بیان اوست دیگر محققین فارسی زبان از بین ساکت
معاصرین عجم ہم زبان ندارند و ماخذ این
ہم غیر متحقق بدون سند اعتبار را نشاید
(اردو) زعفران۔ بقول آصفیہ اسم مؤنث
کیسر۔ دیکھو اندرست۔

بخوان سلیم نشاند اصطلاح۔ بقول مؤید
بحوالہ مؤید الفوائد (۱) بمعنی انقطاع از ما سوی اللہ
دار دو (۲) بمعنی سلامت و بیغمی و خورسندی
نیز ہست صاحب انند ہم ذکر این کردہ
و صاحب شمس (بخوان سلم نشاند) نوشتہ مؤلف
عرض کند کہ ما در کلام خاقانی استعمال این یافتہ ایم

(ے) بخوان سلوتم بنشاند خود حاجت نبود آنجا ٭ که اشکم خویش نمک بود و رخ زرین نمکدانش ٭ پس ازین سند مصدر (بخوان سلوت نشاندن) بمعنی بیغم و بآرام داشتن پیدا است معلوم میشود که در کتابت مؤید غلطی کاتب راه یافت و کنایه از تعلقے با معنی حقیقی نیست۔ (اردو) (۱) ماسوی اللہ سے بے تعلق ہے ۔ (۲) بمعنی خوشی مؤنث

بخود آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ بہ ہوش آمدن مؤلف عرض کند کہ مقابل بیخود شدن نسبت و موافق قیاس (اردو) ہوش میں آنا بقول آصفیہ آپے میں آنا (آپے میں آنا) بقول امیر ہوش میں آنا خودی میں آنا

بخود افتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر بجمال خود پرداختن است مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد و موافق قیاس است ولیکن طالب سند استیم با شیم (اردو) اپنے حال پر توجہ کرنا

بخود بالیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب انند مرادف بخویش بالیدن (یوسف بیگ ے) چون شمع ہر کہ سوختہ داغ نیاز بود ٭ بالیدہ جامہ جامہ بخود از گداز بود ٭ (اراو تخان واضح ے) شب ہجوم اشک مہتاب کتان دیدہ بود ٭ این شعاعی خط بخود صد پیرہن بالیدہ بود ٭ مؤلف عرض کند کہ بجای خود شگفتن و ناز کردن باشد و از اسناد بالا ہم ہمین معنی پیدا می شود فتامل (صائب ے) بوتہ از بہر گداز خویش سامان دادہ اند ٭ سادہ لوحانی کہ ہمچون بہ بخود بالیدہ اند ٭ (اردو) اترانا شگفتہ ہونا اپنے میں آپ پھولنا ۔

بخود بر داشتن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن و فرماید کہ بجای خود (بخویش) ہم می آید (شفیع اثر ے) خط توگشتن اغبار را بخود بر داشت ٭ مؤلف عرض کند کہ برای خود تجویز کردن چیزی و انتخاب آن برای ذات خود باشد و بس و ہم او فرماید کہ آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (بخود

نداردبل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم
ذکر این کردہ ۔ مؤلف گوید کہ این درخور
آن نیست کہ در ینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی
بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ
آن را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے لئے
تجویز کرنا ۔ منتخب کرنا ۔

بخود بستن مصدر اصطلاحی ۔ بقول
وارستہ مرادف (بخود بر داشتن) کہ گذشت
و فرماید کہ بجاے (بخود) (بخویش) ہم آید لکا
یزدی سہ) من درین دریا دلی بر خود
نہ بستم چون حباب ٭ گر شکستی می خورم در بند
تاوان نیستم ٭ مؤلف عرض کند کہ چیزے را
بذمہ خود گرفتن است و بس و ہم او گوید کہ
آنچہ بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد
بل اسناد بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این
کردہ مؤلف گوید کہ این درخور آن نیست
کہ در ینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی بنظر آید کہ لفظ
(بخود) دران نباشد باید کہ آنرا بجایش ذکر کنیم
(اردو) اپنے ذمہ لے لینا ۔

بخود پرداختن مصدر اصطلاحی ۔ رجوع
شدن بخود و توجہ کردن بسوی خود (انوری سہ) وز
گشادت روز دیگر چون بخود پرداختہ ٭ دیدہ
چون رخسار مہ پر زخم پیکان یافتہ ٭ (اردو)
اپنی جانب رجوع ہونا ۔ اپنی جانب توجہ کرنا ۔

بخود پیچیدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند
بمعنی بر خود پیچیدن و ناخوش شدن و ہم او
بر (بر خود پیچیدن) فرماید کہ پریشان و مضطر
بودن (تاثیر سہ) کردہ رگ پیدا ز خط ہر چند
یاقوت لبش ٭ غنچہ می پیچد بخود از لعل خندانش
ہنوز ٭ (ظہوری سہ) چون دوال خم فتراک
بخود پیچیدن ٭ از ظہور یست کہ نخچیر سر تیر شود
٭ (صائب سہ) ہر کہ آمد در غم آباد جہان چون
گرد باد ٭ روزگارے خاک خورد آخر بخود
پیچید و رفت ٭ مؤلف عرض کند کہ بدل پیچ و تاب

(۵۲۳۲)

خوردن است وبس (اردو) دل مین پیچ
وتاب کھانا۔ اپنے مین آپ پیچ کھانا۔

بخود تراشیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ وبحر مرادف بخود برداشتن و فرماید کہ بجای (بخود)
(بخویش) ہم می آید (زلالی ؎) بخود مسعود شاہی
بر تراشند ۔ بہ تراش رشک بر محمود پاشند ۔ مؤلف عرض
کند کہ منسوب کردن چیزی بخود وہم او گوید آنچہ بعد از
تتبع معلوم شد خصوصیت (بر خود) ندارد بل اسناد
بغیر نیز آمدہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف گوید کہ
این در خور آن نیست کہ در اینجا ذکرش کنیم اگر استعمالی
بنظر آید کہ لفظ (بخود) دران نباشد باید کہ آنرا بجای خویش
ذکر کنیم (اردو) کسی چیز کو اپنے سے منسوب کرنا
اور اپنے لئے قرار دینا۔

بخود جنبیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند
حرکت کردن و خبردار شدن گویند "تا بخود
جنبیدہ جنین می شود" مؤلف عرض کند کہ
چون کسی با کسی غیر از توقع چار چشم شود یا
واقعۂ غیر متوقعہ پیش آید از تعجب یا مسرت یا خوف
حرکتے خاص سر زد شود ہمین است بخود
جنبیدن (اردو) خود بخود اچھل پڑنا۔
جب کوئی شخص سامنے آجاتا ہے جسکے آنے
کی امید نہ تھی یا کسی واقعہ کی اطلاع ہوتی
ہے جو متوقع نہ تھا تو خود بخود دل کو ایک
حرکت ہوجاتی ہے اور انسان اچھل
پڑتا ہے خوشی سے یا تعجب یا ڈر سے۔

بخود چپیدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول آنند
بکسر جیم فارسی (۱) کنایہ از متکبر و مغرور بودن
(وحید در تعریف جوراب دوز ؎) ز رخ
خود بپایش چو مالیدہ ام ۔ از ان رو بخود
اینقدر چپیدہ ام ۔ و فرماید کہ (۲) نیز کنایہ
از پیچیدن (صائب ؎) خمش جو آب گہر
می رویم با دریا ۔ بپیچیدہ ایم بخود ہمچو سیل
غوغائی ۔ (میرزا بیدل ؎) بیدل بباطن
وہم بخود چپیدہ چو ہیچ ۔ ورنہ ز جنبش ہستی

من هرچه هست نیست ؛ مؤلّف عرض کند
که (بخود چیدن چیزی) کنایه باشد از (۳)
حاصل کردن چیزی و بر ذمّهٔ خود گرفتن چیزی
و بر سر خود گرفتن بارے از هرسه اسناد بالا
همین معنی پیدا می شود و این من وجهٍ تعلّق دارد
با معنی دوم و معنی اوّل بلحاظ معنی حقیقی خلاف
قیاس است و سندے بکارش نمی خورد طالب
سند دیگر باشیم (اردو) (۱) متکبر اور مغرور
ہونا۔ (۲) قبول کرنا (کسی چیز کو حاصل کرنا
جیسے فیض حاصل کرنا۔ اپنے ذمہ لینا جیسے
"ناحق ہم نے اس کام کو اپنے ذمہ لیا"۔

بخود دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته
مرادف (بخود بر داشتن) که گذشت و فرماید
که بجاے (بخود) (بخویش) هم آمده (شفیع اثر
ـــه) درین زمان که بزرگان پناه کس نشوند
بیگانه‌ام از چه بخود داد کوه رخنهٔ غار ؛ مؤلّف
عرض کند که بسر خود گرفتن است و بس و هم
او بگوید که آنچه بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت
(برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده صاحب بحر
هم ذکر این کرده مؤلّف گوید که این درخور
آن نیست که درینجا ذکرش رود اگر استعمالی
بنظر آید که لفظ (بخود) دران نباشد باید که آن
را بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے سر لینا۔

بخود رسیدن مصدر اصطلاحی۔ خود را
شناختن باشد (صائب ـــه) بیک فرو بستن
است صدر دفتر اینجا ؛ بخود تا رسیدم بعالم
رسیدم ؛ (اردو) اپنے آپکو پہچاننا۔

بخود سپردن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارسته (۱) مرادف بخود بر داشتن و فرماید
که بعوض (بخود) (بخویش) هم می آید (طالب
کلیم ـــه) نیست نفس دون امانت داریک
جو اعتبار ؛ حق بدست ماست گر چیزی بخود
نسپرده ایم ؛ و نیز فرماید که آنچه بعد از تتبع معلوم
شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر

(۲۴۳۰)

نیز آمده۔ صاحب بحر ہم ذکر این کرده۔ خان آرزو
در چراغ ہدایت گوید که (۲) مغرور بودن
وگمان بزرگی خود داشتن (شفیع اثر ؎) بگذری
از سر چیزی که سپردی بخودت ٭ مردم غافل
از ان ہیچ بخود نه سپارند ٭ مؤلف عرض کند
که (۳) بسر خود و بذمه خود گرفتن دیگر ہیچ
و ہر دو سند بالا بکار ما می خورد نه بحق شان
نسبت قول آخر الذکر وارسته عرض می شود که
این در خور آن نیست که درینجا ذکرش رود
اگر استعمالی بنظر آید که لفظ (بخود) در ان نباشد
باید که آن را بجایش ذکر کنیم و خان آرزو
که معنی دوم پیدا کرده برای آن طالب سند
دیگر باشیم که از معنی لغظی این تعلقی ندارد۔
(اردو) (۱) دیکھو بخود برداشتن (۲)
مغرور ہونا (۳) کسی کام کو اپنے سر لینا
اپنے ذمہ لینا۔

بخود شکستن (مصدر اصطلاحی) بقول
وارسته و بحر تحمل ناملائم کردن و بر رو نیاوردن
(محسن تاثیر ؎) تعدی که ز موجت رسد بخود
بشکن ٭ بوصل بحر رسی تا حباب وار اینجا ٭
(مخلص کاشی ؎) ہر شکستی با تو کار مومیائی
می کند ٭ ہمچو زلف یار کیدم تو بر خود بشکنی ٭
مؤلف عرض کند که (بر خود شکستن) ہم ہمین
معنی می آید و آنچه وارسته نسبت معنی دوم
(بر خود شکستن) اشکال را دفع کرده بجایش
ذکر کنیم و این کنایه باشد (اردو) سخت
اور ناملائم باتوں کا تحمل کرنا منہہ پر نہ لانا۔

بخود فتادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
بمعنی بخود قرار دادن و خاص خود دانستن
مرادف (بخود برداشتن و بستن و تراشیدن
و دادن) مؤلف عرض کند که غور نکرده که این
لازم است و مصادر بالا متعدی۔ جز این نیست
که بمعنی افتادن بسر و افتادن بذمه است
فتاتل۔ حیف است که سند استعمال پیش نشد

خلاف قیاس نیست (اردو) سر پڑنا۔
بقول آصفیہ۔ ذمہ ہونا۔ ذمہ پڑنا۔

بخود فرو رفتن و مصادر اصطلاحی۔
بخود فرو شدن صاحب انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ ذکر ماضی مطلق این ہر دو مصادر کردہ
گوید کہ یعنی از غایت رنج و خجلت سر فرو کرد
حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد و از دیگر
محققین فارسی زبان کسے با او نیست۔
مؤلف عرض کند کہ معنی لفظی این دلالت
می کند کہ غور کردن و فکر و تامل نمودن باشد
طالب سند باشیم (اردو) رنج و خجلت سے
سر جھکانا۔ غور کرنا۔ فکر و تامل کرنا۔

بخود گذاشتن مصدر اصطلاحی۔ بقول
وارستہ مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و
فرماید کہ بجاے لفظ (بخود) (بخویش) ہم می آید
(اسمعیل ایما ؎) ہمیشہ نشست از رے بخود
تحمل بکف دارد ٭ بدہر ہر کہ گذارد بخویش
خواری را ٭ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ مؤلف
عرض کند کہ اختیار کردن و گوارا کردن است
وارستہ می فرماید کہ مرادف (برخود و برخویش
گذاشتن) و آنچہ از تتبع معلوم شد خصوصیت
(برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمدہ مؤلف
گوید کہ باید کہ بجاے خودش مذکور شود و درین
مقام صراحت این لاحاصل است (اردو)
اختیار کرنا۔ گوارا کرنا۔

بخود گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ
مرادف بخود برداشتن کہ گذشت و فرماید کہ بعوض
بخود۔ برخود و برخویش ہم می آید (ثنائی ؎
مردہ و عریان بخاک کوی او افتادہ ام ٭
واے اگر بر خود نگیرد خاک کوے او مرا ٭
(صائب ؎) نہاد سخت تو سوہان بخود نمی گیرد
٭ وگرنہ نیست و بلند زمانہ سوہان است ولہ
؎) دلی کہ منقش تعلق بخود نمی گیرد ٭ اگر بدست
فتد خاتم سلیمان است ٭ صاحب بحر ہم ذکر

این کرده مؤلف عرض کند که قبول کردن آب جبین
هم او فرماید که آنچه بعد از تتبّع معلوم شد خصوصیت
برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده مؤلف
گوید که ذکر این در اینجا بے محل است باید که بجایش
مذکور شود (اردو) قبول کرنا۔

بخود گرم بودن | مصدر اصطلاحی بقول
وارسته و بحر خود پسند و خود رائے بودن (کمال
خجندی ؎) آفتاب ار گویدت من با تو می باشم
مریخ ۞ چون بخود گرم است خود رامی ستاید
آفتاب ۞ مؤلف عرض کند که ما (است) را
مشتق مصدر (بودن) نمی دانیم پس سندے که
پیش شد متعلق ازین مصدر نیست ولیکن این
مصدر برائے کنایہ معنی سند کرده بالا موافق قیاس
است (اردو) خود پسند ہونا۔ خود رائے ہونا۔

بخود نازیدن | مصدر اصطلاحی۔ بدل
نازکردن و بس (ظہوری ؎) گشتی شکار
در (ظہوری) بخود بنازد ۞ شادم که دام من نفس
نالہ گیر تست ۞ (اردو) دل میں ناز کرنا
فخر کرنا۔

بخود نبودن | (مصدر اصطلاحی) بقول
وارسته و انند از خود بیخبر بودن مؤلف
عرض کند که کنایہ باشد بمعنی مدہوش بودن۔
(شہیدی قمی ؎) چو گفتیم که بر و بیست آمدم
از شوق ۞ بخود نبودم و این فہم کردم از
سخنت ۞ (اردو) آپے میں نہ رہنا۔
آپ میں نہ رہنا۔ ہوش و حواس میں نہ رہنا۔
خودی سے گزر جانا۔ (فقرہ) روٹیاں لگی ہیں
اب تم آپے میں نہیں رہے ہو۔

بخود نوشتن | (مصدر اصطلاحی) بقول
وارسته مرادف بخود برداشتن و فرماید که
بجائے (بخود) برخود و بخویش ہم می آید۔ صاحب
بحر ہم ذکر این کرده (مخلص کاشی ؎) بیاے
حال دل پاره پاره کردم عرض ۞ نوشته است
بخود نامه ام دریدن را ۞ مؤلف عرض کند که

از سند بالا نوشته شدن چیزے بخود پیداست مقصود شاعر آنست که من در نامهٔ خود حال دل پاره پارهٔ خود نوشته ام و خط من در پدن را در خود دارد از اینجاست که یار من خط مرا پاره پاره میکند. هم او گوید که آنچه بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت (برخود) ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده مؤلف گوید که ذکر این درینجا بے محل است بجاے خودش باید نوشت. (اردو) لکھا ہونا جیسے یہ خط میں لکھا ہوا ہے۔

بخود نهادن | مصدر اصطلاحی. بقول وارسته مرادف بخود برداشتن که گذشت و گوید که بجاے (بخود) برخود و بخویش هم می آید. صاحب بحر هم ذکر این کرده (سعید اشرف سه) در خلوت اگر دست دهد وصل حرام است ٭ نامردی را بخود نهادن مردیست ٭ (ملا وحشی سه) اگر ما شکل ز خنجر خار آن راه ٭ بهم بر خویشتن آزار آن راه ٭ مؤلف عرض کند که منسوب بخود کردن و هم او گوید که آنچه بعد از تتبع معلوم شد خصوصیت برخود ندارد بل اسناد بغیر نیز آمده مؤلف گوید که که ذکر این درینجا بے محل است باید که بجایش ذکر کنیم (اردو) اپنے سے منسوب کرنا ۔

بخودی خود | اصطلاح. بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بنفسه و ذاته صاحب رهنما فرماید که بمعنی خود بخود و برغبت خود است صاحب بول چال هم ذکر این کرده گوید که از خود و صاحب فرهنگ فدائی فرماید که بے یاری و انبازی دیگری که ترجمهٔ آن بتازی بنفسه باشد مؤلف عرض کند که تعریف فدائی که از معاصر عجم بود خیلے خوش است (اردو) خود بخود. بقول آصفیه از خود. آپ ہی آپ. بے کہے. بن چھیڑے. بن بلائے. مؤلف عرض کرتا ہے کہ (بن بلائے) کا محل نہیں ہے ۔

بخور | بقول جهانگیری و برهان با اول و ثانی مضموم و واو معروف و راے موقوف (۱) عسل لبنی باشد که آن را بتازی میعه سائله و بیونانی اصطفی و بهندی سلارس خوانند و از درخت

روم حاصل شود خوشبوی باشد بهار گوید که بوزن صبور (۲) آنچه بدان بوی دهند و بخورات جمع آن و فرماید که با لفظ بر آتش انداختن و دادن و سوختن و کردن مستعمل مؤلف عرض کند که انحصار مصادر بالا در ملحقات باقی نماند که قلت تلاش اوست هم او فرماید که مجازاً (۳) بمعنی مجمر است (خواجۂ شیراز ﷺ) مرغول را بگردان یعنی بر غم سنبل * گرد چمن بخوری همچو صبا بگردان * صاحب محیط بر بخور حوالۂ میعۂ سائله کرده و بر میعۂ سائله گوید که بیونانی اسطراک و بهندی سلارس و در انگریزی اسٹورکس باسم نامند و آن صمغ یا شیرۂ درختی است بسیار خوشبو و درخت آن را در بلاد شام عبهر گویند و گفته اند که آن صمغ درخت مرآن است ـ دو نوع است یکی سفید که آن را عطاران میعۂ عنبری نامند و دوم سرخ و آن را میعۂ مشکی نامند سهت گرم در اول و خشک در دوم خشکی آن کمتر از گرمی و بقول شیخ قوت منضجہ ملینہ بغایت و سخت محلله است و روغنی که ازان در شام میگیرند ملین شدید با لجمله مقوی و محلل ریاح و منضج و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که بمعنی اول مفرس است از معنی دوم که نظر بر خوشبوئی آن فارسیان بدین نام موسوم کردند و بمعنی دوم لغت عربی کذا فی المنتخب (اردو) (۱) سلارس دیکھو اصطفی (۲) بخور ـ بقول آصفیہ ـ عربی ـ اسم مذکر ـ دھونی خوشبودار چیزوں کی دھونی ـ خوشبودار چیزیں جیسے مشک و عنبر وغیرہ (۳) انگیٹھی بقول امیر ـ ہندی بخورسوز آتشدان ـ مجمر ـ

(۲۳۲۲) بخور آه استعمال ـ مرکب اضافی بمعنی آہے که مثل بخور است (ظہوری ﷺ) بخور آه ظہوری	بعود دل فرصت * که شکوے کسی عنبرین کلام شود * (اردو) بخور آه ـ مذکر ـ جیسے دود آه

اردو مین بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین۔

بخور انداختن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی این ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بر آتش ریختن (باقر کاشی ع) تماے جلوہ و بر نزہتم عبیر افشان ٭ کشاے دامن و بر آتشم بخور انداز ٭ (ظہوری ع) بخور از بال انداز د بر آتش ٭ کند پیدا وانہ چون انداز آغوش ٭ (اردو) بخور ڈالنا آگ پر۔

بخور دادن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است چنانکہ بخور بہ ملبوس دادن (شانی مشہدی ع) پری بکلبہ ما می کند گذار امشب ٭ کشای طرہ کہ این کلبہ را بخور دہد ٭ (ظہوری ع) طرۂ شامم نداری بہ تف آہ بخور ٭ گریۂ آل ضرور است پی غازۂ صبح ٭ (ولہ ع) زگرد چہرۂ ما دامن عبیر زند ٭ بدود سنبل ما طرہ بخور دہد ٭ (اردو) خوشبودار چیزون کا دہوان دینا۔ بخور دینا۔

بخوردان | اصطلاح۔ بقول انند بمعنی مجمر باشد مؤلف گوید کہ از قبیل آتشدان است۔ موافق قیاس حیف است کہ سند استعمال پیش نشد (اردو) دیکھو بخور کے تیسرے معنے۔ دکن مین عوددان کہتے ہین۔

بخور زیر دامن | اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ بعضم و خار بو او رسیدہ و ضابطہ ولایت است کہ خوبان و رعنایان دامن را پہن کردہ بدود عنبر و عود معطر سازند و دود مذکور را زیر دامن می گیرند و فرماید کہ این معنی از زبان دان بتحقیق پیوستہ صاحب بحر ہم ذکر این کردہ بہار این ضابطہ را بزنان مخصوص کند (محسن تاثیر ع) شمیم عطر آن فردوس مسکن ٭ فلک را نشاند بخور زیر دامن ٭ مؤلف عرض کند کہ مرکب توصیفی است

وسعاصرین عجم تخصیص زنان را پسند نمی کنند چنانکہ بہار (اردو) وہ بخور جو دامن کو دئے جاوین۔ بخور زیر دامن بترکیب فارسی کہہ سکتے ہین اسم مذکر۔

بخور سوختن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی است یعنی عود وغیر ذلک را بر آتش ریختن (مظہر ۵) شمع افروختہ و ریختہ ہر جانب گل ہا مجلسے ساختہ وسوختہ ہر سوی بخور ہا (اردو) بخور جلانا

بخور شمہ | اصطلاح۔ بقول شمس بالفتح (۱) چند از عطریاتی کہ بآب یا شربت تر کردہ در مجلس بر آتش نہند چون دود از ان بر آید ہمہ مجلس معطر شود مؤلف عرض کند کہ ہای آخرین برائے نسبت باشد یعنی چیزے کہ منسوب است بہ شم بخور مخفی مباد کہ شم بقول منتخب بفتحتین و تشدید میم بمعنی بوئیدن است فارسیان درینجا مرکب بہ تخفیف آوردہ اند۔ موافق قیاس است معاصرین عجم تصدیق این می کنند کہ (۲) بمعنی بخوردان است وطرز بیان صاحب شمس غیر آن کہ مرکب عطریات باشد (اردو) (۱) وہ پانی یا شربت کا مرکب جس مین عطریات ملا کر آتشدان پر ٹپکاتے ہین تاکہ خوشبو پھیلے ۔ مذکر (۲) دیکھو بخوردان ۔

بخور شیشہ | اصطلاح۔ بقول سروری بہ حوالہ شرفنامہ مرادف معنی اول بخور شمہ کہ گذشت صاحب برہان صراحت کند کہ بکسر شین منقوطہ وسکون تحتانی وشین دیگر مفتوح است صاحبان جامع وبحر وسراج ہم ذکر این کردہ اند بہار گوید کہ ہمین است نسخہ مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت است بمعنی شیشہ کہ آب بخور دران است (اردو) وہ شیشہ جس مین عطریات کا مرکب ہوتا ہے جس کو آگ پر چھڑکتے ہین سے خوشبو پھیلتی ہے۔ مذکر۔

بخور کردن | مصدر اصطلاحی) صاحب

آصفی از معنی ساکت (نظیری نیشاپوری ۵) خس
زلابہ کہ طبعش مشوش است ہنوز ٭ شکر بخور کن
شعلہ سرکش است ہنوز ٭ مؤلف عرض کند
کہ بمعنی عام خوشبو دادن است ولیکن ازین
شعر بر آتش انداختن بخور شیشہ پیدا است یعنی
مرکب عطریات بر آتش انداختن (اردو)
بخور دینا۔ عطریات کا دھوان دینا۔ مرکب
عطریات کو آگ پر چھڑکنا۔

بخور گردانیدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب
آصفی از معنی ساکت سند این بر لفظ بخور گذشت
مؤلف عرض کند کہ آئین آتش پرستان است
کہ ہر شام عطریات را در مجمر انداختہ در ہر گوشۂ
مکان می گردانند و بحضور جملہ مکینان ہم پیش
می کنند۔ تا کلاہ خود را بالاے آن کنند و دود
در کلاہ گیرند ہمین است بخور گردانیدن۔
(اردو) عطریات کو آتشدان میں ڈالکر تمام
گھر میں دور دینا پھرانا تا کہ ہر گوشۂ مکان میں
خوشبو پھیل جاے۔

بخور مریم اصطلاح۔ بقول سروری گیاہیست
کہ پنج انگشت را ماند و بحوالۂ شرفنامہ گوید کہ
گیاہی کہ مریم دران دست زدہ مانند پنجہ
گشتہ و بوے خوش دارد و آن را پنجۂ مریم نیز
گویند صاحب برہان فرماید کہ آتش پرستان
بوقت ستایش و پرستش آتش بر دست گیرند
و آن را شجرۂ مریم ہم گویند صاحبان بحر و
جامع و سراج و بہار عجم ذکر این کردہ اند
صاحب محیط فرماید کہ بلغت افریقیہ بخور المشایخ
و بشامی کف مریم و بیونانی فعیلا سوس و
بسریانی طرماد وس و بعربی شجرۃ المریم و دخن المریم
و بفارسی پنجۂ مریم و بہندی ہاتھا جوڑی
گویند نباتے است مائل بہ سفیدی و دران
شبیہہ بخطوط۔ گرم در سوم و خشک در دوم
و دران جلد و تقطیع و تفتیح و جذب و تحلیل
قوی و تلطیف است و منافع بسیار دارد (الخ)

مؤلف عرض کند کہ ذکر این بر اُثلق ہم گذشت و بخور المریم مرکب عربی زبان است و در فارسی ہم مستعمل خیال می کنیم کہ عربان نظر بر عطریت این بدین اسم موسوم کردند (اردو) دیکھو اُثلق

بخورہ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ لغت فارسی است بمعنی نافۂ مشک مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ نظر بہ خوشبوئی نافہ بزیادت ہای نسبت در آخر بخور۔ نافۂ مشک را نام نہادہ (اردو) نافہ۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ مشک کی تھیلی جو ایک قسم کے ہرن کے پیٹ سے نکلتی ہے (زکی ﷺ) بیجہ ضبط ہو ہے نافہ کہان تیرے عشق کا ہے آہو چھپائے پھرتے ہین دشت ختن مین داغ ہے

(الف) بخوریدن بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالضم (۱) سودہ و فرسودہ گردیدن ہم او فرماید کہ ـــــــــــــــــــــــ

(ب) بخوریدہ بالضم (۱) دیوزدہ و پری و آسیب زدہ دیگر کسے از محققین مصادر فارسی ذکر این نکرد مؤلف عرض کند کہ وضع مصدر (الف) موافق قیاس است کہ از اسم مصدر بخور بزیادت تحتانی بکسور و علامت مصدر دن وضع کردہ اند و باصول محققین فارسی مصدر جعلی است قیاس می خواہد کہ در (۲) معنی حقیقی این بخور دادن و کردن باشد ولیکن محققین بالا بر کنایہ سودن و فرسودن قناعت کردہ اند کہ بر خلاف قیاس نیست زیرا کہ فرسودگی دودے را ماند اما طالب سند استعمال باشیم حاصل بالمصدر این ہمان بخور و مضارع این بخورد و (ب) ماضی مطلق (الف) کہ بیران ہاے مفعولی زیادہ کردہ اند و معنی مبنیۂ بالا ہم کنایہ باشد کہ آسیب زدگان را بخور می دہند و (۲) بخور دادہ شدہ و از معنی اول این تائید خیال ما نسبت معنی دوم (الف)

ہم می شود (اردو) (الف) (۱) گھس جانا۔ دیکھو سودن و فرسودن (۲) بچور دینا (ب) (۱) آسیب زدہ یعنی جس پر آسیب کا اثر ہو (۲) بچور دیا ہوا۔

بخولی | صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ بمعنی ساق مؤلف عرض کند کہ ماخذ این ہیچ متحقق نشد نمی دانیم کہ معاصرین عجم از کدام زبان گرفتہ اند تازی نیست و ستوکی نباشد۔ اسم جامد دانیم دیگر ہیچ۔ دیگر محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و صاحب بول چال و روزنامہ کہ ماخذشان ہم سفرنامہ مذکور است ازین ساکت (اردو) پنڈلی بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنث۔ ساق۔ ٹانگ کا وہ حصہ جو ٹخنے اور زانو کے بیچ میں ہے۔

بخون | صاحب سروری بحوالۂ نسخۂ وفائی گوید کہ بجای معجمہ بوزن زبون مریخ باشد صاحب جہانگیری و رشیدی و برہان و ناصری و جامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج درست گوید و مؤلف را با او اتفاق است کہ چون خونریزی و سفاکی اثر اوست بدین اسم موسوم شد (اردو) مریخ۔ دیکھو اختر نجم۔

بخون آمیختن | مصدر اصطلاحی۔ آلودۂ خون کردن است (ظہوری ؎) نشد جسم و جان تحفۂ خنجرت ؍؍ غمت را بخون تا نیامیختم ؍؍ (اردو) خون میں آلودہ کرنا۔

بخون افتادن نان | مصدر اصطلاحی۔ خون جگر خوردن و تکلیف کشیدن ہمانا این کنایہ باشد لطیف یعنی چون نان بخون افتد غذای خون بدہان رسد (صائب ؎) بخت ما چون بید مجنون سرنگون افتادہ است ؍؍ ہمچو داغ لالہ نان ما بخون افتادہ است ؍؍ (اردو) خون جگر پینا یا کھانا۔ بقول آصفیہ غصہ کھانا پیچ و تاب کھانا۔ رنج اٹھانا۔

بخون افگندن مصدر اصطلاحی۔ خون آلودہ کردن و مجروح ساختن (ظہوری ھ) یا دشنۂ بخونت افگند ٭ در خاطر خود خلیدی آخر ٭ (ولہ ھ) زخم عشق خم فتراک بخونم افگند ٭ خاطرم یافت قرارے بطپیدن رفتم ٭ (اردو) آلودۂ خون کرنا۔ خون میں آلودہ کرنا۔ (۲۴۴۴)

بخون خنجر آلودن مصدر اصطلاحی کنایہ باشد از قتل کردن و کشتن (ظہوری ھ) عجب کہ غمزہ بخون تو خنجر آلاید ٭ تراکہ رگ بہ تمناے نیشتر نہ پرد ٭ (اردو) قتل کرنا۔ (۲۴۴۵)

(الف) **بخون خود بازی کردن** مصادر
(ب) **بخون خویش بازی کردن** اصطلاحی

صاحب بحر وانند (ب) را ذکر کردہ گویند کہ خواہان قتل و ہلاک خود بودن مؤلف عرض کند کہ پرواے ہلاکت خود نکردن (ظہوری الف ھ) بصد بیباکی اول بخون خود کند بازی ٭ چو فردا کشتۂ آن غمزۂ بی باک برخیزد ٭ (شیخ شیراز ب ھ) آنکہ جنگ آرد بخون خویش بازی می کند ٭ (سلمان ب ھ) در رسن ہاے دو زلف کافرت پیچیدہ ام ٭ غازیم غازی بخون خویش بازی می کند ٭ (اردو) خواہان قتل ہونا۔ موت کی پروا نکرنا۔

(۲۴۴۶) **بخون دامن کشیدن** مصدر اصطلاحی۔ دامن را آلودہ بخون کردن یعنی کنایہ از کشتن باشد (صائب ھ) نیست مانع حسن را استغنا از خون ریختن ٭ گل بخون بلبلان در غنچہ دامن می کشد ٭ (اردو) خون میں دامن آلودہ کرنا۔ قتل کرنا۔

(۲۴۴۷) **بخون درکشیدن** مصدر اصطلاحی بیرابا آلودۂ خون کردن (ظہوری ھ) خندان و تازہ روی بہ تمکین ہمی گذشت ٭ از گریہ گاہ اشک بخون درکشیدہ ٭ (اردو) خون میں ڈبونا۔

بخون دل اصطلاح۔ صاحب انند

(بخون دل کار کردن) را نوشتہ گوید کہ بمحنت
ومشقت کار کردن است واز حافظ شیراز
سند دہد (وہو ہٰذا ؎) دامن دوست
بصد خون دل افتادہ بدست ٭ بفسوسی کہ کند
خصم رہا نتوان کرد ٭ مؤلف عرض کند کہ
مصدر قائم کردۂ آنند را سندش بکار
نمی خورد واز سند خواجہ شیراز مصدر
(دامن بصد خون دل بدست افتادن)
بدست می آید - ازینجاست کہ ما اصطلاح
(بخون دل) را قائم کردہ ایم کہ کنایہ از محنت
ومشقت است چنانکہ فارسیان گویند "
بخون دل این را حاصل کردیم " یعنی بمشقت
بسیار بدست آوردیم اسے بجگر کاوی (اردو)
جگر کاوی کے ساتھ - جان لڑا کر - جان مار کر
- صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے (جان مار کر
کام کرنا) نہایت محنت اور مشقت سے
کوئی کام کرنا - یہہ لفظی ترجمہ ہے صاحب انندراج
کے مصدر کا -

(۱۴۴۸۵) **بخون سعی کردن** مصدر اصطلاحی - سعی در
قتل کردن مخفی مباد کہ دریں جا خون بمعنی قتل است
وبس (انوری ؎) با دام تو بخون دلم سعی کرد
لیک ٭ از لطف پستۂ تو بجان زینہار یافت ٭
(اردو) قتل میں کوشش کرنا -

(۱۴۴۸۶) **بخون طپیدن** مصدر اصطلاحی - آلودۂ
خون شدن وفگار شدن (صائب ؎)
سپند خال لبت آتشین عذار انند ٭ بخون
طپیدۂ لعل تو تاجدار انند ٭ (اردو) خون
میں تڑپنا - زخمی ہونا - گھائل ہونا -

(۱۴۴۸۷) **بخون غلطیدن** مصدر اصطلاحی مرادف
(بخون طپیدن) کہ گذشت (ظہوری ؎)
بتان قتل اسیران کام دارند ٭ بخون غلطیدۂ
ہر گام دارند ٭ (صائب ؎) در قیامت
کشتۂ ناز تو می غلطد بخون ٭ بر نیاید زود خون
از زخم تیغ تیز را ٭ (اردو) دیکھو بخون طپیدن

(۵۵۵۴) **بخون کمربستن** مصدر اصطلاحی۔ آمادۂ
خون وقتل شدن (صائب ؎) ہر رگ
سنگی کمر بندد بخون من چو مار ۞ گوشہ غاری
اگر سازم وطن در کوہسار ۞ (اردو)
خون پر کمر باندہنا۔ قتل پر کمر باندہنا۔

بخون گرفتن مصدر اصطلاحی بقول
انند مزاحم شدن بعلت خون وقصاص خواستن
مؤلف عرض کند کہ کسی را بجرم خونریزی گرفتار
کردن است طرز بیان انند خاطر ما را ناپسند (جمال الدین
سلمان ؎) فردا کہ کشندہ را شہیدان ۞ گیرند
بخون بدین بہانہ ۞ من دامن آن نگار گیرم
۞ وز ہر دو جہان کنار گیرم ۞ (اردو) خون
اور قتل کے الزام مین گرفتار کرنا۔

بخون وخاک افگندن مصدر اصطلاحی
۔ بقول خان آرزو در سراج کشتن بخواری
مؤلف عرض کند کہ چرا نگوئیم کہ فگار کردن
ہم حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد کہ تصنیف
این می کردیم جز این نیست کہ کنایہ باشد کہ بخاک
وخون افگندہ یا اینکہ مجروح باشد یا کشتہ۔
(اردو) خاک وخون مین گرانا۔ ذلت کے
ساتھہ قتل کرنا۔ زخمی کرنا۔

(۵۵۵۷) **بخویش آمدن** (مصدر اصطلاحی) کنایہ
باشد از بہوش آمدن وخود را شناختن۔
مقابل بیخویش شدن وبیہوش شدن
(ظہوری ؎) ز دوری تو ستمدیدۂ کہ شد
بیخویش ۞ ہزار مرگ فزون دید چون بخویش
آمد ۞ (اردو) آپ مین آنا۔ بقول امیر
ہوش مین آنا۔ خودی مین آنا (ناسخ ؎)
آپ مین آئین جائین یار کے پاس ۞ کب
سے ہمکو ہے انتظار اپنا ۞

بخویش بالیدن مصدر اصطلاحی بقول
انند مرادف بخود بالیدن کہ گذشت (محمد
ہاشم شہید ؎) تا بعاشق ہمی رسد روز قیامت
می شود ۞ بسکہ از شوق خرامش راہ می بالد

بخویش ؏ (صائب ع) مہر تابان از گداز خویش می بالد بخویش ؏ مؤلف عرض کند کہ ما تحقیق این بر (بخود بالیدن) کردہ ایم۔ (اردو) دیکھو بخود بالیدن۔

بخویش بر داشتن | مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وانند مرادف بخود برداشتن مؤلف عرض کند کہ ما ہمہ رانجا بحث این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود برداشتن۔

بخویش بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وانند مرادف (بخود بستن) مؤلف عرض کند کہ ما ہمدرانجا تعریف این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود بستن۔

بخویش تراشیدن | مصدر اصطلاحی بقول وارستہ وانند مرادف بخود تراشیدن مؤلف عرض کند کہ ما ہمدرانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود تراشیدن۔

بخویشتن نازیدن | مصدر اصطلاحی۔ ہمان بخود نازیدن کہ گذشت (ظہوری ؎) عشق و جنونش بود پدر بر پدر ہمہ ؏ نازم بخویشتن دل والا نژاد مین ؏ (اردو) دیکھو بخود نازیدن۔

بخویش خندیدن | مصدر اصطلاحی خندیدن برخود بنظر حقارت (والہ ہروی ؎) بخواب بلبل و گل آمدی بگہ کہ گرفت ؏ گریستن بخود آن و بین بخویش خندیدن ؏ (اردو) اپنے آپ پر ہنسنا۔ حقیر سمجھنا۔

بخویش دادن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وانند مرادف بخود دادن مؤلف عرض کند کہ ما ہمدرانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود دادن۔

بخویش سپردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ وانند مرادف بخود سپردن مؤلف عرض کند کہ ما ہمدرانجا اشارۂ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود سپردن۔

بخویش گذاشتن | مصدر اصطلاحی بقول

وارستہ وانند مرادف بخود گذاشتن مؤلف عرض کند کہ ما ہمدر انجا اشارہ این کردہ ایم وسند این ہمدر انجا گذشت (اردو) دیکھو بخود گذاشتن ۔

بخویش گرفتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ وانند مرادف بخود گرفتن مؤلف عرض کند کہ ما ہمدر انجا اشارہ این کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود گرفتن ۔

بخویش نوشتن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ وانند مرادف بخود نوشتن مؤلف عرض کند کہ ما اشارہ این ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود نوشتن ۔

بخویش نہادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول وارستہ وانند مرادف بخود نہادن مؤلف عرض کند کہ ما اشارہ این ہمدر انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بخود نہادن ۔

(الف) بخیدن صاحب انند بحوالۂ فرہنگ

(ب) بخیدہ نسبت (الف) گوید کہ بالفتح پنبہ و ریشم زدن ونسبت (ب) فرماید کہ پنبہ ریشم زدہ را گویند (حکیم نزاری ؎)

ہمہ دشت فرش است درہم فکندہ ٭ ہمہ کوہ ریشم است برہم بخیدہ ٭

صاحبان سروری وجہانگیری ورشیدی وبرہان وناصری و جامع وسراج ذکر (ب) کردہ اند مؤلف عرض کند کہ (الف) وضع شد از اسم مصدر پک کہ بالضم بمعنی ہر چیز گندہ وناہموار و بمعنی تپک وسطراق آہنگران ہم آمدہ باے فارسی بدل شد بموحدہ چنانکہ اسپ و اسب وکاف عربی بدل شد بخای معجمہ چنانکہ شتاپکچہ وشتاخچہ ۔ پس بخ را اسم مصدر قرار دادہ بزیادت تحتانی مکسورہ وعلامت مصدر دن مصدرے ساختند برای پنبہ و ریشم زدن مخفی مباد کہ معنی لفظی این تنگ زدن یا ناہموار و پریشان کردن است

و بہ مجاز براے ریشم و پنبہ زدن مستعمل شد بقاعدۂ محققین فارسی زبان مصدر جعلی و باصول ما مصدر اصلی کہ اسم این مصدر را ال فارسی زبان است و (ب) اسم مفعول این حیف است کہ محققین مصادر فارسی (الف) را ترک کردہ اند و محققین فارسی زبان (ب) را اسم جامد قرار دادہ آفرین بر صاحب فرہنگ فرنگ کہ این مصدر را بے نشان نکردہ و تہ خاک نسپرد پس باید کہ این را بالضم خوانیم (اردو) (الف) دُھنّا بقول آصفیہ روئی صاف کرنا۔ دُھنکنا۔ (ب) دُھنکا ہوا۔

بخیر بقول برہان (۱) بروزن حصیر گیاہے است کہ آنرا اسید گیا نیز خوانند و آن نوعی از کنگر است صاحب جامع گوید کہ مرادف بخمہ کہ گذشت صاحب ناصری فرماید کہ بخیر و بخیل نوعی از حرشف کہ کنگر باشد و صاحب محیط ہم بر بخیر اشارۂ کنگر کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم جامد فارسی زبان است براے بخمہ و (۲) بفتح موحدہ زائدہ بر لغت عرب یعنی خیر کلمہ ایست کہ فارسیان استعمالش کنند بمعنی نیکو و نیکوئی و این را با مصادر در فارسی مرکب کنند کہ در ملحقات می آید گویند "الحمد للہ بخیر است" و (۳) بمقام انکار محض ہم استعمال این کنند (اردو) (۱) دیکھو بخمہ۔ (۲) بخیر۔ بقول آصفیہ خوش اچھی طرح سے۔ سلامت۔ جیسے مزاج بخیر (۳) نہیں بالکل نہیں (شیفتہ ؎) دل دینگے مال دینگے مگر جان سو بخیر ؛ بیہودہ ہے وہ شخص جو سر گرم لاف ہے ؛

بخیر گذشتن استعمال۔ بخیر و عافیت گذشتن و ہیچ نقصان راہ نیافتن بمعنی حقیقی است گویند (ع) رسیدہ بود بلائی ولی بخیر گذشت ؛ (ظہوری ؎) گزند تو بہ مگر گذرد بخیر از من ؛

بروی ساقی گلگشت بوستان نذر است (اردو) بخیر گزرنا۔ بخیر و عافیت گزرنا۔ کوئی واقعہ پیش نہ آنا۔ جیسے "الحمد للہ رات بخیر گزری"

(۳۳۴۴) **بخیرگی افتادن چشم** | مصدر اصطلاحی۔ متحیّر شدن چشم و خیرہ شدن نظر (ظہوری ۔ ع)

کجا بدیدن ذرّہ دیدہ سیر گردد چشم ز بخیرگی نفتد تا نگہ تماشا نیست (اردو) آنکھ کی خیرگی۔ متعجّب یا متحیّر سے آنکھ کا خیرہ ہونا۔ چکا چوند۔

(الف) **بخیر** | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح اوّل و کسر ثانی و زای ہوّز در آخر بمعنی کمین گاہ و محلّ خوف و فرماید کہ -----

(ب) **بخیزیدن** | بمعنی دو تا گردیدن برای تعظیم امیرے۔ مؤلّف عرض کند کہ دیگرے از محقّقین لغات فارسی ذکر این نکردہ مشتاق سند باشیم و اگر بدست آید توانیم عرض کرد کہ (الف) اسم مصدر (ب) باشد و بکسر موحّدہ امر حاضرش۔ مخفی مباد کہ (خیزیدن) بدون موحّدہ بروزن پیچیدن بمعنی آہستہ بجائی در رفتن و لغزیدن می آید و خیز بقول برہان بکسر اوّل و سکون ثانی بمعنی جست کہ در محلّ خوف واقع شود پس خیال ما اینست کہ در (الف و ب) ہر دو موحّدہ زائد است و ہمی دانیم کہ محقّقین بالا بفتح اوّل چیان نوشتہ اند و اختلاف در معنی بیان کردہ اند و صاحب فرہنگ فرنگ خلاف قیاس نیست و لیکن محتاج سند است (اردو) (الف) کمین گاہ۔ بقول آصفیہ۔ اسم مؤنث۔ گھات کی جگہ (ب) تعظیم کے لئے جھکنا

بخیل | بقول برہان و جامع و ناصری بروزن دکیل نام نوعی از حرشف باشد کہ کنگر است و آن را بید گیا خوانند و در عربی مردم مسک را گویند مؤلّف عرض کند کہ مبدّل بخیر کہ گذشت راے مہملہ بہ لام بدل شود چنانکہ چنار و چنال دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بخیر و بخیہ۔

بخیلہ | بقول جہانگیری و برہان و رشیدی

و جامع و هفت بمعنی بخیله که مذکور شد مؤلّف عرض کند	که ما بر بخیله اشاره این کرده ایم (اردو) دیکھو بخیله	

بخیه بقول بهار نوعی از دوخت معروف و موج سوهان و دندان از تشبیهات اوست و بالفظ خوردن و دویدن و زدن و کشودن و گرفتن و گسیختن مستعمل (ملا شفیع بلخی سه) ز نو زیاده کند زخم درد مندان را؛ بچاک سینهٔ من بخیه موج سوهان است (ظهوری سه) و دندان بخیه گشت بخندیدن آشکار؛ چون نوبت رفوگر پیان ما رسید؛ صاحب فرهنگ فدائی گوید که یک گونه دوزندگی است و هر بار که در پارچه سوزنی با رشته فرو می رود و برمی آید آن را یک بخیه می گویند صاحب جامع هم ذکر این کرده مؤلّف عرض کند که صاحب کنز که محقق ترکی زبانست صراحت کند که لغت فارسی است و در ترکی مستعمل نمید انیم که صاحبان ناصری و برهان و سراج و غیاث چرا این لغت را ترک کرده اند بالجمله نوع دوخت چنان باشد که چون سوزن رشته دار در پارچه یک مرتبه دوخت کند دو سوراخ واقع شود یکی داخلی و دیگرے خارجی که در رفتن و برآمدنش جاے گیرد و بکرّهٔ ثانی باز سوزن را داخل می کنند در سوراخ خارجی چنانکه سلسلهٔ رشته بنظر مسلسل باقی می ماند و سوراخ بنظر نیاید و همچنین سلسله باقی ماند تا انتها- همین است بخیه که بهترین اقسام دوخت است (اردو) بخیه- بقول آصفیه- فارسی- اسم مذکر- ایک قسم کی مضبوط اور پاس پاس سلیون- دوهرا ٹانکا- بیکا ٹانکا مؤلّف عرض کرتا ہے کہ اسی کو دکن مین ٹیپ کہتے ہین- اور ٹیپ مارنا بمعنی بخیه کرنا مستعمل ہے-

بخیه از چشم کشودن	مصدر اصطلاحی-	آگاه و خبر دار شدن و بصیرت پیدا شدن	(۱۴۴۵)

وبیخودی دور شدن صاحب آصفی بر بخیہ کشودن
ستطالب آیلی پیش کردہ کہ بکار نامی خورد
(سہ) بخیہ از چشم دلم کشوتا آگہ شوم ؛ ہمنشین
را آب شمشیر از سر زانو گذشت ؛
(اردو) آنکھ کھلنا۔ بقول امیر بصیرت
پیدا ہونا۔ بیخودی دور ہونا (درد سہ)
اے درد جسکی آنکھ کہلی اس جہان میں ؛
شبنم کی طرح جان کو اپنے وہ رو گیا ؛ (ظفر
سہ) غفلت سے آنکھ تیری جبدم کہلیگی
غافل ؛ جتنے ہیں سبھ تماشے دنیا کے خواب
ہونگے ؛ (قلق سہ) ہوگئی دور بیخودی اسکی
یک بیک آنکھ کھلگئی اسکی ؛

بخیہ از روی کار افتادن مصدر اصطلاحی
بقول بحر (۱) ظاہر شدن راز و (۲) رسوا
شدن صاحبان غیاث وہفت بر معنی اوّل
قانع مؤلّف عرض کند کہ معنی لفظی این دوخت
باقی نماندن یعنی چون بر دہن راز دار کہ
دوختہ بود۔ دوخت باقی نماند افشای راز شود ومعنی دوم مجاز
آن (اردو) (۱) راز کا افشا ہونا (۲) رسوا ہونا۔

بخیہ بآب دوغ می زند مثل۔ صاحب محبوب الامثال
ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلّف عرض کند
کہ مرادف (آب بر ریسمان می بندد) است کہ گذشت فارسیان
این مثل را بحق کسی زنند کہ تلاش امر محال کند (اردو)
دیکھو آب بر ریسمان می بندد صاحب محبوب الامثال نے
فرمایا ہے کہ "ڈہول کی رسّی بٹتے ہو"

بخیہ بر اندام برآمدن مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ گوید کہ برآمدن چیزی بر چیزی (خسرو
سہ) زنہار کہ آن بند قبا چست نبندید ؛ کز نازکیش
بخیہ بر اندام برآید ؛ مؤلّف عرض کند کہ چون چیز بخیت
بر اندام نشیند نشان او بر پوست اندام گیرد پس
معنی لفظی این گرفتن و پیدا شدن نشان
بخیۂ لباس بر اندام باشد کہ انتہای نزاکت جسم است
و تعمیم معنی آصفی دور از نازک خیالی است فتامّل (اردو)
بخیۂ لباس کا نشان جسم پر پڑنا۔ انتہای نزاکت کا اظہار

(۲۸۴۸) **بخیہ برچشم زدن** | مصدر اصطلاحی بمعنی دوختن و بند کردن چشم باشد صاحب آصفی بر (بخیہ زدن) سندے کہ از صائب آوردہ بکار این می خورد (ص) بخیہ از جوہر زخم بر چشم شوخ آئینہ ہا چہرہ محبوب او گردیدیان ساز و مرا ہا (اردو) کسی کی آنکھ بند کرنا۔

بخیہ برچہرہ رفتن | مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و چراغ (۱) ظاہر شدن چیز پنہان ہا و فاش گردیدن راز (شوکت بخاری ص) شرمم برون نکرد ببزم تو از حجاب ہا بر چہرہ رفت بخیہ ز رنگ پریدہ ام ہا مؤلف عرض کند کہ چون رنگ رو بپرد بد رونقی ظاہر و شکن ہا پیدا شود و مقصود شاعر اینست کہ بخیہ چہرہ یعنی شکنہاے رو پریدگی رنگ را ظاہر کرد پس بمعنی این مصدر اصطلاحی (۲) شکن رو ظاہر شدن است نہ فاش گردیدن راز فتامل (اردو) (۱) راز فاش ہونا۔ چہرہ پر جہریان پڑنا۔

بخیہ برچہرہ کردن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بہار (۱) کنایہ از فاش و رسوا کردن راز مؤلف عرض کند کہ غیر از نقل نگارش (اننذ) کسے با او نیست۔ سند استعمال پیش نظر معاصرین عجم بدین بمعنی بر زبان ندارند اعتبار را نشاید و بلحاظ مصدر گذشتہ تو انیم کہ بمعنی (۲) بے رونق کردن چہرہ گیریم (اردو) (۱) رسوا کرنا۔ راز فاش کرنا (۲) چہرہ کو بے رونق کرنا۔

(۲۸۴۹) **بخیہ برچیدن** | مصدر اصطلاحی۔ (۱) بمعنی حقیقی است یعنی از پیرہن بخیہ زدہ دوخت بخیہ را کشادن و (۲) کنایہ از دیوانہ و پریشان حال شدن کہ پریشان حالان و دیوانگان این قسم حرکات می کنند (ظہوری ص) باندازہ نگارش بخیہ شیخ از خرقہ برچیدی ہا کہ گر از دست قسمت چاکے بجیبش سر فرو کردی ہا (اردو)

(۱) اُدھیڑنا۔ بقول امیر سیون کھولنا۔ ٹانکے توڑنا
(۲) کپڑے پھاڑنا۔ (دیوانگی سے) (ذوق ؒ)
ناخن نہ دے خدا تجھے اے بخیہ جنون ؛ دیگا تمام
عقل کے بخیے اُدھیڑ تو ؛

بخیہ برچیزے افتادن | مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ (۱) کنایہ از فاش و رسوا شدن
است صاحب بحر گوید کہ فاش گردیدن راز
و رسوا شدن مؤلف گوید کہ سند استعمال
پیش نشد و ما بجز دو قول ہر دو محققین ہندنژاد
را برائے ہیچے کہ خلاف قیاس است کافی
نہ دانیم۔ و اگر از معنی حقیقی کار گیریم معنی این
برعکس بیان شان است یعنی (۲) بند شدن
آن چیز کہ عمل بخیہ چیزے را می دوزد و بند
کند نہ فاش فقائل (اردو) (۱) راز فاش
ہونا۔ رسوا ہونا (۲) بند ہونا۔

(الف) **بخیہ بر رخ افتادن** | مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش و رسوا
شدن مرادف (بخیہ برچیزے افتادن) کہ
گذشت (صائب ؒ) بخیہ بر شبنم و گل بر رخ
کار افتادہ است ؛ ورنہ حیران تو صاحب نظری
نیست کہ نیست ؛ مؤلف عرض کند کہ بہار مصدر

(ب) **بخیہ بر رخ کار افتادن** | را بہمین معنی
بوسیلہ ہمین سند صائب نوشتہ یعنی ہمین یک سند
باستناد دو مصدر اصطلاحی است ولیکن
از معنی شعر عقدۂ در کار افتادن و بند شدن
کار پیدا است نہ افشاے راز و رسوائی
مخفی مباد کہ معنی لفظی ہم تائید خیال ما می کند
کہ بخیہ برچیزے کردن و دوختن آن اشارۂ
بند کردنست نہ افشا۔ فقائل حاصل اینست
کہ ما (الف) را مرادف (بخیہ بر چہرہ رفتن)
گیریم بمعنی بیان کردۂ خود کہ گذشت و (ب)
را بمعنی بند شدن کار (اردو) (الف)
دیکھو بخیہ بر چہرہ رفتن (ب) کام بند ہونا۔

بخیہ بر رو افتادن | مصدر اصطلاحی۔

بقول وارستہ و بحر کنایہ از فاش گردیدن
راز و رسوا شدن سند ے پیش نشد مؤلف
عرض کند کہ معنی بیان کردۂ بحر و محققین را
بدون سند تسلیم نکنیم و خیال ما ہمان است
کہ بہ (بخیہ بر رخ افتادن) گذشت (اردو)
دیکھو (بخیہ بر رخ افتادن)

بخیہ بر رو فگندن مصدر اصطلاحی
بقول وارستہ متعدی (بخیہ بر رو افتادن)
(قاسم مشہدی سه) نفس سرکش بخیہ بحرقی
بر رو فگند ؛ خصم اگر در پای آتش شد
کفش خاشاک بود ؛ مؤلف عرض کند کہ
مقصودش خبری نیست کہ کنایہ از فاش
کردن راز و رسوا کردن ۔ ما می گوئیم کہ مرادش
(بخیہ بر چہرہ کردن) یعنی بے رونق کردن
چہرہ از شکن ہا و ہمین است تشبیہ بخیہ
و ہمین معنی در سند قاسم مشہدی درست
می شود (اردو) دیکھو بخیہ بر چہرہ کردن

بخیہ بر روی کار اصطلاح ۔ بقول
سروری در ضمیمہ کنایہ از (۱) رسوا شدن
و (۲) آشکار گشتن راز (سعدی شیراز
سه) بہ ہمین شد از روے من شرمسار ؛ کہ
شنعت بود بخیہ بر روے کار ؛ مؤلف
عرض کند کہ (۳) خرابی کار است و معنی اول
و دوم خلاف قیاس و بخیر متعلق از معنی حقیقی
کہ وجہ کنایہ ندارد و اصل این (بخیہ بر رو)
است کہ بمعنی افسردگی و شکن ہای رخ باشد
ہمہ محققین در اکثر لغات بخیہ تسامح کردہ اند
و بخور نفرمودہ قائل (اردو) (۱) رسوائی
مؤنث (۲) افشاے راز ۔ مذکر (۳) کام
کی خرابی ۔ مؤنث ۔

بخیہ بر روی کار افتادن مصدر اصطلاحی
بقول برہان (۱) کنایہ از فاش گردیدن
سر و آشکارا شدن راز باشد ۔ وارستہ
بذکر معنی اول گوید کہ (۲) رسوا شدن ہم

صاحب بحر بهمز بانش و صاحبان رشیدی و جامع
بمعنی اوّل قانع ـ خان آرزو در سراج
ذکر معنی اوّل کرده در چراغ ہدایت گوید که
ظاہر شدن چیز پنہان است صاحب آصفی
فرماید که کنایه از فاش شدن و فاش کردن
راز (صائب سه) محو بر دل مرا گر ز زخم
دندان پشیمانی ٭ با اندک روزگاری بخیه آ
بر روے کار افتد ٭ مؤلف عرض کند که
صاحب آصفی غلط کرد که این مصدر را
متعدی قرار داد و محققین بالا در معنی اوّل
و دوم این تسامح کرده اند یعنی (۲) معنی
بند شدن کار و روانشدنش باشد و بس
و ہمین معنی در مصرع دوم صائب چنانکه می گوید
که ظلم را گزند رسان که از زخم دندان پشیمانی
تو در مدت قلیل بر روے کار تو بخیه بیفتد
یعنی گره در کار تو افتد و اضح باد که (بخیه بر
روی کار افتادن) مرادف این است که
می آید و سند حکیم صوفی شیرازی واضح تر
است براے معنی بیان کردهٔ ما (سه)
ز زخم تیغ تو آگه نشد مدعیان ٭ فغان
که بخیه ام آخر بروی کار فتاد ٭ یعنی کار
بر آرمی من نشد بوجه آگہی مدعیان و سند
دیگر از ظہوری ہمد رانجا می آید که واضح تر از
این و مؤید خیال ما مخفی مباد که (بخیه
بر رو افتادن) پر شکن شدن و بی رونق
گشتن روست و محققین بالا ہمدرانجا ہم
ہمین قسم تسامح در عرض معنی کرده اند و ما
اختلاف خود ظاہر کرده ایم و در ضمیمه ملحقات
و اشکالات بخیه آنان بر تسامح خود راه رفته اند
و ما بر اختلاف خود ـ معاصرین عجم با ذوق
زبان تصفیه این کنند قائل (اردو) (۱)
راز فاش ہونا (۲) رسوا ہونا (۳) کام
بند ہونا ـ بگڑنا ـ

بخیه بر روی کار افگندن | مصدر اصطلاحی

بقول سراج (۱) فاش کردن راز و زآله برداشتن
بهار هم بانش و صاحب آصفی نقل نگارش
(اثیرالدین اخسیکتی ؎) همچو سوزن اگرچه
سرتیزی ٭ بخیه بر روی کار می فگنی ٭ مؤلف
عرض کند که (۲) گره در کار زدن و بند
کردن و مزاحم شدن شاعر گوید که اگرچه مانند
سوزن سرتیز هستی ولیکن از تو کار براری
نمی شود بلکه از دست تو کار ما بند می شود
- ما بجائیکه ذوق سخن داریم معنی اوّل را هیچ
تعلق ازین شعر نمی بینیم محققین بالا در معنی
(بخیه بر روی کار) تسامح کردند و باز در
هر یک استعمالش همان تسامح را بکار بردند
و هیچ اعتنا بر معنی حقیقی نکردند که تعلق کنایه
با او پیدا شود و قائل مخفی مباد که این متعدی
مصدر گذشته باشد و بس (اردو) (۱) راز
فاش کرنا (۲) کام مین خلل پیدا کرنا - کار برآری
ہونے نہ دینا -

(۴۹۵۰) **بخیه برلب خوردن** مصدر اصطلاحی -
بند کرده شدن لب باشد (قاسم مشهدی
؎) خموشی می تند چون عنکبوتم بر در و دیوار
٭ خورم صد بخیه بر لب باز اگر سازم دهانم
را ٭ صاحب آصفی بر (بخیه خوردن) همین شعر
را آورده (اردو) بخیه لب پر کیا جانا
لب بند کیا جانا -

(۴۹۵۱) **بخیه برلب دویدن** مصدر اصطلاحی
بمعنی بخیه شدن است صاحب آصفی بر بخیه
دویدن سندی که پیش کرده بکار این می خورد
(ظهوری ؎) برلب طعنه زنان بخیه دوید
٭ بار فو حال گریبان گفتم ٭ (اردو) بخیه ہونا

بخیه برلب زدن مصدر اصطلاحی بقول
بحر بمعنی خاموش شدن و خاموش گردانیدن
(ظهوری ؎) خراش سینه را گر از شگاف
سینه بنمایم ٭ ز دندان بخیه ها برلب زخم
اهل ملامت را ٭ (وله ؎) برلب طعنه زن

بخیہ زدند ٭ با تو تا حال گریبان گفتم ٭ (اردو)

خاموش ہونا۔ خاموش کرنا۔

بخیہ بر روی فتادن | مصدر اصطلاحی شکن (۴۵۵۲)

بر رو قائم شدن (ظہوری ؎) ہیچی نیست گر

از گریہ فتد بخیہ بر روے ٭ بجگر داغ فرو رفت

اگر گل نکند ٭ (اردو) دیکھو بخیہ برخ افتادن

بخیہ بر روے کار افتادن | مصدر اصطلاحی

بقول جہانگیری در ضمیمہ (۱) کنایہ از فاش

شدن سِر و آشکار گشتن راز باشد وسندی

کہ از اثیر الدین اخسیکتی آوردہ ہمان است

کہ بر (بخیہ بر روے کار افگندن) گذشت و از پن

تعلق ندارد مؤلف گوید کہ سوال از آسمان

است وجواب از ریسمان مابحث این بر (بخیہ

بر روے کار افتادن) کردہ ایم کہ گذشت

و (۲) بمعنی بند شدن کار است (ظہوری

؎) بر وضے کار من ہر بخیۂ افتا و پیچیدم

٭ بکارم آید آخر بر لب انکار می چینم ٭

(اردو) دیکھو بخیہ بر روی کار افتادن۔

(۴۵۵۳) بخیہ بر روی نہادن | مصدر اصطلاحی

(۱) بند کردن دہن باشد صاحب آصفی

بر بخیہ نہادن سندے آوردہ کہ بکار نا

می خورد۔ و بہار این را بمعنی (۲) رسوا

کردن و (۳) فاش کردن راز آوردہ سکندری

خوردہ۔ (بدر چاچی ؎) سوزن عیسی مشو

بخیہ بر و ہیم مُنہ ٭ پیرہن غم بدوز پردہ شاہی

بدر ٭ (اردو) (۱) مُنہ بند کرنا۔ (۲)

رسوا کرنا۔ (۳) راز فاش کرنا۔

(۴۵۵۴) بخیہ بستن دہان را | مصدر اصطلاحی۔

بند کردن زبان باشد (صائب ؎)

بخیۂ انجم اگر بند دہان صبح را ٭ میتوان

کردن رفو چاک گریبان مرا ٭ (اردو)

زبان بند کرنا۔

بخیہ بلب زدن | مصدر اصطلاحی۔

بقول بحر مرادف بخیہ بر لب زدن کہ گذشت

مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است۔ (اردو) دیکھو بخیہ برلب زدن۔

بخیہ خوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر دوختہ شدن۔ صاحب آصفی سندے کہ از قاسم مشہدی آوردہ بر (بخیہ برلب خوردن) گذشت مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) سیا جانا۔

بخیہ دار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ آنچہ بخیہ دارد مؤلف عرض کند کہ چنانکہ ملبوس بخیہ دار موافق قیاس است۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بخیہ کیا ہوا

(الف) **بخیہ دوز** استعمال (ب) بمعنی بخیہ (ب) **بخیہ دوزیدن** زدن است صاحب آصفی بر بخیہ دوختن سندے کہ آوردہ بکار اینجا ہمی خورد (وحید قزوینی ۔) چہ گویم کس از شوخی بخیہ دوزم کرد و بخیہ چشم من گشت روز ۔ (الف) اسم فاعل ترکیبی ترجمہ خیاط حیف است کہ محقق ہندزاد در دوختن و دوزیدن فرق لفظی نکند اگرچہ معنی مرادف یکدیگر باشد (اردو) (الف) درزی بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ خیاط۔ سینے والا۔ (ب) بخیہ کرنا۔

بخیہ دویدن مصدر اصطلاحی یعنی بخیہ شدن است صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت سندش از ظہوری است کہ بر (بخیہ برلب دویدن) مذکور شد مؤلف عرض کند کہ تعجبی ندارد کہ بکار اینہم ہمی خورد (اردو) بخیہ ہونا۔

بخیہ را بر و انداختن مصدر اصطلاحی صاحب آصفی بر (بخیہ بر و انداختن) گوید کہ کنایہ از فاش شدن و فاش کردن راز (اسد قلی اصفہانی ۔) بود پیوند زلف و دل پنہان ز خطش این بخیہ را بر و انداخت ۔ مؤلف عرض کند کہ (بر و انداختن) بمعنی

ظاہر کردن است وبس و بخیہ داخل اصطلاح نیست شاعر گوید کہ پیوند دل با زلف پنہان بود چون خط بر عارض پیدا شد (بہ تشبیہ بخیہ) آن بخیہ را کہ وجہ پیوند بود ظاہر کرد محقق ہنا نژاد بر معنی شعر غور نکرد و بہ پیروی تسامح محققین سلف کہ در ملحقات بخیہ گذشت این مصدر اصطلاحی را قائم ساخت (اردو) بخیہ کو ظاہر کرنا۔

بخیہ رفتن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آصفی این را قائم کردہ وسندے کہ از شوکت بخاری پیش کردہ ہمان است کہ بر (بخیہ بہ چہرہ رفتن) مذکور شد یعنی ندارد کہ مجرد بخیہ رفتن ہم بمعنی بخیہ شدن باشد (اردو) بخیہ ہونا۔

(۳۵۳) **بخیہ رفوکاران** | اصطلاح۔ مرکب اضافی است و درینجا از بخیہ مجرد دوخت مراد است (ظہوری ۵) تا بکی بخیہ رفوکاران بہا ہزار رنگ سوزن دل و جگر خندد پ (اردو) رفوگرون کی دوخت سوزش۔

(۳۵۴) (الف) **بخیہ ریز** | مصدر اصطلاحی۔ (ب)

(ب) **بخیہ ریز گشتن** | بمعنی بخیہ کردن است (الف) بمعنی خیاط (ظہوری ۵) گشتم باشک گریہ مستانہ بخیہ ریز پ خوش عارفانہ خرقہ تقوا بشگافتیم پ مؤلف عرض کند کہ از اسم فاعل ترکیبی (بخیہ ریز) مصدر (ب) ہم پیدا می شود صاحب آصفی ذیل بخیہ ریختن سند بالا را آوردہ (اردو) (الف) درزی۔ مذکر۔ (ب) بخیہ کرنا۔

(الف) **بخیہ زدن** | مصدر اصطلاحی (الف)

(ب) **بخیہ زن** | بمعنی بخیہ کردن است (صائب ع) بموئی می توان زد بخیہ این زخم نمایان را پ (نصیر ع) بہر راحت نرنم بخیہ بہ زخم تن خویش پ (ظہوری ۵) ترسم کہ بخیہ سوزن رسوائیم زند پ اے وائے بر تو

عشوہ پنہان ندیدہ ، بخیاں ما (الف) (۲)
کنایہ باشد از تکلیف مخفی دادن صاحب
انند ذکر (ب) کردہ بحوالۂ فرہنگ فرنگ
گوید کہ بمعنی خیاط و بخیہ کنندہ باشد مؤلف
گوید کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو)
(الف) (۱) بخیہ کرنا (۲) مخفی تکلیف دینا (ب)
درزی ۔ دیکھو بخیہ دوز ۔

بخیہ شدن استعمال ۔ بمعنی حقیقی است
یعنی بعمل آمدن بخیہ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت (اشرف مازندرانی
ے) این بخیہ کہ می شود ز سوزن ، نتوان
ز جبال دوز کردن ، (اردو) بخیہ ہونا ۔

بخیہ کاری اصطلاح ۔ بمعنی دوخت باشد (۸۵۴۲)
مطلقاً و خصوصیتی کہ درین است ظاہر
(ظہوری ے) سر انگشت رفو و بخیہ کاری
جاے دیگر کن ، کہ با چاک دل ما رشتۂ
سوزن نمی گنجد ، (اردو) بخیہ کاری مؤنث
کہہ سکتے ہیں ۔ دوخت ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی
اسم مؤنث ۔ سلائی سیون ۔

بخیہ کردن استعمال ۔ بقول بحر و وارستہ
(۱) فاش و رسوا کردن بہار گوید کہ کنایہ
از فاش کردن راز (سالک یزدی ے)
دمی کہ بخیہ کند راز من بلند شود ، صداے
خندۂ چاک از لب گریبان ہا ، مؤلف
عرض کند کہ (۲) بمعنی حقیقی است یعنے
بخیہ ساختن و نسبت معنی اول عرض می شود
کہ معنی بیان کردۂ وارستہ و بحر لازم است
و این مصدر متعدی است تسامح ہر دو محققین
بیش نیست و آنچہ بہار معنی متعدی را ذکر می کند
از معنی سند سالک یزدی برعکس آن ظاہر
میشود کہ (بخیہ کردن راز) بمعنی (۳) در خفا
داشتن آنست شاعر گوید کہ وقتی کہ رازم را
مخفی می کند ۔ صداے خندہ از لب چاک گریبان
بلند می شود مقصود آنست کہ چون چاکہا موجود است

در دل و گریبان عاشق. ممکن نیست که راز مخفی شود. نمی دانیم که محققین نازک خیال چطور معنی اوّل را ازین شعر پیدا کرده اند. جز این نیست که تسامح در ملحقات بخیه راه یافته که در پیروی آن سکندری می خورند. قائل (اردو) راز فاش ہونا۔ (۲) بخیہ کرنا۔ سینا (۳) راز کو چھپانا

بخیه کشودن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده و از کلام طالب آملی استناد فرموده که بر (بخیه از چشم کشودن) گذشت عیبی نیست که موافق قیاس است. یعنی کشودن و دوخت بخیه (اردو) بخیہ کھولنا۔ ادھیڑنا۔ دیکھو بخیه برچیدن۔

بخیه گرفتن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت. مؤلف گوید که بمعنی بخیه قبول کردن و دوخته شدن است (باقر کاشی سے) چاک ہاے جگرم بخیه نگیرد چو گل ہ باقر این سعی رفوے تو عبث بود عبث ہ۔ (اردو) سلنا۔ بقول آصفیہ سیا جانا۔ دوخت ہونا

بخیه گسیختن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که واشدن و شکستن بخیه و دوخت باشد از تنگی لباس. (سروشی طهرانی سے) بخیه در ہر نفس از جامۂ ہستی گسیخت ہ در بر ما زندگی حکم قباے تنگ داشت (اردو) لباس کی تنگی کے وجہ سیون کھل جانا ٹوٹ جانا

بخیه نهادن استعمال. صاحب آصفی ذکر این کرده از معنی ساکت و سندے که از بدر چاچی پیش کرد ہمان است که بر (بخیه بر و نهادن) گذشت مؤلف عرض کند که عیبی نیست موافق قیاس است بمعنی بخیه کردن (اردو) سینا۔ بخیہ کرنا۔

باے موحدہ با دال مہملہ

بد بقول سروری و برہان و رشیدی و جامع و ناصری بالفتح (۱) ضد نیک. خان آرزو

در سراج بذکر این معنی گوید کہ بمعنی بدہی نیز استعمال یابد چنانکہ گویند ؏ ما با نیک و بد کس کار نداریم
مؤلف عرض کند کہ بد بالفتح بقول ساطع در سنسکرت جغد و بوم را گویند عجبی نیست کہ
فارسیان ہمین را مفرس کردہ براے ضد نیک استعمال کردہ باشند و بمعنی بیان کردۂ خان
آرزو مخفف بدی وجا دارد کہ فارسیان این را از لغت عرب بدّ مفرس کردہ باشند کہ بقول
انند بالفتح و تشدید بمعنی تعب و ماندگی و پریشانی است یا از لغت بدء کہ بہ تخفیف دال
مہملہ و ہمزہ در آخر بقولش بمعنی تہ نخستین و مبتلا گردیدن بہ آزار جدری و بیمار شدن
(اردو) بد - بقول آصفیہ - فارسی - برا - خراب - زشت - (بدی - برائی - مؤنث)

(۲) بد - بقول سروری و برہان و جامع و ناصری و سراج بالضم مخفف بود (حکیم اسدی
۵) شبی بد بہ زنگی سیہ تر ز زاغ ٭ مہ نو چو در دست زنگی چراغ ٭ **مؤلف** عرض کند
کہ واو حذف شود چنانکہ ہوشیار و ہشیار و خاموش و خامش (اردو) تھا - بقول آصفیہ
ہندی - علامت ماضی بعید - فعل ناقص - بود کا ترجمہ -

(۳) بد - بقول برہان و ناصری و سراج بالفتح - لتّہ و رکوی سوختہ را گویند کہ جہت
آتشگیرہ مہیا کردہ باشند **مؤلف** عرض کند کہ طرز بیان محققین بالا این را با معنی چہارم
موافق کند و فرقی در ہر دو ندارد زیرا کہ در ہر دو معنی آتشگیرہ را جا دادہ اند و از
مقصود شان بذکر ہر دو معنی معلوم می شود کہ در ینجا خس و خاشاک یا لتّہ مراد است کہ
براے آتش افروختن مہیا دارند تا آتش بوسیلۂ آن زود گیرد در ہند ہم ہمین رسم است
کہ لتّہ ہاے پارچہ یا ریزہ ہاے برادۂ چوبین را در روغن تر کردہ می گذارند کہ بیک اخگر در آن

آتش بلند شود باشی حال این اسم جامد فارسی زبان است بالجملہ مجاز معنی چہارم باشد کہ می آید

(اردو) وہ لتہ یا لکڑی کا بُرادہ جس پر گیاس کا تیل چھڑک کر تیار رکھتے ہین تا کہ ایک چنگاری یا دیا سلائی سے اُس مین آگ روشن ہو جائے ۔ مذکر ۔

(۴) بد ۔ بقول برہان و ناصری بالضم بمعنی آتشگیرہ و آن چوب پوسیدہ باشد یا گیاہے کہ چخماق آتش بران زنند صاحب جامع گوید کہ بالفتح بمعنی قا و چخماق مؤلف عرض کند کہ این پنبہ ایست کہ باروت دران داخل باشد چون چخماق زنند آن را با آہن چخماق متصل دارند کہ اخگر چخماق در و افتد و در وقت آتش گیرد جا دارد کہ فارسیان از بدّ معرّب کردہ باشند برسبیل مجاز کہ بقول انند لغت عربست بالضم و تشدید دال مہملہ بمعنی بدا و ساختن برلے زین از کاہ و پنبہ و صوف و مانند آن تا پشت ستور ریش نگردد جا دارد کہ این را اسم جامد فارسی زبان گیریم (اردو) چخماق کی روئی ۔ مؤنث جس مین باروت شریک ہوتی ہے اور چخماق کی ایک چنگاری سے فوراً سلگ جاتی ہے ۔

(۵) بد ۔ بالضم بقول برہان و جامع و ناصری بمعنی صاحب و خداوند ہم صاحب سراج بالفتح گفتہ و بقول رشیدی بالفتح بمعنی مصاحب چون سوبد و سپہبد و ہیربد و کہبد ۔ مؤلف عرض کند کہ بدین معنی اسم جامد است و بدون ترکیب کلمۂ بد بالفظی حاصل نمی شود ارد و صاحب ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ والا جیسے صاحب علم بمعنی علم والا ۔

(۶) بد ۔ بالضم بقول برہان و رشیدی و جامع بمعنی خادم و خدمتگار ۔ خان آرزو در سراج مذکر این گوید کہ تحقیق این در موبد بیاید انشاء اللہ تعالیٰ مؤلف عرض کند کہ خان آرزو

بر متو بد ہمان معنی بنجم را ذکر کرد کہ گذشت و این معنی ہم مجاز آنست کہ خدمت گار ہم صحبت آقا دارد۔ دیگر ہیچ ولیکن استعمال مجرد بد بدون ترکیب بمعنی خدمت گار از نظر ما نگذشت قول صاحب جامع کہ از اہل زبانست اعتبار را شاید ولیکن معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) خدمتی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ نوکر۔ چاکر۔

(۷) بد۔ بالضم بقول رشیدی مرادف بت خان آرزو در سراج گوید کہ مبدل بت مرادف نیست چنانکہ رشیدی گمان بردہ مؤلف گوید کہ تاے فوقانی بدال مہملہ بدل شود چنانکہ زرتشت و زردشت و تنبورہ و دنبورہ (اردو) دیکھو بت ۔ ۴۴

بد آرام اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی دغاباز و ریاکار مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی از بدی آرام دارندہ و کنایہ از دغاباز و ریاکار مشتاق سند باشیم معاصرین عجم بر زبان ندارند (اردو) دغاباز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ دہوکا دینے والا مکار۔ دمباز۔ چھلیا فریبی ٹھگ (ریاکار) دیکھو باریا۔

(الف) **بد آغار** اصطلاح۔ صاحبان سروری

(ب) **بد آغازہ** و مؤید (الف) را مرادف (ب) قرار دادہ اند و (ب) بقول جہانگیری کنایہ از بدسرشت و بقول بحر و جامع۔ بدسرشت و بدذات صاحب ناصری گوید کہ بداصل را گویند و بقول بہار بدرگ و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ تعریف صاحب ناصری بہتر از ہمہ کہ این کنایہ لطیف و بامعنی حقیقی تعلق دارد کہ ہر کہ اصل او بد است آن را بد آغاز توان گفت بہار بذکر (الف) از ابوشکور سندے آوردہ (ب ۵)

یکی زشت روئی بد آغار بود ۞ تو گوئی بمردم گزنگ

۴۴ (۸) بد۔ بہ تحقیق ما مجازاً بمعنی مشکل و دشوار ہم چنانکہ بر (بدپسند) می آید (اردو) دشواری۔ مشکل۔ کھوٹ

مار بود با مخفی سیاو کہ آغار بہ رای مہملہ اسم مصدر
آغاریدن است کہ گذشت حیف است کہ با نجا بش
با لفاظ واضح ذکرش نکردیم و محققین نازک
خیال ہم صراحتش نکردہ اند حالا نشت بعد از
جنگ است و بر (آغار۔ بالف مقصورہ)
چیزے تلافی مافات کردہ ایم صاحب برہان
(الف) را بہ مقصورہ سوم نوشتہ کہ می آید و
در نسخۂ دیگرش ہمہ بودہ ولیکن ترتیب ردیف
الفاظ کہ او پابند آنست مقصورہ را قائم
دارد باقی حال الف و ب ہر دو صحیح باشد
(اردو) الف و ب۔ بطینت۔ بقول آصفیہ
بد خصلت۔ بد ذات۔ بدخو۔ آپ ہی نے بد ذات
پر بھی بدطینت کا اشارہ فرمایا ہے اور بد اصل
کو بھی بطور مستقل قائم کیا ہے۔

(الف) **بد آمد** اصطلاح۔ بقول وارستہ و
بحر و بہار مقابل خوش آمد (سیر الہی ہمدانی
ے) چون خوش آمد نکنم زانکہ بد آمد کفر است
با خاصہ جائیکہ حقیقت بود آنجا گفتار با مؤلف
عرض کند کہ این حاصل بالمصدر ۔۔۔۔

(ب) **بد آمدن** است کہ بمعنی ناپسند شدن
مصدر مرکب اصطلاحی است و صاحب روزنامہ
بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار از ہمین
مصدر (بدم می آید) را ذکر کردہ گوید کہ ناپسند
می باشد و صاحب رہنما ہم ذکر این کردہ حیف
است از صاحب بحر کہ محقق مصادر است
و این را ترک کرد (اردو) الف۔ ناپسند
ناگوار (بدگوئی) بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث
بدی۔ غیبت۔ عیب گوئی۔ جھوٹ۔ چغلی (ب)
ناپسند ہونا۔ ناگوار ہونا۔ برا معلوم ہونا۔

(الف) **بد آموختن** استعمال۔ صاحب آصفی
(ب) **بد آموز** ذکر (الف) کردہ از بمعنی
ساکت و بر (ب) گوید کہ آنکہ تعلیم بد یافتہ باشد
(سلیم طہرانی ے) بلبل گلزار ایرانم بد آموز
کلم با بر بہی تا بد دماغم سنبل و ریحان ہند با

وبهار هم ذکر (ب) بمعنی مذکور کرد مؤلف
عرض کند که آموختن لازم و متعدی هر دو
است که گذشت و آموزیدن را محققین
فارسی زبان ذکر نکرده اند که لازم باشد و
آموزانیدن که بجایش مذکور شد متعدی
آن پس آموز اسم مصدر آموزیدن است
وجا دارد که به تبدیل زای هوز به خای
معجمه (چنانکه فراز و فراخ) آموز را اسم
مصدر آموختن هم گیریم پس (الف)
مصدر مرکب است بمعنی تعلیم بد حاصل
کردن و دادن و (ب) را اسم فاعل و
مفعول ترکیبی دانیم بمعنی (۱) تعلیم بد دهنده
و تعلیم بد یافته و در سند [illegible] بد آموز اسم
مفعول ترکیبی است - انوری هم استعمال
این کرده و بمعنی (۲) بد اندیش و دشمن
است (۵) در شاه [illegible] بد اندیش
تو برنگ [illegible] تر رنج روی بد آموز

تو منظیر زریر (ه) (اردو) (الف) بری تعلیم
پانا - بری تعلیم دینا - (ب) (۱) بری تعلیم پایا
ہوا - بری تعلیم دینے والا (۲) دشمن بدگو

بد آئین اصطلاح - بقول بہار مرادف
بد وضع و بد راه ماسند این از کلام انوری
یافته ایم (۵) نکو خواهت نکو نام و نکو بخت
بد اندیشت بد آئین و بد اختر * مؤلف
عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و بس
(اردو) بد اطوار - بقول آصفیه - بد چلن
برے ڈھنگون کا - آپ ہی نے بد وضع کا
ذکر بھی فرمایا ہے بمعنی بد چلن -

بدا بقول استند بجواہر الحروف (۱)
بمعنی بسیار بد از عالم خوشا صاحب موارد
در ملحقات ذکر این کند مؤلف عرض کند
که الف آخر برای مبالغه باشد چنانچه بر
(الف مبالغه) ذکرش کرده ایم و اشاره
این هم بمیدر انجا (خاقانی ۵) بدا سلطانیا

گورا بود رنج دل آشوبی ٭ خوشا درویشیا
کورا بود گنج تن آسانی ٭ (اردو) بہت بد

بداختر اصطلاح۔ بقول برہان بفتح ہمزہ
و تائے قرشت و سکون خائے نقطہ دار و
رائے بی نقطہ بدطالع و بدبخت و شوم را
گویند صاحبان بحر و جامع و ناصری ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (صائب ؎) نسوزد دل
بآہ گرم من چرخ بداختر را ٭ ز دود تلخ پروا
نیست چشم سخت بحر را ٭ (انوری ؎)
الا تا سال و مہ را در گذشتن ٭ بداختر در
قیاس نیک فال است ٭ (اردو) بدبخت
بقول آصفیہ۔ بدنصیب۔ بدقسمت۔ بداقبال

بدادا بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) کسے
است کہ ادائے خارج ازو سر زند و آن معروف
است مقابل خوش ادا و (۲) نیز کسے کہ در
ادائے قرض حیلہ جو باشد یعنی بدمعاملہ (شفیع
اثر ؎) چو زر بقرض دہی خواجگی مکن تنخواہ ٭
بقرض دار میاموز بدادائی را ٭ مؤلف
عرض کند کہ بہر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است
و در سند بالا (بدادائی) بزیادت یای مصدری
است یعنی بدمعاملگی۔ نسبت معنی اوّل عرض
می شود کہ ادا بمعنی چہارمش گذشت کہ خوبی
حرکات معشوق را گفتہ اند ؎ چنانکہ ناز و
ادائے معشوق ؎ پس معنی اوّل متعلق بہمین
است یعنی حرکات بطرزے باشد کہ دران
عکس خوش ادائی رونماید و ادائے غیر مناسب
موقع سر زند از غیر معشوق چنانکہ ؎ کسی در
تقریر خود بدادا است ؎ یعنی مقصود خود را
بخوش اسلوبی ادا نمی کند و معنی دوم متعلق
بمعنی اوّل ادا است کہ رسانیدن باشد بمقابلہ
این بدادائی بمعنی بدمعاملگی است برای معنی
اوّل طالب سند باشیم (اردو) (۱) وہ شخص
جسکی ادا ناخوش ہو (۲) بدمعاملہ بقول آصفیہ

فارسی۔ بدعہد۔ لین دین کا کھوٹا۔ ہاتھ کا جھوٹا
۔ بددیانت۔

بداد رسیدن مصدر اصطلاحی۔ (۱) (۱۴۵۹)
بداد خود رسیدن و (۲) انصاف کردن۔
(ظہوری ؒ) گر ظہوری رسد بداد کسے ٭
از براہیم شاہ دادگر است ٭ (صائب ؒ)
بداد من برس اے عشق بیش از ینت میپسندم کہ
ز تنگکانی من صرف خورد و خواب شود ٭
(اردو) (۱) داد کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ
داد ملنا۔ انصاف ہونا۔ داد پانا۔ (۲) دوسرے
کا انصاف کرنا۔ فریاد سننا۔ (سودا ؒ)
عبث نالان ہے اس گلشن میں تو اے بلبل نالان
کہ نہیں یہہ رسم یان کوئی کسی کی داد کو پہنچے ٭

بدار آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
مرادف بدار بستن (کہ می آید) یعنی بر دار کشیدن
مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال
پیش نکرد و بخیال ما بارادہ دار آوردن
باشد و کیفیت قبل دار است (اردو) دار
پر کھینچنا۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا۔

بدار برآوردن مصدر اصطلاحی بقول
انند مرادف بدار بستن ہم او (بر دار زدن)
را مرادف این گرداند کہ مقصودش غیر از
(بر دار کشیدن) نباشد (والہ ہروی ؒ)
زمزمۂ بلبل از حقیقت گل بود ٭ غیرت معشوق
بدار برآورد ٭ مؤلف عرض کند کہ بر دار
استادہ کردن است نہ بدار کشیدن و زدن
قاتل (اردو) دار پر چڑھانا۔ دار پر کھینچنے
کا ارادہ کرنا۔ دار پر کھڑا کرنا۔

بدار بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر
و انند بمعنی بر دار کشیدن و مرادف بدار آوردن
کہ گذشت (مولانا لسانی ؒ) بے خطا شحنۂ
ملک ستمم بستہ بدار ٭ آنکہ بازم کند از
دار کدام است امروز ٭ مؤلف عرض
کند کہ بستن بدار ارادہ را ظاہر کند و معنی

ماربود یا مخفی بیاد کہ آغار بہ رائے مہملہ اسم مصدر آغاریدن است کہ گذشت حیف است کہ ما بجایش بالفاظ واضح ذکرش نکردیم و محققین نازک خیال ہم صراحتش نکردہ اند جا لاشت بعد از جنگ است و بہ (اغار - بالف مقصورہ) چیزے تلافی مافات کردہ ایم صاحب برہان (الف) را بہ مقصورہ سوم نوشتہ کہ می آید و در نسخہ دیگرش ممدودہ ولیکن ترتیب ردیف الفاظ کہ او پابند آنست مقصورہ را قائم دارد باقی حال الف و ب ہر دو صحیح باشد (اردو) الف و ب - بدطینت - بقول آصفیہ بدخصلت - بدذات - بدخو - آپ ہی نے بدذات پر بھی بدطینت کا اشارہ فرمایا ہے اور بد اصل کو بھی بطور مستقل قائم کیا ہے -

(الف) **بد آمد** اصطلاح - بقول وارستہ و بحر و بہار بمقابل خوش آمد (سیر الہی ہمدانی ے) چون خوش آمد نکنم زانکہ بد آمد کفر است بو خاصہ جائیکہ حقیقت بود آنجا گفتار ما مؤلف عرض کند کہ این حاصل بالمصدر ------

(ب) **بد آمدن** است کہ بمعنی ناپسند شدن مصدر مرکب اصطلاحی است و صاحب روز نامہ بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار از ہمین مصدر (بدم می آید) را ذکر کردہ گوید کہ ناپسند می باشد و صاحب رہنما ہم ذکر این کردہ حیف است از صاحب بحر کہ محقق مصادر است و این را ترک کرد (اردو) الف - ناپسند ناگوار (بدگوئی) بقول آصفیہ - فارسی - اسم مونث بدی غیبت - عیب گوئی - جھوٹ چغلی (ب) ناپسند ہونا - ناگوار ہونا - برا معلوم ہونا -

(الف) **بد آموختن** استعمال - صاحب آصفی
(ب) **بد آموز** ذکر (الف) کردہ از معنی ساکت و بہ (ب) گوید کہ آنکہ تعلیم بد یافتہ باشد (سلیم طہرانی ے) بلبل گلزار ایرانم بد آموز گلم بو مبتلی تا بد دماغم سنبل و ریحان ہند ما

و بہار ہم ذکر (ب) بمعنی مذکور کرد مؤلف
عرض کند کہ آموختن لازم و متعدی ہر دو
است کہ گذشت و آموزیدن را محققین
فارسی زبان ذکر نکردہ اند کہ لازم باشد و
آموزانیدن کہ بجایش مذکور شد متعدی
آن پس آموز اسم مصدر آموزیدن است
وجا دارد کہ بہ تبدیل زای ہوز بہ خای
معجمہ (چنانکہ فراز و فراخ) آموز را اسم
مصدر آموختن ہم گیریم پس (الف)
مصدر مرکب است بمعنی تعلیم بد حاصل
کردن و دادن و (ب) را اسم فاعل و
مفعول ترکیبی دانیم بمعنی (۱) تعلیم بد دہندہ
و تعلیم بد یافتہ و در سند سلیم بدآموز اسم
مفعول ترکیبی است۔ الوری ہم استعمال
این کردہ کہ بمعنی (۲) بداندیش و دشمن
است (ق) [illegible] بداندیش
تو بہ رنگ لقمہ [illegible] بدآموز
تو منظر زہر ریز کو (اردو) (الف) بُری تعلیم
پانا۔ بُری تعلیم دینا۔ (ب) (۱) بُری تعلیم پایا
ہوا۔ بُری تعلیم دینے والا (۲) دشمن بدگو

بدآئین اصطلاح۔ بقول بہار مرادف
بد وضع و بدراہ باشد این از کلام انوری
یافتہ ایم (ق) نکو خواہست نکو نام و نکو بخت
ہا بداندیشت بد آئین و بد اختر ہا مؤلف
عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و پس
(اردو) بد اطوار۔ بقول آصفیہ۔ بدچلن
۔ بُرے ڈھنگوں کا۔ آپ ہی نے بد وضع کا
ذکر بھی فرمایا ہے بمعنی بدچلن۔

بدا بقول انند بحوالہ جواہر الحروف (۱)
بمعنی بسیار بد از عالم خوشا صاحب مؤارد
در ملحقات ذکر این کند مؤلف عرض کند
کہ الف آخر برای مبالغہ باشد چنانچہ بر
(الف مبالغہ) ذکرش کردہ ایم و اشارہ
این ہم ممد را انجا (خاقانی ق) بدا سلطانیا

گو را بود رنج دل آشوبی ؛ خورشاد ز روی شیبا
گو را بود گنج تن آسانی ؛ (اردو) بہت بد

بداختر | اصطلاح - بقول برہان بفتح ہمزہ
وتاے قرشت وسکون خاے نقطہ دار و
راے بی نقطہ بد طالع و بدبخت و شوم را
گویند صاحبان مجمع و جامع و ناصری ہم ذکر
این کردہ اند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (صائب ؎) بسوز دل
بآہ گرم من چرخ بداختر را ؛ ز دود تلخ بپروا
نیست چشم سخت مہر را ؛ (انوری ؎)
الا تا سال و مہ را در گذشتن ؛ بداختر و
قیاس نیک فال است ؛ (اردو) بدبخت
بقول آصفیہ - بدنصیب - بدقسمت - بداقبال

بدادا | بقول وارستہ و بحر و بہار (۱) کسے
است کہ ادائے خارج از وسر زند و آن معروف
است مقابل خوش ادا و (۲) نیز کسے کہ در
ادائے قرض حیلہ جو باشد یعنی بدمعاملہ (شفیع
اثر ؎) چو زر بقرض دہی خواجگی مکن تنخواہ ؛
بقرض وار میاموز بدادائی را ؛ مؤلف
عرض کند کہ بہر دو معنی اسم فاعل ترکیبی است
و در سند بالا (بدادائی) بزیادت یای مصدری
است یعنی بدمعاملگی - نسبت معنی اول عرض
می شود کہ ادا بمعنی چہارمش گذشت کہ خوبی
حرکات معشوق را گفتہ اند ؎ چنانکہ ناز و
ادائے معشوق ؎ پس معنی اول متعلق بہمین
است یعنی حرکات بطرزے باشد کہ دران
عکس خوش ادائی رونماید و ادائے غیر مناسب
موقع سرزند از غیر معشوق چنانکہ ؎ کسی در
تقریر خود بدادا است ؎ یعنی مقصود خود را
بخوش اسلوبی ادا نمی کند و معنی دوم متعلق
بہ معنی اول ادا است کہ رسانیدن باشد بمقابلہ
این بدادائی بمعنی بدمعاملگی است بہ این معنی
اول طالب سند باشیم (اردو) (۱) وہ شخص
جسکی ادا ناخوش ہو (۲) بدمعاملہ بقول آصفیہ

فارسی۔ بدعہد۔ لین دین کا کھوٹا۔ ہاتھ کا جھوٹا۔ بددیانت ۔

(۱۵۵۹) **بداد رسیدن** مصدر اصطلاحی۔ (۱) بداد خود رسیدن و (۲) انصاف کردن۔ (ظہوری ؎) گر ظہوری رسد بداد کسے ٭ از براہیم شاہ دادگراست ٭ (صائب ؎) بداد من برس اے عشق پیش ازین مپسند ٭ کہ زندگانی من صرف خورد و خواب شود ٭ (اردو) (۱) داد کو پہنچنا۔ بقول آصفیہ داد ملنا۔ انصاف ہونا۔ داد پانا۔ (۲) دوسرے کا انصاف کرنا۔ فریاد سننا۔ (سودا ؎) عبث نالان ہے اس گلشن میں تو اے بلبل نالان ٭ نہیں یہ رسم یاں کوئی کسی کی داد کو پہنچے ٭

بدار آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بدار بستن (کہ می آید) یعنی بر دار کشیدن مؤلف گوید کہ حیف است کہ سند استعمال پیش نکرد و بخیال ما بارادہ دار آوردن باشد و کیفیت قبل دار است (اردو) دار پر کھینچنا۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا۔

بدار برآوردن مصدر اصطلاحی بقول انند مرادف بدار بستن۔ ہم او (بر دار زدن) را مرادف این گرداند کہ مقصودش غیر از (بر دار کشیدن) نباشد (والہ ہروی ؎) زمزمۂ بلبل از حقیقت گل بود ٭ غیرت معشوق بدار برآورد ٭ مؤلف عرض کند کہ بر دار استادہ کردن است نہ بدار کشیدن و زدن قاتل (اردو) دار پر چڑھانا۔ دار پر کھینچنے کا ارادہ کرنا۔ دار پر کھڑا کرنا۔

بدار بستن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند بمعنی بر دار کشیدن و مرادف بدار آوردن کہ گذشت (مولانا لسانی ؎) بے خطا شحنۂ ملک ستمم بستہ بدار ٭ آنکہ بازم کند از دار کدام است امروز ٭ مؤلف عرض کند کہ بستن بدار ارادہ را ظاہر کند و معنی

کشیدن بدار ازین پیدا نیست سند مولانا
کسائی ہم تائید خیال ما می کند قائل (اردو)
دار پر باندہنا۔ سولی کا ارادہ کرنا۔

بدارز بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح افزار
مر کفشگران را مؤلف عرض کند کہ حیف است
کہ از نوعیت این بحثی نرفت و بخیال ما غیر از
آدرم نباشد و اصل این بدوز بود بکسر
باے موحدہ کہ واو بدل شد بالف چنانکہ
توغ و تاغ و تریب و آریب و معنی لفظی این
(بادوز) یعنی دوخت دارندہ اگر سند استعمال
پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی
از بانست معاصرین عجم بر زبان نیارند۔
(اردو) چمارون اور کفش دوزون
کے ایک ہتیار کا نام بدارز ہے جسکی نوعیت
کی صراحت فارسیون نے نہین کی غالباً بخیہ سنا کی
ہے۔ دیکھو آدرم۔

بداسقان بقول برہان و ہفت و انند بفتح اول و ثانی بالف کشیدہ و نون زدہ بیونانی
حشیشی است گرم و خشک و آن را بعربی کف الکلب خوانند صاحب محیط این را بہ شین
معجمہ عوض سین مہملہ آوردہ گوید کہ معرب است از بدسگان فارسی و باشقان و برکشان
و قائل ابیہ و کف الکلب نیز گویند و بیونانی قاماریون و قوماروس گیاہیست شبیہہ
بہ بردی۔ بسیار گرم و خشک و در اول ملطف و محلل و مدر بول و جہتہ امراض بلغمی
و رطوبی نافع و ہم او بر کف الکلب گوید کہ بداشقان است و بعض عرب کف المریم
را باین اسم نامند مؤلف عرض کند کہ بدسگان ہم درین ردیف می آید و بدسغان
ہم و جز این نیست کہ این مبدل بدسگان است کہ کاف فارسی بہ قاف بدل شد چنانکہ دہگان
و دہقان و الف زائد بسہولت تلفظ آوردند چنانکہ مہار و ماہار دیگر ہیچ (اردو)

دیکھو بدسگال جس پر کامل صراحت کی جائیگی ۔

بداسلوب استعمال ۔ بقول انند بجواله فرہنگ فرنگ بفتح اوّل وضم ثالث بدوضع وبدکردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداسلوب بقول آصفیہ بے ڈھنگا ۔ بے ڈول ۔ بری شکل کا ۔ بدراہ ۔ چال چلن کا خراب ۔

بداشتن بقول موارد ۔ بمعنی بر داشتن (گلستان) دست از من بدار مؤلف عرض کند کہ (دست از کسی داشتن) بمعنی باز آمدن از دست وسند گلستان متعلق بدست ۔ سبحان الله محقق با نام ونشان چه خوش مصدرے پیدا کرد کہ بائے زائد بر مصدر داشتن است وبس (اردو) دیکھو داشتن

بداصل اصطلاح ۔ بقول انند بجواله فرہنگ فرنگ بفتح ہمزہ وسکون صاد بمعنی بدنژاد وفرومایہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بداصل ۔ بقول آصفیہ کمینہ ۔ بری نسل کا ۔ پاجی ۔

بداق بقول برہان وجامع وہفت وضمیمہ موارد بروزن عراق پائچۂ تنبان وشلوار باشد مؤلف عرض کند کہ وضع لغت تقاضائے آن کند کہ این را ترکی دانیم ولیکن صاحبان کنز ولغات ترکی ازین ساکت معلوم می شود کہ فارسیان از بداغ کہ بقول لغات ترکی شاخ درخت را گویند بہ تبدیل غین معجمہ با قاف چنانکہ آروغ و آروق این را مفرس کردہ بمعنی پائچۂ شلوار استعمال کردہ اند کہ ہمچو شاخیست از شلوار (اردو) پائچہ ۔ بقول آصفیہ ۔ اردو ۔ اسم مذکر ۔ پائچہ ۔ ازار کا وہ حصہ جس میں ایک ٹانگ رہتی ہے

بداک بقول جہانگیری بہای مختفی در آخر با اوّل مفتوح (۱) بد اندیش و (۲) خشم آلود را

گویند صاحب رشیدی این را بدون ہائے مختفی نقل کردہ گوید کہ معنی لفظی این عیب بدارد صاحبان برہان وجامع ذکر این کردہ اند خان آرزو در سراج فرماید کہ تحقیق آنست کہ اک کلمۂ نسبت است پس معنی ترکیبی این کسے کہ بہ بد نسبت داشتہ خواہ بداندیش خواہ خشم آلود کہ خشم وغضب صفت بدی است مؤلف عرض کند کہ اتفاق محققین بر کتابت کاف عربی بدون ہائے مختفی است لیکن آنچہ خان آرزو کلمۂ اک را برائے نسبت گوید ما این را در قواعد فارسی نیافتیم خیال ما این است کہ اک بمعنی عیب وعار و آسیب وآفت بجائے خود گذشت واک بمقصورہ ہم آمدہ پس (بداک) را اسم فاعل ترکیبی چرا نگیریم کہ بمعنی عیب وآفت بد دارندہ واستعمال این برائے بداندیش وخشمناک شد دیگر ہیچ (اردو) (۱) بداندیش۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بدخواہ۔ برا چاہنے والا بیری مخالف۔ (۲) غصیلا۔ بقول آصفیہ۔ اردو۔ بدمزاج۔ مغلوب الغضب۔ تندمزاج۔

بدام آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدام شدن (نظامی ع) مرا خواندی و خود بدام آمدی ؎ نظر پختہ ترکن کہ خام آمدی مؤلف عرض کند کہ فرقی کہ میان آمدن وشدن است واضح وہمین فرق درین ہردو مصدر (اردو) دام میں آنا۔ صاحب آصفیہ نے دام میں لانا کا ذکر کیا ہے جو اسی کا متعدی ہے

بدام آوردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر (۱) صید کردن و (۲) تسخیر نمودن مؤلف عرض کند کہ متعدی مصدر گذشتہ (ظہوری ع) واشک لالہ فام آوردہ ام ؎ تا تدرو خشم بدام آوردہ ام (صائب ع) می کند از طوق قمری دامہا در خاک سرو ؎ تا بدام آرد دگر آن سرو خوش رفتار را ؎ (اردو) دام میں

لانا۔ بقول آصفیہ (۱) جال میں پھنسانا پھندے میں لانا۔ آپ ہی نے صید کرنا بمعنی شکار کرنا لکھا ہے (تضیر سے) دل پہ داغ کو میرے چھوڑا چشم گریہ رونے ﴿ تعجب ہے کہ چیتے کو کیا ہے صید آہو نے ﴿ (۲) تسخیر کرنا مسخر کرنا۔

(۴۷۶۰) **بدام افتادن** مصدر اصطلاحی۔ گرفتار شدن باشد (صائب سے) دلدار ماست محو خط مشکفام خویش ﴿ صیاد را کہ دید کہ افتد بدام خویش ﴿ (حافظ شیراز سے) ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال ﴿ مرغ زیرک چون بدام افتد تحمل بایدش ﴿ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

(۴۷۶۱) **بدام اندرون افتادن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدام افتادن (انوری سے) عزم آن دارم کہ رونے چند بنولیسم کہ نیست ﴿ شعر او مرغیکہ آسان اندرون افتد بدام ﴿ (اردو) دیکھو بدام افتادن۔

(۴۷۶۲) **بدام درآمدن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدام آمدن کہ گذشت (انوری سے) گر از جود تو گیتی دانہ سازد ﴿ بدام او درآید نسر طائر ﴿ (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

بدام زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند (بدام زدن مرغ) بمعنی اسیر کردن آن در دام است (حافظ شیراز سے) بے ماہ مہر افروز خود تا بگذرانم روز خود ﴿ دامی براہی می نہم مرغی بدامی میزنم ﴿ مؤلف عرض کند کہ ما نہ پسندیدیم کہ این را مخصوص با مرغ کنیم کہ بدام زدن صید مطلقًا یا بدام زدن آہو وغیر ذلک ہم درست باشد (اردو) دیکھو بدام آوردن کے پہلے معنے۔

بدام شدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ غواصض سخن مرادف بدام آمدن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) دیکھو بدام آمدن۔

(۴۷۶۵) **بدام کشیدن** مصدر اصطلاحی۔ مرادف

بدام آوردن بہر دو معنی (ظہوری ۵۲) بر آہواں تو گر دیدہ ختم صیادی ۶ کرشمہ خاطر رم خوردہ را بدام کشید ۶ (صائب ۵۲) اگرچہ از رم آہو است بیش وحشت من ۶ مرا بگردش چشمی تواں بدام کشید ۶ (ولہ ۵۲) خط عذار تو خورشید را بدام کشید ۶ زہالہ حلقہ بگوش مہ تمام کشید ۶ (ولہ ۵۲) تواں بصبر سر سرکشاں بدام کشید ۶ کہ نرم نرم خط از حسن انتقام کشید ۶ (اردو) دیکھو بدام آوردن۔

بدامن دویدن اشک مصدر اصطلاحی برا اشک دویدن بدامن) مذکور شد و سندش ہم بمصدر انجا گذشت (اردو) دیکھو (اشک دویدن بدامن)

بدامن ریختن استعمال۔ بقول انند مرادف

بدامن فرو ریختن بدامن کردن کہ می آید مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است (اردو) دیکھو بدامن کردن۔

بدامن کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند مرادف بدامن ریختن مؤلف عرض کند کہ مقصودش جز این نباشد کہ (۱) چیزی را در دامن کسی ریختن بمعنی حقیقی و (۲) کنایہ از ظاہر کردن (طالب آملی ۵۲) کو صبا کز دامن مژگان گل افشانش کنم ۶ آنچہ دل در آستین دارد بدامانش کنم ۶ (اردو) (۱) دامن میں ڈالنا (۲) ظاہر کرنا۔

بدامن کسی گرہ بستن استعمال۔ صاحب انند ذکر این کردہ از معنی ساکت (امیر خسرو ۵) غنچہ رفت از چمن گل چوں بدو پیوند داشت ۶ بست محکم دامن خود را گرہ با دامنش ۶ مؤلف عرض کند کہ از سند بالا (دامن را با دامن گرہ بستن) پیدا است نہ دانیم کہ محققین در چہ خیال خامہ فرسائی می کنند بخیال ما مصدر اصطلاحی بالا بمعنی حقیقی است (اردو) دامن میں گرہ باندھنا۔

بدامن کسی نماز کردن مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از کمال عفت و پاکدامنی وے (سلیم ۵) ز پاکدامنی من بعشق می شاید ۶ کہ ہمچو صبح بدامان من نماز کند ۶ مؤلف عرض کند

کسی را پاکدامن تسلیم کردن است طرز بیان انند غیر دلپسند (اردو) کسی کی پاکدامنی کو تسلیم کرنا۔

بدان | بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) امر از دانستن و (۲) بمعنی بآن مؤلف عرض کند کہ اصل لغت بمعنی اوّل دآن است و بای مکسورہ زائدہ در اوّلش و بمعنی دوم بای مفتوح است مقابل بدین چنانکہ "بدان سبب" اصل این بآن بودہ موحدہ و الف ممدودہ و نون۔ پس از و الف کہ در ممدودہ می باشد الف اوّل بدل شد بدال مہملہ۔ صاحب قانون دستگیری بسند این تبدیل بآن و بدان و بآین و بدین را آوردہ و (۳) جمع بد بزیادت الف و نون جمع (سعدی ؎) شنیدم کہ در روز امید و بیم ٭ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ٭ (اردو) (۱) جان۔ جاننا کا امر حاضر (۲) اُس اور سے ان دونوں کے استعمال سے اس فارسی کلمہ کے معنے حاصل ہوتے ہیں جیسے "اُس سبب سے" (۳) بد لوگ۔ بدون۔ بد کی جمع جیسے "بدوں کی صحبت بری ہے"

بداندیش | اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بالفتح بدخواہ و کینہ خواہ و بدسگال (شیخ شیراز ؎) چشم بداندیش کہ برکندہ باد ٭ عیب نماید ہنرش در نظر ٭ صاحب ناصری این را بمعنی بدخواہ گفتہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی اندیشہ و خیال بد دارندہ (انوری ؎) ز دیدہ بدخواہ تو سفید چو قار ٭ زرشک روز بداندیش تو سیاہ چو قیر ٭ صاحب آصفی مصدر (بداندیشیدن) را ذکر کردہ ہمین سند شیخ شیراز را آوردہ و دیگر ندارد (اردو) بداندیش دیکھو بداک۔

بدانگوشہ | استعمال۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بمعنی بآنگوشہ و بآں طور مؤلف عرض کند کہ حقیقت بدان بجای خودش بیان کردہ ایم کہ مبدل بآن است (اردو) اُس طرح پر۔ اُس طریقہ سے۔ اُس طور سے۔

بدباز | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ

بمعنی مسخرہ و بذلہ باز و نقل باز مؤلّف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است ولیکن طالب سند استعمال باشیم که استعمال این از نظر ما نگذشت و جز این نباشد که باز بہار ابد قرار دادہ بد باز نام نہادہ اند (اردو) مسخرہ دیکھو الواط۔ بہروپیا۔ دیکھو ابو قلمون۔

بد باطن اصطلاح بقول انند منافق و دو رو (صائب ۵) زخاکساری بد باطنان فریب مخور ؛ شود گزندہ چو زنبور گشت خاک آلود ؛ مؤلّف عرض کند که کسی که کینہ ور باشد که کینۂ باطنش ظاہر نمی شود (اردو) بد باطن بقول آصفیہ۔ کپٹی۔ کینہ ور۔

بدنج صاحب مؤیّد بذیل لغات فارسی این را آوردہ گوید که بمعنی ہلیلہ باشد (کذا فی لغات الطب) صاحب محیط ذکر این نکرد و بر ہلیلہ فرماید که لغت فارسی است و معرّب این اہلیلج و بہندی ہڑ و ہرا و ابہیا و اچھو و چھی و در انگریزی مروبلن و چیبولک و آن ثمر درخت ہندی است و چہار نوع و کابلی آن بزرگ ترین۔ شیخ الرئیس جمیع اقسام این را سرد در اوّل و خشک در دوم گفتہ و ہمہ مصفّی صفرا و نافع آن و شرب جمیع ہلیلہ جات نافع جذام و خفقان و توحّش و درد طحال و نافع معدہ و ہمہ آلات غذا و منافع بیشمار دارد (الخ) مؤلّف عرض کند که چارہ جز این نیست که بدنج را اسم جامد گیریم باعتبار لغات الطب و مؤیّد ولیکن صحّت املای این بدست مطبع نولکشور است که محقق فاضل جلیلہ لفظ کا بیان نکرد و ظاہرا معرب معلوم می شود ولیکن کتب لغات ساکت (اردو) ہڑ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ اسم مؤنّث۔ ہلیلہ ایک قسم کے کسیلے پھل کا نام۔ بھیڑا۔

بدبخت اصطلاح۔ بہار ذکر این از معنی ساکت و نقل و نگارش انند ہنیہ در دو ہست مؤلّف عرض کند

کہ مرادف بداختر باشد کہ گذشت (شیخ شیراز ۵) بدبخت کسی کہ سرتابد ز زین در کہ در دگر نیابد ز (انوری ۵) بسان شاہی اندر گلستانم ز چہ بدبختم کہ خود خاری ندارم ز (اردو) بدبخت۔ دیکھو بداختر۔

بدبد اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ سکندر نامہ بفتح ہر دو موحدہ وسکون ہر دو دال ابجد لغت فارسی است بمعنی بسیار بد مؤلف عرض کند کہ تکرار لفظ افتادہ معنی مبالغہ کند و بس (اردو) بہت برا۔ نہایت بد اور خراب۔

بدبدک بقول جہانگیری با ہر دو بای مضموم و دال اوّل ساکن وثانی مفتوح ہُدہُد را گویند صاحب رشیدی فرماید کہ بدک ہم بہمین معنی آمدہ صاحبان برہان و جامع و ناصری گویند کہ مرغ سلیمان است کہ ہُدہُد باشد۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ سند استعمال یافتہ نشد و گوید کہ احتمال دارد کہ تصحیف ہدہدک خواہد بود و آن تصغیر ہُدہُد بود مؤلف عرض کند کہ قول ناصری و جامع کہ ہر دو از اہل زبانند سند را ماند۔ ہر لفظی را کہ ما خذش بفہم نیاید چشم خان آرزو بسوی تصحیف می کشاید چرا نہ گوئیم کہ بُدبُد۔ مبدّل ہدہد است کہ ہای ہوّز بہ موحدہ بدل شود چنانکہ ہیبدخ و بیدخ و کاف آخر را برای تعظیم دانیم۔ چنانکہ بابک و مامک یا زائد۔ چنانکہ پرستو و پرستوک (ختم شد واللہ اعلم بالصّواب) نہ ضرورت خیال تصحیف است و نہ تحقیر بلکہ بر تبدیل و زیادتی مفرّس ہدہد عربی است (اردو) ہُدہُد بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ مرغ سلیمان۔ ایک مشہور پرند کا نام جس کے سر پر تاج یا چوٹی ہوتی ہے۔ یہ جانور اکثر درختوں کو کھود کر اپنا گھر بناتا ہیں اور اس میں رہتا ہے اس کی چونچ لمبی مصر والے اسے حضرت سلیمان کا بیٹا خیال کرتی انہیں کی روایت ہے کہ پہلے اس کا تاج سچ مچ سونے کا تھا لالچ سے لوگ اسے مارا کرتے تھے۔ جب

اس نے حضرت سلیمان سے فریاد کی تو انہوں نے اس کے سونے کے تاج کو اس کی جان کا وبال خیال فرما کر دعا دی کہ پروں کا تاج ہو جائے ۔ چنانچہ جب سے اس کے سر پر پروں کا تاج ہو گیا ۔

بدبُردن مصدر اصطلاحی ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بضم بای موحدۂ ثانی بمعنی (۱) رنجیدہ کردن و آزردن مؤلف عرض کند کہ (۲) بمعنی بد خیال کردن است چنانکہ "پندم را بدمی بری" ولیکن برائے معنی بیان کردہ انند طالب سند باشیم (اردو) (۱) رنجیدہ کرنا (۲) بُرا خیال کرنا۔

بدبستان دادن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بحر در مکتب نشاندن مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) مدرسے بھیجنا۔

بدبو استعمال ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) مقابل خوشبو مؤلف عرض کند کہ قاب اضافت بوی بد و (۲) اسم فاعل ترکیبی یعنی بوی بد دارندہ سند ایں بر بدبوزدن می آید (اردو) (۱) بدبو بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ اسم مؤنث ۔ دُرگند ۔ سڑاند ۔ خراب بو ۔ (۲) بدبو (بمعنی سڑاند رکھنے والا) بھی علیحدہ فارسی کہہ سکتے ہیں "صاحب آصفیہ نے متعفّن بمعنی فرمایا ہے ۔ عربی ۔ عفونت رکھنے والا ۔ سڑا ہوا ایسا ہوا جس میں سڑاند آئے ۔ بدبودار ۔

بدبودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر ایں کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی خوب نبودن است بمعنی حقیقی (جمال اصفہانی ۔) ترا ایں بندہ دانی بد نبود است ٭ وگر بد بود درفت و در دسر برد (اردو) بُرا ہونا ۔ بد ہونا ۔

بدبوزدن مصدر اصطلاحی ۔ بوی بد دادن (ظہوری ۔) لالہ از روی تو کار رنگ ساخت ٭ سنبل از موی تو بدبوی زند ٭ (اردو) بُری بو دینا ۔ یہ لفظی ترجمہ ہے ۔ محاورہ میں کہتے ہیں "بدبو آنا"

بدبین اصطلاح ۔ بقول بحر (۱) عیب جو ۔ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ۔

(۱۳۹۸)

ور(۲) بصفت چشمی کہ زخم رساند (صائب ۵۱)
دیدۂ نقاش را سیلی است ہر خط شعاع ٭ مہر عالمتاب را
از دیدۂ بدبین چہ باک ٭ (ظہوری ۵۲) در تماشا
چشم تابیدن نماند ٭ چشم بدبین دور حیرانیست
این ٭ (اردو) (۱) عیب جو۔ بقول آصفیہ۔
عیب بین۔ خردہ گیر۔ حرف گیر۔ نقص نکالنے والا
(۲) نظر لگانے والی۔ جیسے نظر لگانے والی آنکھ۔

بد پرتو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ
بفتح بای فارسی وسکون رای مہملہ بمعنی (۱) بد طالع
و(۲) گنہگار و(۳) بد سرشت مؤلف عرض کند
کہ قیاس می خواہد کہ (۴) بمعنی بد صحبت باشد۔
ای کسی کہ صحبتش بد باشد ومن وجہ معنی اول ہم
بلحاظ پرتو ستارۂ بد و معنی دوم وسوم غیر از مجاز
نباشد برای ہمہ معانی طالب سند باشیم (اردو)
(۱) دیکھو بد اختر (۲) گنہگار بقول آصفیہ۔ فارسی۔
عاصی۔ خطاوار۔ قصوروار و(۳) دیکھو بد اصل
یعنی بد ذات۔ بد طینت (۴) بد صحبت کہہ سکتے ہیں
یعنی وہ جس کو بری صحبت ہو۔

بد پرہیز | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ
فرہنگ فرنگ ناپرہیز و بی پروا ودر بیماری کہ
بحکم طبیب مقید نباشد مؤلف عرض کند کہ
اسم فاعل ترکیبی است مخفی مبادا کہ پرہیز بقول
برہان بمعنی حذر و احتراز وترس وبیم ونگاہ داشت
خود از مضرت آمدہ پس کسی کہ نگاہ داشت خود از
مضرت نکند و بحکم طبیب عمل نہ نماید بد پرہیز است
(اردو) بد پرہیز۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ بے احتیاط
وہ شخص جو بیماری میں ہر ایک چیز کھائے پیے۔
بلانوش۔ بلا چاٹ۔

بد پسران خانہ کن | اصطلاح۔ صاحب انند
گوید کہ بفتح کاف وسکون نون بمعنی ناخلفان آمدہ
و آنکہ خانۂ پدر را خشت خشت کندہ بفروشند
صاحب مؤید بحوالۂ قنیہ ذکر این کردہ۔ وصاحب ہفت
ہمزبان مؤید وصاحب شمس گوید کہ پسران بد کہ
خانۂ پدراں بفروشند مؤلف عرض کند کہ خانمان

برباران و ناخلفان را گویند (بدپسران) قلب اضافت
مرکب توصیفی است و (خانه کن) اسم فاعل ترکیبی
صفت مرکب اوّل بخیال ما درین اصطلاح تخصیص
خانهٔ پدر هم نباشد مطلق خانه مراد است (اردو)
گھر برباد کرنے والے لڑکے۔

بدپسند اصطلاح - بقول سروری و جهانگیری
و برهان و رشیدی و جامع بمعنی (۱) مشکل پسند (فرخی
۵) سخنانش را بر دیده همی نقش کنند ٭ بدپسندان
همه بصره و آن بغداد ٭ صاحب انند بذکر معنی اوّل
گوید که (۲) کسی که برای کسی بدی پسند کند و نیکوئی
نخواهد - خان آرزو در سراج بذکر معنی اوّل فرماید که
در ظاهر این لفظ مرکب بنظر می آید لیکن معلوم نیست
که بد در ینجا چه معنی است - زلّه بردارش بهار همزبان
اوست و فرماید که معنی اوّل از جوهر الالفاظ مستفاد
نمی شود - صاحب آصفی نقل نگار بهار و مصدر
(بدپسندیدن) به استناد همین کلام فرخی قائم
کرد مؤلّف عرض کند که بد بمعنی اوّلش خراب
بدی است و مشکل بمعنی دشوار و دشوار چیزی نیست
که آنرا نیک دانیم و در تعمیم بد داخل نکنیم - پس استناد
فرخی در ینجا بد را بمجاز معنی دشوار گرفته باشد ازینجاست
که ما بر لفظ بد اشاره این معنی کرده ایم - پس چه مشکل
و چه بد است اگر ما بدپسند را بمعنی مشکل پسند گیریم
و بدپسند بمعنی دوم که حقیقی است بمعنی خرابی پسند
و بدی پسند و نکته چین و بدبین و عیب جو هم آمد
یعنی کسی که بدی و خرابی کسی را پسند کند - پس
معنی دوم را در کلام فرخی گرفتن بهتر است از
معنی اوّل خصوصاً بلحاظ معنی مصرع اوّلش که
سخن را نقش دیده گرداند که عیب جویان همیشه
نظر بر ظاهر دارند و اگر متعلق بمعنی اوّل هم کنیم عیبی
ندارد - بیچاره خان آرزو غور بر معنی نه کرده همین
وجه بود که او را معنی بد درین اصطلاح معلوم
نه شد - زلّه بردارش چه رسد (اردو) (۱) مشکل
پسند - بقول آصفیه - دقّت پسند - وہ شخص جو
دقّت طلب مضمون کو پسند کرتا ہو (۲) بدخواہ -

بقول آصفیہ - بداندیش - بُرا چاہنے والا۔ دشمن - (بداندیش) دیکھو بارک -

بدپشت | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بضم بای فارسی - ستور نارام شدہ کہ متحمل بار نباشد **مؤلف** عرض کند کہ اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ از قبیل بدلگام است (بدپشت) جانوری کہ بار بہ بند ازو و اجازت نہ دہد کہ زیر بار کنند (اردو) نہ سدھا ہوا جانور جو پیٹھ پر بوجھ نہ لادنے دے - مذکر -

بدپوز | اصطلاح - بقول سروری مرادف ہماں بتفوز کہ گذشت (مولوی معنوی ۵)
چناں باشد بیان نور ناطق * نہ لب باشد نہ آں دراز و نہ بدپوز * صاحب جہانگیری فرماید کہ (بدفوز) ہم آمدہ - صاحبان برہان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج و ہفت و مؤید ذکر ایں کردہ اند **مؤلف** عرض کند کہ مبدل بتپوز کہ بہ بای فارسی گذشت و باشارۂ ایں ہمہ را انجا کردہ ایم (اردو) دیکھو بتپوز -

بدپوس | اصطلاح - صاحبان رشیدی و سراج ذکر ایں کردہ اند و ما حقیقت ایں با بیان ماخذ بر بتپوز نوشتہ ایم (اردو) دیکھو بتپوز -

بدتبار | اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح تای مثناہ و موحدہ بالف کشیدہ بدنژاد و بداصل **مؤلف** گوید کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است (اردو) دیکھو بداصل -

بدتخمان | اصطلاح - بقول بحر و غیاث و انند (۱) غلہ فروشان و (۲) مزارعان مفلس (۳) مردم ظالم و فاسق **مؤلف** عرض کند کہ بمعنی حقیقی بداصل است یعنی بدنژاد و الف و نون در آخرش برای جمع و ہر سہ معنی بالکنایہ فارسیان از غلہ فروشان نقل در آشتند بوجہ مکر و دغا و گران فروشی و ہمچنین از مزارعان مفلس کہ افلاس شان حیلہ بازی را بیفزاید و ہوس پول بر دغا و فریب مجبور کند و مردم ظالم و فاسق را

ظلم و فسق دلیل بدنجمی است (اردو) (۱) غلہ فروش
دیکھو بجبشاک (۲) مفلس کسان (۳) ظالم اور فاسق لوگ

بدترجا | اصطلاح بقول سروری (در ملحقات) و رشیدی کنایہ از دُبر باشد و بحذف دال ہم آید مؤلف عرض کند کہ (بترجا) گذشت و این اصل است و آن مخفف این کہ بتر مخفف بدتر است بحذف دال مہملہ۔ صاحبان بحر و بہار عجم بزیادت تحتانی در آخر (بدترجای) نوشتہ اند (اردو) دیکھو بترجا۔

بدجلو | اصطلاح۔ بقول بحر اسپ سرکش بہار گوید کہ اسپی کہ مطاوعت سوار نکند (ظہوری ع) پُر بجولان مباش تیز عنان ؏ توسن روزگار بدجلو است ؏ مخفی مباد کہ جلو بقول برہان بفتح اول و ثانی عنان اسپ را گویند۔ پس معنی لفظی این بدعنان و کنایہ از سرکش باشد (اردو) بدلگام بقول آصفیہ فارسی منہ زور گھوڑا۔ وہ گھوڑا جو لگام کو نہ مانے۔

بدجنس | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ کمینہ و فرومایہ و بدنژاد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و مرادف بداصل باشد و بس (اردو) دیکھو بداصل۔

بدچشم | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) کسی کہ نظر او بد باشد و (۲) کسی کہ بمال دیگران طمع کند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است و موافق قیاس ولیکن مشتاق سند استعمال می باشیم (اردو) (۱) بدنظر کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ شخص جس کی نظر لگے (۲) بدنیت بقول آصفیہ بُرا ارادہ رکھنے والا بدنظر۔ طامع۔ لالچی۔ حریص۔

بدحال | اصطلاح بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بدروز و بدبخت۔ مقابل خوشحال بہار بر سروت قانع۔ ازینکہ زحمت تعریف نہ پسندد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس یعنی کسی کہ حال او خوش نیست و بد است۔ مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) بدحال بقول آصفیہ خستہ حال۔ ردی حالت میں و بلحاظ تعریف صاحب انندراج دیکھو بدبخت۔

(۲۲۴۵)

بدخان اصطلاح - بقول شمس لغت فارسیست با لکسر بمعنی تره مؤلف عرض کند که دیگرسی از محققین فارسی با او نیست - معاصرین عجم بر زبان ندارند سند استعمال پیش نه شد - حواله کتب نه نوشت دائماً خیلی بی احتیاط - نه در لغات فارسی یافتم نه عربی و ترکی و سنسکرت اعتبار را نشاید (اردو) ترکاری - مؤنث -

بدخدمتی اصطلاح - خوش ادا نه شدن خدمت کنایه از گناهگاری (بدخدمت) هم بمعنی ناکارگذار و گناهگار از این اصطلاح پیدا است (انوری ۵) بیک بدخدمتی عاصی ندانم تو که در اخلاص دارم حظ موفور با تحتانی آخره بر (بدخدمت) مصدری است و بدخدمت - اسم فاعل ترکیبی (اردو) ناکارگزاری - مؤنث بری طرح خدمت بجالانا - قصورواری - مؤنث

بدخش اصطلاح - بقول سروری بفتح با و دال مهمله (۱) گوهر نفیس کانی که معدن آن کوه های مشرق است و رنگ سرخ دارد (کذا فی المؤیّد) (خاقانی ۵) صبح ستاره نمای خنجر تست اندران با گاه درخش جهان گاه بدخش مذاب بود فرماید که مذاب بمیم و ذال معجمه بمعنی گداخته باشد - صاحب جهانگیری گوید که (۲) نام ولایت بدخشان بود چون لعل از انجا حاصل شود لعل را نیز بدخش گویند - صاحب رشیدی فرماید که بدخش لعل باشد و بدخشان ملک معروف الف و نون نسبت است صاحب برهان فرماید که مخفف بدخشان و چون لعل از انجا آرند لعل را هم بدخش گویند و بدخشانی و بدخشی را هم بدخش نامند - صاحب جامع باتفاق برهان گوید که بدخشان مابین خراسان و هند است - صاحب ناصری بذکر هر دو معنی بالا می نگارد که گویند که مردم بدخشان بخشونت مثل اند و مردی بود که آن ولایت بدو منسوب و آن از اقلیم چهارم و بدخشی نام شاعری از اهل انجا خان آرزو در سراج بذکر هر دو معانی نسبت معنی دوم فرماید که این ولایت در وسط ایران و توران و هندوستان

واقع کہ لعل ازانجا خیزد و بقول بعض فرماید کہ معدن لعل آنجا نیست بلکہ درانجا آوردہ می فروشند مؤلف عرض کند کہ تحقیق ما ہمین قدر است کہ بدخش بمعنی دوم اصل است و بزیادت الف و نون مزید علیہ و معنی اوّل مجاز آں (اردو) (۱) یاقوت - دیکھو یاکند (۲) بدخشاں مذکر ایک ولایت کا نام جو ایران اور توران اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے - جہاں یاقوت کی کان ہے -

بدخشان | بقول سروری نام ولایتی است میان خراسان و ہند کہ آنجا کان لعل بود و گوسفندان باشند دراں ناحیہ کہ برو سوار شوند از غایت بزرگی و بحوالہ جواہر نامہ گوید کہ نسبت لعل بدخشاں نہ ازاں است کہ کانش درانجاست بلکہ بواسطہ آنست کہ از معاون بہ بدخشاں نقل کنند و آنجا فروشند و فرماید کہ اما ازیں بیت حکیم سنائی کان لعل در بدخشاں باشد

(ب) سالہا باید کہ تا یک سنگریزہ ز آفتاب ہا
لعل گردد در بدخشاں یا عقیق اندر یمن ٭

صاحبان برہان و جامع و موید ہم ذکرش کردہ اند مؤلف عرض کند کہ حقیقت ایں بر معنی دوم بدخش مذکور شد (اردو) دیکھو بدخش کے دوسرے معنے -

بدخش مذاب | اصطلاح - بقول جہانگیری و س ضمیمہ (۱) کنایہ از می سرخ سندش ہماں کہ بر بدخش گذشت - صاحب برہان بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) کنایہ از لعل بدخشاں ہم - صاحب رشیدی فرماید کہ معنی لفظی ایں لعل گداختہ و کنایہ از معنی اوّل و (۳) خون - صاحب بحر با برہان متفق و صاحب جامع بر معنی اوّل قانع - صاحب موید با رشیدی متفق - خان آرزو بر برہان نسبت معنی دوم اعتراض کند مؤلف عرض کند کہ اعتراضش خیلی موجہ کہ بدخش خود لعل است و مذاب - گداختہ را گویند - اندریں صورت بدخش مذاب برای لعل بدخشان نباشد - بالجملہ ایں مرکب توصیفی است (اردو) (۱) سرخ شراب مؤنث (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنے (۳) خون - مذکر -

بدخشی | اصطلاح - بقول انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ
بکسر شین معجمہ (۱) نام شاعری بود از اہل بدخشان
صاحب ناصری ذکر این باہل بدخشان کرده (بدخشی
ص) زبر و زیر اگر شود عالم چہ باک - بدخشی چہ غم کرد راست گذاشت
کان جہان ہچو شیشۂ ساعت ز ساعتی زیر و ساعتی
زبر است (۲) صاحب مؤید این را بمعنی (۲) لعل
بدخشانی آورده و صاحب ہفت ذکر ہر دو معنی
کرده **مؤلف** گوید که یای نسبت در آخر بدخش زیاد
کرده اند بمعنی منسوب بہ بدخش که شاعر ہم باشد و لعل ہم
مخفی مباد که نام شاعر نیست بلکہ تخلص اوست (اردو)
(۱) بدخشی ایک شاعر کا تخلص ہے جو بدخشان میں گزرا ہے
مذکر (۲) دیکھو بدخش کے پہلے معنے

بدخصال | استعمال - بقول انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ
بمعنی بد افعال و کردار **مؤلف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدخصال - بقول
آصفیہ - بدراه - بدروش - بداطوار - بدوضع -
مؤلف عرض کرتا ہے کہ بداطوار بھی کہ سکتے ہیں

بدخط | استعمال - بقول انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ
بمعنی بدنویس **مؤلف** عرض کند که بفتح خای معجمہ
اسم فاعل ترکیبی است که مقابل خوشخط و خوشنویس
یعنی کسی خط او بد باشد (اردو) بدخط - بقول آصفیہ
اسم مذکر - بدنویس - بُرے خط والا -

بدخُلق | استعمال - بقول انند بحوالۀ فرہنگ فرنگ
بضم ثالث بمعنی بدخو و شریر **مؤلف** عرض کند
که اسم فاعل ترکیبی کسی که اخلاق او بد باشد
مقابل خوش خلق (اردو) بدخلق - بقول آصفیہ
بدمزاج - اکھڑ - اکھل کھرا -

بدخو | استعمال - بقول انند و بہار معروف
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی خوی بد دارنده (صائب ص) می کند از
مہربانی شیر مادر را زیاد - طفل بدخو ہر قدر خون در
دل مادر کند (انوری ص) طعنہ بدگوی می باشد
زیانش از ہر که در دلبری بدخوی نیست (اردو)
بدخو - بقول آصفیہ - فارسی - بُری خصلت والا

بد سیرت - بد اخلاق -

(الف) **بدخواب** | اصطلاح - بقول وارستہ و
بحر کسی کہ چوں از خوابش بیدار کنند بدخوئی آغاز
کند واکثر این حال در اطفال مشاہدہ می شود (اثر
ره) بساں طفل بدخو بخت خواب آلودہ دام ز
کہ گر بیدار سازم یکدمش بدخواب می گردد (واله ره)
پس از عمری کہ شد بیدار از آمد شد جاناں ز
نگردد بخت با من رام بدخوابست پنداری ز
خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ کسی کہ شب خوابش
اورا نیاید و بی طاقت شود و وقت خواب بگذرد
(اشرف ره) پس از عمری شبی در خلوتی اورا
اگر یابم ز شود بدخواب بختم جای نامانوس رامانند
مؤلف عرض کند کہ بدخوابی حالتی است کہ مر ورا
شد ماند و اسبابش متفرق چوں خوابگاہ آرام بخش نبا
یا نو باشد یا فکر و خیال مستولی شود نتیجہ آں بدخوابی
است و کسی کہ مبتلای این شود بدخواب است
اسم فاعل ترکیبی از سند سوم استعمال ....

(ب) **بدخواب شدن کسی** | وازسند اول استعمال...
(ج) **بدخواب گردیدن کسی** | پیداست بمعنی عارض
شدن بدخوابی باو (اردو) (الف) بدخواب -
کہ سکتے ہیں (ب) و (ج) بدخواب ہونا - بقول
آصفیہ - بُرا سپنا دیکھنا - نہانے کی حاجت ہونا -
احتلام ہونا - لیکن فارسی مصادر کا ترجمہ (بدخوابی
ہونا) یعنی نیند وقت پر نہ آنا یا درمیان شب
آنکھ کھل جانا -

(الف) **بدخواں** | اصطلاح - بقول بہار و بحر و
انند خطی کہ خوب خواندہ نشود (محمد رفیع واعظ ره)
جوہر از تیغ زباں شد ریخت تا دنداں مرا ز گفت و گو
شد ہمچو سطر بی نقط بدخواں مرا ز **مؤلف** عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است - صاحب آصفی بوسیلہ
ہمین یک سند مصدر ....

(ب) **بدخواندن** | را قائم کردہ از معنی گریز کند
مؤلف گوید کہ بمعنی لفظی خوب نہ خواندن باشد
(اردو) الف - نہ پڑھا جانے والا خط - بدخط -

زشت خط جو پڑھا نہ جائے مذکر (ب) اچھا نہ پڑھنا
صاف نہ پڑھنا رُک رُک نہ پڑھنا۔ دکن کی بول چال
امیر نے اٹکنا پر فرمایا ہے۔ "رک رک کے پڑھنا جیسے"
صاف تو لکھا ہے تم پڑھنے میں اتنا اٹکتے کیوں ہو"
(الخ) اور لفظی ترجمہ برا پڑھنا۔

بدخواہ | اصطلاح۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بد اندیش و کینہ ور۔ صاحب فرہنگ خدائی کہ از
معاصرین عجم بود نویسد کہ دوشمان نیک خواہ و
آنکہ دشمن باشند (انتہی) ما سند استعمال این یافتہ
ایم (انوری ع) بدخواہ تو بر تختہ این سکہ خاک
صفریست کہ بنشی ندہد ہیچ رقم را (ظہوری ع)
دل بدخواہ تو خون باد مپرس احوالم ؛ چون بگویم
کہ جدا از تو ظہوری چون است (اردو) بدخواہ
دیکھو بدپسند۔

بدخواہ کسان ہیچ مطلب نرسد | مثل۔
بہار و آنند بذکر این پنبہ در دہن مؤلف گوید کہ
فارسیان این مثل را بحق بدخواہ و بد اندیش زنند
کہ او از بدبینی خود کہ بحق دیگران کند بمقصد خود فائز
نہ شود۔ معاصرین عجم ہم بر زبان دارند۔ صاحبان
خزینہ و امثال فارسی بجائی (مطالب) (مقصد) را
ذکر کردہ اند و از محل استعمال ساکت (اردو)
دکن میں کہتے ہیں "بدنیت کا خانہ خراب" غیر کی
کی برائی چاہے تو خود کیا کھائے"

(الف) **بدخور** | اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ ہدایت
گوید کہ دوائی کہ بجہت کراہیت طعم یا بو بخوردہ نشود
(وحید ع) شہید صحبت در مذاقم چون دوای
بدخور است ؛ تا بیاد چشم بیمار تو دارم الفتی (صاحبان)
بحر و بہار عجم و آنند ہم ذکر این کردہ اند۔ صاحب
آصفی ہمین یک سند مصدر ....

(ب) **بدخوردن** | را قائم کردہ از معنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ (الف) اسم فاعل ترکیبی
است و اگر برای (ب) سند استعمال بدست آید
توانیم عرض کرد کہ مقابل خوش خوردن باشد و
(اردو) (الف) بدمزہ۔ بقول آصفیہ۔ وہ

جس کا ذائقہ اچھا نہ ہو (الخ) مؤلف عرض کرتا ہے کہ بدذائقہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ مخصوص ہے بمزہ اور جس چیز میں اچھی بو نہ ہو وہ بدبو ہے (الف) سے وہ دوا مراد ہے جو کراہیت کی وجہ سے کھائی نہ جائے بدمزہ کی وجہ سے یا بدبو کی وجہ سے البتہ (بدطعم) کہہ سکتے ہیں (ب) بہ رضامندی سے کھانا۔

بدخیم اصطلاح۔ بقول سروری بالفتح بمعنی گرفتہ رو و بدطبیعت صاحب آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بکسر خای معجمہ ترش رو و بدمزاج و بدخو صاحب شمس فرماید کہ بروزن تفہیم۔ گرفتہ روی مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است۔ مخفی مباد کہ خیم بقول منتخب بالفتح عربست بالکسر بمعنی خو و طبیعت (الخ) پس معنی این مرکب بدطبیعت و بدمزاج باشد (اردو) بدمزاج بقول آصفیہ۔ تندخو۔ غصہ ور۔ جھلا۔ ترش رو۔ چڑچڑا۔

بددعا استعمال۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) دعای بد و (۲) نفرین و لعنت مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت مرکب توصیفی یعنی دعای بد و برای معنی دوم طالب سند۔ باشیم (اردو) (۱) بددعا بقول آصفیہ۔ کوسنا۔ سراپ (۲) لعنت بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ دھتکار۔ پھٹکار۔ نفرین۔ و ریس۔ ملامت۔

بددل اصطلاح۔ بقول جہانگیری مرادف بدزہرہ (۱) کنایہ از مرد ترسندہ۔ و بقول برہان و بحر ترسندہ و ترسناک و بقول ناصری رمیدہ خاطر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی (۲) کسی کہ دل او خوش نباشد۔ یعنی ناخوش و ناراض و (۳) شکستہ خاطر و (۴) بدظن۔ محققین بالاتر تعریف لفظ احتیاط بکار نبردہ اند۔ معاصرین عجم با ما اتفاق دارند چون است کہ سند استعمال پیش نہ شد کہ تصفیہ این می کرد (اردو) (۱) ڈرپوک بقول آصفیہ ہندی۔ بزدل۔ کم ہمت۔ بودا (۲) بددل۔ بقول آصفیہ فارسی۔ ناخوش۔ ناراض (۳) شکستہ خاطر بقول آصفیہ۔ رنجیدہ دل۔

دل آزردہ۔ خستہ خاطر (۴) بددل۔ بقول آصفیہ
بدظن۔ بدگمان۔

بدوماغ | اصطلاح۔ بقول انندبحوالہ فرہنگ فرنگ
بمعنی (۱) بدمزاج و (۲) ناقانع مؤلف عرض کند
کہ اسم فاعل ترکیبی است و برای معنی دوم طالب
باشیم (اردو) (۱) بددماغ۔ بقول آصفیہ۔ وہ شخص
جو بات بات پر ناک چڑھائے۔ نازک دماغ۔ (۲)
ہوسناک۔ بقول آصفیہ۔ پرہوس۔ لالچی۔ حریصی۔

بددین | اصطلاح۔ بقول انندبحوالہ فرہنگ فرنگ
بکسر دال ثانی بی دین و بدراہ و ملحد (فردوسی)
کہ: و بددین و بدکیش خوانی مرا ۔ منم شیر نرپیش خوانی
مرا ۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) ملحد۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ راہ حق
سے پھرنے والا۔ فاسق۔ بیدین۔ کافر۔ ہماری رائے
میں بددین۔ بدمذہب۔ بدعقیدہ کہہ سکتے ہیں۔

بدذات | اصطلاح۔ بقول انندبحوالہ نفائس
بداصل و بدنژاد و کسیکہ نیک طینت نباشد بعربی
آنرا خبیث خوانند **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدذات۔ بقول آصفیہ۔
خبیث۔ بدطینت۔

بدذہن | استعمال۔ بقول انندبحوالہ فرہنگ فرنگ
بکسر ثالث و سکون ہا و نون (۱) کندذہن و (۲)
بی وقوف **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است (اردو) (۱) بدذہن۔ بقول آصفیہ۔ کندذہن
کوڑمغز (۲) بیوقوف۔ بقول آصفیہ۔ احمق۔ نادان

بدر | استعمال۔ بقول آصفی للتحقیق بمعنی (۱) بیرون
صاحب مؤید بذیل لغات فارسی گوید کہ (۲) بسکون
دال بمعنی ماہ تمام و بقول ہفت (۳) بکسر موحدہ
امر دریدن و ذکر معنی اول ہم کند **مؤلف** عرض کند
کہ در معنی اول مرکب است از موحدہ و در کہ دروازہ
باشد و معنی بیرون پیدا شد ازہمین ترکیب و بمعنی
دوم لغت عرب است۔ تسامح صاحب مؤید بیش
نیست کہ بمعنی فارسی گفت و معنی سوم مزید علیہ
در کہ امر حاضر دریدن است بزیادت موحدہ مکسورہ

(اردو) (۱) باہر (۲) بدر۔ بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چودھویں رات کا چاند (۳) پہاڑنے۔ پھاڑنا کا امر حاضر۔

بدر آمدن استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت۔ مؤلف عرض کند کہ بمعنی بیرون آمدن و ظاہر شدن (ظہوری ؎) بدر آ از خرد بعشق در اسے ؛ ناقص دعوی کمال بلاست ؛ (صائب ؎) سخنے کز دہن تنگ تو بر می آید ؛ راز غیب است کہ از پردہ بدر می آید ؛ (انوری ؎) دل خانۂ فروش نام و ننگم زد ؛ دلبر ز حق بدر نمی آید ؛ (اردو) باہر آنا۔ ظاہر ہونا۔

(۱۳۴۴) **بدر آمدن از خویش** مصدر اصطلاحی۔ مراوف (از خویش بر آمدن) و (از خود بر آمدن) است کہ گذشت (صائب ؎) صائب اگر از خویش توانی بدر آمد ؛ این دائرہ ہا نقطۂ پرگار تو باشد ؛ (اردو) دیکھو از خویش بر آمدن و از خود بر آمدن۔

(۱۳۴۵) **بدر آوردن** استعمال۔ بمعنی بیرون آوردن و ظاہر کردن است (ظہوری ؎) خواہم کہ کشادہ پہ تماشای تو چشمی ؛ از عقدۂ تنگی بدر آرم نظرم را ؛ (صائب ؎) عیب جو چند انکہ عیبم را بدر می آورد ؛ غیرتم زور بر کسب ہنر می آورد ؛ (اردو) باہر لانا۔ ظاہر کرنا۔

(۱۳۴۶) **بدر افتادن** استعمال۔ مرادف بدر آمدن کہ بیرون افتادن و ظاہر شدن است (ظہوری ؎) زنجیری سایۂ دگر کاکل چینشان برکمر ؛ از پردہ می افتد بدر در پردہ کش رخسار را ؛ (ولہ ؎) بر راز تو می طپد چنیں دل ؛ از سینہ اگر بدر نیفتد ؛ (ولہ ؎) خود را مبادا گم کنم پرپی غلط تا کی روم ؛ از دست می افتم بدر در مغز جان کیسی ؛ تحقیق مبادا کہ (از پردہ بدر افتادن) و (از دست بدر افتادن) بجای خودش گذشت کہ متعلق از ہمین است بمعنی اصطلاحی (اردو) باہر ہونا۔ ظاہر ہونا۔

بدرام بقول سروری و برہان و جامع و ناصری بدال و رای مہملتین بوزن اندام (۱) خوش و خرم صاحب جہانگیری این را بہ بای فارسی آوردہ

مؤلف عرض کند که معنی پنجم که می آید حقیقی است یعنی جانوری را که رام نیست و بدمزاج و وحشی است بدرام گفتند مقابل رام و معنی خوش و خرم مجاز است و که از فرط مسرت بیخودی بوقوع می آید و از بے خود معنی خوش و خرم گرفتن مجاز بمجاز است - چنانکه (حکیم فرخی ہ) گل بخندید و باغ شد بدرام ٭ ای خوشا اینجہان بدین ہنگام ٭ و ازین سند مصدر (بدرام شدن) حاصل می شود بمعنی بیخود شدن از خوشی و خرمی - وانچه به بای فارسی می آید بظاهر مبدل است که موحده به بای فارسی بدل شد چنانکه اسب و اسپ (اردو) جامے سے باہر - خوش - صاحب آصفیہ نے (جامے سے باہر ہونا) کا ذکر فرمایا ہے - خوشی سے خودی میں نہ رہنا -

(۲) بدرام - بقول سروری (الف) بمعنی آراسته و (ب) آراستگی و زینت (حکیم انوری الف ہ) ای ز طبع تو طبعہا خرم ٭ وی ز عیش تو عیشہا بدرام (فرخی الف ہ) مجلس ساز اے بہار بدرام ٭ و اندر بفگن می بیک جام ٭ (فردوسی ب ہ) بسامان یوسف به پیوست دل ٭ در آئین و بدرام او بست دل ٭ و فرماید که در فرہنگ جہانگیری به بای فارسی آمده صاحب برہان گوید که بمعنی آراسته و صاحب جامع ہمزبانش مؤلف عرض کند که مجاز معنی پنجم که از سرکشی و ناشایستگی معنی بیخودی پیدا شد بمجاز و از بیخودی معنی مسرت و از مسرت معنی زینت و زیب بسبیل مجاز بمجاز باشد و بس و در ینجا ہمین قدر کافی است که مجاز معنی اول است (اردو) دیکھو آراسته و آراستگی -

(۳) بدرام - بقول سروری بمعنی دلکشا و بقول برہان و جامع مجلس دلکشا و جای آسایش و آرام مؤلف عرض کند که مجاز معنی دوم (اردو) دلکشا مجلس - [illegible] -

(۴) بدرام - بقول سروری و جہانگیری و رشیدی بمعنی توسن مصرعاً (شمس فخری ہ) چرخ بدرام تا که شد رامش ٭ از کواکب چو خلد شد بدرام ٭

مؤلف عرض کند که سندی که پیش شد متعلق بمعنی
دوم ضمن (الف) ونیز بمعنی پنجم است واگر سند دیگر
برای این معنی بدست آید توانیم عرض کرد که باظهار
صفت اراده موصوف کردند چنانکه مطلق مشکین
زلف را گویند دیگر هیچ (اردو) توسن بقول آصفیه
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ بے سدھا گھوڑا ۔ تند اور سرکش
بچھیرا ۔ گھوڑا ۔

(۵) بدرام بقول جهانگیری وبرهان وجامع وسراج
جانوران وحشی را گویند عموماً واسپ واستر سرکش را
خصوصاً (اثیر اومانی سه) رائض رای تراگشته
مطیع ۔ توسن کرده چرخ بدرام ۔ اشرف شفروه
سه) زهی خواجه صدر چپارم غلامست ۔ خهی ابلق
دهر بدرام رام است ۔ صاحب رشیدی بر مطلق سرکش
قانع صاحب ناصری بر توسن سرکش اکتفا کرد ۔
خان آرزو در سراج صراحت ماخذ فرماید که این مرکب
از بد ورام است یعنی آنچه خوب رام و فرمان بردار
نباشد مؤلف عرض کند که معنی حقیقی این سرکش
وغیر مطیع است وترکیب بیان کرده ۔ خان آرزو
درست باشد ۔ اسم فاعل ترکیبی است وتخصیص آن بسبب
واستر هم داخل آنست وبمجاز برای غیر جانوران هم
مستعمل (مولوی معنوی سه) تا که نور شوق شمس الدین
بس راحت نمود ۔ نفس بدرام کنون در عشق او شد
رام رام ۔ (اردو) عموماً سرکش جانور اور ناشایسته
گھوڑا اور خچر اور نفس سرکش اور اس کا خالص
ترجمه (سرکش) بقول آصفیه ۔ فارسی ۔ مغرور ۔
باغی ۔ نافرمان ۔ حکم عدول ۔

(۶) بدرام ۔ بقول برهان وجامع وناصری بروزن
اندام بمعنی همیشه ومدام (مختاری سه) دران
بکوی گزین عیشه صد هزار جناب ۔ ز روزگار وفا دار بود
و دولت بدرام ۔ و فرماید که به بای فارسی هم آمده
خان آرزو ذکر این گوید که تصحیف است وبدین معنی
به بای فارسی است واین از اعجب العجایب مؤلف
عرض کند که از سندی که پیش شد معنی اول ظاهر است
وبرای معنی همیشه ومدام طالب سند دیگر باشیم ۔

معلوم می شود که محققین اوّل الذکر از همین یک شعر معنی همیشه و مدام پیدا کرده اند و انچه بدین معنی به بای فارسی می آید تصفیه ماخذش همدر انجا کنیم بمقابلهٔ اسنادش (اردو) همیشه بقول آصفیه فارسی - دائم - مُدام - سدا - نت - آئے دن -

(۵) بدرام - بقول برهان بروزن اندام بمعنی خرام مؤلف عرض کند که غیر از برهان دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد - جا دارد که خرّم را خرام نوشته و اگر سند استعمال این معنی پیش شود توانیم عرض کرد که مجاز معنی پنجم باشد که خرام ناز هم نوعی از سرکشی است که در اختیار یار است و بمقابلهٔ عاشق سرکشی را ماند (اردو) خرام - بقول آصفیه - فارسی - اسم مذکر - نازُ انداز کی ملائم اور نرم چال - رفتار ناز - مٹک چال - اٹھلی کھیلی رفتار (منه ۵) هزار طرح سے تقلید تیری کی لیکن ؎ نه کبک کو نه یه طاؤس کو خرام آیا ؎

(۱۲۳۷۹) بدرام شدن | استعمال بمعنی (۱) خوش شدن و (۲) سرکش شدن اسناد این بر معنی اوّل و پنجم بدرام گذشت و جا دارد که برای همه معانی بدرام استعمال این کنیم (اردو) (۱) خوش هونا (۲) سرکش هونا -

بدران | بقول سروری بحوالهٔ ادات (۱) بمعنی بیم اندکی و (۲) سبزه ایست مثل ترب بدبو باشد (لبسحق ۵) عیب بدران مکن و هرچه بود نیکو بین ؎ که بصحرای جهان هیچ نروید بیکار ؎ صاحبان جهانگیری و رشیدی و جامع و سراج بر معنی دوم قانع صاحب برهان بذکر معنی دوم گوید که این را گندگیا هم خوانند و بذکر معنی اوّل فرماید که (۳) ران بد هم و (۴) بکسر اوّل و تشدید ثالث یعنی این کار را تمام کن و چاره گردان و صاحب ناصری بر ذکر معنی دوم و چهارم اکتفا کرد - صاحب محیط ذکر این نکرد مؤلف عرض کند که صراحت این بر اشتق گذشت - مخفی مبادا که بمعنی اوّل اسم فاعل ترکیبی است مرکب از بدران که امر حاضر راندن است چنانکه گویند که اسپ را بدراند و خوش نمی راند و نسبت معنی دوم عرض می شود که اصل این (بدرائحه) بوده فارسیان از لفظ رائحه عربی کلمه را گرفتند و نون

زائد در آخرش زیادہ کردہ (بدران) کردند بمعنی بدبو چنانچہ گذارش وگذارش ومعنی سوم ہم اسم فاعل ترکیبی است گویند کہ "این سوار بدران است" یعنی مہارت سواری ندارد ورانش بر اسپ خویش نمی چسپد ومعنی چہارم بای موحّدہ اوّل زائد گیریم و (دران) امر حاضر مصدر (درانیدن) کہ متعدّی دریدن است ودریدن بمعنی چاک کردن وپارہ نمودن می آید پس نسیدانیم کہ صاحب برہان تشدید رای مہملہ راچطور نوشت کہ در مصدر رای مشدّد نیست ومعنی تمام کردن کار از کجا پیدا کرد فتامل (اردو) (۱) بُری طرح چلانے والا۔ جیسے یہ گاڑی کو بُری طرح چلاتا ہے (۲) دیکھو اشق (۳) سواری کا کچا۔ کم ماہر۔ دکن کی بول چال میں وہ شخص جس کی ران نہیں جمی (۴) پھڑوا۔ پھڑوانا کا امر حاضر۔ اس مصدر کو صاحب آصفیہ نے نہیں لکھا۔ درانیدن کا ترجمہ

بدرانداختن | استعمال بمعنی بیرون افگندن است (ظہوری ہے) سہل باشد کہ بروئم کنی از محفل خویش　(۱۴۵)

گر توانی بدر انداز مرا از دل خویش (اردو) باہر پھینکنا

بدراہ | اصطلاح۔ بقول بہار وانند قریب بمعنی بد آئین کہ گذشت (محمد سعید اشرف ہے) زقدرش جا براوج ماہ کردہ فلک کشمیر را بدراہ کردہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدراہ بقول آصفیہ۔ بدچلن۔ بدوضع۔ بیگٹو

بدرای | استعمال۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بدتدبیر مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حقیقی (اردو) بدرای۔ بدتدبیر کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جس کی راے اور مشورہ اور تدبیر بُری ہو

بدربردن | استعمال۔ صاحب آصفی از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بیرون کردن است (کمال اصفہانی ہے) نور ہرگز نتوان کرد ز خورشید جدا کرم از خاطر خسرو نتوان برد بدر (اردو) باہر کرنا جدا کرنا۔ نکالنا۔

(۱۴۶)　بدرتاختن | استعمال۔ بمعنی بیرون رفتن ودویدن وجدا شدن (ظہوری ہے) ذوق چابک نفسی نالہ

ربایاں وارند٭ ہر کجا درو بدر تاخت عنان گیر شدیم٭ (ولہ) بہنزل ہیر ساند کاروان صبر و طاقت را٭ چو دانستم بدر تاز د نگاہی از کمین او٭ (اردو) باہر جانا۔ بھاگنا۔ جدا ہونا۔

(۲۴۷۲) **بدر جوشیدن** | استعمال۔ بمعنی از کنارہ بیرون شدن و لبریز شدن (ظہوری) لبم خشک است از سوز جگر بر چشم تر جوشم٭ بزور شوق از خونابہ مژگان بدر جوشم٭ (اردو) اُبلنا۔ لبریز ہونا۔ کنارہ سے باہر ہونا۔

(۲۴۷۳) **بدر چیدن** | استعمال۔ بمعنی بیرون کردن و دور کردن (ظہوری) رونق از دکان بدر چیں روز بازاری بجز٭ نیست گر از مشتری گیران خریداری دگر٭ (ولہ) تف غم در جگر بگذاشت بیم آرزو دارم٭ بزور گریۂ شادی ز دل حسرت بدر چیدن٭ (ولہ) لبم ہر ست و چشم تر خدا روزی کند روزی٭ کہ بنشینم نگہ از چشم و حرف از لب بدر چینم٭ (اردو) باہر کرنا۔ نکالنا۔ دور کرنا۔

بدر رختہ | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بالفتح ”فتح رای مہملہ و سکون خای معجمہ بمعنی محزون و اندوہگیں۔ صاحب شمس از گمنامی سند آوردہ کہ مال فردوسی است (ـــہ) ز زادن چو مادرش پر درختہ شد٭ روانش ازاں دیو بدر رختہ شد٭ **مؤلف** عرض کند کہ رَخت بقول برہان بمعنی اسباب خانہ و سامان می آید ہای مفعولی بر آخرش زیادہ کردہ با کلمۂ بد مرکب کردند و معنی لفظی این کسی کہ بد سامان است۔ اسم مفعول ترکیبی و کنایتاً از محزون و اندوہگیں دیگر ہیچ۔ صاحب برہان (پدر رختہ) را بہ بای فارسی مکسور ہمین معنی آوردہ اگر آنرا اصل گیریم این مبدل آن باشد و اگر این را اصل دانیم آن مبدل این کہ بای فارسی بدل شود بعربی و بالعکس آن ہم چنانکہ اسپ و اسب و تب و تپ (اردو) غمگین بقول آصفیہ فارسی۔ مغموم۔ رنجیدہ۔ دلگیر۔

(۲۴۷۴) **بدر خشیدن** | مصدر اصطلاحی۔ تابش تند بطوری کہ آوازش دور رسد مقابل فرو گریستن۔

(ظہوری ؎) صحبت حسن وعشق درگیرد ٭ من فرو گریم او بدر خندد ٭ (ولہ ؎) فرو میرمزم از رخ گریہ شوری اگر روزی ٭ بہ بخت تلخ من قندی بدر خندد ونمک وانش ٭ (اردو) کھلکھلا کر ہنسنا- دیکھو آواز خندیدن-

(الف) بدرد آمدن | مصادر اصطلاحی- صاحب

(ب) بدرد آوردن | اسند بذکر ایں ہر دو از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف) مبتلای درد شدن است و (ب) متعدی آں یعنی مبتلای درد کردن (سعدی شیراز ؎) چو عضوی بدرد آورد روزگار ٭ دگر عضوہا را نماند قرار ٭ (اردو) (الف) درد میں مبتلا ہونا (ب) درد میں مبتلا کرنا-

بدر دادن | مصدر اصطلاحی- بیروں افگندن است (ظہوری ؎) آرزوہا در کنار از گریۂ حسرت مباد ٭ پارہا دل بدر دادم ہمیں احوال چیست ٭ (اردو) باہر پھینکنا- (۱۳۷۶)

بدرد بید ریماں گرفتار است | مثل- صاحبان خزینۃ الامثال فارسی ذکر ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان ایں مثل را بحق کسی زنند کہ چارۂ کارش نباشد و بحق عاشق ہم بر سبیل کنایہ (اردو) دکن میں کہتے ہیں "اس درد کی دوا نہیں" "لاعلاج مرض ہے"

(۱۳۷۷) بدرد دل دیگراں رسیدن | مصدر اصطلاحی با مخلوق ہمدرد شدن و ہمدردی شان کردن (صائب ؎) احوال من مپرس کہ با صد ہزار درد می بایدم بدرد دل دیگراں رسید ٭ (اردو) اوروں کے ساتھ ہمدردی کرنا- صاحب آصفیہ نے (ہمدرد) پر لکھا ہے- شریک درد- درددکھ کا ساتھی- غمخوار (غمخواری کرنا) بقول آصفیہ ہمدردی کرنا- شریک رنج وراحت ہونا- دلسوزی کرنا غمگساری کرنا-

(۱۳۷۸) بدر در آمدن از در | مصدر اصطلاحی- بیروں در شدن وظاہر شدن (ظہوری ؎) چوں بزم وحشت نہند فردا ٭ خونم از در بدر در آید ٭

(اردو) دروازے سے باہر ہو جانا (نکل پڑنا) بقول آصفیہ۔ ظاہر ہو جانا۔ باہر آ جانا۔

بدر و ساختن مصدر اصطلاحی۔ موافقت با درد کردن و متحمل درد شدن (ظہوری ؎) بدرد عاقبت اہل نہ توانی ساخت٭ زنالہ تو بلای اثر نگردانم٭ (اردو) درد کا متحمل ہونا۔ (۲۷۵۸)

بدر و کسی نشستن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند غمخواری کسی کردن (زلالی ؎) اگر خواہی بدرد او نشستہ٭ فرو تر شو بدلہای شکستہ٭ (اردو) کسی کا ہمدرد ہونا۔ غم خوار ہونا۔ کسی کی ہمدردی کرنا۔ غم خواری کرنا۔

(الف) **بدر رفتن جان** استعمال۔ بیرون رفتن جان است (ظہوری ؎) بدر کہ می رود دم جان ز مروت نیست٭ غریب زیستنم در وطن مروت نیست٭ (داد خود بدر رفتن) و (از سر بدر رفتن) کہ بجای خودش گذشت از قبیل (د) باشد۔........ (۲۷۶۰)

(ب) **بدر رفتن ساعت** بمعنی گذشتن ساعت (۲۷۶۱)

(ج) **بدر رفتن عمر** بمعنی گذشتن عمر ہمچنین است (ولہ ؎) یک ساعتش بدر نرود در ہزار سال٭ عمری کہ در بلای فراقت بدر رود٭........ (۲۷۶۲)

(د) **بدر رفتن کسی** بمعنی بے خود شدن ہم آمدہ (ولہ ؎) از سیر قطرہ چو ظہوری بدر روم٭ خمخانہ بایدم کہ بساغر فرو کنم٭ (اردو) (الف) جان نکلنا (ب) ساعت گزرنا۔ (ج) عمر گزرنا (د) بیخود ہونا آپے سے باہر ہونا۔ (۲۷۶۳)

بدر رو اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول و ثانی و سکون رای اول و فتح رای دوم بمعنی موری و رہگذر آب را گویند۔ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی حقیقی از خانہ یا از محاط بیرون روندہ و کنایہ از رہگذر آب (اردو) بدر رو بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ موری۔ پانی باہر جانے کا راستہ۔

بدر زدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بیرون رفتن و (۲) گر گرفتن

وبه تحقیق ما (۳) اجازت طلب کردن برای دخول
به خانه (ظهوری ۵۱) زند ظلمت افسردگی از سینه
بدر چو نکشاید گر از هر طرفی روزن داغ (زلالی ۵۲)
بکشاوری بروی دعای من ای اثر چو شاید زند بخانه
حرمان بدر زنم (غالب دهلوی ۵۳) من برفا
مردم و رقیب بدر زد و چو پنبه لبش انگبین و
پنبه تبرزد (؟) مؤلف عرض کند که بدر بمعنی بیرون
گذشت و بمعنی سوم موحده اول بمعنی بر باشد
که در ولایت چون کسی برای ملاقات می آید
آهسته به در می زند یا زنجیر در را حرکت می دهد
تا از اندرون خانه صدای (بفرمائید) در آید ـ
معاصرین عجم تصدیق معنی سوم کنند (اردو)
(۱) باہر جانا (۲) بھاگنا ـ فرار ہونا (۳) کنڈی
کھڑکھڑانا ـ بقول آصفیہ دروازہ پر زنجیر مارکر
ہلانا ـ دستک دینا ـ پکارنا ـ آپ ہی نے زنجیر کھٹکھٹانا
یا مارنا پھر (کنڈی کھڑکھڑانا) کا حوالہ دیا ہے ـ

بدرزه | اصطلاح ـ بقول سروری بفتح با و
دال و زای معجمه و سکون رای مهمله (۱) بهره باشد
و بحواله لسان الشعرا گوید که (۲) چیزی باشد که
در جامه و ازار گره کرده باشند و فرماید که در نسخه
میرزا بمعنی به بای فارسی آمده و بقول صاحب
جهانگیری با اول مکسور بثانی زده و رای مضموم
و رای منقوطه مفتوح و های مختفی (۳) طعامی که
در رومال و پارچه از جای بجای برند و این را
زله نیز گویند صاحب برهان نسبت معنی اول
گوید که حصه و بهره باشد و بذکر معنی سوم فرماید
که بفتح ثالث نیز آمده صاحب ناصری بذکر معنی
سوم گوید که ازین لغت مفهوم می شود که آن
طعامی است که از در ها بدریوزه گدائی جمع کنند
و برداشته بجای برند و باکسی خورند و بذکر معنی اول
گوید که این معنی ثابت نشد ـ صاحب رشیدی
بر معنی سوم قانع و صاحب جامع معنی اول را
بفتح اول و دوم گیرد و معنی سوم را بالکسر بر وزن
بهیزه ـ خان آرزو در سراج بر ذکر معنی اول سوم

بحوالۂ برہان قانع مؤلف عرض کند کہ این مخفف (بدر رزدہ) بمعنی بیرون بردہ شدہ دال مہملہ بکثرت استعمال حذف شد چنانکہ زودتر وزوتر پس معنی دوم حقیقی است ومعنی اول مجاز آں ومعنی سوم مخصوص از تعمیم معنی دوم کہ در بلاد عجم رسم است کہ بر سفرۂ شاہی امرای مہمان حصہ خود را بعد فراغ بوسیلۂ پیش خدمتیان بخانہ می برند و بر سفرہ ہای عام۔ متوسطین وغربا آنرا بدامن یا رومال یا لنگ بستہ بخانہ می برند۔ یکی از معاصرین بخارائی با ما گفت کہ ہمین رسم در بخارا ہم الی یومنا ہذا جاری است وبہتر ہمین رسم دانند کہ شریک مہمانی خود ہم می خورد واہل وعیال خود را ہم می رسانند۔ اختلاف اعراب حروف نتیجۂ ناواقفی از ماخذ است وتصرف محاورہ۔ وبگرہ ہیچ (اردو) (۱) حصہ ذکر۔ دیکھو بخش (۲) وہ چیز جسکو دامن یا رومال یا لنگ میں باندھکر لیجاویں۔ مؤنث (۳) وہ غذا جو سفرۂ دعوت پر کھانے سے بچ رہنے کے بعد گھر لیجاتے ہیں۔ خواہ بذریعہ خدمتگار یا اپنے ہی دامن یا رومال یا لنگ میں باندھکر یہ عجم اور بخارا کا دستور ہے مؤنث

بدرستہ اصطلاح۔ بقول شمس لغت فارسی است بفتح یکم وضم سوم (۱) بمعنی گیاہ تنہ دار و (۲) ضد برستہ وپر مایہ مؤلف عرض کند کہ محقق بے تحقیق ہر چہ بدل می آید بخامہ می سپارد واز قیاس وسند واستعمال کار ندارد۔ معنی اول خلاف الفاظ است ومعنی دوم ہم خلاف قیاس دیگری از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد۔ اعتبار را نشاید (اردو) (۱) موٹی گھانس مؤنث (۲) برستہ اور پرمایہ کی ضد۔

بدرستی اصطلاح۔ بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح اول وضم ثانی وثالث بمعنی بہ تحقیق و ہر آئینہ مؤلف عرض کند کہ موافق قیاس است وموحدۂ اول بمعنی معیت (اردو) البتہ بقول امیر۔ ضرور۔ بیشک (آتش ۹) دہن یار کے البتہ ہمکو حجت ہے کمر کا بھید جو پوچھو میاں نہیں معلوم

بدر شب اصطلاح - بقول انند بحوالۂ فرہنگ نگ ز بلا اضافت شب ماه چهاردهم **مؤلف عرض کند** که قلب اضافت شبِ بدر دیگر هیچ (اردو) چودھویں رات جس میں بدر ہوتا ہے یعنی چاند پورا نظر آتا ہے ۔ مؤنث ۔

بدر شتافتن بیروں گریختن (ظہوری ۔ ۵) گرد جولاں ماست کون و مکاں ؎ گرچه از خود بدر شتافته ام ؎ **مؤلف عرض کند** که ازین سند (از خود بدر شتافتن) پیدا است که مرادف (از خود بدر رفتن) است که بجای خودش گذشت (اردو) باہر دوڑ جانا ۔ بھاگ جانا ۔

بدر شدن استعمال - صاحب آصفی از معنی ساکت **مؤلف عرض کند** که (۱) بفتح اوّل و دوم بمعنی بیروں شدن است و (۲) بفتح اوّل و سکون ما بعد کامل شدن قمر (حافظ شیرازی ۔ ۵) گفتم که ابتدائم از بوسه گفت فی ؎ بگذار تا که ماه ز عقرب بدر شود ؎ (اردو) (۱) باہر ہونا (۲) چاند کا کامل ہونا ۔ بدر ہونا ۔ (۲۸۲۲)

بدرغه بقول صاحب فرہنگ فدائی که از معاصرین عجم بود با پیش نخستین بچیم نگاهبان راه ها و همراهیانی که برای نگاهبانی همراه می باشند و آنچه درین روزها (بلد) می نامند هر کس یا کسانی را که همراه کسی کنند برای رسانیدنش بجائے که می خواهد و فرماید که این روزها باز بر نخستین می گویند **مؤلف عرض کند** که دریجا همین قدر کافی است که مبدّل (بدرقه) باشد که می آید قاف بدل شد بغین معجمه ۔ چنانکه آروق و آروغ (اردو) دیکھو بدرقه ۔

بدر فتادن از پرده مصادر اصطلاحی ۔

بدر فتادن راز از دل از پرده بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز ۔ بجایش مذکور شد ۔ (ظہوری ۔ ۵) با آفتاب من فتد از پرده چوں بدر ؎ مه گر فروغ خویش نقابش نمی دهند ؎ (وله ۔ ۵) ترسم که راز ها همه از دل بدر فتد ؎ رسوا شوم گر آه نهانی بر آورم ؎ (اردو) دیکھو از پرده بدر افتادن و از دل بدر افتادن راز ۔

(۱۱۷۱)

بدرفتار | اصطلاح - بقول آنند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدکردار مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی بدروش (اردو) بدچلن - دیکھو بدخصال بدروش بھی کہہ سکتے ہیں -

بدرقگی کردن | مصدر اصطلاحی - بطور بدرقہ ہمراہ بودن برای حفاظت (ظہوری ؎) نکند شوخی حسن تو اگر بدرقگی تو ہر ذرہ بہ تماشای تو نظارہ ما اختی مبادکہ (بدرقہ) بجای خودش می آید (اردو) بدرقہ بنکر ساتھ آنا -

بدرقہ | بقول سروری و برہان و جامع و ناصری (را) بمعنی راہبر و راہ نما (آذری ؎) گر کند بدرقہ لطف تو ہمراہی ما ؛ چرخ بر دوش کشد غاشیۂ شاہی ما (حافظ شیراز ؎) حافظ اگر قدم نہی در رہ خاندان بصدق ؛ بدرقۂ رہت شود ہمت شحنۂ النجف ؛ (انوری ؎) در ممالک اثرت فتنہ نشان شہر بشہر ؛ در مسالک ظفرت بدرقہ سان میل بمیل ؛ صاحب ناصری گوید کہ این لغت معرب است و اصل این بدرھہ بودیعنی صاحب و حافظ و بزرگ راہ کہ مسافر را حفظ می کرد و بمنزل می رسانیدہ - صاحب منتخب بذرقہ را بہ ذال معجمہ بمعنی راہ بری آوردہ گوید کہ مبذرق بضم میم و کسر را راہ برو فرماید کہ در فارسی بدرقہ بدال مہملہ بمعنی راہ بر مستعمل است و بحوالۂ جہان معرب فرماید کہ بدرقہ بدال مہملہ جماعتی کہ راہ بر قافلہ و نگاہبان باشند و این عربی اصل نیست بلکہ مولد است (انتہی) و صاحب منتہی الارب بدرقہ را بمعنی راہبر و نگاہبان آوردہ مؤلف عرض کند کہ اصل این بقول ناصری بدرھہ بمعنی کسی کہ منسوب بہ صاحب راہ و خدمتی راہ است کہ بد بمعنی صاحب و خدمتی بجای خودش گذشت ہای ہوز آخرہ را برای نسبت گیریم یا زائد پس ہای ہوز بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ تلہم و تلغم - بدرغہ شد کہ بجایش بہ ہمین معنی گذشت و پس ازان غین معجمہ بدل شد بہ قاف چنانکہ آروغ و آروق یا ہمین لغت را سند تبدیل ہای ہوز

بہ قاف گیریم - بحث تعریب درینجا بے حاصل است کہ خود فارسیان بدرقہ را استعمال کردہ و نمیتوان گفت کہ استعمال معرب شد زیرا کہ وجہی نبود کہ اصل لغت را ترک کردہ معرب را بجایش استعمال کنند پس ایں مبدل بدرہ باشد و بدرہ مستعمل نیست و بذرقہ بذال معجمہ معرب ایں کہ صاحب منتخب ذکرش کرد و (۲) فارسیان ہمین بدرقہ را برای چیزی استعمال کنند کہ با دارو بہ بیمار دہند کہ مُصلح دوا باشد یا معین آں و در فارسی ہند (۳) لشکری کہ با قافلہ بطور محافظ باشد ماخوذ از معنی اوّل بر سبیل مجاز (اردو) (۱) بدرقہ بقول آصفیہ - فارسی - اسم مذکر - رہبر - رہنما - ہمسفر (۲) اطبّا کی اصطلاح میں وہ دوا جو کسی دوا کی معاون اور مددگار ہو - مدد - وسیلہ (۳) سپاہ محافظ -

بدرکاب بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بکسر رای مہملہ اسپی کہ کسی را نمی گذارد کہ سوار شود مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی و موافق قیاس است معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدرکاب بقول آصفیہ وہ گھوڑا جس پر چڑھنا دشوار ہو - وہ گھوڑا جو رکاب میں پاؤں نہ رکھنے دے - شریر -

بدر کردن مصدر اصطلاحی - بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی بیروں کردن و راندن و اخراج ساختن - صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود برا خراج قانع (ظہوری ؎) آں بلا با ہمہ دل بر سر من می آرد ؎ بدرش می کنم از سینہ بجرأت سوگند ؎ (اردو) باہر کرنا - خارج کرنا - اخراج -

بدر کردن حرف از لب مصدر اصطلاحی بمعنی برآوردن سخن از زبان باشد (ظہوری ؎) ہر جا کہ حرف زہر زلب می کنم بدر ؎ لذّت زبان شہد بہ شکّر فرو کنم (اردو) مُنہ سے بات نکالنا - بات کرنا -

بدر کردن سر از دریچہ استعمال سر از دریچہ برآوردن و بیرون کردن است (صائب ؎) نرفتہ است سر رشتہ تا ز دست برون ؎ سر از دریچہ گو ہر چرا بدر نہ کنی ؎ (اردو) دریچہ سے سر باہر نکالنا -

(۵۲۸۵)

(۳۸۳) **بدرکشیدن از پردہ** | استعمال - بیرون آوردن از پردہ باشد وظاہر کردن (ظہوری ؎) ہمگی عشوۂ رسوا کشد از پردہ بدر ؛ گر نگہ ہای نہاں صرف تغافل نکند ؛ (اردو) پردہ سے باہر لانا - ظاہر کرنا -

(۳۸۴) **بدرکشیدن ازدل** | استعمال - بیرون آوردن از دل باشد (ظہوری ؎) زودست صرف سعیت و مشرب زدن گرہ ؛ کاری مکن کہ از دل تنگت بدر کشم ؛ (اردو) دل سے باہر لانا - نکالنا -

بدرگ | اصطلاح - بقول انند - مراد من بدسرشت بدطینت - بدگوہر - بدگہر (صائب ع) بسخا موشی زکر دشمن بدرگ مشو ایمن ؛ (میر محمد باقر داماد اشراق تخلص ؎) بودہ بہ بندم چو ناکس بدرگی ؛ حادثہ نگذاشت از آں ہمدمی ؛ (صائب ؎) کمن ز چرخ شکایت کہ توسن بدرگ ؛ کلکد بجور و ار تازیانہ افزاید ؛ (اردو) بدطینت - دیکھو بدرام غالباً بدرگ بھی لکھ سکتے ہیں -

بدرمی گویم ای دیوار بشنو | مثل - خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ ما خوذ است از ہمیں مثل - (در ہتو می گویم دیوار تو بشنو) یعنی چو ان شخصی چیزی کسے گویند و خواہند کہ بگوش دیگری گشند ایں مثل می آرند (سلیم ؎) ندارم اختیار گریہ امشب ؛ بدری گویم ای دیوار بشنو ؛ مؤلف عرض کند کہ مثل حقیقی کہ بر زبان عجم است (ای در ہتو می گویم دیوار تو ہم بشنو) واین بجای خودش گذشت - سلیم از ہمین مثل باختصار قلیل استعمال کردہ است وخان آرزو نظر برسند کلام سلیم این را مثل قرار داد و مثل حقیقی را ما خوذ ازیں کرد - دیگر ہیچ (اردو) دیکھو ای در ہتو می گویم دیوار تو ہم بشنو ؛

(۳۸۵) **بدرنشستن** | استعمال - (۱) بیروں نشستن باشد ویرون نشستن باشد (ظہوری ؎) شادم کہ کار عقل طریق ...

(۳۸۶) **بدرمال رسیدن دست** | مصدر اصطلاحی -

وگر نشست تو هر چیز غیر عشق ز خاطر بدر نشست تو (وله) در گریه چون حباب بدر پرد از چشم تو زندان خود مشو بهوایش بدر نشین تو و جا دارد که (۲) بمعنی بر در نشستن هم گیریم (اردو) (۱) باهر هونا - باهر بیٹھنا (۲) دروازه پر بیٹھنا -

بدرنگ | اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح رای مهمله (۱) زشت رنگ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است و (۲) بمعنی چیزی که رنگ حقیقی او متغیر شده و این مجاز معنی اول است (اردو) بدرنگ - بقول آصفیه (۱) وه شی جس کا رنگ خوشنما نه هو (۲) بدهم رنگ -

بدرنویسی | اصطلاح - بقول انند بحواله نفائس بفتح اول و دوم و سکون رای مهمله و فتح نون و کسر واو در اصطلاح اهل دفتر هند وجوه مطالبه است که از روی آن بر عمال مواخذه کنند و بفارسی آن را ابواب خوانند مؤلف عرض کند که اصطلاح سیاق است و بدر لغت هند بمعنی فاضلات برون ذمه کسی - و شک نیست که بدر لغت فارسی است بمعنی بیرون و هندیان همین لغت را بر سبیل کنایه برای زری استعمال کرده اند که خارج از حساب است و مواخذه آن از ذمه دار حساب کنند که باراده تغلب آنرا از حساب خارج داشته و چون این زر فاضل را بر ذمه اش قائم کنند آنرا بدر گویند و ترتیب افرادِ بدر را بدر نویسی نام است - ما حقیقت ابواب را بجایش ذکر کرده ایم - معاصرین عجم استعمال بدر نویسی به معنی بیان کرده نمی کنند - نمی دانیم که در ایران از برای این چه باشد و از معاصرین عجم هیچ متحقق نمی شود هر یک از انها لفظی دیگر بر زبان می آرد و حقیقت این است که مقصود اصطلاح سیاق را نمی فهمند و ترجمه این در فارسی مواخذه بر آوردن و فاضلات بر آوردن است و بس (اردو) بدر نویسی - بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث - قابل سمهت رقوم کا لکھنا - حساب کی ماهیت کا دریافت کرنا - (انتهی) مؤلف عرض کرتا ہے که صاحب آصفیه نے

غور نہیں فرمایا ہے۔ اُن افراد کے مرتّب کرنے کو (بدر نویسی) کہتے ہیں جن کی رو سے ذمّہ دار حساب کے ذمّہ بدر قائم کریں۔ یعنی فاضلات نکالیں اور مواخذہ قائم کریں۔

(۱۲۴۵) **بدر نہادن** | استعمال۔ بیرون کردن است (ظہوری ؎) در دل مبا و تنگ شود جای حسرتش ؛ ہر آرزو کہ داشت ظہوری بدر نہاد ؛ (اردو) باہر رکھنا۔ باہر کرنا۔ نکال دینا۔

بدر نیامدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان (۱) بمعنی درماندہ شدن و (۲) بیرون نیامدن صاحب بحر ذکر معنی اوّل کردہ۔ صاحب مؤیّد بحوالہ قنیہ ذکر مضارع این (بدر نیاید) کردہ گوید کہ ای درماندہ نگردد و فرماید کہ معنی ترکیبی این بیرون نیاید مؤلّف عرض کند کہ قول مؤیّد برعکس محقّقین بالاست۔ فارسیان گویند کہ ؓ او از عہدۂ اینکار بدر نیامد ؓ یعنی کامیاب نشد۔ پس بخیال ؓ مجرّد (بدر نیامدن) را بمعنی درماندن گرفتن قابل نظر است حیف است کہ محقّقین بالا سند استعمال پیش نکردند و محقّقین اہل زبان ذکر این نکردہ اند معاصرین عجم بر زبان ندارند مشتاق سند باشیم۔ (اردو) (۱) عاجز ہونا (۲) باہر آنا۔

بدرَو | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح رای مہملہ بمعنی بد رفتار مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است ولیکن نمی کشاید کہ مقصود ازین بدی خصال است یا مشی۔ معاصرین عجم و محقّقین زباندان ازین ساکت سند استعمال پیش نشد کہ تصفیہ معنی می کرد (اردو) بدروش۔ بدچلن۔ دیکھو بدخصال۔ وہ شخص جس کی چال اچھی نہ ہو۔

بدرود | اصطلاح۔ بقول سروری بکسر با وضم رای مہملہ (۱) بمعنی وداع (حافظ شیراز ؎) ماہ کنعانی من مسند مصر آن تو شد ؛ وقت آنست کہ بدرود کنی زندان را ؛ صاحب جہانگیری بذکر معنی اوّل گوید کہ (۲) بمعنی سلامت (نظامی ؎) اگر قطرہ شد چشمہ بدرود باد ؛ شکستہ سبو بر لب

رود باد ہ؎ صاحب برہان بذکر معنی اول گوید که (۳) بمعنی ترک که واگذاشتن ودست برداشتن از
چیزی ونسبت معنی دوم فرماید که سالم وسلامت ؎ صاحبان جامع وناصری ہمزبانش خان آرزو
در سراج گوید که معنی سوم حقیقی است یعنی گذاشته شده واطلاق کرده می شود بر معنی اول ودوم
ومشہور بہای فارسی است۔ صاحب فدائی که از معاصرین عجم بود بر معنی دوم قانع وصاحب غیاث
بسو الہ مدار وکشف گوید که بالکسر وبالضم ہر دو آمده مولّف عرض کند که ہمین لغت بمعنی اول
ودوم به بای فارسی اسم می آید جزین نیست که (درو) بالکسر اسم مصدر و (درود) حاصل بالمصدر
(درودن است که بمعنی قطع کردن می آید) پس معنی (درود) قطع باشد۔ فارسیان در اولش
موحده زائد آورده (بدرود) کردند ومعنی اول وسوم بر سبیل مجاز باشد ومعنی دوم مجاز مجاز
یعنی چیزی را که ترک کنند بسلامت باشد وماخذ این معنی درینجا ہمان شعر نظامی است
که بالا مذکور شد وخیال ما اینست که (بدرود باد) در سند بالا بمعنی اصطلاحی (بگذار او را بحال
خویش) باشد که متعلق بمعنی سوم (بدرود) است ومعنی سلامت مرادی است وجا دارد که اینرا
با لغت سنسکرت بدا تعلّقی باشد که بقول ساطع بالکسر بمعنی وداع آمده ولیکن ترکیب این با رود
درست نمی شود فالاوّل اقوی من الثانی۔ انچه به بای فارسی می آید مبدل این باشد چنانکه
اسب واسپ (اردو) (۱) وداع بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مؤنث۔ رخصت۔ روانگی
بدا۔ (۲) سلامت بقول آصفیه۔ عربی۔ محفوظ۔ ہر ایک بلا سے بچا ہوا۔ صحیح۔ تندرست
(۳) ترک۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ واگذاشت۔ درگزر۔ دست برداری۔

(۱۲۹۱) بدرود کردن	استعمال بمعنی ترک کردن	است سند این از کلام خواجه حافظ بر معنی اوّل

(بدر رود) گذشت (اردو) ترک کرنا۔

بدروز اصطلاح۔ بقول انند و بہار بمعنی بدبخت (ملّا وحشی سہ) می کند صد بار ہر ساعت من بدروز را؛ من نمیدانم کہ روزی چند بارم می کشد؛ (مثل) بدروز ہم روزی می خواہد۔ مؤلّف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی روز بد دارندہ (اردو) دیکھو بد اختر۔

بدروزگار اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ (۱) بمعنی بدطالع و (۲) ظالم و جفاکار (سعدی شیرازی سہ) نماند ستمگار بدروزگار؛ بماند بر ولعنت پایدار؛ مؤلّف عرض کند کہ مرادف بدروز و بدبخت است اسم فاعل ترکیبی است معنی دوم کہ از کلام سعدی پیدا کردہ اند غلط (اردو) (۱) دیکھو بد اختر (۲) ظالم۔ ظلم کرنیوالا۔

بدروز ہم روزی می خورد مثل۔ صاحب خزینہ ذکر این کردہ از معنی و محل استعمال ساکت و بہار بجای (می خورد) (می خواہد) نوشت و صاحب آنند نقل نگارش مؤلّف عرض کند کہ تسامح بہار و انند است کہ تصرف کردہ اند یا کاتب مطبع غلط کرد۔ بالجملہ فارسیان این مثل را بحق بدبخت می زنند مقصود ہمین قدر کہ بدبخت ہم بدروزی نباشد و فاقہ نمی کشد یعنی روزی رسان او را ہم روزی می رساند (اردو) دکن میں کہتے ہیں ”خدا کسی کو بھوکا نہیں رکھتا“

بدرونہ اصطلاح۔ بقول شمس آنچہ بدان پنبہ و پشم ندف کنند و صراحت کند کہ لغت فارسی زبان است مؤلّف عرض کند کہ محققین فارسی زبان ساکت معاصرین عجم بر زبان ندارند در لغات عرب و ترک و سنسکرت ہم یافتہ نمی شود اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ اسم جامد فارسی زبان و اسم آلہ کہ بوسیلۂ آن پنبہ می زنند مجرّد بیان شمس اعتبار را نشاید (اردو)

روئیں دھنکنے کا رستہ جو ندّاف کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ مذکر۔

بدرہ | بقول جہانگیری مرادف بدری و بدلہ با اوّل مفتوح و ثانی زدہ خریطہ باشد مربّع کہ طول بیش از عرض اندک بیشتر آنرا از چرم و گلیم و شال گندہ بدوزند و زر و پول دران پُر کردہ از جای بجای برند و بہندی توڑی گویند۔ صاحب رشیدی گوید کہ بقول صاحب قاموس لغت عرب است صاحب برہان بذکر معنی اوّل بحوالۂ موئید فرماید کہ (۲) بمعنی درختی کہ بار و میوہ ندارد و صاحب موئید بذیل لغات فارسی بحوالۂ لسان الشّعرا ذکر معنی دوم کردہ و بذیل لغات عرب گوید کہ پوست بُز و بزغالہ شیر خوارہ و دہ ہزار درم و بقول جامع کیسہ پر از پول صاحب ناصری گوید کہ عربی خواہد بود۔ خان آرزو در سراج گوید کہ بدلہ مبدّل بدرہ و بدرہ ظاہراً معرّب است و نسبت معنی دوم فرماید کہ بدرہ را کہ بمعنی دوم می آید بہ تصحیف خواندہ اند صاحب منتخب گوید کہ بالفتح پوست بزغالہ کہ از وی مَشک سازند برای شیر و روغن وغیر آں و ہمیان ہزار درم یا دہ ہزار درم یا ہفت ہزار دینار۔ مؤلّف عرض کند کہ فارسیان ہمین لغت عرب را مفرس کردہ بمعنی عام خریطۂ زر استعمال کردہ اند و خصوصیت معنی لغت عرب را بہ تعمیم بدل کردہ اند و بدری مبدّل این کہ ہای ہوز آخرہ بدل شد بہ تحتانی چنانکہ شاہگان و شایگان و بدلہ ہم مبدّل است چنانکہ خان آرزو گفتہ یعنی رای مہملہ بدل شد بہ لام ہمچوں چنار و چنال و نسبت معنی دوم عرض می شود کہ اگر سند استعمال پیش شود اسم جامد فارسی زبان گیریم مجاز معنی اوّل باشد کہ کیسہ را کہ خالی می باشد درخت بی بار گفتند۔ و بدینوجہ کہ صاحب موئید بدہ و بدرہ ہر دو را ذکر کردہ خیال تصحیف باقی نماند۔ چنانکہ خان آرزو پیدا کردہ (انوری ۵) جلوۂ احسان خود در عمر کردستی تو نہ

گر ہمہ صد بدرہ زر بود است وصد بدرہ زر نشتا (اردو) (۱) چرمی یا پشمی تھیلی جس کے ذریعے رقم ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہیں۔ مؤنث (۲) بے بار درخت ۔ مذکر۔

بدری بقول جہانگیری و رشیدی و برہان و جامع و سراج مرادف بدرہ (حکیم سنائی ﷺ) جبہ خواہم و دراعہ نخواہم زر و سیم ؛ زانکہ بہتر بود آں ہر دو زیانصد بدری ؛ مؤلف عرض کند کہ بحث ایں بر بدرہ گذشت (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدریا آمدن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ سکندر نامہ بمقام خطرناک رسیدن مؤلف عرض کند کہ طالب سند باشیم و ایں کنایہ باشد کہ دریا ہم مقام خطر است (اردو) خطرناک مقام میں پہنچنا۔

بدریا دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول ضمیمہ برہان و بحر (۱) کنایہ از شستن و (۲) دور کردن و (۳) قطع نظر کردن صاحب انند بر معنی اوّل و دوم قانع صاحبان مؤید و ہفت ذکر ماضی مطلق ایں گویند کہ ای بشست و دور کرد مؤلف عرض کند کہ معنی اوّل موافق قیاس است کہ شست وشو متعلق است از دریا و معنی دوم ہم من وجہ موافق قیاس۔ بر سبیل مجاز کہ دریا دوری باشد و برای معنی سوم طالب سند باشیم کہ معاصرین عجم بر زبان ندارند اگر سند استعمال پیش شود مجاز گیریم (اردو) (۱) دھونا (۲) دور کرنا (۳) قطع نظر کرنا۔ بقول آصفیہ کسی چیز کا خیال چھوڑ دینا۔ کسی بات کو ترک کر دینا۔

بدریا ریختن مصدر اصطلاحی۔ بقول روزنامہ بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار غرق شدن بدریا مؤلف عرض کند کہ ریختن لازم و متعدی ہر دو آمدہ پس بمعنی حقیقی باشد (اردو) غرق ہونا۔ ڈوبنا۔

بدریا نشستن مصدر اصطلاحی۔ ما اشارہ ایں بر زیبجون نشستن کردہ ایم کہ مرادف آن است

(۱۳۸۹)

دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بیچون نشستن۔

(الف) بدریوزہ آمدن	استعمال بقول
(ب) بدریوزہ فرستادن	انند (الف) مرادف
(ج) بدریوزہ کف گرفتن	(ب) وبذکر (ج)

از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ (الف و ج) دریوزہ گری کردن است و (ب) متعدی آں کہ کسی را برای دریوزہ فرستادن باشد (انوری الف ؎) ہوا ماہ دیگر چناں گرم کردہ ٭ کہ دوزخ بدنیا بدریوزہ آید ٭ (شیخ شیراز ج ؎) چو صحرای محشر زمیں تفت گیرد ٭ بدریوزہ آسماں کف گرفت ٭ (اردو) (الف و ج) ہاتھ پھیلانا بقول آصفیہ دست سوال دراز کرنا (رند ؎) تیرا جی چاہے تو پلوا دے کوئی جام شراب ٭ ہاتھ پھیلانے کا ہنر ہو نہیں عادی ساقی ٭ (ب) بھیک مانگنے کے لئے بھیجنا۔

بدریون | بقول ناصری بر وزن سرنگون بمعنی مقل ازرق و گوید کہ لغت سریانی است صاحب محیط ذکر ایں نکردہ و بر مقل گوید کہ بسریانی مقلہ و برومی بذالیون و بیونانی مادیقون و افلاطون وفدیلیون و بترکی قاراہ و بعربی قصر و مقل الیہود و بفارسی بوے جہودان برای آنکہ یہودان ازاں بسیار بخور می نمایند و بہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ ما بر آلہ بحث ایں کردہ ایم مخفی مبادکہ بدریون در لغات سریانی یافتہ نمی شود خیال ما اینست کہ فارسیان بذالیون رومی را بدریون کردہ باشند کہ تبدیل ذال معجمہ بہ دال مہملہ می شود چنانکہ استاذ و استاد و لام بہ رای مہملہ بدل شود چنانکہ الوند و اروند و الف سوم حذف شدہ باشد واللہ اعلم بحقیقۃ الحال (اردو) دیکھو الہ

بدزبان | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتح و ضم زای معجمہ بدگو و مفتری و عیب گو و زبان دراز بہار بذکر ایں زبان را بند کرد و تا بدزبان نشود مؤلف عرض کند کہ ما افترا را در معنی ایں داخل

کردن زبان درازیست ۔ اسم فاعل ترکیبی است یعنی زبان بد دارندہ (اردو) بدزبان بقول آصفیہ سخت زبان سخت کلام ۔ گالی گلوج بکنے والا گستاخ ۔

بدزدن مصدر اصطلاحی ۔ بقول بہار و بحر و انند بمعنی بدکردن (میر خسرو ؒ) بمردن خویش با چون فال بدزدی ہمان فال بد او را حال بدزد مؤلف عرض کند کہ بہار و انند نقل نگارندہ (ن) از سند بالا خوب کار گرفتہ اند و نمیدانند کہ (فال ازدن) و (حال زدن) راست ۔ این است تلاش محققین و تا آنکہ (بدزدن) را سندی بدست نیاید اعتبار معنی را نشاید (اردو) بدکرنا ۔

بدزندگانی اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی شریر و ظالم و بدمعاش (شیخ شیراز ؒ) ایچنین بدزندگانی مردہ بہ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی کسی کہ بہ بدحالی و بدمعاشی می گذار د (اردو) بدزندگانی کہہ سکتے ہیں ۔ صاحب آصفیہ نے بدمعاش پر فرمایا ہے ۔ اسم مذکر ۔ وہ شخص جسکی روزی برے کاموں پر منحصر ہو ۔ حرام خوار ۔ بدچلن ۔ شریر ۔ بدذات ۔ لچہ ۔ شہدا ۔ حرامزادہ گنڈا ۔ لنگارا ۔

بدزہرہ اصطلاح ۔ بقول سروری در ملحقات ۔ بددل کہ بعربی جبان گویند (شیخ سعدی ؒ) سرانداز در عاشقی صادق است کہ بدزہرہ بر خویشتن عاشق است و صاحب جہانگیری صراحت مزید کند کہ مرد ترسندہ را نامند ۔ بقول برہان و جامع و ناصری بر وزن خیرہ کنایہ از بددل و ترسندہ و واہمہ ناک و بقول بحر نامرد مؤلف عرض کند کہ (۱) ترجمہ جبان عربی نامرد است سند بالا برای ہمین معنی است و (۲) کسی کہ دلش صاف نباشد ۔ بددل (میر خسرو ؒ) خرد مبین و دشمن بدزہرہ را کہ آب دہ از زہر دادہ دہرہ را (اردو) (۱) ڈرپوک ۔ بقول آصفیہ

بزدل۔ کم ہمت۔ بودا (۲) بد دل بقول آصفیہ
ناخوش۔ ناراض۔ بدظن۔ بدگمان۔

بدزیب | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بکسر زای معجمہ بدنما و نازیب
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
متضاد زیبا گویند کہ ع جامۂ تو بدزیب است
یعنی زیبا نیست (اردو) بدزیب بقول آصفیہ
بدنما۔ ناموزوں۔ نازیبا۔ بھدا۔ بھونڈا۔

(الف) **بدساختن** | استعمال۔ صاحب آصفی
(ب) **بدساز** | (الف) را قائم کردہ از معنی
ساخت مؤلف عرض کند کہ (۱) بمعنی وضع
کردن بہ غیر خوبی و (۲) مرادف بدکردن است
و (ب) بقول بہار چیزی کہ ساخت خوب نداشتہ
باشد صاحب بحر ہم ذکر این کردہ (میر خسرو
ع) کوزہ می نگر از چرخ چہ خوش ساختہ اند ز
شیشۂ چرخ چہ غم داری اگر بدساز است ز تحفی
مباد (ب) اسم مفعول ترکیبی است (اردو)
(الف) (۱) بد وضع بنانا (۲) دیکھو بدکردن
(ب) بُری ساخت رکھنے والی چیز۔ بدوضع
بقول آصفیہ۔ ناموزوں۔

بدساعت | استعمال۔ بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ بالفتح ساعت نحس و وقت
شوم مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت ساعت
بد است بمعنی حقیقی (اردو) منحوس وقت۔
مذکر۔ بُری گھڑی مؤنث۔ بُرائی کا وقت۔
بُرا وقت۔ مذکر۔

بدست | بقول سروری و برہان و جامع بالفتح
با و دال و سکون سین۔ وجب را گویند کہ بعربی
شبر گویند و بکسر را و دال نیز بنظر رسیدہ (سعدی
در ہزل ع) بدستی را کہ در مشتی نگنجد ز چو انگشتی
فرو بردہ بناکام ز صاحب جہانگیری و رشیدی
با اول و ثانی مکسور آوردہ (منوچہری در صفت
اسپ ع) برطراز آختہ پویہ کند چوں عنکبوت ز
بر بدستی جای برجولاں کند چوں باب زن ز

(حکیم سوزنی ؎) نبود از تصرف تو بردن ؛ یک بدست از زمین ملک ؛ صاحب ناصری گوید کہ بفتح اوّل و ثانی نزد یک تر است از معنی و بکسر اوّل و ثانی چرا مؤلف عرض کند کہ موحدۂ اوّل تعلق وسعت پیدا کند آنانکہ این را بکسر موحدہ و دال مہملہ خوانند غور بر ماخذ نمی کنند و محاورۂ سوقیان جاہل است کہ غلط العوام شد (اردو) بالشت دیکھو اوس۔

بدست آمدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر و انند حاصل شدن (رباعی مولوی معنوی) امروز ندانم کہ چہ دست آمدہ ؛ کز اوّل بامداد مست آمدہ ؛ گر خون دلم خوری ز دستت ندہم ؛ زیرا کہ بخون دل بدست آمدہ ؛ (ظہوری ؎) ظہوری پای خوردی توبہ نشکستی غلط باشد ؛ نہ انستی غنیمت کا ینچنین ساقی بدست آید ؛ (ولہ ؎) رہ شوریدہ حالان می روم شاید بدست آید ؛ دل جمعی کہ از زلف پریشان برنگردانم ؛ مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی کنایہ ایست و حاصل شدن چیز نیست اگرچہ در دست نیاید (اردو) ہاتھ آنا بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ ہاتھ لگنا۔ ہاتھ میں آنا۔ قابو میں آنا۔ بہم پہنچنا۔ دستیاب ہونا (سوز ؎) بس غم تو نے بہت ستایا ؛ سچ کہہ کیا تیرے ہاتھ آیا ؛ (منظور ؎) پاؤں آنکھوں سے اس کے سہلانا ؛ خوب خدمت یہ ہاتھ آئی ہے ؛ (آزاد ؎) ہاتھ آیا زاہدوں کو نہ ابرو کمان سرا ؛ آخر کو چلے رہ گئے دو چار کھینچکر ؛

(الف) بدست آوردن | مصدر اصطلاحی بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ حاصل کردن مؤلف عرض کند کہ متعدی (بدست آمدن) است و کنایہ ایست با معنی حقیقی یعنی حصول چیزی کہ حقیقۃً در دست آید یا بالمعنی حاصل شود (انوری ؎) از گریبان من نداری دست ؛ تا دگر دامنی بدست آرم ؛ حاصل انیست کہ (بدست آوردن

بچیزے) حاصل کردن آں چیز است در دست چنانکہ در کلام انوری گذشت و...............

(ب) بدست آوردن دل کسی | راضی کردنش باخود (صائب ؎) صنوبر با تہیدستی بدست آورد صد دل را ؛ توبی پروا بروں از عہدہ یکدل نمی آئی ؛ و از ہمیں قبیل مصدر.............

(ج) بدست آوردن دنیا | کہ بمعنی مالدار و دولت مند شدن است (سعدی شیرازی ؎) بدست آوردن دنیا ہنر نیست ؛ یکی را گر توانی دل بدست آر ؛ (اردو) (الف) ہاتھ میں لانا بقول آصفیہ حاصل کرنا۔ ہتھیانا۔ قبضہ کرنا (ب) دل ہاتھ میں لینا۔ بقول آصفیہ۔ خوش اور راضی رکھنا۔ اپنا مطیع و فرماں بردار بنانا (میر تقی ؎) دل لے فقیر کا بھی ہاتھوں میں دلدہی کر ؛ آجاے ہے جہاں میں آگے لیا دیا کچھ ؛ (ج) دنیا حاصل کرنا۔

بدست آوریدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول انند دست دریجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار (نظامی ؎) چہ دستاں تواں آوریدن بدست ؛ کز انگیاں را در آید شکست ؛ مؤلف عرض کند کہ آوریدن بجای خود ش گذشت کہ مرادف آوردن است و مزید علیہ آں بزیادت تحتانی چنانکہ بست و بیست بالجملہ ایں مرادف بدست آوردن باشد کہ گذشت (اردو) دیکھو بدست آوردن۔

بدست آہک تفتہ کردن خمیر | مثل صاحب گلدستہ ذکر ؛ بہ از دست بر سینہ پیش امیر ؛ ایں کردہ از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند کہ ایں بیت کہ مال سعدی شیراز است صورت مثل گرفت فارسیان ایں را بہ تعریف آزادی و بمذمت دنیاداری می زنند و بس (اردو) دکن میں کہتے ہیں " امیروں کی خوشامد سے کونا بھلا " امیروں کی چاکری سے فقیری بھلی "

بدستار بستن | استعمال۔ بقول انند مرادف بدستار زدن و فرماید کہ معروف است (صائب ؎) زشور عشق اگر گل بر سر دستار می بستم ؛ سر

شوریدۂ منصور را بردار می بستم ۂ حضرت شیخ که غیر از سعدی نباشد ﮦ) از بس مرا بمشرب پروانہ الفت است ۂ آتش بجای لالہ بدستار بستہ ام ۂ مؤلف عرض کند کہ از سند اول مصدر (بردستار بستن) پیدا است علیحدہ ندارد معنی حقیقی (بدستار بستن چیزی) و (بر دستار بستن چیزی) خبر می دہد از آئین و رسم فارسیان کہ لالہ و سرپیچ بر دستار می بندند (اردو) کسی چیز کو دستار میں لگانا جیسے طرہ کسی چیز کا دستار پر باندھنا جیسے سرپیچ وغیرہ۔

بدستارچہ دادن مصدر اصطلاحی۔ بقول انند بہدیہ و تحفہ دادن (خاقانی ﮦ) جان بدستارچہ دہم آنرا ۂ کز عجب طوق در بر اندازد ۂ مؤلف عرض کند کہ دستارچہ بقول غیاث رومال را گویند شاعر گوید کہ کسی کہ از عجب خود طوق در گردن ما می اندازد جان خود را نذرش کنیم۔ پس در ینجا معنی ہدیہ و تحفہ دادن درست نمی شود بلکہ نذر دادن است کہ بہتر از ہدیہ دادن باشد نظر بہ بزرگی نذر رسمی کہ سکۂ طلا و نقرہ را بر رومال کردہ پیش کنند۔ (اردو) نذر دینا۔ بقول آصفیہ کسی حاکم یا رئیس یا بادشاہ کو بھینٹ دینا۔ پیشکش پیش کرنا۔

بدستار زدن استعمال۔ بقول انند مرادف بدستار بستن کہ گذشت سندی پیش نہ شد مؤلف عرض کند کہ خلاف قیاس نیست و تعریف این بر (بدستار بستن) گذشت (اردو) دیکھو بدستار بستن۔

بدست استبرق اصطلاح۔ بقول شمس بیا بانہای سبز رستہ مؤلف عرض کند کہ استبرق لغت عرب است بمعنی دیبای سُفت و گندہ مثل اطلس و استبرہ ہم بہمین معنی آمدہ پس معنی لفظی این استبرق را بدست دارندہ قلب (از ابر بدست) اسم فاعل ترکیبی و کنایہ از سبزہ زار۔ مجرد قول شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید۔ محققین فارسی زبان ازین ساکت و معاصرین عجم بر زبان ندارند ولیکن خلاف قیاس

بیست (اردو) سبزہ زار بقول آصفیہ فارسی۔ اسم مذکر۔ مرغزار۔ چراگاہ۔ ہرا جنگل۔ گھانس کا تختہ دیکھو ولنگ۔

(۱۲۹۲)
بدست افتادن | مصدر اصطلاحی۔ مرادف بدست آمدن است (صائب ؎) بدین امید کہ سررشتۂ بدست افتد ٭ شود چو سوزن اگر پیکریت نزار مخسپ ٭ (ولہ ؎) گر بدست افتد چو ماہ نو لب نانی مرا ٭ خلق زانگشت اشارت تیرباران کنند ٭ (ظہوری ؎) کشیدم در گریبان سینہ صبحی ٭ بدست افتادہ دامان دل شب ٭ (ولہ ؎) سبوی بادہ عشقے بدست افتاد از جانان ٭ دگر سنگ جفای دور ساغر بر نمی آید ٭ (اردو) ہاتھ لگنا۔ بقول آصفیہ حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا۔ ہاتھ آنا (ظفر ؎) ہوس ہیں کشتۂ ہوس ہوا نہ کچھ حاصل ٭ بجز نصیب کبھی ہاتھ کیمیا نہ لگے ٭ دیکھو بدست آمدن۔

بدست باش | اصطلاح۔ بقول سروری و بحر یعنی دا) آگاہ باش و تقصیر مکن (شیخ سعدی ؎) چو بر ولایت دل دست یافت لشکر دل ٭ بدست باش کہ ہر بامداد یغما نیست ٭ (خواجہ حافظ ؎) گرت ز دست برآید مراد خاطر ما ٭ بدست باش کہ خیری بجای خویشتن است ٭ صاحب جہانگیری در ملحقات بذکر معنی بالا گوید کہ حاضر باش واز ہر دو اشعار بالا استناد کند و گوید کہ ہر دو مال حافظ شیراز است و در مصرع اوّل سند اوّل بجای (لشکر دل) (لشکر عشق) نوشتہ و بقول برہان آگاہ باش و باخبر باش و خود را از دست مدہ و تقصیر مکن۔ صاحب رشیدی در استعارات ذکر این کردہ۔ خان آرزو در سراج فرماید کہ حاضر باش و آگاہ باش مؤلف گوید کہ مصدر باشیدن بجای خودش گذشت و بودن می آید و باش امر حاضر باشیدن است ٭ (بدست بودن) بقول برہان کنایہ از باخبر و آگاہ و ہشیار بودن می آید و (بدست باشیدن) را ہم قیاس ہمین معنی

(۲۳۱۸)

می خواہد و معنی ہر دو آمادہ بودن و باخبر و ہشیار بودن کنایہ ایست از معنی حقیقی چیزی را بدست داشتن و این امر حاضر آن است بمعنی آمادہ باش وہشیار باش۔ طرز بیان محققین بالا معنی حقیقی را دور می برد۔ صاحب رہنما بحوالہ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار گوید کہ (۲) خوش باش۔ حیف است کہ نقل عبارت نکرد تا می دیدیم کہ استعمال این بر چہ معنی است مجرد بیانش تسکین نمی کند معاصرین عجم با با اتفاق دارند (اردو) (۱) آمادہ رہ۔ آگاہ رہ۔ نہ چوک (۲) خوش رہ۔

بدست بودن مصدر اصطلاحی۔ بقول رشیدی و جہانگیری (در ملحقات) کنایہ از حاضر و ہوشیار بودن است و بقول برہان باخبر و آگاہ و ہوشیار بودن و بقول جامع باخبر و آگاہ شدن مؤلف عرض کند کہ ذکر این بر (بدست باش) گذشت و سند این ہم ہمدر آنجا مذکور (اردو) آمادہ رہنا۔ باخبر رہنا۔ ہشیار رہنا۔

بدست چپ حساب کردن مصدر اصطلاحی مرادف (بدست چپ شمردن) وصراحت ماخذ ہمدر آنجا خان آرزو و در سراج بذیل (بدست چپ شمردن) می فرماید (ع) زبسکہ چشم تو باشد کریم بر مژگانش ٭ بدست چپ نگہ آشنا حساب کند ٭ (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن۔

بدست چپ خفتن مصدر اصطلاحی بقول وارستہ و بحر وانند آرام خواب کردن (طالب آملی ع) خلوتی دارم از ہوس رفتہ ٭ عشق در وی بدست چپ خفتہ ٭ مؤلف عرض کند کہ عادت است کہ بدست چپ خواب راحت می آید از آئین است این مصدر اصطلاحی (اردو) بائیں کروٹ سونا۔

بدست چپ شمار کردن مصدر اصطلاحی۔ بقول بحر مرادف بدست چپ شمردن مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر (بدست چپ شمردن) می آید (اردو) دیکھو بدست چپ شمردن۔

بدست چپ شمردن مصدر اصطلاحی بقول سروری و ملحقات و بقول جہانگیری در ضمیمہ کنایہ از بسیاری (خاقانی ۵) عاشق بکشتی بہ تیغ غمزہ تو چندانکہ بدست چپ شماری ۴ صاحبان برہان و بحر و جامع ذکر این کردہ اند صاحب رشیدی فرماید کہ بسیاری حساب و بقول خان آرزو در سراج بسیاری معدود محققین فوق الذکر بالاتفاق قصر احست کردہ اند کہ در حساب عقد انامل احاد و عشرات بانامل دست راست مخصوص است و مآت و الوف بانامل دست چپ مؤلف عرض کند کہ ازینجا است کہ فارسیان این مصدر اصطلاحی را قائم کردہ اند معنی این بسیار شمار کردن است نہ مجرد بسیار – (اردو) زیادہ تعداد میں گننا – شمار کرنا۔

بدست خوردن کف آب استعمال – رسم است (۱۲۹۵) کہ چون برلب جوے و امثال آن آب خورند – عوام النّاس کف دست را واسطہ و بجای آبخورہ می گیرند پس معنی حقیقی این آب خوردن بغیر آبخورہ باشد (صائب ۵) کف آبے بدست خویش تا ممکن بود خوردن ۴ غبار آلودہ منت مکن از کوزہ آبخورہ ۴ (اردو) اوک سے پانی پینا – بدون آبخورہ

(۱۲۹۶) **بدست دادن زمام و عنان** مصدر اصطلاحی باختیار کسی سپردن است (انوری ۵) قضا بگفت بہشت و ہم زمام جہان ۴ زمانہ گفت کہ او خود جہان مستوفاست (اردو) ہاتھ میں لگام دینا اختیار پر چھوڑ دینا۔

بدست داشتن استعمال – صاحب انند بنقل بہار عجم گوید کہ دست درینجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است مؤلف عرض کند کہ (۱) بقبضہ داشتن است و (۲) بمعنی حقیقی کہ بکف دست داشتن باشد (اردو) ہاتھ میں رکھنا بقول آصفیہ (۱) قابو میں رکھنا – بس میں رکھنا قبضہ میں رکھنا – (۲) پاس رکھنا – مٹھی میں رکھنا۔

(الف) **بدست دیگری مار گرفتن** مصدر اصطلاحی بقول انند کنایہ از مباشر کار خطرناک شدن (خسرو

ص) گفتی که نگیر زلف او بیخود اهی ٭ تا مار بدست
دگری گیرانی ٭ اے دل که ز سودای کسی ویرانی ٭
تا چند مرا زیاد او ویرانی ٭ (ع) «بدست دگری
افسونگر من ماری گیرد ٭ بهار. این مصدر را آورده
بجای «مار» «باز» به موحده و زای هوز نوشت و همینا
اسناد را بذیل آن نقل کرد مؤلف عرض کند که
غلطی کاتبش بیش نیست و سکوتش از معنی ظاهر
می کند که غور بر اسناد نکرد ازینجاست که در قائم
کردن مصدر هم سکندری خورد بالجمله از سند اول مصدر
(ب) بدست دیگری مار گیرانیدن پیداست
که بمعنی دادن مار بدست دیگری است و سند دوم
بکار (الف) می خورد ولیکن معنی او (از دست دیگری
مار گرفتن) است. پس اگر ازین هر دو مصادر
اصطلاحی معنی مرادی پیدا کنیم همان باشد که صاحب
آنند ذکرش کرد (اردو) الف و ب کسی خطرناک
کام کا غیر سبب ہونا۔

بدست شدن | مصدر اصطلاحی۔ بقول صاحب
سروری در ملحقاتش کنایه از (دست آوردن و حاصل
کردن) (اوحدی ص) در جهان دوستی بدست نشد ٭
که از و در دلم شکست نشد ٭ و بقول صاحب
جهانگیری (در ملحقات) و صاحبان برهان و رشیدی
و بحر و سراج بمعنی حاصل شدن و بدست آمدن
مؤلف عرض کند که محقق زبان دان غلط کرده
که لازم را متعدی پنداشت و نظر بر سند نگماشت
مخفی مباد که شدن بمعنی بودن و حاصل شدن
می آید و معنی این مصدر مرکب تعلق به همین معنی
دارد (اردو) دیکھو بدست آمدن۔

بدست کردن | مصدر اصطلاحی۔ صاحب آنند
گوید که دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار
است مؤلف عرض کند که چراغی گوید که بمعنی
حاصل کردن و قبضه کردن است (خواجه شیراز
ص) طبیب راه نشین نبض عشق نشناسد ٭
برو بدست کن ای مرده دل مسیح دمی ٭ (انوری
ص) دشمن گریزگاه فنا را بدست کرد ٭ کانجا ندیده بود

کہ با جانش دشمن است ۲؎ (اردو) حاصل کرنا۔ دکن میں ہاتھ کرنا کہتے ہیں۔

بدست کسی دادن استعمال۔ صاحب آنند گوید کہ درینجا دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار است مؤلف عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ بقبضۂ کسی دادن (صائب ۵) بہ باد دست کلید خزانہ را مسپار ۲؎ مدہ بدست صبا زلف عنبر افشاں را ۲؎ (حافظ شیراز ۵) شکنج زلف پریشاں بدست باد مدہ ۲؎ مگو کہ خاطر عشاق گو پریشاں باش ۲؎ (اردو) کسی کے حوالے کرنا کسی کے قبضے میں دینا ہاتھ میں دینا۔ بقول آصفیہ۔ ہاتھ میں پکڑانا سپرد کرنا سونپنا

بدست کسی سپردن استعمال۔ صاحب آنند گوید کہ دست درینجا بمعنی قبض و تصرف و اختیار و اقتدار مؤلف عرض کند کہ چرا نمی گوید کہ مرادف بدست کسی دادن) است (حافظ شیراز ۵) عشقت بدست طوفان خواہد سپردن ایجان ۲؎ چوں برق زیں کشاکش پندا شتی کہ رستی ۲؎

(اردو) دیکھو بدست کسی دادن۔

بدست کم برداشتن مصدر اصطلاحی۔ خان آرزو در چراغ ہدایت گوید کہ زبون و حقیر پنداشتن است (رکنای مسیح ۵) برمدار ای محتشم بادست کم درویش را ۲؎ گر تو نشناسی ورا او می شناسد خویش را ۲؎ صاحب بحر فرماید کہ حقیر و بی قدر دانستن صاحب آنند گوید کہ مرادف بچشم کم دیدن مؤلف عرض کند کہ از سند بالا مصدر (بادست کم برداشتن) پیدا است علیحدہ ندارد (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست کم گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارستہ و بحر و تحقیق الاصطلاحات مرادف (بچشم کم دیدن) (صائب ۵) ماسبکروحان مشرب را بدست کم مگیر ۲؎ کز کف بی مغز باشد چہرۂ عمّاں سفید ۲؎ مؤلف عرض کند کہ ما ہمہ را انجا خیال خود ظاہر کردہ ایم (اردو) دیکھو بچشم کم دیدن۔

بدست گرداں گرفتن مصدر اصطلاحی

بقول خان آرزو در چراغ ہدایت مرادف (دست
گرداں گرفتن) و فرماید کہ دوم معروف است
یعنی قرض گرفتن (سعید اشرف ؎) گرفتم از کف
ساقی پیالۂ زر ہیں پُر چو مفلسے کہ بگیرد بدستگرداں زر
صاحب بحر ہم ذکر ایں کردہ مؤلف عرض کند کہ
(دستگرداں) بمعنی قرض و وام و چیزی کہ
بعاریت گیرند می آید و ایں مرکب است از ہماں
(اردو) قرض لینا۔

بدست گرفتن استعمال۔ بقول انند از
قبیل بپا ایستادن و بپا رفتن باشد زیرا کہ
گرفتن و رفتن و ایستادن بلا دستیاری دست و
پای ممکن نیست و تکرار دست و پای محض برای
مزید تاکید و یقین است مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی است و گرفتن بدون دستیاری ہم
ممکن است مثلاً کسی پیشکشی آورد و پیش مخاطب
بنداشت و او قبولش کرد توانیم گفت کہ پیشکش
را گرفت اگرچہ او بدست نگرفتہ باشد۔ پس
دریں مصدر مرکب تخصیص دست ظاہر می شود
و بس حیف است از محقق بالا کہ در تعریف ایں
مقصود را از دست گذاشت (اردو) ہاتھ میں لینا۔

بدست نگاہ داشتن استعمال۔ صاحب انند
گوید کہ دست بمعنی قبض و تصرف و اختیار و
اقتدار است و بس مؤلف عرض کند کہ چرا
نمی گوید کہ محفوظ داشتن بکف دست و تخصیص دست
بمقابلۂ قبضۂ مطلق کہ غیر از کف دست ہم ممکن
است (اردو) ہاتھ میں محفوظ کرنا۔ مٹھی میں رکھنا۔

بدست و پای کسی افتادن مصدر اصطلاحی
بقول انند و بہار ایں معنی در ہنگام غلبۂ شوق و
مستی در وصال صورت می گیرد اما تنہا بپای
افتادن در زمان عذرخواہی و شفاعت بود۔
(اشرف ؎) اگر روزی بدست وصلت ای
گلگوں قبا افتم ؛ بدست و بپایت افتم آنقدر
کز دست و پا افتم ؛ مؤلف عرض کند کہ
محققین بالا تخصیصے کہ پیدا کردہ اند از معنی ایں

یک شعر اشرف است و معاصرین عجم ایں را عام خیال می کنند برای کسی کہ بحالت مجبوری برای عذر خواہی بدست و پا افتد یا در شوق و مستی و صورت حال ہمین است کہ عذر خواہ دست مخاطب را بوسہ دہد و نوبت بپای ہم می رسد و ایں اظہار کمال عجز است و بس (اردو) ہاتھ پاؤں پڑنا بقول آصفیہ۔ نہایت منت سماجت کرنا۔ ہاتھوں کو چومنا۔ قدموں پر گرنا۔ دست و پا بوسیدن کا ترجمہ۔

بدست و پای کسی پیچیدن مصدر اصطلاحی

صاحبان آنند و بہار عجم بینبہ در دہن مؤلف عرض کند کہ معنی حقیقی ایں (۱) برای مار است کہ عادتاً بدست و پای می پیچد از خوف یا حیرانی یا حفاظت خود و (۲) کنایہ از کسی کہ باظہار عجز خود دست و پای کسی گیرد و نمی گذارد تا مخاطب اظہار عفو کند مرتبہ ایں از (بدست و پای کسی افتادن) فائق تر است سکوت محققین از برای ہمین بود کہ از زحمت بیان مصئون باشند ولیں از شان تحقیق دور است (صائب ؎) آب می پیچد ز حیرانی بدست …
سرو ما از گلستانی کہ آن شمشاد بالا بگذرد …

(۱) ہاتھ پاؤں میں لپٹ جانا جیسے سانپ (۲) عاجزی سے ہاتھ پاؤں پکڑ لینا اور نہ چھوڑنا تا کہ مقصد حاصل نہ ہو۔

بدست و دنداں بر چیزی چسپیدن

بقول وارستہ بحد تمام پاس و محافظت آں کردن مرادف (بدست و دنداں نگاہداشتن) و (بہر … چسپیدن) و (بہر دو دست و دہان نگاہ … (شفیع اثر ؎) ہر کس اثر نوائی از شغل خویش …
چسپید بدست و دنداں بر کار خود چو نائی …

در چراغ ہدایت (بدست و دنداں چسپیدن) … ہمین یک شعر اثر آوردہ گوید کہ کاری … تمام کردن است و صاحب بحر نقل نگار قول ہر دو مؤلف عرض کند کہ (۱) معنی حقیقی ایں برای جانوران است کہ بعالم خوف یا حفاظت خود اختیاری بدست و دندان خود بر مقابل می چسپید

و(۲) کنایہ باشد از معنی بیان کردہ خان آرزو۔ وارستہ
معنی اول را بیان کردہ است و طرز بیانش خوب
نیست (کہ ترک الاولی للآخر) و بحث مرادفات
بجای خودش کنیم (اردو) (۱) کسی جانور کا پنجہ جانا
(۲) کسی کام میں پوری کوشش کرنا۔

بدست و دندان نگاہداری کردن | مصدر اصطلاحی

بقول بحر بجد تمام پاس و محافظت کردن (شفیع اثر)
نماید ہر کہ چون مسواک جمعی را پرستاری [illegible]
بادست و دندانش نگہداری [illegible] وارستہ این را مرادف
(بدست و دندان بر چیزی چسپیدن) گفتہ و (نگہداری
کردن) را (نگاہداشتن) نوشتہ و از ہمین بیت شفیع اثر
استنثا فرمودہ وای برو کہ در لفظ و معنی احتیاط
بکار نبرد مؤلف عرض کند کہ (۱) معنی بالا مخصوص
است برای جانوران مثل گربہ و شیر و امثال آن
و (۲) کنایہ باشد از مطلق محافظت کلی بر سبیل مجاز
و سند شفیع اثر برای معنی دوم باشد و بس مخفی مباد
کہ در سند شفیع اثر (نگہداری کردن) پیدا است و
صاحب بحر درین مصدر نگاہ داری را جا دادہ است
علیحدہ ندارد کہ ہر دو یکی است کہ نگہہ و نگاہ ہر دو درست
باشد (اردو) (۱) جانوروں کا پنجوں اور دانتوں
سے حفاظت کرنا (۲) کامل حفاظت کرنا۔

بدست و دندان نگاہ داشتن | مصدر اصطلاحی

بقول وارستہ مرادف (بدست و دندان بر چیزی
چسپیدن) و بقول بحر مرادف (بدست و دندان
نگاہ داری کردن) مؤلف عرض کند کہ با وارستہ
اتفاق نداریم۔ خیال خود را بر مصدر ما فوق الذکر
ظاہر کردہ ایم و این مرادف ہمان است و بس۔
(اردو) دیکھو۔ بدست و دندان نگاہداری کردن۔

بدستور | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ

بالفتح بمعنی حسب معمول و موافق عادت است
مؤلف عرض کند کہ موحدہ بمعنی معیت است
و دستور بمعنی طرز و روش و قاعدہ و قانون پس
معنی لفظی این باقاعدہ و کنایہ از حسب معمول
و موافق عادت بر سبیل مجاز چنانکہ [illegible] از بستور

این کار را می کند" (اردو) بدستور - بقول آصفیہ فارسی - حسب قاعدہ - حسب دستور معمولی طور پر - اصطلاح

بدسرشت | اصطلاح - بقول بہار مرادف بدطینت کہ می آید **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است بمعنی سرشت بد دارندہ (اردو) بدسرشت کہہ سکتے ہیں - بدطینت کا ذکر (بداغان) پر گزرا ہے۔

بدسغان | اصطلاح بقول جہانگیری مرادف (بدسگان) و (بدشغان) و (بدشگان) نام گیاہیست کہ آنرا گشت گرشت گویند - صاحبان برہان گویند کہ بروزن دبستان نام گیاہی است برہم پیچیدہ مانند ریسمان تافتہ و آن از پیچ ساق بیشتر نمی شود و بعربی عشقہ و لبلاب خوانند و گویند کہ طفلی در گہوارہ گریہ بسیار کند قدری ازان در زیر سر او گذارند خاموش گردد و آرام گیرد و خوردن آن قطع شہوت کند و عربان آنرا قاتل ابنہ گویند - صاحبان رشیدی و جامع و ناصری ذکر این کردہ اند - خان آرزو در سراج فرماید کہ مبدل بدسگان است **مؤلف** عرض کند کہ بابحث این بر بداسقان کردہ ایم و بدسگان می آید اصل این است کہ این گیاہ سگان را مخالف است و سگان ازو احتراز کنند و مضر و سم خویش دانند ہمین است وجہ تسمیہ این کاف فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ و غلولہ (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدسگال | اصطلاح - بقول سروری بمعنی بدگو (حکیم فردوسی ؒ) یکی شربت آب از پئے بدسگال ؛ بہ از عمر ہفتاد و ہشتاد سال ؛ و بقول برہان دشمن و بدگوی و بدخواہ و بداندیش چہ سگال بمعنی فکر و اندیشہ و گفتگوی باشد - صاحبان بحر و ناصری و مؤید و ہفت و انند ذکر این کردہ اند (سعدی شیرازی ؒ) تو نیکو روش باش تا بدسگال ؛ ز بہر بدگفتن تو نیابد مجال ؛ (انوری ؒ) بدسگالت در دو گیتی در سفر باد و سقر ؛ نیک خواہت در دو عالم در ثنا و در عذاب ؛ صاحب ناصری فرماید کہ سگالش و سگالیدن مصدر است **مؤلف** عرض کند کہ سکندری می خورد سگال اسم مصدر سگالیدن

وسگالش حاصل بالمصدرش و بدسگال مقابل
خوش سگال پس سگالیدن مصدر سگال است
نه بدسگال و (بدسگالیدن) که می آید البته مصدر
این است۔ محققین زباندان کار به نزاکت لفظ و
معنی نمی گیرند (اردو) بداندیشی۔ دیکھو بداندیش

بدسگالیدن باکسی | استعمال۔ بہار بذکر این
از تعریف ساکت و نقل نگارش آصفی۔ مشاہ
مؤلف عرض کند که بدخواهی کسی کردن (معنی
ف) خویشتن را هم بدست خویشتن کشت ای
عجب ؛ آنکه با تو بدسگالید و ز تو باز ایستاد ؛
(اردو) بدخواہی کرنا۔

بدسگان | اصطلاح۔ ہمان بدسخان است که
گذشت و بحث این بر بد اسقان هم مذکور (اردو)
عشق پیچاں دیکھو ادرنج۔

بدسوار | اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ
(۱) مقابل شہسوار و (۲) اسپ سرکش و ناآرام
مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است
استعمال این از نظر ما نگذشت معاصرین عجم بزبان
ندارند طالب سند باشیم خصوصاً برای معنی دوم
(اردو) (۱) دیکھو بدران کے تیسرے معنے (۲)
دیکھو بدرام کے پانچویں معنے۔

بدسودا | اصطلاح۔ بقول وارسته و بحر و انند
مرادف بدمعامله (طہماسپ قلمی وہی ف) چو
زلفت دل ربود از صبر ہم قطع نظر کردم ؛ ببد سودا
چو کار افتاد مرد از سود بر خیزد ؛ مخلص کاشی ف
ہر پریروئی که باشد خوش ادا در سادگی ؛ چون
برون آورد خط البته بدسودا شود ؛ **مؤلف** عرض
کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمعامله
دیکھو بدادا۔

بدسیرت | اصطلاح۔ بقول انند بحواله فرہنگ فرنگ
بدخو و زشت خصلت **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل
ترکیبی است۔ انوری بدسیرتی را استعمال کرده است
که بزیادت یای مصدری است بمعنی بدخوئی (ف)
باشد اربامن توان بستن بیسمار قضا ؛ جنس این

بدسیرتی یا مثل آں بدگوہری ہے (اردو) دیکھو بدخو۔

بدشت استبرق | اصطلاح۔ بقول ہفت کنایہ از بیابانہای سبز رستہ **مؤلف** عرض کند کہ جہانگیر صاحب شمس بہ سین مہملہ سوم نوشت و بجایش گذشت معنی لفظی ایں اطلسے کہ در دشت است۔ طالب سند استعمال باشیم کہ محققین اہل زبان و معاصرین عجم ازیں ساکت اند (اردو) دیکھو بدست استبرق۔

بدشغان | اصطلاح۔ بقول برہان وجہانگیری و جامع وہفت مرادف بداسقان کہ گذشت **مؤلف** عرض کند کہ مبدل (بدسگان) کہ بجایش مذکور شد۔ سین مہملہ بدل شد بہ معجمہ چنانکہ کستی وکشتی وکاف فارسی بدل شد بہ غین معجمہ چنانکہ گلولہ وغلولہ (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشقان | اصطلاح۔ بقول شمس بہ قاف چہارم مرادف بدسگاں **مؤلف** عرض کند کہ دیگر کسانی محققین فارسی زبان با او نیست تبدیل کاف فارسی با قاف آمدہ چنانکہ دہگان و دہقان پس ایں را مبدل بدسگاں دانیم (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشکل | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بدہیئت و بدوضع **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدہیئت بقول آصفیہ۔ بدشکل۔ بدصورت۔ بھونڈا۔ ڈراؤنی شکل کا۔ مہیب صورت۔

بدشگان | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و برہان و جامع مرادف بدسگان **مؤلف** عرض کند کہ مبدل اوست کہ سین مہملہ بدل شد بہ شین معجمہ چنانکہ کستی وکشتی (اردو) دیکھو بدسگان۔

بدشگون | اصطلاح۔ بقول انند وبہار بضم شین شین معجمہ وکاف فارسی۔ بدیمن (حکیم رکنائی کاشی رباعی) روزی کہ مرا زیں دہ ویرانہ برند ٭ تابوت مرا غافل و دیوانہ برند ٭ ایں نقل مکانیست کہ بیماراں را ٭ زیں خانہ بدشگون بآں خانہ برند ٭ **مؤلف** عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدشگون کہہ سکتے ہیں صاحب آصفیہ نے

بدشگونی کا ذکر فرمایا ہے۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدفالی۔ نحوست

بدطرز باحرز | اصطلاح۔ بقول شمس (۱) نام شہری و (۲) نام پردۂ سرود **مؤلف** عرض کند که دیگر کسی از محققین فارسی زبان ذکر این نکرد و معاصرین عجم ہم ازین بی خبر و ما از تحقیق ہر دو معنی قاصریم۔ مجرد بدطرز بمعنی حقیقی خود بمعنی بدآیین است و بس۔ ہیچ نگشود که این شہر کجا واقع است مجرد قول صاحب شمس بدون سند استعمال اعتبار را نشاید (اردو) (۱) ایک شہر کا نام (۲) ایک راگنی کا نام۔ اور بدطرز کا ترجمہ دیکھو بداسلوب۔

بدطریق | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بداعتقاد و گمراه و بدراه **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) دیکھو بدراه او گمراه بقول آصفیہ بددین، بدمذہب۔ بی راہ۔

بدطینت | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر طای مہملہ بمعنی بدسرشت و بدمزاج **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدطینت

دیکھو بدآغاز، بدمزاج۔ دیکھو بدخیم۔

بدظن | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بمعنی بدگمان **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدظن بقول آصفیہ فارسی۔ بدگمان۔ صفت

بدعا آمدن | استعمال۔ بفتح اول وضم ثانی بقول انند شروع کردن در دعا **مؤلف** عرض کند که مقصودش از آغاز کردن دعا باشد و بس (حافظ شیرازی ؎) بدعا آمده ام ہم بدعا دست برآر * که وفا با تو قرین باد و خدا یار تو باد (اردو) دعا کا آغاز کرنا۔ دعا دینا۔

(الف) بدعای گربه باران نمی بارد | مثل۔ صاحبان
(ب) بدعای گرگان باران نمی بارد | خزینه و ...

فارسی ذکر (الف) و صاحب احسن ذکر (ب) کرده از معنی و محل استعمال ساکت **مؤلف** عرض کند که فارسیان چون کشش باران بینند این مثل را زنند مقصود شان این است که ضعیفی که باران بحق او خطرناک است دعا کرده باشد تا باران نبارد

مخفی مباد کہ گربہ و گرگ وا گاز باران می ترسند و باران را نمی پسندند و خود را بحالت باران محفوظ دارند (اردو) دکن میں کہتے ہیں کہ بڑھیا کے ڈر سے بڑھیا گا یعنی بڑھیا نے اپنی جھوپڑی بچانے کیلئے دعا کی ہو گی کہ خدا کرے پانی نہ برسے

بدعت | بقول بہار بکسر اوّل و فتح سوم چیزی نو آوردن و چیز نو در دین پیدا کردن و چیز نو کہ در دین پیدا شود بدع جمع آن و فرماید کہ فارسیان بمعنی دوم بالفظ نہادن استعمال کنند مولف عرض کند کہ لغت عرب است صاحب منتخب ذکر معنی اوّل و دوم کردہ فارسیان استعمال حاصل بالمصدر بمعنی عام بدون خصوصیت بادین بترکیب فارسی کنند کہ در ملحقات می آید (اردو) بدعت بقول آصفیہ - عربی - اسم مؤنث - اختراع - احداث - نیا دستور - رخنہ - خرابی - دین میں نئی بات یا نئی رسم نکالنی۔

بدعت سرا | اصطلاح - بہار ذکر این بالتحتانی زائد در آخر کردہ گوید کہ کنایہ از دنیاست (انوری ہ) وست انصاف تو بر بدعت سرای روزگار دست محمود است بر بتخانہای سومنات مولف عرض کند کہ جائی کہ دران بدعت راہ یابد آنرا بدعت سرا خوانند و در کلام انوری نظر بر اضافت آن بسوی روزگار دنیا مراد است و مجرد بدعت سرا بر سبیل کنایہ دنیا را تواں گفت ولیکن سند انوری برای آن نباشد (اردو) بدعت سرا کہہ سکتے ہیں یعنی بدعت کی جگہ - دنیا - مؤنث -

بدعت نہادن | مصدر اصطلاحی - خان آرزو در چراغ گوید کہ عمل تازہ در شہر بہت کردن (اسست) و بجر ہجر بالنش (روشنی ص) گر چہ توانی چارہ ام سہل است از دوم کبش نتوان نہادن بدعتی عاشق بدرمان کے رسد بہار نیز این بدعت ذکر این کردہ از ظہوری سند آورده) شام ہجران تو این بدعت نہاد روزہا نیز پیش و بچور ہی ندہشت مولف عرض کند کہ سست است کہ

محققین بالاچطور درمان عاشق ودیجوری روزرا
بدعت شرعی قرار داده اند ونمی دانیم که چرا بمعنی
عام نمی گیرند یعنی پیدا کردن عمل تازه مطلقاً۔
(اردو) نئی بات پیدا کرنا۔

بدعلت | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بفتح عین و لام بمعنی بدخوراک وکسی که غذای
لطیف و کثیف تمیز نکند **مؤلف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است مخفی مباد که علت لغت
عرب است بقول منتخب بفتحتین خورش ستور و
جز آں و بالکسر بسیار خوار (الخ) پس در محاورهٔ
فارسی بدعلت چارپائی باشد بسیار خوار که بسیار خواری
عیب چارپایان است حیف است که سند استعمال
پیش نشد تا تصفیه اختلاف ما می کرد معاصرین عجم
با ما اتفاق دارند (اردو) بدخوراک کہہ سکتے ہیں اور
بلحاظ ہماری راے کے وہ چارپایہ جس کی خوراک زیادہ ہو

بدعمل | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ
بدکار وخطاکار وگنہگار **مؤلف** عرض کند که اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدکار۔ بقول آصفیہ۔ حرامکار
فاجر۔ فاسق۔ خراب۔ بدباز۔

بدعہد | اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ بہار بفتح
عین مہملہ دروغ گو۔ پیمان شکن۔ مقابل نیک عہد
یعنی آنکه عہد خود وفا نکند **مؤلف** عرض کند که
اسم فاعل ترکیبی است (انوری ـــہ) بدعہد نخواستمت
نگارا ۔۔ هر چند که عہد من شکستی ۔۔ (اردو) بدعہد بقول
آصفیہ۔ بے وفا۔ وعدہ خلاف۔ اپنے قول سے پھر جانے والا۔

بدعہدی | اصطلاح۔ بقول بہار (بذیل بدعہد)
بدظنی وبدگمانی صاحب انند نقل نگارش نظامی
(ــــہ) دل خود زبدعہدی آزاد کن ۔۔ از این خوب
ترشاه را یاد کن ۔۔ **مؤلف** عرض کند که بہار غور
نکرد که این بمعنی پیمان شکنی ودروغ گوئی است
بزیادت یای مصدری بر (بدعہد) نمیدانیم که
بدظنی وبدگمانی را از کجا پیدا کرد (اردو) بدعہدی
بدقولی کہہ سکتے ہیں۔ اسم مؤنث۔ پیمان شکنی۔ وعدہ کا
وفا نکرنا۔ وعدہ کے خلاف کرنا۔

بدفرجام اصطلاح - بقول بہار آنکہ عاقبت بخیر نداشتہ باشد (والہ ہروی س) یارسول اللہ از ارباب عصیان ہیچکس ہا ہیچو آلہ نیست بدفرجام و رسوا بر زمین ہا مؤلف عرض کند کہ فرجام بقول برہان بر وزن و معنی انجام است (الخ) پس بدفرجام اسم فاعل ترکیبی است بمعنی کسی کہ انجام کارش بد باشد و از عاقبت بخیر بن وجہ تخصیص عقلی پیدا می شود و مقصود ما از تعمیم است کہ دنیا ہم درو داخل باشد - (اردو) بدانجام کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جس کا انجام بخیر نہو -

بدفوز اصطلاح - بقول جہانگیری مرادف (بدپوز) کہ گذشت (مولوی معنوی س) دایہ کو طفل بدآموز را ہا تا بہ نعمت خوش کند بدفوز را ہا مؤلف عرض کند کہ سبدل بدپوز است کہ گذشت و صراحت ماخذش ہم درانجا کردہ ایم تائے فوقانی بدل شد بدال مہملہ چنانکہ زرتشت و زردشت و بائے فارسی بدل شد بفا چنانکہ سپید و سفید صاحبان برہان و رشیدی و جامع و سراج ہم ذکر این کردہ اند (اردو) دیکھو بدپوز -

بدق بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بفتحتین لغت فارسی است و مرادف بیذق کہ بہ تحتانی دوم و ذال معجمہ بمعنی پیادۂ شطرنج است بہار بر بیذق فرماید کہ لغت عرب است و ظاہرا معرب پیادہ و ہمین است خیال صاحب منتخب ہم مؤلف عرض کند کہ بیذق معرب پیدل می نماید و پیدل بقول آصفیہ ہندی و بقول ساطع سنسکرت بعجمی نیست کہ فارسیان از سنسکرت پیدل را پیادہ کردہ باشند و عربان تعریب پیدل - بہ تبدیل بائے فارسی و دال مہملہ بمعجمہ و تبدیل لام بہ قاف بای حال بحث مزید درین تعریب از موضوع ما خارج درینجا ہمین قدر کافی است کہ اگر سند استعمال بدق بدین معنی پیش شود تو ہم عرض کردہ کہ

مخفف و مبدل بیذق است کہ ذال معجمہ بدال مہملہ بدل شد چنانکہ استاذ و استاد و تحتانی دوم حذف طالب سند استعمال می باشیم مجرد قول صاحب انند کافی نیست معاصرین عجم برزبان ندارند و پیادہ رابجاے این استعمال کنند (اردو) بیدل۔ بقول آصفیہ شطرنج کا وہ ادنی درجہ کا مہرہ جو ہمیشہ سیدھا چلتا اور آڑا مارتا ہے۔ مذکر۔

بدقت بقول بول چال کہ ماخذش محاورۂ معاصرین عجم است بمعنی (بخوبی) مؤلف عرض کند کہ موحدہ را کہ افادۂ معنی معیت سید ہد بر لفظ دقت زیادہ کردہ اند و دقت لغت عرب است بقول منتخب بالکسر و تشدید قاف باریکی (الخ) پس معاصرین عجم این را بمعنی (بہ شکل و بہ باریکی) استعمال می کنند و (بخوبی) ہم بر سبیل مجاز توان گرفت لیکن فرق نازک دارد و تائید خیال ما بر مصدر آیندہ می شود و تائید صاحب بول چال از مصدر (بدقت گردش کردن) کہ می آید (اردو) غور سے۔ اچھی طرح سے۔ بخوبی اور بلحاظ ہمارے معنون کے دقت سے۔

بدقت اور بغور بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدقت دیدن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار دیدن بغور و این موافق قیاس ماست کہ بر (بدقت) خاتمہ کردہ ایم (اردو) غور سے دیکھنا۔

بدقت کاشتن استعمال۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار کاشتن بخوبی مؤلف عرض کند کہ تصدیق خیال ما می شود کہ بر (بدقت) ظاہر کردہ ایم (اردو) دقت اور دشواری سے بوتا۔

بدقت گردش کردن استعمال۔ بقول صاحب رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بخوبی سیر کردن مؤلف عرض کند کہ

این مصدر مرکب سند معنی بیان کردہ صاحب بول چال است کہ بر (بدقت) گذشت اردو اچھی طرح سے سیر کرنا ۔

بدقدم اصطلاح ۔ بقول وارستہ و بحر شوم قدم (شفیع اثر سہ) بدقدم مانند طاؤس است در کیشم ہما ؛ بسکہ دیدم دولت ایام را بے اعتبار ؛ بہار گوید کہ یعنی آنکہ مقدم او مین نداشتہ باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است کسے کہ شگون پیدا ان آمدنش را نیک نداند (اردو) بدقدم کہہ سکتے ہیں جس کے آنے کو شگون لینے والے برا سمجھیں نیک قدم کا نقیض جیسے کہتے ہیں "فلان شخص بڑا بدقدم ہے وہ جب میرے گھر آیا تو میرے گھر میں ڈاکہ پڑا یا موت واقع ہوئی"

بدقمار اصطلاح ۔ بقول بہار بکسر قاف آنکہ قمار بنا راستی بازد (ملا اوجی نظیری سہ) زدست طالع بدمی رویم شہر بشہر ؛ چہ بدقمار کہ تغییر می دہد چار را ؛ (قاسم مشہدی سہ) لطف نرد محبت خدا بسازد قاسم ؛ کہ کار ما بہ حریفان بدقمار نیفتند ؛ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدقمار ۔ کہہ سکتے ہیں وہ شخص جو قمار بازی یعنی جوا کھیلنے میں بدمعاملگی کرے اور قواعد کا پابند نہ ہو ۔

بدک بقول جہانگیری بمعنی بدبک است کہ گذشت و بقول برہان و رشیدی بضم اول و فتح دوم ہم ؛ بقول جامع مخفف بدبک خان آرزو در سراج بذکر قول رشیدی گوید کہ مثال این یافت نشد ؛ مؤلف عرض کند کہ قول صاحب جامع کہ از محققین اہل زبان است سند است و بس (اردو) دیکھو بدبک ۔

بدکار اصطلاح ۔ بقول آنند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی گنہ گار و فاسق ؛ مؤلف عرض کند

اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔
بقول آصفیہ۔ فارسی۔ حرامکار، فاسق و فاجر

بدکان فال نهادن مصدر اصطلاحی۔
بقول خان آرزو در چراغ جنس را جدا
جدا بدکان چیدن تا ہر کہ خریدار باشد
دیدہ زود خرید نماید و این در کساد و
ارزانی جنس باشد (اشرف ۵) شعر
این زمان اگرچہ ہمہ دیوان حافظ است ؎ کز
بے رواجیش بدکان فال می نهند ؎ صاحب
منتخب گوید کہ فال بسکون ہمزہ شگون نیک
و گاہے در شگون بد نیز مستعمل مؤلف عرض
کند کہ فارسیان فال را بالفتح مطلق بمعنی شگون
استعمال کنند و معنی این ہمین قدر کہ متاع
دکان بہ قرینہ و انتظام قائم کردہ قسمت آزمائی
کردن است در فروش شاعر گوید کہ بی رواجی
شعر درین زمان (اگرچہ آن مثل کلام حافظ
خوب باشد) بدرجہ ایست کہ خریدارش
پیدا نمی شود یعنی قدر کلام مفقود است پس
خیال قدر سخن کردن بمشابہ آرایش دکان
است کہ بامید خریداری می کنند (اردو)
دوکان کو سامان سے آراستہ کرنا۔ ہر چیز قرینہ
سے رکھنا تاکہ خریداروں کی توجہ مائل ہو۔

بدکردار اصطلاح۔ بقول بہار بمعنی بدعمل
صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ بدکار
و فاسق و بدآئین مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است (اردو) بدکار۔ دیکھو
بدکار۔ بداطوار۔ دیکھو بدآئین۔ بدمعاش
دیکھو بدزندگانی۔ بدکردار بھی کہہ سکتے ہیں

بدکرداری را بدانجامی مثل۔ صاحب مجموعۃ الامثال
ذکر این کردہ از محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند کہ فارسیان این مثل را بحق بدرفتاران
زنند کہ انجام بدروشی بد است و چون
بدکردارے را ابتلاے مصیبتی بینند استعمال
این می کنند (اردو) دکن میں کہتے ہیں

"بدمعاشی کا نتیجہ بُرا" "بدمعاشی کا منہ کالا"
جب کسی بدمعاش کو کسی مصیبت مین پھنسا
ہوا پاتے ہین تو اس کہاوت کا استعمال کرتے ہین۔

بدکردن | استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
بمعنی حقیقی است یعنی ارتکاب فعل بد (نظامی
گنجوی سہ) تو نیکی کنی من نہ بدکردہ ام ٭ کہ
بد را حوالت بخود کردہ ام ٭ (ظہوری سہ)
آن را کہ قبول عشق رد کرد ٭ ہر کار کہ نیک
کرد بد کرد ٭ (انوری سہ) نگفتمت کہ مکن
بدبجاے وصلت من ٭ کہ ہر کسی کہ کند بد
بدی کشد کیفر ٭ (اردو) بُرا کرنا۔ دکن
مین مستعمل ہے (اچھا نکرنا) صاحب آصفیہ
نے اسکو ترک کیا ہے جیسے "اسنے اگر ایسا کیا تو
بُرا کیا۔ اچھا نہ کیا"

بدکمان | اصطلاح۔ اسم فاعل ترکیبی ا (۲۳۹۷)
مقابل تیر انداز سے کہ نشانہ خوب زند (نظامی
سہ) چو برجیس در جنگ ہر بدکمان ٭ کمان
دارم و برندارم کمان ٭ بہار ہمین شعر را
بسند (بدگمان۔ بہ کاف فارسی) آوردہ نقل
(اردو) وہ شخص جس کا نشانہ اچھا نہو۔

بدکند | اصطلاح۔ بقول جہانگیری و سروری
و برہان و جامع و ناصری با اول مفتوح
و ثانی زدہ و کاف مفتوح رشوت باشد
(شمس فخری سہ) تا بہ بیند یک نظر دیدار
شان ٭ روح قدسی جان بہ بدکند آورید
خان آرزو در سراج این را بکاف فارسی
آوردہ فرماید کہ جوہر این لفظ دلالت بر
زبونی این عمل شنیع دارد مؤلف عرض کند
کہ ہمین معنی بر معنی سیزدہم بارہ ہم گذشت
و پارہ بیای فارسی ہم بہمین معنی می آید
ماخذ بیان کردہ خان آرزو من وجہ درست
باشد ولیکن اکثر محققین فارسی زبان این
را بکاف عربی آوردہ اند درین صورت

کند را بمعنی شکر گیریم که می آید و معنی لفظی این
قندی که بد است یعنی اگرچه رشوت شیرین
می نماید ولیکن مآل آن بد باشد و این مآخذ
بهتر از خیال خان آرزو (اردو) دیکھو
باره کے تیرهوین معنے ۔

(الف) بدکنش اصطلاح ۔ بقول ضمیمهٔ برهان
(ب) بدکنشت و بحر و بهار بضم کاف و
کسر نون هردو بمعنی بدکردار و بدفعل مخلص
کاشی (الف) بدکنش را نخش روشندلان بیوجه
نیست ها زشت رومی بیند از آئینه عکس
بدعا ها (میر معزی الف) از فر دولت تو
باطراف مملکت ها شد خانمان بدکنشان جمله
تار و مار ها مؤلف عرض کند که (الف) مخفف
(ب) باشد که صاحب برهان کنش را مخفف
کنشت گفته و حذف فوقانی هم آمده چنانکه
راست و راس ۔ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) دیکھو بدکردار ۔

بدکیش اصطلاح ۔ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ
فرنگ بکسر کاف تازی و سکون تحتانی بدمذهب
و ناپارسا و بددین سند این از فردوسی بر
بددین گذشت مؤلف عرض کند که کیش
و بدکیش لغت ژند و پاژند است صاحب
سفرنگ بحوالهٔ شصت و سومی فقرهٔ نامهٔ
سوم شت شاسے کلیو) استعمال این بیش
کرده (و هو هذا) راست پوش یا بدکیش گردد
ها و فرماید که بدکیش باطل مذهب است
بالجمله اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدعقیده
بدمذهب کهه سکتے ہین ۔

(الف) بدگرد اصطلاح ۔ (الف) بقول
(ب) بدگردش بهار آنکه گردیدن او خوب
(ج) بدگردی نباشد (ابوطالب کلیم)
(د) بدگردیدن تاکه پیش از مرگ آسایش تمنا
می کنیم ها شکوه از بدگردی افلاک بیجا می کنیم
صاحبان آصفی دانند نقل نگارش مؤلف

عرض کند کہ سند بہار بکار او نمی خورد و برای
(ج) باشد نہ (الف) بالجملہ (الف) اسم فاعل
ترکیبی باشد قیاسًا۔ طالب سند استعمال باشیم۔
و (ب) (۱) حاصل بالمصدر، (د) و (۲) اسم
فاعل ترکیبی ہم بمعنی چرخی کہ گردش او خوش
نیست و (ج) مرادف (ب) بمعنی اولش و
(د) مصدر مرکب مقابل خوش گردیدن صاحب
آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت (اردو)
(الف) وہ چرخ جسکی گردش اچھی نہو (ب)
(۱) بری گردش (۲) اسم فاعل ترکیبی۔ بری
طرح پھرنے والا چرخ (ج) دیکھو (ب) کے
پہلے معنے (د) بری گردش کرنا۔ برا ہونا۔

(الف) **بدگفت** | اصطلاح۔ الف بقول
(ب) **بدگفتن** | بحر (۱) زشت گفتار و
بقول بہار (۲) گفتار زشت (میر خسرو ؒ)
از بد بدگفت نرنجد حکیم ٭ ہیچ جو سخت است
زصرصر ہیچ بیم ٭ (نظامی ؒ) ز بد گوے
بدگفت پنہان کنم ٭ گفتار نیکش پشیمان کنم ٭
و (۳) ماضی مطلق (ب) و (ب) مصدر مرکب
مقابل خوش گفتن۔ صاحب آصفی ذکر (ب)
کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ
(الف) بمعنی اولش اسم فاعل ترکیبی است
و بمعنی دومش مرکب توصیفی و بمعنی سوم مشتق
از (ب) و (ب) مصدر مرکب (۱) بمعنی
کسی را بہ بدی یاد کردن و (۲) بعکس خوش
گفتن کہ بدی گفتار مراد است (تما فطلع)
بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی ٭
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخا را (ظہوری
ؒ) تا بدگفت شیخم خود را نکو نیستم بگذار
تا برندان بد اعتقاد باشد ٭ (اردو)
(الف) (۱) بدگفتار یعنی وہ شخص جسکی گفتگو
بری ہو۔ خوش گفتار کا مقابل (۲) بدگوئی
بقول آصفیہ۔ فارسی اسم مؤنث۔ بدی۔
غیبت۔ برائی۔ عیب گوئی۔ تہمت۔

چغل (۳) برا کہنا۔ مانی مطلق (ب) برا کہنا۔

بدگل اصطلاح۔ بقول رہنما و بول چال بہ حوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار بکسر کاف فارسی بمعنی بدصورت و بدشکل مؤلف عرض کند کہ گل بکسر اول بقول برہان خاک باآب آمیختہ را گویند پس معنی لفظی این بدسرشت باشد معاصرین عجم بمجاز این را بمعنی بدصورت و بدشکل استعمال کردہ اند۔ اسم فاعل ترکیبی (اردو) بدصورت۔ بقول آصفیہ۔ بدشکل بھونڈی صورت کا۔ بے ڈول۔

بدگمان اصطلاح۔ بقول انند و بہار بضم کاف فارسی آنکہ گمان بد داشتہ باشد و بقول صاحب فرہنگ فدائی کہ از معاصرین عجم بود آنکہ در راستی سخنی یا در راستی کاری دلش استوار نباشد (صائب ے) جائی نمی رومی کہ دل بدگمان من ٭ تا بازگشتن تو بصد جا نمی رود ٭ (انوری ے) دل در غم انتظار خون شد ٭ بیچارہ ہنوز بدگمان است ٭ مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدگمان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی ظنی۔ شکی۔ برا گمان رکھنے والا۔

(۲۴ھ)

بدگمانی اصطلاح۔ حاصل بالمصدر بدگمان بودن بمعنی بدظنی کہ یاے مصدری بر بدگمان زیادہ کردہ اند (ظہوری ے) دگر خوش بدگمانی چیست باعث ٭ سراسر امتحانی چیست باعث ٭ (اردو) بدگمانی۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ بدظنی۔ خیال فاسد بیجا شبہہ۔

بدگند اصطلاح۔ بقول انند بر وزن فرزند بمعنی رشوت مؤلف عرض کند کہ خان آرزو در سراج صراحتی کہ نسبت ماخذ کردہ نظر بران محقق بنگلوری این را بکاف فارسی قائم کردہ سندی کہ از شمس فخری مہد انجا گذشت نقل آن باضافۂ مرکز کاف در ینجا

ہم فرمودہ ولے بر اشعار محققین ہند نرا او (اردو)
دیکھو بدکند۔

بدگو اصطلاح۔ بقول انند (۱) کسی کہ گفتار زشت
دارد سند این از نظامی بر (بدگفت) مذکور مؤلف
عرض کند کہ (۲) کسی کہ غیبت مردم کند و بدگوئی نماید
(انوری ؎) تلخ ہمچون عیش بدخواہان
ملک ٭ تیرہ ہمچون رای بدگویان وزیر
٭ (ظہوری ؎) شکر کز بہر ظہوری ہست
خوب ٭ ہر چہ بر گوشش تو بدگوی زند ٭
(اردو) (۱) دیکھو بدگفت (۲) بدگوئی
کرنے والا غیبت کرنے والا۔

بدگونیا اصطلاح۔ خان آرزو در چراغ
ہدایت گوید کہ بفتح و سکون دال و کاف فارسی
بواو رسیدہ و نون مکسور و یای تحتانی بالف
کشیدہ کنایہ از خانۂ دیوار کج و ناراست
(وحید ؎) ز راستی است کہ بدگونیاست
خانۂ عمر ٭ بہ بین گمان کہ ز کج خانہ رہست
تیر نداخت ٭ صاحب بحر گوید کہ باصطلاح
معماران کنایہ از خانۂ دیوار کج و ناراست
و خانہ کہ صحنش کج باشد کہ آنرا شوم دانند
بہار گوید کہ خانۂ دیوار کج و ناراست
مؤلف عرض کند کہ گونیا بکاف فارسی
بقول برہان مثلث الزاویہ را گویند کہ
کجی و راستی عمارت را از آن یابند (الخ)
و ہمین را در ہند گنیا بدون واو بکاف
فارسی مضموم خوانند پس معنی این ترکیب
بلفظ بد ظاہر و کنایہ از مکانی کہ صحن او
کج باشد یا عمارتش ناراست در عرض و
طول۔ آنچہ محققین بالا دیوار کج نوشتہ اند
غور نکردہ اند و مقصود شان غیر از این
نیست کہ طوالت دیوار کجی دارد کہ نتیجۂ آن
ناراستی زمین مکان است طرز بیان شان
بغلط انداز و۔ فتامل (اردو) وہ مکان
جس کا صحن یا مکانیت سیدھی نہو یعنے دونوں

جانب کا عرض یا طول مساوی نہو جو گنیا سے نہ ملے یعنے جب زاویہ مین گنیا قائم کرین تو معلوم ہو جاے کہ عرض و طول مین راستی نہین ہے۔ جیسے ایک دالان ہے جس کا طول ایک جانب دس گز ہے اور دوسری جانب سات گز تو ظاہر ہے کہ اسکے عرض کی دیوارین اپنے طول مین ٹیڑھی ہونگی اور گنیا سے نہ ملین گی۔

بدگوہر اصطلاح۔ بقول برہان و بحر و بہار و جامع کنایہ از بدذات و بداصل باشد چہ گوہر بمعنی اصل و نژاد ہم آمدہ (صائب سے) ہمہ دانند کہ مظلوم کہ و ظالم کیست ؎ مس بدگوہر اگر ناز باکسیر کند ؎ (انوری سے) عاجزی بود کرد با تو پناہ ؎ از بدروزگار بدگوہر ؎ (اردو) دیکھو بداصل۔

بدگوہری اصطلاح بمعنی بدذاتی و بداصلی است کہ یای مصدری بر (بدگوہر) زیادہ کردہ اند و بس (انوری سے) باشد از یاسمن توان بستن بسیار قضا ؎ جنس این بدسیرتی باشد آن بدگوہری ؎ (اردو) بدذاتی۔ بدطینتی۔ خباثت۔ مؤنث۔

بدگوے اصطلاح۔ بقول بہار دانند کسی کہ گفتار زشت دارد و مؤلف عرض کند کہ ہمان (بدگو) کہ گذشت تحتانی آخرید۔ زائد است و بس و سند این ہم ہمانجا کہ [illegible] دیکھو بدگو۔

بدگہر اصطلاح۔ بقول جہانگیری و رشیدی کہ در ملحقات کنایہ از کم اصل و بتبدیل سبب الف مخفف (بدگوہر) کہ گذشت خان آرزو در سراج اعتراض کند بر رشیدی کہ چرا کم اصل نوشت و چرا در استغنا [illegible] کرد چہ گوہر بمعنی سرشت و اصل است پس بدگہر بمعنی بدسرشت [illegible] مؤلف با خان آرزو اتفاق دارد [illegible]

(۲۴۴۹)

شیراز ست) کنون دشمن بدگهر دوست شد / با سرد
مروی و جهدم شتافت شد (صائب ست) با هیچ
بدگهر نشود چرخ سینه صاف شد خونست شیر گوشه
پستان گزیده را شد (اردو) دیکهو بدگهر
بدگهر با کسے وفا نکند / مثل۔ صاحبان
تحریر و امثال فارسی و احسن ذکر این کرده

از معنی و محل استعمال ساکت مؤلف
عرض کند که فارسیان این مثل را
به مذمت بدگوهران زنند و کنایه از هیچ
کدبی وفائی بداصلان متحقق است اردو
لکن میں کہتے ہیں "بداصل بدوفا" رذیلوں
سے رذالت شریفوں سے شرافت"

بدل / المتقول وارسته محققین (۱) معروف و (۲) باصطلاح کشتی گیران فنی که دفع فن
حریف بدان کنند چه هر فن کشتی بدل دارد (سیرنجات ست) دارد و آن پیر جهان دیده
هر فن را هر دو هر فنی را بدلی بهمچو نک در خاطر شد و فرماید که لیکن بدل بدین معنی خصوصیت
با کشتی ندارد و دفع کردن حملهٔ خصم است عموماً (ظهوری ست) ز دم تیغ تا افتخار کند
از بنا زهم و ست چشمین را بدل نیست شد نیز فرماید که چشمین (۳) جمعی است سر و پا برهنه
تا نقید که آنرا در هند لوندی گویند. و زن فاحشه که چه گرد را لونڈی (فوقی ست) همه رفت
آب لیک ذلی شد همه غلطیست آب لیک بدل شد بهار نسبت معنی اول صراحت فرماید که
عوض چیزی و بذکر معنی دوم گوید که در عرف هند آن را لونڈا گویند مؤلف عرض کند که
معنی اول لغت عربیست کذا فی المنتخب و معنی دوم مجاز معنی اول است که اصطلاح
خاص کشتی گیران شد و بدین معنی اصطلاحی فارسی باشد و نسبت بمعنی سوم عرض ما اینکه شود
که قول ساطع لوندی لغت هندیست بمعنی زن آزاد که با فقرا می باشد و اوقات خود بسر برد

بسر می برد و لباس مردان بپوشد پس ہندیان فقیر آزاد را بودلہ گفتند و فارسیان
بحذف واو و ہای ہوز آخر بُدَل بضمتین بہمان معنی استعمال کردند کہ مفرس است
وجا دارد کہ از بدل عربی کہ بمعنی مرد شریف و کریم است این فرقہ را نام کردہ باشند
وجا دارد کہ بحذف تحتانی مخفف بدیل باشد کہ بلغت عرب طائفہ ایست از اولیاء اللہ
کہ جمع آن بُدَلا است و تکمیل این بحث بر بدلا می آید بالجملہ تصرف در اعراب نتیجہ لب
ولہجۂ فارسیانست بر سبیل تفریس (اردو) (۱) بَدَل ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر
عوض ۔ بدلہ ۔ معاوضہ ۔ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لینا (۲) توڑ ۔ بقول آصفیہ
مذکر ۔ پیچ داؤں کا اُلٹ ۔ بدل (۳) فقیروں کا ایک گروہ جو سر برہنہ اور ننگے
پاؤں رہتے ہیں ۔

بدل آوردن استعمال ۔ معاوضہ پیدا
کردن ۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از
معنی ساکت (عرفی ؎) پر غرور یست
کہ تا من در مدحت نزدم ٭ این گمان
داشت کہ دورانش نیاوردہ بدل ٭
(انوری ؎) دہر نتواندت آورد نظیر ٭
چرخ نتواندت آورد بدل ٭ (اردو)
بدل لانا ۔ معاوضہ پیدا کرنا ۔ قائم مقام پیدا کرنا

بدلا وارستہ بذیل معنی سوم لفظ بدل گوید کہ
بُدَلا نیز (حاذق گیلانی ؎) بدور این جہل
آنچنان علم گشتیم ٭ کہ بعصر این بُدَلا با الم
چنان یکسان ٭ کہ گر سخن بطرازم درین
مشغلہ دام ٭ بجای شعر ترا دو علم از بن
شریان ٭ صاحب اند این را لغت عرب
گوید و فرماید کہ جمع بدیل و آن طائفہ ایست
از اولیاء اللہ و ایشان در ہمہ عالم ہفت تن

می باشند وغیر از ابدال اند چه ابدال در همه
عالم هفتاد شخص اند و بحوالۀ کشف گوید که
ابدال بمعنی از عباد مخلص و صالح حضرت
حق باشند و در اصطلاح این هفت مردان
اند که چون مسافرت کنند یکی از ایشان از
موضع ترک جسد کند بصورتی که داشت
بحیثیتی که هیچکس نداند که وی غائب شده است
مؤلف عرض کند که تسامح وارسته است
که بدیل بدل ذکر این کرد و این را لغت فارسی
خیال فرمود گیلانی در کلام خود که بالا گذشت
همین لغت عرب را استعمال کرده است
که جمع بدیل است و عجبی نیست که فارسیان
بدل را که بمعنی سومش گذشت از همین لغت
بدیل مفرس کرده باشند که جمع آن بدلا است
(اردو) خداشناس فقیرون اور اولیاء الله
کے ایک گروه کا نام عربی مین بدیل ہے اور
اسکی جمع بدلا ہے۔

بدل بودن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند
که بمعنی حقیقی است یعنی عوض کسی بودن (قاسمی
گونابادی ؎) از و پیش کوهم در گنجینه سازی
که نبود بدل دست پیشینه را ؎ (اردو)
بدل ہونا۔ عوض ہونا۔

بدل چسپیدن مصدر اصطلاحی۔ خان
آرزو در چراغ هدایت گوید که جا گرفتن
در خاطر (اشرف در تعریف سرما ؎)
از عناصر آنچه در خاطر بود نار است بس
؎ غیر یک یار هم نمی چسپد بدل زین چاریار
؎ صاحبان بحر و اند هم ذکر این کرده اند
(صائب ؎) گرچه لب های شکر گفتار می چسپد
بدل ؎ دل زمن چشم سخنگوهی رباید بیشتر
؎ مؤلف عرض کند که مقصود محققین بالا
غیر از مقبول دل و پسند دل شدن نباشد
(اردو) دل مین جگه کرنا۔ بقول آصفیه

دل مین گھر کرنا۔ دل مین بیٹھنا خصوصیت
پیدا کرنا۔ دل مین بسنا۔ آپ ہی نے (دل
مین چُھپنا) پر فرمایا ہے۔ دل مین کھُبنا۔ دل
پر اثر کرنا۔ نہایت پسندیدہ اور خوشنما ہونا

بدل چیدن مصدر اصطلاحی گرفتن بخاطر
سند این از ظہوری بہ (بدل شدن) می آید
(اردو) دل مین لینا۔ دل مین جگہ دینا۔

بدل داشتن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ بفتح اوّل و دوم (۱) بمعنی عوض داشتن
است متعلق بمعنی اوّل و دوم بدل کہ گذشت
و (۲) بفتح اوّل و کسر دوم مرادف بخاطر داشتن
کہ گذشت (عرفی ؎) سال ہو لوو شش از ان
شاخ گل ای بدل است ⁂ کہ ندارد و بدلی در
چمن دولت و راہی ⁂ سندی از میر نجات
بر معنی دوم بدل گذشت (اردو) (۱)
بدل رکھنا۔ عوض رکھنا۔ توڑ رکھنا۔ (۲)
دل مین رکھنا۔ دیکھو بخاطر داشتن۔

بدل ساختن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض
کند کہ (۱) بفتح اوّل و دوم تبدیل کردن چنانکہ تبدیل
لباس کردن و (۲) بفتح اوّل و کسر دوم بہ صدق
دل موافقت کردن (سالک قزوینی ؎)
ہزار بار اگر جامہ را بدل سازد ⁂ نمی خورم
ز تلبیس روزگار فریب ⁂ (خاقانی ؎) بدل
سازم بزنّار و بہ برنس ⁂ (لا ادری ؎)
من بدل با تو بسازم تو نسازی با من ⁂
(اردو) (۱) بدلنا۔ بقول آصفیہ۔ تبادلہ
کرنا۔ مؤلف عرض کرتا ہے لباس بدلنا
بھی اسی مصدر سے ہے (۲) دل سے
موافقت کرنا۔

بدل شدن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند
کہ بفتح اوّل و دوم معاوضہ شدن و تبدیل

بافتن (صائب ؎) ستم مکن به ضعیفان که
شد تبسم برق ٭ بدل بنالهٔ جان سوز در
نیستانها ٭ (ابوشکور بلخی ؎) آب انگور
و آب نیلوپل ٭ شد مرا از عبیر و مشک بدل
٭ (ظهوری ؎) بآسایش بدل شد رنج دشمن
٭ بدل بهرشن بجای کینه چیدم ٭ (اردو)
بدل جانا ۔ تبدیل پانا ۔ بدل ہونا ۔

بدل غلط اصطلاح ۔ بہار گوید که در کلام
فصحای فارسی زبان اکثر واقع شود و بدار
آن لفظ (غلط) کنند چنانچه درین بیت عرفی
(؎) گل اندیشه من سحر غلط معجز رنگ ٭
بلبل نطق من الهام غلط وحی سرای ٭ و
فرماید که لفظ (معجز رنگ) و لفظ (وحی سرای)
بدل لفظ از (سحر و الهام) باشد و بعبارت
(نی غلط گفتم و نی نی) و (لا بل) نیز بدل
غلط کنند چنانچه درین بیت عرفی (؎)
نی نی غلط این نغمه بمقطع نسرودم ٭ این
نغمه نشید است دگر صوت و نغم را (وله ؎)
کام جان را تازه کردی ای غم لذت شعار
٭ نی غلط گفتم چه غم ای من و ای سلوای
من ٭ (میر معزی ؎) از خواب سخن مگوی
با من ٭ می باید چه جای خواب است ٭
زان می که برنگ و بوی گوئی ٭ چون سرخ
گلست و چون گلابست ٭ لا بلکه ز نور تابش
خویش ٭ یک جزو ز ماه و آفتابست ٭ صاحب
آنند نقل نگارش مؤلف عرض کند که مرکب
اضافی است یعنی چیزی که بعوض چیزی آرند
و درمیان هر دو لفظ (غلط) یا (غلط کردم)
یا کلمهٔ (لا) یا (نی نی) یا (نه چنانست)
نوشته می شود چنانکه در شعر اول عرفی گل
اندیشه خود را سحر نام نهاد و گفت که غلط
است بلکه معجزه رنگ است همچنین بلبل
نطق را الهام گفت و گفت که غلط است
یعنی الهام نیست بلکه وحی سرا است و همچنین

شاعری گوید (ﮯ) گلاب و مشک و بادام
و نبات است ٭ غلط کردم تمام آب حیات
است ٭ مقصود انیست که چیزی را به چیزی
تشبیہ دادن و باز از و انکار کردہ تشبیہ
بلند تر از ان آوردن را بدل غلط گویند
زیرا که اول را غلط گفتہ رجوع شوند تشبیہ
ثانی پس ہمین است (بدل غلط) (اردو)
بدل غلط مرکب اضافی ۔ فارسیون نے
اُس تشبیہ کو کہا ہے جو تشبیہ اول سے
بہتر ہو جس کا بیان لفظ (غلط کہا) یا (نہیں
نہیں) یا (بلکہ) کے ساتھ ہوتا ہے جیسے ؎
میرا یار تارا ہے نہیں نہیں بلکہ چاند ہے ؎
؎ میرے معشوق کا درجہ آسمان ۔ غلط کہا ۔
عرش کے برابر ہے ؎ میرے ممدوح کا
رتبہ فلک بلکہ عرش کے برابر ہے ؎

بدل کردن | استعمال ۔ صاحب آصفی
ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که معاوضه کردن و تبدیل ساختن
باشد (فغانی شیرازی ﮯ) بنعیم ہر دو
عالم نکند بدل فغانی ٭ نظری بہ نازنینی
ز رہ نیاز کردن ٭ (انوری ﮯ) ای کردہ
درد عشق تو اشکم بخون بدل ٭ وی ایزدم
سرشتہ ز عشق تو در ازل ٭ (اردو)
معاوضه کرنا ۔ بدلنا ۔

بدلگام | اصطلاح ۔ بقول سروری در
ملحقات (۱) معروف (۲) کنایہ از کسیکہ
سر با طاعت فرو نیارد (شیخ سعدی در
ہزل ﮯ) نازک اندام ناخوشی می کرد
٭ بدلگامی و سرکشی می کرد ٭ خوابیندش
ز لطف بر ز نو ٭ قضی الامر کیف ما کانوا
٭ صاحب برہان صراحت معنی اول کند
که اسپ بدلجام باشد یعنی ہیچ دہنہ را
قبول نکند و نسبت معنی دوم گوید که کنایہ
از مخالفت کنندہ صاحب رشیدی فرماید که

توسن و سرکش صاحبان بحر و ناصری ذکر
این کرده اند خان آرزو در سراج گوید
که اسپی را گویند که هیچ دهنه را قبول نکند
و ازین جهت بر مطلق سرکش خواه انسان
باشد خواه اسپ و اشتر وغیره اطلاق
کنند مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی
است و بمعنی اول برای اسپی استعمال کنند
که در اطاعت نباشد و لجام را می کشد و
غالب باشد بران و پروای آن نکند
و بمعنی دوم بر سبیل مجاز برای غیر اسپ
ہم یعنی انسانی که ناسخن شنو است و زبان
دراز و سرکش (اردو) منہ زور (۱)
بقول آصفیہ سرکش گھوڑا وہ گھوڑا جو
لگام کو نہ مانے۔ روکے نہ رکے۔ نصیر
ع) سخت منہ زور ہے اے شوخ ترا
توسن ناز ٭ اُس پہ کوڑا ترے کاکل کا
بجا لگتا ہے ٭ (۲) منہ پھٹ۔ بدلگام۔
دریدہ دہن۔ بدزبان جیسے ٭ وہ بڑی
منہ زور عورت ہے اسکے منہ کون لگے (۳) سرکش
بقول آصفیہ فارسی۔ باغی۔ نافرمان۔ متمرد۔

بدل گردیدن استعمال۔ صاحب آصفی
ذکر این کرده از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که مرادف بدل شدن است که گذشت
(سنائی غزنوی ع) پندی و همت اگر پذیری چو
از سن ٭ ناسور ترا بدل نگردد شیوان ٭
(ظهوری ع) شکوه های گردش گردون
بدل گردد بشکر ٭ طول روز وصل اگر عرض
شب هجران شود ٭ (اردو) دیکھو بدل شدن

بدل گرفتن مصدر اصطلاحی۔ بقول وارسته
و بحر و انند بکسر دال مهمله (۱) یاد داشتن
(حسن بیگ عجزی ع) فلک بعمر خود از هرکه
یافت آزاری ٭ بدل گرفت و بعهد تو انتقام
کشید ٭ مؤلف عرض کند که (۲) ناراض
بودن بدل و کینه در دل داشتن است

اصطلاحاً یادداشتن نباشد و (۳) بفتح اوّل و دوم معاوضہ گرفتن (ملّا جامی ع) بر ہیچ بود توان گرفتن بدلی ؎ تو بی بدلی ترا بدل نتوان یافت ؎ (اردو) (۱) یاد رکھنا۔ (۲) دل میں رکھنا۔ بقول آصفیہ کینہ توز ہونا۔ کپٹ رکھنا۔ برائی کی گرہ باندھنا۔ (۳) معاوضہ قبول کرنا۔

بدل گزیدن استعمال۔ بفتح اوّل و دوم (۱۵۰۱)
و بضم کاف فارسی انتخاب معاوضہ کردن و بدل قبول کردن (انوری ع) ای بی بدل چو جان بدلی نیست بر توام ؎ بی بدل چگونہ گزیند کسی بدل ؎ (اردو) بدل قبول کرنا۔ بدل پسند کرنا۔ بدل قرار دینا۔

بدل گشتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بفتح اوّل و دوم بمعنی بدل شدن است کہ گذشت (خسرو ع) پرتو او تافت بروی زحل ؎ گشت سعادت بہ نحوست بدل ؎ (اردو) دیکھو بدل شدن۔

بدل با تخلّل اصطلاح۔ بقول بحر و غیاث عوض چیزی کہ تحلیل می شود از بدن مؤلف عرض کند کہ باضافت لام اوّل و تشدید لام دوم و سکون لام سوم مرکّب عربی زبان است کہ فارسیان بترکیب خود استعمال کردہ اند (اردو) بدل با تخلّل کہہ سکتے ہیں یعنی اُس چیز کا عوض جو تحلیل ہو چکی ہے۔ مذکر۔

(۱۵۰۲) **بدل مہمل** اصطلاح۔ مرکّب توصیفی است
و کنایہ از لفظی کہ بی معنی و ہم وزن لفظی باشد و استعمال آن در محاورہ می آید و ہیچ اثر بر معنی نکند چنانکہ تال مال و تار مار و غیرہ و ہمین را (تابع مہمل) ہم گویند ما این اصطلاح از زبان معاصرین عجم شنیدہ ایم و معنی لفظی این عوضی کہ مہمل است یعنی لفظی کہ مرکب است از دو لفظ یکی اصلی کہ معنی دارد و دیگری بی معنی

که مهمل است بخیال ما (تابع مهمل) بلحاظ معنیش
بهتر از (بدل مهمل) است ما این را به اعتبار
(مؤید الشعرا) قائم کرده ایم که از معاصرین عجم
بود خدایش بیامرزد او می گفت که (تابع مهمل
اصطلاح عرب است فارسیان همین را (بدل
مهمل) می گویند والله اعلم بحقیقة الحال (اردو)
تابع مہمل۔ اس لفظ کا نام ہے جو بے معنی اور
ہم وزن ہو جس کا استعمال محاورہ میں ہوا ہو
جیسے آٹا پاٹا۔ بقول امیر (تابع مہمل) یہاں متبوع
پر تابع مقدم ہے اور ایسا ہی ہے (اول بدل)

بدل نقش بستن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
رہنما بحوالہ سفرنامہ ناصر الدین شاہ قاچار
بمعنی تصور کردن است مؤلف عرض کند
که (نقش بستن) مصدریست که بجای خودش
می آید که آن را با لفظ بدل مرکب کرده اند و
موحده مفتوحه بمعنی بر باشد که ترجمهٔ علی است
و دل بدال مهمله مکسور بمعنی قلب و خاطر و معنی
لفظی این نقش شدن چیزی بر دل است مخفی
مباد که صاحب رهنما در معنی این کار از احتیاط
نگرفت معاصرین عجم با ما اتفاق دارند که (بدل
نقش بستن) تصور کردن نیست بلکه قائم شدن
تصوری و خیالی مستحکم در دل است چنانکه
"صحبت او بدلم نقش بست" یا "صورت
او بدلم نقش بست" قائل (اردو) دل
پر نقش ہونا۔ بقول آصفیہ۔ کسی بات کا دل میں
جم جانا۔ دل میں بیٹھ جانا۔ نقش کالحجر ہو جانا
۔صاحب رہنما کا ترجمہ (تصور کرنا) صاحب
آصفیہ نے (تصور) پر لکھا ہے۔ اسم مذکر۔
کسی شئی کی صورت دل میں باندھنا۔ غور۔ دھیان
ادراک۔ منصوبہ۔ سوچ بچار۔

بدله | بقول جہانگیری و جامع و رشیدی مرادف
بدره مؤلف عرض کند که ما بر بدره حقیقت
ماخذ این بیان کرده ایم که این مبدل آن باشد
رای مهمله بدل شده به لام چنانکه چنار و چنال

دیگ پیچ (اردو) دیکھو بدرہ۔

بدلہجہ اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بفتح لام وجیم تازی بمعنی بدآواز و بدالحان و بدزبان مؤلف عرض کند کہ لہجہ لغت عرب است بقول محققین عرب بالفتح بمعنی زبان ومحاورہ ووضع تکلم وآواز خوش ولغت (انتہی) پس بہ تحقیق ما بدلہجہ در فارسی زبان اسم فاعل ترکیبی وکسی باشد کہ لفظ ہر یک زبان را بہ لہجۂ آن ادا نکند و تعمیم بیان کردہ محققین اوّل الذکر درست نیست (اردو) بدلہجہ کہہ سکتے ہیں وہ شخص جو کسی زبان کا لفظ اُس زبان کے لہجہ میں ادا نہ کرے۔

بدل یافتن استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی معاوضہ یافتن است (ظہوری ۵) اگر بہر لفظت بدل یافتندی ہم بمعنی ترا گوش بر تافتندی ۵ وسند دیگر از جای بہ بدل گرفتن گذشت (اردو) بدل پانا۔ معاوضہ پانا۔

بدلیون بقول برہان با یای حطّی بر وزن سرنگون بلغت سریانی صمغی باشد سیاہ رنگ وبسرخی مائل مشہور بہ مقل ازرق اگر بخور بر گیرند یا بخور کنند بواسیر را نافع صاحب محیط بر مقل گوید کہ بسریانی مقدا و برومی بدالیون و بیونانی بادلیقون و افلاطن وفدیلیون و بترکی قارا و وبعربی قفر وکور ومقل الیہود وبفارسی بوی جہودان وبہندی گوگل نامند مؤلف عرض کند کہ بحث کامل این بر الہ گذشت فارسیان استعمال این لغت بر سبیل تبدیل کردہ اند ازینجاست کہ بعض محققین فارسی زبان این را در لغات فرس جا دادہ اند۔ بدریون ہم بہمین معنی گذشت واین مبدل آنست

کر رامی مهمله به لام بدل شود چنانکه چنار و چنال
پس این مقلوب باشد (اردو) دکهوا لـ ـ
بدم | بقول هفت بفتح اول و دال ابجد (۱)
ای بسرعت و (۲) بمعنی بنفس و (۳) بکسر اول
امر دمیدن ـ صاحب مؤید ذکر معنی اول کند
بحوالهٔ قنیه و بذکر معنی دوم و سوم گوید که (۴)
بمعنی بدآمم و (۵) بدمراد (۶) بضم اول و فتح
دوم مخفف بودم و بقول شمس بکسر با و ضم (۷)
دنبه و (۸) ققفا زدن ـ مؤلف عرض کند که سخن
چه موشکافیها بکار برده اند در معنی اول بای
معیت است و استعمال این بر زبان معاصرین
عجم نیست البته اینهم بمعنی همین دم و فی الفور
مستعمل است ـ طالب سند باشیم و در معنی
دوم هم بای معیت ـ استعمال این هم ندیدیم
و مشتاق سندی باشیم و شک نیست که دم
بمعنی نفس است و بمعنی سوم ضرورت بیان
نداشت که بوجود مصدر مشتقاتش را بیان
کردن و با بای زائد آوردن تحصیل حاصل
است و بمعنی چهارم مخفف بدآمم یعنی بد
هستم و بمعنی پنجم چنانکه حافظ گوید (ع)
بدم گفتی و خورسندم عفاک الله نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکرخا را
و بمعنی ششم مخفف واحد متکلم مصدر بودن
و معنی هفتم خبری دهد از مایهٔ تحقیق صاحب
شمس و مقصودش جز این نباشد که بر لفظ
(دُم ـ بالضم) بای زائد زیاده شد
بمعنی با دُم دنبه را گفتند ما نشنیدیم و ندیدیم
که فارسیان دنبه را بدم گفته باشند سندی
باید و معاصرین عجم هم بر زبان ندارند
و معنی هشتم بیان کرده صاحب شمس هم غلط
محض است و خبری دهد از فهم محقق بی
تحقیقی ـ حق آنست که این لغت اصلا قابل
بیان نبود همین است تائید فضلا که موضوع
صاحب مؤید است و این است بی تحقیقی جناب

شمس دما این رانگذاشتیم تا حقیقت طلبان
در غلط نیفتند (اردو) (۱) سرعت سے
جلدی سے۔ فوراً (۲) دم کے ساتھ
نفس کے ساتھ (۳) دمیدن کا امر۔
پھونک مار۔ اور یہہ دمیدن کے تمام معنون
پر شامل ہے (۴) بدمعون براہون (۵) مجھ
کو برا جیسے "مجھکو برا مت کہو" (۶) مین
تھا (۷) دُمبہ۔ دکن مین اُس عربی بکرے
کا نام ہے جسکی دُم زبردست اور [illegible]
اور چربی دار ہو معلوم ہوتا ہے کہ دُنبہ
پیر اسے نسبت زیادہ کرکے دُنبہ بنا لیا اور
پھر نون میم سے بدلکر دُمبہ ہوا۔ بعض معاصرین
عربی بھی اس لفظ کو انھین معنون مین استعمال
کرتے ہین۔ (۸) گردنی دینا۔ دکن مین مستعمل
ہے اسی کو صاحب آصفیہ نے (گردن مین
ہاتھ دیکے نکالنا) کہا ہے۔ یعنے گردن پکڑ کر نکال دینا

بدم تیغ زدن کسی را | مصدر اصطلاحی
بہ تیغ آوردن کسی را و قتل کردنش (صائب)
قطرہ آنکس کہ پی آب بظلمت می زد
کاش خود را بدم تیغ شہادت می زد (اردو)
کسی کو تہ تیغ کرنا۔ قتل کرنا۔

بدمذہب | اصطلاح۔ بقول آنند بحر الفرہنگ
فرہنگ بفتح میم و سکون ذال معجمہ و فتح ہا
بدمشرب و بدطریق مؤلف عرض کند کہ آ[ین]
فاعل ترکیبی است (اردو) بدمذہب
کہہ سکتے ہین یعنے وہ شخص جس کا عقیدہ
بگڑا ہوا ہو۔

بدمذہبان | اصطلاح۔ بقول بحر و ضمیمہ بہار
اشارہ بافلاکیہ و فرماید کہ معنی ترکیبی مراد
نیست مؤلف عرض کند کہ کسانی کہ بدمذہب
و مشرب خود قائم نباشند و اعتقاد در تقلب با
دارند حذین نیست کہ این جمع اصطلاح
گذشتہ باشد۔ بس (اردو) دیکھو بدمذہب
یہی جمع ہے اور بحالت اضافت بدمذہبون

بدمرد اصطلاح - بقول بهار معروف مؤلف عرض کند که بفتح اوّل و سوم مقابل نیکمرد است - قلب اضافت مرد بد (اردو) برا شخص - مذکر -

بدمزاج اصطلاح - کسی که زشت خو باشد اسم فاعل ترکیبی است (ظهوری سه) مردم زغم و غمهم علاجست ٭ با خود چه کند که بدمزاج است ٭ (اردو) بدمزاج - دیکهو بدخیم -

بدمزگی اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بفتح میم و زای هوز (۱) عدم لذّت و بیمزگی و (۲) بمجاز کنایه از سردمهری میان دوستان مؤلف عرض کند که بر لفظ بدمزه بقاعدهٔ فارسی بحذف های هوز کاف فارسی و یای مصدری زیاده کرده اند (اردو) بدمزگی بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث (۱) بدذائقه پن (۲) رنجش - آزردگی - رنجیدگی - بگاڑ - ناموافقت -

بدمست اصطلاح - بقول انند و بحر بفتح میم و سکون سین مهمله کنایه از مست گذاشته و بیخود (ملا جامی سه) گردد قدح باده بکف چشم غزالان ٭ بدمست نگاه تو که بر ساغرم افتد ٭ مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمست بقول آصفیه - نشه میں چور - مدهوش - نشه میں باولا - سیه مست - شریر - لچه - شهوت پرست

بدمستی اصطلاح - حالت مستی و بیخودی است - یای مصدری بر بدمست زیاده کرده اند دیگر هیچ (ظهوری سه) در بزم مجلس رندان زبان خود نگهدارد ٭ که می ترسد کند بدمستی تا که خمار سن ٭ (اردو) بدمستی بقول آصفیه - فارسی - اسم مؤنث بدمستی سیه مستی - شهوت پرستی -

بدمعاش اصطلاح - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ بدروزگار و بدزندگانی مؤلف

عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است (اردو) بدمعاش۔ دیکھو بدزندگانی۔	فرہنگ فرنگ بدسودا یعنی آنکہ معاملہ بنا راستی کند مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بدمعاملہ اصطلاح۔ بقول اننددبحوالہ	(اردو) بدمعاملہ دیکھو بدادا کے دوسرے معنے۔

(الف) بدمموم اصطلاح۔ صاحب ناصری ذکر الف بحوالہ برہان کند و فرماید کہ بدنام

(ب) بدممون معروف است و صاحب برہان (الف) را نوشتہ فرماید کہ لغت زند و پاژند باشد بمعنی ترسیدن و رمیدن و در نسخۂ دیگرش (ب) بہ ہمین معنی مذکور و (الف) مشترک صاحب ہفت ہر دو را نوشت و صاحب انند بر (الف) قانع مؤلف عرض کند کہ (بدممونتن) بہ میم اوّل مفتوح و دال مہملہ ساکن و میم مفتوح با میم مضموم و واو و نون ساکن و فوقانی مفتوح با نون ساکن مصدر فارسی قدیم است بمعنی ترسیدن و رمیدن کہ بجایش می آید و صاحب سوارد ذکرش کردہ پس اگر علامت مصدر (تن) را دور کنیم (بدممون) باقی می ماند بہ میم اوّل و ہمین است اسم جامد و اسم مصدر۔ صاحب برہان ہم مصدر مذکور را بجای خودش ذکر کردہ پس متحقق شد کہ درین اصطلاح میم بدل شد بموحدہ بر خلاف قیاس یا ہمین مثال را برای این قسم تبدیل قائم کردہ موافق قیاس گیریم یا تسامح محققین باشد کہ در کتابت میم را موحدہ کردند و خیال ما تائید آخر می کند زیرا کہ از محققین زبان دان کسی ذکر این نکرد و آنچہ ناصری بدنام را معروف گفتہ ہیچ تعلق ازین لغت ندارد پس (ب) اصل است و میم مبدّلش و ہر دو بمعنی ترس و ترسندگی و فرار و رمیدگی۔ طرز بیان محققین بالا بغلط می اندازد (اردو) ڈر

دیکھو باس۔ فرار بقول آصفیہ عربی۔ اسم مذکر۔ بھاگنا۔

(۵۰۷) **بدمہر** اصطلاح۔ بی مہر و بی محبت و سرد مہر و سنگ دل و ظالم و بیرحم۔ اسم فاعل ترکیبی است (ظہوری ؎) از تو بدمہر جز جفا غلط است ٭ عرض خوبی مہر و فا غلط است ٭ (والہ ؎) رسم و پیشہ بدمہر انست ٭ یار گردیدن و برگردیدن ٭ (اردو) سرد مہر بقول آصفیہ۔ بے مہر۔ بے محبت۔ بیرحم۔ بیوفا۔ سخت دل۔ ظالم (میر ؎) صبح اس سرد مہر کے آگے ٭ قرص خورشید سنگ کا ہو گیا ٭

بدمہری اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ فرنگ بمعنی سرد مہری۔ مؤلف عرض کند کہ یای مصدری بر سرد مہر زیادہ کردہ اند یعنی این بی مہری و بیرحمی و سخت دلی و ظالمی است (اردو) سرد مہری۔ فارسی اسم مؤنث۔ بے مہری۔ بے وفائی۔ بے مروتی۔ سنگدلی۔ (ناسخ ؎) میرے سینہ پر تیون کی سرد مہری سے ہے داغ ٭ مشک سے بدتر ہے پھایا مرہم کافور کا ٭

بدن بقول ضمیمہ برہان (۱) معروف است و (۲) زرہ کوتاہ۔ صاحب انند بحوالہ فرہنگ فرنگ گوید کہ (۳) بضم اول بر وزن شدن مخفف بودن ہما نسبت معنی اول فرماید کہ بالتحریک در صراح جسد آدمی و بحوالہ قاموس گوید کہ از جسد آدمی سوای سر و بحوالہ عین التخلیل می آرد کہ از جسد سوای موی و سر و فرماید کہ در ہندی تمام روی و کلہ و ابدان جمع آن۔ فارسیان بمعنی جسم استعمال کنند و لہذا (بدن شمع) و (بدن کوہ) نیز آمدہ و (بدن صبح) استعارہ باشد (بافر کاشی ؎) دائم خورند خون دل خویش عاشقان ٭ پیوستہ باشد از بدن خود غذای شمع ٭ خواجہ جلال الدین سلمان

ـه) تا عماری فلک راست غلاف از اطلس ؎ تا قبای بدن کوه گران از خاراست
از بقای ابدی باد بقای قد تو ؎ که بقائی بوجود تو مزین چو قباست ؎ نیز فرماید که از سینه
و پشت مراد است (نظامی ـه) بپوشید خفتانی از کرگدن ؎ سگالک بزند استین تا
بدن ؎ گوید که بهر تقدیر (۱) باد فتر گل (۲) سیمین (۳) شگوفه (۴) قفس سیم (۵) مغز پسته
(۶) نازک (۷) نازنین (۸) نسرین (۹) نقرهٔ خام - از صفات و تشبیهات است ...
ـه) زینه چه راست در صفا بدنش را ؎ دفتر گل فرد انتخاب ندارد ؎ (سلمان [illegible]
بباغ شیر فلک باد چشمت ار گذرد ؎ زشاخ نور به بیند شگوفه بدنش ؎ (ملا فیض
بلخی ـه) چو مرغ روح گرفتار آن بدن شده ام ؎ تن تو در قفس سیم کرده است
مرا ؎ (هلالی ـه) بپاکیزه‌تنی چو نقرهٔ خام ؎ نازک بدنی چو مغز بادام ؎ صاحب [illegible]
فرماید که بدن لغت سنسکرت است بمعنی سر و چهره - صاحب ساطع [illegible]
عرض کند که بمعنی اول لغت عرب است و متصرف فارسیان و بمعنی چنانکه [illegible]
شد بر سبیل تقریب باشد مخفی مباد که از صراحت بهار (۱) و (۳) و (۴) و (۵) [illegible]
و (۸) و (۹) تشبیه است و (۲) و (۶) و (۷) صفات بدن [illegible]
سنسکرت از لغت عرب آمده جا دارد که بعکس آن محقق [illegible]
پیداست که بدن از گردن تا کمر را گفته اند و هر دو دست و ران داخل [illegible]
که از سینه و پشت مراد گرفت. درست نباشد. قائل و نسبت [illegible]
کلاه بر سبیل مجاز است و بمعنی سوم مخفف (اردو) را از بدن [illegible] آصفیه [illegible]

اسم مذکر جسم۔ تن۔ ذیل گلے سے کمر تک کے جسم کو بھی فرہنگیوں نے بدن کہا ہے۔ (۲)
درہ زرہ جو کمر تک ہو۔ صاحب آصفیہ نے زرہ پر فرمایا ہے۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔
چلتہ۔ جوشن۔ بکتر۔ لڑائی کی ایک پوشاک کا نام جو لوہے کی کڑیوں سے بنی ہوئی ہوتی
ہے [illegible] اس درجے تیغ [illegible] خدا سے جو آہنی پہنے ہے جو ہر سے زرہ
[illegible] (۳) رہنا۔ بودن کا ترجمہ۔

بدنامی | اصطلاح۔ بقول بہار و بہار عجم بانون [illegible]
[illegible] و رسوائی و بشهرت کردن به بدی
باشد و (۲) بمعنی است که اسپ و استر را
[illegible] و آن را سراج گویند صاحب بحر
[illegible] بمعنی با راحت معنی اول گند کسی
به شهرت به بدی [illegible] باشد [illegible]
[illegible] معنی [illegible] معنی اول [illegible] صاحب [illegible]
[illegible] و فرمایند که این غلط فاحش است
چرا که بدین معنی بدنامی است [illegible] مصدری
مؤلف عرض میکند که مقصود محققین از الجبرین
نباشد که معنی اول اسم فاعل ترکیبی است
یعنی نام بد دارنده و از بیان محققین از الفاظ

را در غلط انداخت از مقصود و نشان را
نفهمید۔ صاحب بحر هم اختلاف کرده حق آنست
که از بیان نشان خوب شود (بدنامی [illegible]) (۵)
چون بدنامی در گداز انفعال کسی را چون
باشم آشکارا نامی چون تو ابد نام خست [illegible]
[illegible] در بیت شعرا بدنام انفعال است
[illegible] که در گداز انفعال
[illegible] انفعال [illegible] باشم که چون
نیکنامی بدنام حسن است یعنی بدنام شد
[illegible] و نسبت معنی دوم عرض می شود
که صاحب [illegible] سراج [illegible] قدر [illegible]
و صراحت مزید کرده که چه قسم مرض است

وصاحب انند سراجیه راہم لغت فارسی
گفته و در تعریف علامات مرض پی نبرده
وصاحب ناصری ہم ہمچنان حیف است که
از تحقیق فرید قاصریم معاصرین عجم ہم تائید
نامی کنند وبیطار عجمی را نیافتیم که صراحت
مزیدی کرد (اردو) (۱) بدنام بقول آصفیه
فارسی ۔ وہ شخص جس کے نام پر داغ لگ
گیا ہو (۲) چارپایون کا ایک مرض جس کا اردو
نام اور تعریف معلوم نہو سکی ۔

بدنام افتادن | مصدر اصطلاحی بمعنی (۱۵۰۶)
بدنام شدن ۔ ما اشارهٔ این بر معنی سوم
افتادن کرده ایم (حافظ شیراز سے)
صوفیان جمله حریفند ونظر باز ولی ٭ زین
میان حافظ دل سوخته بدنام افتاد ٭
(اردو) بدنام ہونا ۔

بدنام ساختن | استعمال بمعنی بدنام (۱۵۰۷)
کردن است (ظهوری سے) بنقص آرم
راسازند بدنام ٭ گریبان ہم ٭ برامی نسازند
٭ (اردو) بدنام کرنا ۔

(۱۵۰۸) **بدنبال افتادن** | مصدر اصطلاحی ۔ در پی
کسی شدن و تعاقب کردن (ظهوری
سے) پیش خواہد رفت کارم در شناسائی شہر
چون ظهوری خوش بدنبال سخن افتاده ام
٭ (وله سے) بس مشکل است حال دل ناتوان
من ٭ افتاده مرگ رشک بدنبال جان من
٭ (اردو) پیچھا کرنا ۔ بقول آصفیه تعاقب
کرنا ۔ رگیدنا ۔ درپے ہونا ۔ (شوق سے)
میرا پیچھا بس اب نہ کیجئے آپ ٭ میرے گھر
مجھکو جانے دیجئے آپ ٭ پیچھے پڑنا ۔ بقوله
درپے ہونا ۔

بدنبال افگندن | مصدر اصطلاحی بقول
انند بحوالهٔ بہار در عقب گذاشتن (صائب
سے) سبک جولان کند شوق سبکرو وحش گرم
آنہارا ٭ بدنبال افگند منزل درین ره

کاروان ها را * مؤلف عرض کند که دنبال درینجا بمعنی پس است * مطلقا (اردو) پیچھے چھوڑنا ۔

بدنبال گردیدن مصدر اصطلاحی بمعنی در پی شدن است (ظهوری

ب) بدنبال نمک گردم ظهوری که بریش دل افگار بندم * (اردو) پیچھے پڑنا ۔ دیکھو بدنبال افتادن ۔

بدنج بقول شمس باوّل و ثانی مکسور بلیله باشد صاحب محیط بر بلیله گوید که اسم فارسی است معرب آن اهلیلج و الهلیلج و بهندی هڑ و هڑّا و در انگریزی میروبلن و چیبولک نامند و آن ثمر درختی است چهار نوع باشد (۱) زرد (۲) هندی (۳) کابلی (۴) چینی جمیع اقسام آن سرد در اوّل و خشک در دوم و مسهل مصطفی صفرا و نافع آن و نافع جذام و خفقان و توحّش و در دطحال و نافع معده و مقوی آلات غذا * هاضم غذا و مقوی حمل حدود و منافع بی شمار دارد (الخ) مؤلف عرض کند که هیچ شکی که بدنج لغت کدام زبان است و کسی از محققین تائید صاحب شمس نمی کند و عجب نیست که (بدنج) را که بموحده دوم گذشته است محقق بی تحقیق به نون سوم نقل کرده همدرینجا هم (بدنج) در عالم بی تحقیقی است و نظر بر اعتماد مؤید ذکرش گذشت و تبدیل موحده با نون یا بالعکس آن هم نیامده که بوسیلهٔ آن این را مبدل آن دانیم والله اعلم بحقیقة اللغت (اردو) دیکھو بدنج ۔

بدنهادان اصطلاح خان آرزو چراغ هدایت گوید که بمعنی (۱) از ته دل و فرماید که در کتب دیگر نوشته اند که نقطه دندان و معنی دخل بسیار دارد اگرچه وجه آن معلوم نیست (وحید ب) آن عقیق لب که از نقش تکلم ساده است * گر بدندانت می دهی جانان

بدندان می کنم ٭ و فرماید که اگرچه معنی حقیقی
درینجا بی تکلف درست می شود و لیکن
انسب اوّل است چراکه ظرف لطیف
ایهامی همانست و ارسته فرماید که کنایه باشد
از لائق و مناسب و بمعنی رغبت
و خواهش نیز. صاحب بحر بمعنی دوم و سوم
قانع. صاحب انند بذکر معنی اوّل فرماید که
بالفظ بودن و خائیدن و خوش آمدن و گشادن
و کشیدن و کندن و گرفتن و گزیدن و نوشتن
مستعمل. مؤلف عرض کند که حیف از هرسه
محققین اوّل الذکر که ناحق و ناروا طبع
آزمائی کرده اند. سند وحید متعلق با مصدر
(بدندان کردن) که می آید (بدندان) ترکیب
موحده بالفظ دندان (۱) بمعنی حقیقی بر
دندان و در دندان و با دندان است و لب
و (۲) بمعنی اصطلاحی کنایه از مرغوب و سند
این از (اثیر اخسیکتی) بر (بدندان بودن)
می آید که متعلق به همین لفظ و همین معنی است
و اصطلاحی که از ترکیب آن با مصادر فرس
قائم می شود در ملحقات این عرضه سید هیم
و بحث آن درینجا لاحاصل است (اردو)
(۱) دانتوں میں۔ دانتوں پر۔ دانتوں کے
ساتھ۔ (۲) مرغوب۔

بدندان بودن | مصدر اصطلاحی۔ بقول
سروری (در ضمیمه) کنایه از مناسب
بودن (اثیر اخسیکتی ؎) لب و دندان
ترا سجده و برهم چون تپه و بین ٭ کز جهان ای
مه تابان تو بدندان منی ٭ صاحب جهانگیری
در ملحقات بحواله سند بالا گوید که بمعنی لائق
و مناسب بودن (اثیر ؎) سستند تا بیابند
شکر لب به لعل تو ٭ لیکن از آن میانه
بدندان من توئی ٭ صاحبان برهان و رشیدی
و بحر و سراج متفق با جهانگیری. دیر غرتی ؎
دوش بدندان گزیدیم لبت ٭ زانکه لبت

بود بدندان من ؛ مؤلف عرض کند که سند
میر معزی بکار این می خورد و بس ولیکن
بخیال ما معنی اصطلاحی این مصدر مرغوب
بودن است و این بهتر از مناسب والحق
بودن و سند میر معزی تائید خیال ما می کند
و سرودا سنا و اثیر اخسیکتی متعلق بدین مصدر
نیست بلکه متعلق است (بدندان) که گذشت
و همارا آنجا اشارهٔ این هم کرده ایم خان
آرزو بذیل (بدندان خوش آمدن) ذکر
این هم کرده و همین معنی مرغوب بودن را
نوشته (اردو) مرغوب ہونا ۔

بدندان خائیدن مصدر اصطلاحی چنا
انند بذیل (بدندان) اشارهٔ این کرده از
معنی این ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی است که خائیدن بقول بحر بمعنی جاویدن
می آید (اردو) دانتوں میں چبانا ۔

بدندان خوش آمدن مصدر اصطلاحی
بقول سروری و مصطلحات کنایه از محظوظ بودن
(انوری سه) ای بدندان دولت آمده
خوش بود در دندانت هیچ بهتر نیست
سند دیگر بر (بدندان کندن) می آید صاحب
انند بذیل (بدندان) ذکر این کرده گوید که
فراهانی علیه الرحمه این را از اصطلاحات
آورده گوید که کنایه از محظوظ بودن است
و این محل تأمل چه معنی مذکور تنها از خوش
مستفاد می شود ۔ دندان را دخلی نیست ۔
صاحب برهان گوید که کنایه از لذت یافتن
و محظوظ شدن باشد و صاحب بحر هم با نش
خان آرزو در سراج گوید که بمعنی خوش
آمدن و محظوظ شدن و فرماید که اما آنچه از
اطلاق دندان معلوم می شود آنست که
در جائیکه بدل نسبت داشته باشد استعمال
می نمایند چنانکه از بن دندان بمعنی از ته
دل و صمیم قلب و غالب که (بدندان بود...)

بمعنی مرغوب دل بودن باشد ولیکن ہیچ
معلوم نشد کہ دندان اینجا بدل چہ نسبت دارد
مؤلف عرض کند کہ درین اصطلاح
(دندان) بر سبیل مجاز بمعنی ذوق است
و معنی لفظی این مصدر اصطلاحی ۔ بذوق
خوش آمدن و کنایہ از مرغوب دل شدن
و بس ۔ خان آرزو قریب بمنزل رسیدہ
راہ گم کردہ است و نمیدانیم کہ ضرورت
نسبت بدل چہ است و چرا نسبت بذوق
نمی کند تا ذوق آن را بدل ببرد (اردو)
مرغوب ہونا ۔

بدندان فرو کردن مصدر اصطلاحی ۔
بقول وارستہ (۱) خوردن و (۲) فرو بردن
صاحب آنند گوید کہ می توان گفت کہ محمول
بر حقیقت است (ظہوری ۔ ع) آن روز
کہ افگند قضا سفرہ روزی بہ خصمت
جگر خویش فرو کردہ بدندان ۔ مؤلف
عرض کند کہ معنی اول درست است بر سبیل
کنایہ و معنی حقیقی (۳) بدندان گرفتن است
کہ علامت خوردن باشد و معنی دوم بیان
کردۂ وارستہ قابل نظر است کہ فرو بردن
بمعنی داخل کردن است و بس و آن معنی
ازین مصدر اصلا پیدا نیست و قریب
بمعنی (فرو بردن بحلق) باشد و مرادف
(بدہن گرفتن) یعنی خوردن متعدی (اندر
افتادن) کہ می آید (اردو) (۱) نوالہ کرنا
بقول آصفیہ لقمہ کرنا ۔ کھا جانا ۔ (۲) داخل
کرنا (۳) دانتوں میں لینا ۔ منہ میں لینا ۔

بدندان کردن مصدر اصطلاحی ۔ صاحب
آنند بذیل (بدندان) ذکر این کردہ و از معنی
ساکت ۔ مؤلف عرض کند کہ (۱) گرفتن
بدندان و (۲) کنایہ از مکیدن ۔ امیر خسرو
(ع) زنخدانت بدندان می کنم گہ ازیمین [illegible]
مرجان خود را می کنم چہ بہ (اردو) (۱) [illegible]

مین پکڑنا۔ (۲) چوسنا۔ بقول آصفیہ کھینچنا
کا ترجمہ۔

(الف) بدندان کشادن | مصدر اصطلاحی
صاحب انند بذیل (بدندان) ذکر این کردہ
از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ از سند حافظ
کہ او پیش کردہ مصدر مرکب۔۔۔۔۔

(ب) بدندان کشادن گرہ | پیدا می شود (۱۱۶۷)
کہ بہ تکلف عقدہ کشادن است کہ چون
ناخن کار نکند نوبت بدندان رسد (کلیم در
صفت نیشکر سہ) بتان چون لعل خندان
می کشایند ٭ گرہ ہایش بدندان می کشایند ٭
(اردو) (الف) دانت سے کھولنا جیسے
گرہ مضبوط ہوگئی ہے دانت سے کھولو۔
(ب) گرہ دانت سے کھولنا۔

بدندان کشیدن | استعمال۔ صاحب انند
ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت
و سندی ہم پیش نکرد مؤلف عرض کند کہ بمعنی

لفظی کشیدن چیزی بدندان باشد (کلیم در
شدت تب سہ) تا نسوزد ورتن من یادگار
دوست را ٭ زاستخوان پیکان جانان را
بدندان می کشم ٭ (اردو) دانتوں سے کھینچنا

(الف) بدندان کندن | مصدر اصطلاحی
صاحب انند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ
از معنی ساکت (انوری سہ) ور پشت
دست باز بدندان کند چرخ ٭ تا چون خوشی
آمدی تو بدندان روزگار ٭ مؤلف عرض
کند کہ بمعنی حقیقی خراشیدن بدندان باشد
و از سند دیگر کہ پیش کرد مصدر مرکب۔۔

(۱۱۶۸) (ب) بدندان کندن لب | پیدا است کہ
کنایہ از گزیدن لب باشد دیگر ہیچ (وحید
سہ) آن عقیق لب کہ از نقش تکلم سادہ داشت
گر اجازت می دہی جانان بدندان می کنم
(اردو) (الف) دانتوں سے کریدنا
کھرچنا۔ (ب) لب چوسنا۔

(الف) بدندان گرفتن استعمال - صاحب آصفی ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت مؤلف گوید کہ بمعنی حقیقی گرفتن چیزی بدندان است و از اسنادی کہ پیش کردہ مصادر -----

(ب) بدندان گرفتہ آوردن پیداست

(ج) بدندان گرفتہ بخدمت گشتن و این رسم ولایت است کہ چیزی را کہ نذر دہند (غیر از زر) بر سر گذاشتہ می آرند یا بدندان گرفتہ و این آئین تعظیم مخاطب است دیگر ہیچ - پس استعمال ہمین آئین درین ہر دو شعر است (کمال اسمٰعیل ؎) ہمیشہ باد چنان کاو رند سوی درت ٭ گرفتہ کام جہان اختران بدندان بار ٭ (نظامی ؎) اگر سیل دارد بجان ہم خوشم ٭ بدندان گرفتہ بخدمت کشم ٭ (اردو) (الف) دانتون مین پکڑنا (ب و ج) دانتون مین پکڑ کر پیش کرنا اور بلحاظ محاورہ ہند سر پر رکھکر پیش کرنا

بدندان گزیدن استعمال - صاحب آنند ذکر این بذیل (بدندان) کردہ از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی حقیقی است و از سند میر معزی کہ بر (بدندان بودن) گذشت مصدر -----

(۱۵۴)

بدندان گزیدن لب پیداست کہ بمعنی (۱) لگیدن لب باشد و (۲) رشک و افسوس کردن بحسرت (صائب ؎) تا زکف دادست صائب دامن وصل ترا ٭ گاہ پشت دست گاہی لب بدندان می گزد ٭ (ولہ ؎) ہر کسی را ہست بسیب زنخدان تو چشم ٭ تا شکر خند تو یاست لب بدندان می گزد ٭ (اردو) (الف) دانت سے کاٹنا بقول آصفیہ دانتون سے کترنا - (ب) (۱) دیکھو بدندان کندن لب (۲) دانت پیسنا کاٹنا بقول آصفیہ افسوس ظاہر کرنا حسرت سے

ہونٹھ چبانا۔ رشک کرنا۔ (ظفر ۵) کاٹتے
ہیں ہونٹھ اس حسرت سے ہم اے بادہ
نوش ہو لب بلب محفل میں تجھ سے ساغر مل
کیوں ہوا ہو

بدندان نداشت اصطلاح۔ بقول شمس
دختر نداشت و فہ باید کہ لغت فارسی است
مؤلف عرض کند کہ محققین فارسی زبان
ازین ساکت و معاصرین عجم بزبان ندارند
سند استعمال پیش نشد و خلاف قیاس است
و تحقیق صاحب شمس در اکثر لغات آیین
بمن الالس۔ چارہ جز این نیست کہ عقب
بیکنیم (اردو) لڑکی نہ رکھنا تھا۔ اسکو
لڑکی نہ تھی۔

بدندان نوشتن استعمال۔ صاحب انند
بذیل ابدندان ذکر این کردہ ازمعنی ساکت
مؤلف عرض کند کہ از سند پیش کردہ اش
بمعنی مرکب (بدندان نوشتن لب را) بینا
کہ بمعنی گزیدن لب و بوسہ دادن باشد۔
(میر حسن ۵) دارد زدل بدست لبت
بندہ قصہ ہا لب پیش دار تا کہ بدندان نوشتیا
بہ تخیل ما این را مصدر اصطلاحی قرار
دادن درست نیست (اردو) اس کا
ترجمہ دانتوں سے لب پر لکھنا ہے اور حاصل
لب چوسنا۔

بدنژاد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرہنگ بکسر نون و زای فارسی بد اصل بد نژاد
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) دیکھو بد اصل۔

بدنسل اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرہنگ بفتح نون و سین مہملہ بد اصل بد نژاد
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
(اردو) دیکھو بد اصل۔

بدن سیمین مرآب فلان مصطلحہ۔ بقول شمس
یعنی بشکل و بطرف فلان مؤلف عرض کند

صاحب مؤید (بذل سیمین) را به ذال معجمه
دوم ولام سوم بمعنی بخشش بسیار نوشته و
(برآب فلان) را بمعنی بطریق فلان و
بر شکل فلان آورده. صاحب شمس هر
دو را جمع کرده و برمعنی آخر الذکر قانع شد
لله العجب چه بی تحقیقی است لغات فرس
در چیده جز ابی فتامل (اردو) ناقابل ترجمه

(الف) **بدنشستن** استعمال. صاحب
(ب) **بدنشین** آصفی بذکر (الف)
از معنی ساکت مخصوص می شود که از برای
(ب) این مصدر را قائم کرده است
و (ب) را ذکر کرده گوید که اکثر با لفظ
نقش و قمار مستعمل می شود (حکیم همدانی
ه) بگذر ز قمار بوسه بازی که اینجاست
که نقش بدنشین است بهار نسبت (ب)
همزبان آصفی که نقل بردار بهار است
مؤلف عرض کند که (الف) بمعنی تحقیقی
مقابل خوش نشستن است گویند که "
این نقش خوش نه نشست" و (ب) اسم
مفعول ترکیبی است و بصفت نقش و
غیر ذلک می آید یعنی نقش بد قائم شده
را نقش بدنشین گویند (اردو) (الف)
برا بیٹھنا (ب) اچھا نہ جما ہوا جیسے "
یہ نقش اچھی طرح پر نہیں جما ہے"

بدنشین شدن قمار مصدر اصطلاحی
بهار بذکر این از معنی ساکت مؤلف
عرض کند که (بدنشین) بجایش گذشت
و این مصدر ترکیبی متعلق بهمان است
بمعنی نشست درست نشدن در کاری
که غیر از قمار هم مستعمل چنانکه گویند که "
ما درین کار بدنشین شدیم" یعنی درست
نه نشست. پس این را مخصوص به قمار کردن
درست نباشد (صائب ه) مثال از
نقش کم گر شد قمارت بدنشین اینجا که [illegible]

بقدر نقش باشد۔ رکیمین اینجا ہ (اردو)
با نسو کی نشست درست نہ ہونا کسی کام
کی نشست درست نہونا۔

بدنعل | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ از صفات ذمیمۂ اسپ باشد مؤلف
عرض کند کہ مقصودش جزین نباشد کہ اسم
فاعل ترکیبی است بمعنی اسپی کہ رفتار او بد
است ونتیجۂ بدنعلی غیر ازین نباشد (اردو)
وہ گھوڑا جسکی چال اچھی نہ ہو۔ بدپویہ بھی کہہ سکتے ہین۔

بدن عمارت | اصطلاح۔ بقول رہنما
بحوالۂ سفرنامۂ ناصرالدین شاہ قاچار بمعنی
ترکیب عمارت مؤلف عرض کند کہ مرکب
اضافی است وبدن را درینجا بمعنی ترکیب
وطرز گرفتہ اند بر سبیل مجاز۔ دیگر ہیچ (اردو)
ترکیب عمارت۔ مؤنث۔ طرز عمارت مذکر۔
کہہ سکتے ہین۔

بدنفس | اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بفتح نون وسکون فا بمعنی بدذات و
بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (منہ ص) بدنفس مباش بد
گمان باش ہ وز بداندیش در امان باش
ہ (اردو) دیکھو بداندیش۔ بدذات۔
بدسرشت۔ بدنفس بھی کہہ سکتے ہین۔

بدنگار | اصطلاح۔ بقول جہانگیری در ملحقات
(۱) معروف (۲) کنایہ از مخالف وشخصی کہ
سر اطاعت وانقیاد فرو نیارد۔ مؤلف
عرض کند کہ حیف است کہ سند استعمالش پیدا
نشد ومقصود جہانگیری از معنی اول غیر از
(بدخط) نباشد کہ گذشت وبرای این معنی
نگار درینجا اسم مصدر یا امر حاضر نگاشتن
است ودر معنی دوم نگار بمعنی نقش پس
معنی لفظی این بدنقش وکنایہ از بدخصائل
وبدخو وسرکش ومخالف (اردو) (۱)
دیکھو بدخط (۲) دیکھو بدذات۔ بدچشم۔

بدنگر اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرہنگ بکسر نون و فتح کاف فارسی بمعنی بدنظر
مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است
بمعنی نظر بد دارندہ (اردو) بدنگاہ۔ بدنظر
کہہ سکتے ہیں یعنی وہ شخص جو کسی کو بری نظر
سے دیکھے اور نفسانی خواہش کے ارادہ
سے گھورے۔ صاحب آصفیہ نے (بدنظر
دیکھنا) کا ذکر فرمایا ہے۔

بدنما اصطلاح ۔ بقول بہار و انند و بحر
بمعنی بدنمود و چیزی کہ نمود خوب نداشتہ
باشد مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی
است (ظہوری ؎) زمن نصیحت اگر
نیست خوشنما اما ٭ ببزم غیر تو بس بدنما است
پہلویت ٭ (ولہ ؎) بجاست التفات
تو با غیر و بدنماست ٭ ہر چیز کی مشورہ
زطعن بجا بترس ٭ (اردو) بدنما بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ بدزیب بھونڈا۔ بدشکل

بدنمود اصطلاح ۔ بقول خان آرزو در
چراغ ہدایت و بقول بہار و بحر و انند
مرادف بدنما مؤلف عرض کند کہ اسم
فاعل ترکیبی است (طغرا ؎) نمودی گر
از تیرگی بدنمود ٭ شدی گاو تکیہ زچرخ
کبود ٭ (اردو) دیکھو بدنما۔

بدنمودن استعمال ۔ صاحب آصفی ذکر
این کردہ از معنی ساکت و سند طغرا اقتباس
نوشتہ کہ بر بدنمود گذشت مؤلف عرض کند
کہ (بدنمود) را در شعر مذکور ماضی مطلق این
خیال کردہ و در ند بسند این مصدر۔ نمی آورد
معنی شعر خوب می فہمد۔ مخفی مباد کہ (بدنمودن)
بمعنی حقیقی (۱) بنظر بد آمدن و (۲) بدجلوہ
کردن ہر دو آمد۔ کہ نمودن لازم و متعدی
ہر دو باشد (اردو) (۱) برا لگنا بقول
آصفیہ ناگوار گزرنا۔ گراں گزرنا۔ عدم خوشنما
دکن میں اسی کو برا دکھنا کہتے ہیں (۲) بدنما

بقول آصفیہ۔ بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ ہماری رائے میں (بُرا ظاہر کرنا) بھی کہہ سکتے ہیں۔

بدنہاد اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون بمعنی بدگہر و بدسرشت مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است اردو دیکھو بدسرشت۔

(الف) **بدنہادن** استعمال۔ صاحب آصفی ذکر این کردہ از معنی ساکت و سندی کہ از سعدی شیرازی پیش کردہ اند ...

(ب) **بدنہادن بنیاد** بیداست (ب ۵) کسی بر بنیاد کہ بنیاد خود و یکی کند آنکہ نہاد بنیاد بد پ مؤلف عرض کند کہ (الف) بمعنی حقیقی نہادن چیزی بہ بدی است و (ب) بنیاد بد قائم کردن (اردو) الف کسی چیز کو بُری طرح سے رکھنا۔ ٹیڑھی رکھنا۔ سیدھی نہ رکھنا ب۔ بُری بنیاد ڈالنا بُری بنیاد قائم کرنا۔

بدنۂ کوہ اصطلاح۔ بقول رہنما بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار (۱) حصۂ درمیانی کوہ و بقول بول چال (۲) جسم کوہ۔ مؤلف عرض کند کہ بر لفظ بدن ہای ہوز زائد است و مجموعاً مرکب اضافی حیف است کہ نقل عبارت روزنامہ نشد تا تحقیق معنی می کردیم و قیاس مقتضی معنی اوّل است (اردو) (۱) پہاڑ کا درمیانی حصہ۔ مذکر (۲) پہاڑ کا جسم۔ مذکر۔

بدنیت اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ فرنگ بکسر نون و فتح تحتانی بد ارادہ و بد باطن مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل ترکیبی است یعنی ارادۂ بد دارندہ۔ (اردو) بدنیت۔ بقول آصفیہ۔ بُرا ارادہ رکھنے والا۔ بدنظر۔

بدو بقول برہان بفتح اول و ثانی و سکون واو (۱) اسپ تند رو را گویند۔ عجب

جامع گوید کہ اسپ دوندہ و تند دو باشد
خان آرزو در سراج فرماید کہ بکسر مشہور
است و اگر مشتق است از دویدن بفتح
باید چنانکہ در برہان است و بمجاز بکسر نیز
صحیح است ۔ بہار نقل نگارش مؤلف عرض
کند کہ محققین آخر الذکر کہ ذکر اشتقاق دویدن
کنند ۔ امر حاضرش دانستہ اند و بمعنی غور نفرمودند
بخیال ما مخفف (بد دو) باشد کہ یک دال
مہملہ حذف شدہ (بدو) باقی ماند و بفتح
اول درست است نہ بکسر و اسم فاعل
ترکیبی است بمعنی بد دوندہ و کنایہ از
اسپ تند رو و آنچہ بکسر مشہور است (۲)
امر حاضر بد دویدن (ظہوری ؒ) در معرکہ
بد و سواران عیب است ٭ از لاشہ
سوار تندکتازی کردن ٭ (ملا طغرا در تعریف
براق ؒ) ز رفتار آن آسمانی بدو ٭
بود جادہ چون کہکشان راہ رو ٭ صاحب
رہنما ذکر این بمعنی دوم کردہ (اردو) (۱)
تند رو گھوڑا ۔ مذکر (۲) دوڑ ۔ دوڑنا کا امر حاضر

بدواز اصطلاح ۔ بقول سروری بحوالہ تحفہ
بدال مہملہ بروزن انباز (۱) جای آرام و
نشیمن و قرار باشد و بحوالہ شرفنامہ گوید کہ بدواز
بہ رای مہملہ و بتواز بہ تای مردو بمعنی آرامگاہ
و نشیمنہ باز است کہ بعربی مقعد گویند و فرماید
کہ بہ بای فارسی ہم آمدہ صاحب برہان بذکر
معنی اول گوید کہ (۲) بال کشودن طیور
را ہم گویند و صاحب جامع ہمزبانش بصاحب
ناصری این را مرادف بتواز گوید کہ بتای
فوقانی گذشت مؤلف عرض کند کہ بمعنی اول
مرادف و مبدل معنی اول بتواز کہ تای فوقانی
بدال مہملہ بدل شود چنانکہ زرتشت و زردشت
و پدواز کہ بہ بای فارسی و دال مہملہ می آید
مبدل این کہ موحدہ بہ بای فارسی بدل شود
چنانکہ تب و تپ و نسبت معنی دوم عرض

می شود کہ مبدل پدوار است کہ می آید بہ تبدیل بای فارسی بموحدہ ورای مہملہ بدال مہملہ چنانکہ بادران و بادوان (اردو) (۱) دیکھو پتوار کے پہلے معنے (۲) پروار موٹ

بدوختن درآمدن استعمال۔ در معنی دوخت آمدن و دوختہ شدن۔ لازم دوختن (۲۱۵۲)

(ظہوری ع) عیب است مبادا آفت جیب ٭ چاکی کہ بدوختن درآید ٭ (اردو) سیا جانا۔

بدوست ودہان نگاری کردن مصادر

بدوست ودہان نگاہداشتن اصطلاحی یقول بحر عجم تمام پاس و محافظت کردن حیف است کہ سند استعمال پیش نشد بعیسی بند ارین کہ موافق قیاس و معاصرین عجم ہم بزبان دارند وحقیقت اینست کہ این اصطلاح مخصوص بود با جانوران چہار پایہ کہ بر سبیل مجاز عام شد برای انسانات ہم

(اردو) حفاظت کرنا نہایت احتیاط کے ساتھ۔

بدوراندختن استعمال۔ صاحبان انند و بہار عجم بذکر ضم دال از معنی ساکت مؤلف عرض کند کہ بمعنی دور انداختن و دور کردن است موحدہ مفتوح اول زائد است و بس (صائب ع) چون فلاخن نگرد خویش مگرد ٭ ہر کہ بر دل گران بدور انداز ٭ (اردو) دور کرنا۔

بدورہ صاحب سروری بحوالہ نسخہ وفائی گوید کہ بفتح با و را وضم دال مہملہ (۱) خوردنی باشد کہ در ابزاری کردہ بستہ باشد صاحب برہان گوید کہ بروزن شورہ طعامی را نام است کہ از جائی زلہ کردہ در لنگی و رومالی بستہ باشند وفرہنگ کہ بروزن مسخرہ ہم آمدہ و باین وزن (۲) بمعنی حصہ و بہرہ نیز صاحب جامع

بذکر معنی اوّل فرماید که مرادف بدرزه که
گذشت صاحب ناصری بذکر قول برهان
گوید که در فرهنگها نیافتیم و این همان لغت
بدرزه است که گذشت تبدیل بگیر
یا تصحیف و بر وزن مسخره بی‌معنی است
و بر وزن تشوره درست باشد لیکن بفتح
دال نه بضم و معنی این نیز باشد دریوزه
خواهد بود یعنی بدوره حاصل شده چنانکه
درویشان کنند ـ خان آرزو در سراج
گوید که بر وزن تشوره بمعنی بدرزه و بدرگ
و چون کسی سند نیاورد جرم بخطای شخصی
معیّن نمی توان کرد مگر آنکه گوئیم هر سه صحیح
است مؤلّف عرض کند که قول جامع
که از اهل زبانست سند را ماند اگر سند
نیاوردن جرم است بیش از همه خان آرزو
مجرم باشد که اصلا پابند سند نیست و این
لغت را هم صحیح داند و سند نیارد آنچه ناصری

تصحیف گوید غلط است و بر وزن تشوره
موافق قیاس باشد در ماخذ که چون طعام
را در لنگ یا رومال و دزد گرد و می برند
و از جائی بجائی منتقل کنند نیز یادت سوختند
که افاده معنی بعیّت کند بدوره نام کردند
ضرورت ندارد که تبدیل او بدرزه گیریم
که ماخذ این واضح تر است و تعلق با دریوزه
هم ندارد چنانکه خیال صاحب ناصری است
و معنی دوم بر سبیل مجاز است صراحت فرماید
بر (بدرزه) کرده ایم و بلحاظ ماخذ بالفتح
دال صحیح می نماید چنانکه خیال ناصری است
(اردو) دیکھو بدرزه ـ

بدوس | اصطلاح ـ بقول انند بحواله فرهنگ
فرنگ بفتح اوّل و ضمّ ثانی لغت فارسی است
بمعنی (۱) محبت و مهربانی و (۲) امید و
(۳) شمشیر مؤلّف عرض کند که از برای
معنی اوّل توانیم که این را بالفتح اوّل مخفّف

زید دوستی اگیر ہیم و معنی دوم را مجاز دانیم
اما معنی سوم ہیچ تعلق ازین قیاس وا نمی
دارد چرا که اسم جامد دانیم و لیکن مجرد و بلا
تعلق باللہ بدین سند استعمال تسلیم نکنیم
معاصرین عجم زبان ندارند و دیگر محققین
فارسی زبان ازین لغت ساکت (اردو)
(۱) محبت یا مہربانی ۔ مؤنث (۲) امید مؤنث
(۳) خواہش ۔ مؤنث ۔

بدوستی فلان | استعمال مقبول دارد و بمعنی
[illegible] دوستی و فرماید که این قسم را [illegible]
[illegible]) بدوستی
[illegible] بخوشی شده چون
شیشه سنگ خاره ما را صاحب [illegible]
که تخصیص دوستی بیجاست بلکه بغیر نیز
مستعمل چون [illegible] پای تو داشتیم
این مؤلف عرض کند که باری قسم است
در اول این دوستی بمعنی حقیقی است
خلاف دشمنی و دوم بمعنی مجازی [illegible] خلف را
بدوستی مخصوص کرده است و تخصیص
با ایران هم کرده و ما هیچ تخصیص را پسند
نکنیم این استعمال قابل بیان نبود که اقسام
موحده بجایش مذکور شد (اردو) قسم ہے
دوستی کی ۔

بدولت فلان | اصطلاح بقول انند
و بہار مثل باقبال فلان مؤلف عرض کند
که معنی این بوجه فلان و بوسیله فلان است
و حقیقت اینست که موحده افاده معنی ذریعه
کند که ذکرش در اقسام موحده بمعنی سیوم
گذشت و دولت بمعنی خود است پس معنی
لفظی این بوسیله دولت فلان و حالا استعمال
برای غیر دولت مند هم نهند پیامبر ترجمہ
بحق غیر دولت مند هم گویند [illegible] بدولت
این مضمون را [illegible] یعنی بوسیله [illegible]
معروف دارد دولت فلان [illegible] گذشت ۔

(وانه هروی ۵) چرا بدولت دل مرجع زمانه نباشم که هست حادثه‌ها را تمام پشت و پناهی (صائب ۵) هوا بدولت پیری مسخر من شد قد خمیده کم از خاتم سلیمان نیست (اردو) بدولت ـ دیکھو از دولت

بدون استعمال ـ بقول انند بحوالهٔ فرهنگ فرنگ بفتح اول وضم ثانی بمعنی بغیر و بجز و علاوه **مؤلف** عرض کند که دون لغت عرب است بقول منتخب بالضم بمعنی زیر و خلاف و فوق و غیره ـ پس فارسیان بزیادت موحدهٔ مکسور در اولش مفرس کردند در محاوره بمعنی فوق الذکر صاحب روزنامه بحوالهٔ سفرنامهٔ ناصر الدین شاه قاچار استعمال این چنین می کند بدون جهت وزیر و والی دستور می ایستند یعنی بغیر تائید و امداد چیزی ایستاده می شود (اردو) بدون ـ بقول آصفیه بحرف استثنا ـ بغیر ـ ماسوا ـ

(۲۵ ۱۵) **(۱) بدونیم** اصطلاح ـ (۱) بقول **(۲) بدونیم زدن** بحر ـ دو پاره و (۲) بتحقیق ما تنصیف کردن دو پاره کردن (انوری ۵) تیغ کینت نعوذ بالله از دو پا روح را در بدن زند بدونیم **مؤلف** عرض کند که موحده درینجا بمعنی بزیادت باشد که ترجمهٔ آن در عربی علی و فی آمده (اردو) (۱) دو ٹکڑوں میں دو حصوں میں (۲) دو ٹکڑے کرنا ـ

(۲۵ ۱۶) **بدونیم کردن** مصدر اصطلاحی مرادف بدونیم زدن که گذشت (انوری ۵) از معجزه که ماه کردی بدونیم خصمان ز آتش قلب چیه چیم (اردو) دیکھو بدونیم زدن

بده بقول جهانگیری با اول و ثانی مفتوح و های مختفی خشک پلاد را گویند و آن را بته نیز خوانند (حکیم فردوسی ۵) پرستنده باشم آتش کده ز نسا زمه خورش

جز بشیر و بده ها صاحب برهان بذکر معنی اوّل گوید که (۲) درختی است بغایت سخت که هرگز بار ندهد و (۳) هر درخت بی میوه را گویند عموماً و (۴) درخت بید را خصوصاً و (۵) بضم اوّل رگوئی سوخته که با چخماق آتش بران زنند صاحب رشیدی بمعنی اوّل قانع صاحب جامع ذکر معنی اوّل و سوم و چهارم و پنجم کرده نسبت معنی پنجم گوید که قاد چخماق است که بده هم گویند صاحب ناصری بذکر معنی اوّل نسبت معنی دوم فرماید که عرب آنرا غرب گویند (منه ش) این پنج درخت است که می نارد بار ها بید و بده و سرو سپیدار و چنار ها (نزاری قهستانی ش) سم تو او فگنده به پیکان بید برگ ها به پیکر معاند تو لرزه چون بده ها و بذکر معنی پنجم گوید که در عراق عجم بد و پود را با هم ترکیب کرده خف را (بدپود) گویند (حکیم فردوسی ش) همه دیگ کز پود و چوب و بده ها جهان چون سیه دیگ تاری شده ها صاحب هندائی گوید که (۶) با هر دو زیر باجی است که باد رعم ها بکار گذاران کشوری می رسانند (مالیات) خان آرزو در سراج نسبت معنی اوّل گوید که مبدل بته که گذشت دال مهمله به تا بدل شود (چنانکه بتر و بدتر) و بذکر معنی دوم بحوالهٔ برهان فرماید که تحقیق آن در بای فارسی به پده می آید و بر پده فرماید که درختی که در عربی غرب گویند و همدر اینجا بحوالهٔ قوسی گوید که بپای تازی و بروایتی پارسی درخت بید است و فرماید که حقیقت آنست که بده و پای بید است مؤلف عرض کند که بمعنی اوّل با خان آرزو اتفاق داریم که مبدل بته باشد بمعنی دوم ش که بتای فوقانی گذشت نسبت معنی دوم صاحب

محیط بر بدہ گوید کہ اسم فارسی عرب است (پس متحقق شد کہ لغت فارسی زبان است
و اسم جامد بدین معنی) و بر عرب ہر چہ می نویسد ما ذکرش بر ارطی کردہ ایم کہ بجایش
گذشت و معنی سوم و چہارم بر سبیل مجاز است و بس و بمعنی پنجم این را مبدل بیدہ دانیم
کہ بیای فارسی می آید و بد بدون ہای ہوز ہم بمعنی چہارمش گذشت و نسبت معنی
ششم باعتبار فدائی اسم جامد فارسی زبان دانیم (اردو) (۱) دیکھو بتہ کے دوسرے
معنے (۲) دیکھو ارطی (۳) ہر درخت جو بار نہ لاے (۴) بید ۔ مذکر (۵) دیکھو بد کے
چوتھے معنے (۶) ایک قسم کا خراج اور محصول ہے جسکو فارسیون نے بدہ کہا ہے ۔

بدہ ہضمی | اصطلاح ۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ عدم ہضم و عدم گوارش مؤلف
عرض کند کہ بد و ہضم بمعنی اوست و یای مصدری
در آخرش و بمعنی قصور ہضم مستعمل مشتاق
سند استعمال باشیم کہ از نظر ما نگذشت اردو
بدہضمی ۔ بقول آصفیہ ۔ اسم مؤنث ۔ سوء ہضمی
اجیرن ۔ گرانی ۔ آن پچ ۔

بدہ عاقبت نزار | اصطلاح ۔ بقول
شمس تندرستی و بیغمی مؤلف عرض کند
بدہ لغت عرب است بقول منتخب بالفتح
ناگاہ و بی اندیشہ آمدن و بقول انند بحوالہ فرہنگ
وضم آغاز ہر چیز ناگاہ و ناگاہ آیندہ و پس
معنی ترکیبی این برای معنی اصطلاحی درست
نمی شود و معاصرین عجم بزبان غذا نیز دیگر
پیش شد و محققین فارسی زبان ازین ساکت
مجرد قول صاحب شمس اعتبار را نشاید
(اردو) تندرستی بیغمی ۔ مؤنث ۔

بدہ قرأت دانستن | مصدر اصطلاحی
بقول جہانگیری و رشیدی و بحر و مصطلحات
برہان کنایہ از شناختن بواجبی ۔ صاحب انند

بذکر معنی بالا گوید که ده نفر بوده اند که قرأت
را وضع کرده اند و عاصم و حمزه از انجا عمده اند
(ظهوری سه) ای شیخ زاهل صحبت سیاکم
گو دبیع حرام حرمت می دانم چو مصحف
خوری و بهر کرد هی همیان علو رسوات بده
قرأت می دانم چو مؤلف عرض کند که
معنی لفظی این (۱) واقف بودن به ده اقسام
قرأت یعنی کامل بودن در فن تجوید و مجاز
(۲) بمعنی بخوبی دانستن (اردو) (۱) فن
قرأت میں کامل ہونا (۲) اچھی طرح پہ
جاننا بخوبی واقف ہونا۔

بده کار اصطلاح ۔ بقول صاحب فدائی
که از معاصرین عجم است بمعنی مقروض
مؤلف عرض کند که بده لغت فارسی
است که گذشت و کار بمعنی حقیقیش پس
معنی لفظی این کسی که باج بدهد او باشد و
مجازاً بمعنی قرضدار ۔ اسم فاعل ترکیبی
است و کنایه از قرضدار (اردو) مقروض
بقول آصفیه ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ قرض دار
وہ شخص جس پر قرض ہو ۔ دین دار ۔ مدیون
وامدار ۔ وہ شخص جس نے قرض لیا ہو ۔

بده پای بلورین آبدار اصطلاح ۔ بقول
شمس بمعنی بده انگشت تر و تازه معشوق صاحب
هفت گوید که ای قسم ده انگشت تر و تازه
معشوق ۔ صاحبان مؤید و انند هم ذکر این
کرده اند مؤلف عرض کند که در اول این
پای قسم است که بجایش گذشت و (ده پای
بلورین آبدار) بسبیل کنایه ده انگشتان
یار را گفته اند به تشبیه بلور و آبداری حقیقت
که تعریف این با تر و تازه کرده اند دلیل
آنست که از تعریف تشبیه بی خبر و ذوق
سخن ندارند حق آنست که این بطور
اصطلاح ضرورت بیان نداشت زیرا
که پای قسم بر بسیاری از الفاظ می آید که

حذفی و انحصاری ندارد و ذکرش بر معنی
دوازدہم موحدہ گذشت (دہ ماہی بلورین
آبدار) البتہ کنایہ ایست کہ بجای خودش
می آید و (ماہی بلورین) ہم (اردو) مثمہ
ہے یار کے انگلیون کی ۔

بدہ مرأت دانستن | مصدر اصطلاحی
بقول شمس یعنی لواجبی دانستن مؤلف
عرض کند کہ ہمان (بدہ قرأت دانستن)
است کہ گذشت محقق بی تحقیق (قرأت) را
(مرأت) نوشت تسامح اوست و بی خبری
از ماخذ خدایش بیامرزد (اردو) دیکھو
بدہ قرأت دانستن ۔

بدہمہ را بدمید اند | مثل ۔ صاحب
محبوب الامثال بذکر این از محل استعمالش
ساکت مؤلف عرض کند کہ فارسیان این
مثل را بحق بدسرشت و بدنیت می زنند
کہ او ہمہ را مثل خود می داند و این ترجمۂ
(المرء یقیس علی نفسہ) باشد (اردو)
بقول محبوب الامثال ؛ ساون کے پہوٹے
کو ہرا ہرا سوجھتا ہے ؛ دکن مین کہتے ہین
؛ جیسا خود ہے ویسا اورونکو سمجھتا ہے ؛

بدہن افتادن | استعمال بقول انندو
بہار کنایہ از رسوا شدن و زبان زد
مردم گشتن بہ بدنی و عیب (اشرف)
خویش را در نظر خلق نگہدار اشرف یکو کہ نظر
چون فتادی بدہن ہا فتی بدہان آرزو و کہ
این را (بدہن ہا افتادن) نوشتہ اند و اختیار
شان نظر بہ اشرف است مؤلف عرض
کند کہ (بدہن افتادن) بہتر است از (بدہن ہا
افتادن) (اردو) منہ چڑہنا ؛ بقول
آصفیہ زبان پر چڑہنا ؛ بچے کے منہ چڑہنا
بات بڑی اور سب مین پہیلی ؛

بدہن گرفتن | استعمال گرفتن چیزی
بدہان متعدی معنی حقیقی بدہن افتادن

(٢٥١٢)

اشارہ این بہ (بہ بندان فروکردن) گذشت
(اردو) دانتوں میں پکڑنا۔
بادی بقول ضمیمہ برہان و مؤید وانند و
ہفت (۱) مخفف بادی است یعنی ہمیشہ
جاوید باشی و (۲) نقیض نیکی۔ صاحب
روزنامہ بحوالۂ سفرنامۂ ناصر الدین شاہ قاچار
گوید کہ (۳) بمعنی برج مؤلف عرض کند کہ
در محاورۂ فارسی بمعنی اول باشی می آید و
توہم ہم اگرچہ لفظ بادی ہم صحیح است ولیکن
استعمالش نیافتیم با مخففش چہ رسد البتہ (۴)
بالضم مخفف (بودی) است کہ واحد مخاطب
است از مصدر بودن و بمعنی دوم یای
مصدری بر لفظ بد زیادہ کردہ اند و نسبت
معنی سوم عرض می شود کہ صاحب ہفت
بہ بادی فرماید کہ آنچہ منسوب بہ باد باشد از
فلکیات ہمچو برج جوزا و دلو و میزان پس
معلوم می شود کہ معاصر ما بحجم استعمال مخفف
این کردہ اند بحذف الف دوم دیگر ہیچ
(اردو) (۱) تو رہے (۲) بدی بقول
آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ برائی۔ بد
خواہی (۳) برج۔ بقول آصفیہ۔ اسم مذکر
راس۔ منازل سیارہ۔ سیارہ کا گھر یا مقام
آسمانی دائرہ کا بارہواں حصہ (۴) تو تھا۔
بدیج بقول جہانگیری و برہان و جامع و
رشیدی وانند۔ با اول و ثانی مکسور طیلسان باشد
مؤلف عرض کند کہ ہمین لغت بہ موحدہ سوم
عوض تحتانی گذشتہ است۔ ذکر خواص و طبیعت
این ہمہ آنجا کردہ ایم خان آرزو گوید کہ
غالباً تصحیف است و ما گوئیم کہ مبدل (بدبج)
باشد کہ موحدہ بہ تحتانی بدل شود چنانکہ بالوس
و بالیوس (اردو) دیکھو بدبج۔
بدیدا بقول انند و غیاث بفتح اول و کسر
ثانی بمعنی ظاہر مؤلف عرض کند کہ اگر سند
استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ موحدہ

زائد بر لفظ دید زیاده کرده اند و دید بمعنی
نظاره و تماشا اسم مصدر دیدن است
که می آید و معنی لفظی این با تماشا و نظاره و کنایه
از ظاهر دیگر هیچ (اردو) ظاهر بقول آصفیہ
عربی۔ آشکارا۔ صریح۔ عیاں۔ روشن۔ واضح
کھلا ہوا۔ پرگھٹ۔ مکشوف۔ ہویدا۔ بدیہہ
۔ باطن کا نقیض۔

بدیدن | بقول شمس بالفتح (۱) دور شدن
و (۲) یکسو شدن راه از راه و فرماید که
لغت فارسی است۔ دیگر کسی از محققین
فارسی زبان با او نیست معاصرین عجم بزبان
ندارند سند استعمال پیش نشد مؤلف عرض
کند که مجرد قول شمس اعتبار را نشاید و از
ماخذ (بدید) هم هیچ تعلق ندارد صاحبان
بحر و نوادر و موارد که محقق مصادر اند
این را ترک کرده اند ضرر نیست که (۳)
بر مصدر دیدن موحده مکسور زائد است
وبس (اردو) (۱) دور ہونا (۲) راستے
کا جدا ہونا (۳) دیکھنا۔

بدیدن دادن | مصدر اصطلاحی اجازت
مشاهده دادن است و مشغول مشاهده کردن
(ظهوری ع) بدیدن داده اند هر چشم
دیده دیگر با بحکم دولت بیدار در خواب
است خواب اشب بچه (اردو) مشاہدہ
کی اجازت دینا مشاہدہ میں مشغول کرنا۔

بدی را بدی سهل باشد جزا [illegible]
اگر مردی احسن الی من اسا [illegible]
امثال فارسی ذکر این کرده از معنی و محل
استعمال ساکت مؤلف عرض کند که
این شعر را بطور مثل بر قبح عفو بجا فی کنند
که دشمنی که از درگذر رسیده باشد بدست
گرفتار باشد و او هم برای عفو خود این شعر
را نخواند مقصود همین قدر است که جزای بدی
به بدی سهل است ولیکن مرد [illegible] آنست که

معاوضه بدی به نیکی کنی مرادف (در عفو نه نیست که در انتقام نیست) (اردو) دکن میں کہتے ہیں "برائی کا بدلہ بھلائی سے کر لے" بدون سے نیکی بھلی "

بدریسه بقول برہان بر وزن حریسه (۱) چرم و چوبی باشد مدور که در گلوی دو کنند و (۲) تخته میان سوراخی را نیز گویند که بر سر چوب خیمه می گذارند صاحب جامع فرماید که مخفف بادریسه کا مرصاحب ناصری گوید که همان بادریسه خیمه خانه از رود در سراج اور رود که مخفف بادریسه

مؤلف عرض کند که غیر از تصرف محاوره نباشد که معنی سوم بادریسه درین لغت نیست و صراحت ماخذ همه را انجا کرده ایم (اردو) دیکھو بادریسه کے پہلے اور دوسرے معنے

بدیشان استعمال - بقول انند بحواله فرهنگ فرنگ (۱) بمعنی بایشان صاحب هفت بذکر معنی اول گوید که (۲) بمعنی بدی ایشان مؤلف عرض کند که معنی اول دال مهمله مبدل الف است چنانکه بآن و بدان و معنی دوم باضافت تحتانی مرکب اضافی است و شان مخفف ایشان (اردو) (۱) اِن کو (۲) اون کی برائی

(الف) **بدیع** بقول بهار تازه و نو و نام یکی از فرزندان امیر حمزه (محسن تاثیر) چه بیمه گیتی فروز شب نشینان تو بدیع آثار العل خفتان تو مؤلف عرض کند که لغت عرب است بقول منتخب نو پیدا شده و نو پید اکننده فارسیان این را بمعنی عجیب و نادر استعمال کنند و گاہے این را با لغات فارسی و عربی بقاعدهٔ فارسی مرکب هم کنند که در ملحقات می آید چنانکه - - - - - - - -

(ب) **بدیع آثار** اسم فاعل ترکیبی بمعنی آثار بدیع دارنده و عجیب - سند این از کلام

(۱۳۱۹)

محسن بالاگذشت (اردو) الف و ب نادر عجیب غریب۔ نادرت رکھنے والا۔

(۲۵۵۰) **بدیع بدن** استعمال۔ اسم فاعل ترکیبی تناسب اعضا دارنده و باعتبار تناسب اعضا کسی که عجیب و غریب و نادر و خوب باشد (انوری سے) مقیم منزل ہفتم مہندسی دیدم ؎ دراز عمر قوی ہیکل و بدیع بدن ؎ (اردو) وہ شخص جو باعتبار جسم عجیب اور نادر ہو۔ نادر جثے والا۔

(۲۵۵۱) **بدیع دولت** استعمال۔ ازقبیل (بدیع بدن) اسم فاعل ترکیبی (۱) کسی که دولت او عجیب باشد و بسیار و (۲) قلب اضافت دولت بدیع که مرکب توصیفی است (انوری سے) رفیع ہمت آن کرد باستاره قران ؎ بدیع دولت این گشته در زمانه سمر ؎ (اردو) (۱) نادر دولت والا۔ بڑی دولت والا۔ بڑا دولت مند (۲) نادر دولت۔ بڑی دولت عجیب دولت۔ مؤنث۔

بدیع رقم استعمال۔ بتقلید بہار ردیت نما کاتب و قلم ستعمل مؤلف عرض کند که اسم فاعل ترکیبی است بمعنی خوش نویس نادر الوجود که در قلمش ندرتی باشد حیف است که سند استعمال پیش نشد معاصرین عجم بر زبان دارند (اردو) بدیع رقم اوس شخص کو کہہ سکتے ہیں جس کی خوش نویسی میں ندرت ہو۔

بدیع صنع اصطلاح۔ بقول بحر و شمس روح اعظم و ہم او گوید که روح اعظم (۱) کنایه از جبرئیل علیه السلام و (۲) اشاره بجناب سرور کائنات صلی الله علیه وآله وسلم و نسبت اصطلاح زیر بحث فرماید که (۳) قلب آدم صاحب برہان و مخفات خود این را (بدیع صنع) نوشته ذکر ہم و معنی بالاکنند و صاحب مؤید بگوید نسبت معنی

بر آدم قناعت کردہ و صاحب انند شفق
با برہان مؤلف عرض کند کہ قلب اضافت
صنع بدیع است یعنی صنعتی است کہ نادر است
و کنایہ از ہر سہ معنی بالاحیف است کہ سند
استعمال پیش نشد کہ تصفیۂ این اختلاف بکرد
مشتاق سند باشیم (اردو) (۱) جبرئیل۔
بقول آصفیہ۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چار مقرب
فرشتون مین سے ایک مشہور فرشتے کا نام جو
خدائے تعالی کی طرف سے رسولون پر احکام
پہنچایا کرتے تھے۔ (۲) آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم۔ مذکر (۳) قالب انسانی بدن
انسانی۔ انسان کا جسم۔ مذکر۔

بدیمن اصطلاح۔ بقول انند بحوالۂ فرہنگ
فرنگ بالفتح و ضم تحتانی و سکون میم شوم
و نامبارک مؤلف عرض کند کہ اسم فاعل
ترکیبی است (اردو) بدیمن کہہ سکتے ہین
یعنی نامبارک۔ مذکر۔ صاحب آصفیہ نے
منحوس پر فرمایا ہے۔ بدبخت۔ بدنصیب
شوم۔ بدطالع۔

بدین استعمال۔ بقول انند و غیاث و شمس
بالفتح و کسر ثانی بمعنی باین مؤلف عرض کند
کہ جز بین نیست کہ الف بدل شد بدال مہملہ
چنانکہ باآن و بدآن (اردو) اس سے۔

بدین تخت روان اصطلاح۔ بقول مؤید
بحوالۂ قنیہ (۱) یعنی آسمان و (۲) نعش فلک
صاحب شمس ہم ذکر این کردہ مؤلف عرض
کند کہ (تخت روان) بقول بحر بمعنی آسمان و
تخت سلیمان علیہ السلام و اسپ و چہار
ستارۂ نعش می آید پس در ینجا ترکیب کلمہ
بدین آوردہ بر دو معنی قناعت کردن جز بین
نیست کہ محقق فاضل تسامح کرد کہ از عبارت
کتابی بعوض آنکہ اصطلاح (تخت روان) را
گیرد نقل لفظ (بدین) ہم با او کرد و مجموعۂ آن را
در ردیف موحدہ جا داد و صاحب شمس

تعلّش برداشت و در نسخۂ مطبوعۂ منشی نولکشور
عبارتی زائد در تعریف اوست که تشبیه
تخت را برای آسمان ثابت می کند با گذاشتن نام
و در ینجا همین قدر کافی است که کلمۂ بدین
درین اصطلاح تحریف است و بس (اردو)
دیکھو تخت روان ۔ مذکر ۔

(۲۵۲۲) **بدین سان** استعمال بمعنی باین طرز و باین
صورت است که سان بقول برہان بمعنی طرز
و روش می آید (ظهوری ۵) در آب زندہ
بدین سان بیاد در صمیم ز عجیب نیست که گاهی
بآہ شام برآیم (اردو) اس طرح اس
طور سے ۔ اس طریقہ سے ۔

بدین سبزه زار اصطلاح ۔ صاحب مؤید
گوید که (۱) اشارت سوی فلک است کذا
فی الادات و فرماید که در قنیه (۲) بمعنی کم
اصل و فاسق صاحب شمس بمعنی اول قانع
مؤلف عرض کند که سبزه زار بمعنی مرغزار
و بدا اصل می آید و بهمه را انجا صراحت باشد
تسلیم در ینجا برای هردو معنی طالب سند استعمال
باشیم تا ببینیم که لفظ بدین بچه ضرورت زاید
شده است بخیال ما ضرورت ندارد که لفظ
بدین را داخل اصطلاح کنیم ۔ تخت از نظر
بدرنگش سبز طاق گویند و این کنایه باشد
اگر استعاره سبزه زار هم گویند عیبی ندارد
ولیکن مشتاق سند استعمال باشیم (اردو)
(۱) سبز طاق (۲) دیکھو سبزه زار ۔

بدین گاو اصطلاح ۔ بقول شمس اشارت
به گاو زمین است مخفی مبادکه (گاو زمین)
بقول بحر (۱) کنایه از قوتی است که خدای
تعالی در مرکز زمین خلق کرده است و (۲)
گاوی است که زمین بر پشت اوست و آن
مؤلف عرض کند که معنی دوم مبنی بر اعتقاد هنود و اهل
فارس است که گویند برآب زمین با ثبات نیست
است و بر پشت ماهی گاوی به یک شاخ

گاو زمین است چون بعد از زمانی آنرا بر شاخ دوم گیرد زلزلہ در زمین پیدا شود پس ہر دو معنی بالا از (بدین گاو) پیدا کردن محتاج سند است مجرد قول صاحب شمس کافی نیست و بخیال ما کلمۂ بدین درین اصطلاح داخل کردن غلط باشد جا دارد کہ گاو یا زمین گاو را استعارہ گیریم از گاو زمین۔ (اردو) (۱) مرکز زمین کی قوت مؤنث (۲) گاو زمین بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مؤنث۔ عقائد اہل ہنود اور فارس میں وہ گائے جسکی پیٹھ پر تمام زمین ٹھہری ہوئی ہے اور وہ خود ایک مچھلی پر کھڑی ہے عوام میں مشہور ہے کہ اس گائے کے دونون سینگون پر زمین ٹکی ہوئی ہے جب گناہون کے بوجھ سے زمین بھاری ہوجاتی ہے تو گائے تھک کر ایک سینگ سے دوسری سینگ پر لیتی ہے جس سے بھونچال آتا ہے (آصفی ہے) جب تیغ خوش غلاف کل اُگل پڑی ہو گاو زمین زمین کے نیچے اچھل پڑی

بدیوارہا کار گذاشتن مصدر اصطلاحی بقول رہنما بحوالہ سفر نامۂ ناصر الدین شاہ قاچار نصب کردن در دیوار ہا چنانکہ ؎ بدیوارہا کار گذاشتند مؤلف عرض کند کہ کنایہ باشد (اردو) دیوارون مین نصب کرنا۔

بدیوان بردن استعمال کسی را حاضر کردن در دیوان شاہی (ظہوری ہے) بہم داد خواہی می برد سخنم بدیوانی ہو کہ از بیداد در کام و زبان فریادی ہو (اردو) دیوان شاہی مین حاضر کرنا لیجانا۔

بدیہ بقول برہان و رشیدی و جامع و سراج بکسر اوّل بر وزن تنیدہ (۱) بمعنی آمدہ و منقول صاحب ناصری بذکر قول برہان گوید کہ صاحب برہان غلط کردہ کہ توبیہ را بدیہ نوشتہ و دال را دال پنداشتہ مؤلف عرض کند کہ اگر توبیہ را اصل گیریم تبدیل واو بہ دال مہملہ خلاف

(۲۵۳۳)

قیاس نیست چنانکه بیو و بید پس این استدلال توجه توان گرفت و اتفاق بر چند محققین ناچند
بالفظ و معنی بیما قول صاحب جامع که از اهل زبان است کافی است و جا دارد
که این مفرس لغت عربی بداة باشد که بمعنی رای است (از کتب لغات عرب) پس فارسیان
به تبدیل الف بالتحتانی بر سبیل اماله تصرف در لفظ کردند و معنی رای را به آرزو و منقلب
بدل ساختند چنانکه ارمغان و یرمغان و اغلب که مفرس باشد از لغت عرب بدا
که بقول منتخب بالفتح رسیدن بخاطر کسی رای خلاف رای اول است فارسیان
به تبدیل الف به تحتانی یای نسبت در آخرش زیاده کرده بدیه کردند و بمعنی آرزو
مستعمل شد (فالاول اقوی من الثانی) باقی حال خیال صاحب ناصری غلط است
و اعتراض بر برهان درست نیست (اردو) آرزومندی - مؤنث -
(۲) بدیه - بقول صاحب مجمع الصنائع - صنعتی است در کلام که منشی یا شاعر کلام
را بی رویت و تفکر انشا نماید و شاعر را به بدیه گفتن بیازمایند و این فن نزد همه کس
اعتبار تمام دارد و همین را ارتجال هم نامند مؤلف عرض کند که (فی البدیه گفتن)
معروف است (اردو) فی البدیه - برمحل کوئی شعر یا کہاوت وغیرہ کہنا -

بدی همسایه را همسایه داند - مثل - صاحب احسن بذکر این از محل استعمال ساکت مؤلف عرض کند که فارسیان این مثل را در مذمت همسایه بد می زنند مقصود اینست که از حال	همسایه بد همسایه واقف باشد نه غیرش - (اردو) دکن میں کہتے ہیں پچھواڑے کی مصیبت جیسے پوچھو تو اس کا استعمال اوس موقع پہ ہوتا ہے جب کہ بُرے ہمسایہ کی

...ہئیدا ، رسالی اور بخشیت وہی کو بیان کرنا | مقصود ہوتا ہے ۔

(الف) بدیہہ بفتح اول وکسر دال مہملہ و تحتانی ساکن و فتح ہای ہوز ناقل و فوقانی بحر
بقول منتخب لغت عرب است بمعنی سخن بی اندیشہ گفتن وسخن بی اندیشہ فارسیان استعمال
این ترکیب خود کنند و ہای مدورہ را بقاعدۂ خود بتلفظ ہای ہوز چنانکہ ۔

(ب) بدیہہ درآمدن مصدر اصطلاحی ۔ کنایہ باشد از ناگاہ دوچار چشم شدن و یکبیک (۲۴۵۴)
آمدن ۔ چنانکہ ظہوری گوید (ع) زجور چند بشاغلی رود زاہد ہ اگر بدیہہ در آید بنظر
نگردانم ہ (اردو) (الف) بدیہہ ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ بلا تامل ۔ بے سوچے
برجستہ (ب) اچانک مقابل ہونا ۔ اچانک آجانا ۔ دفعتًہ مقابل ہونا ۔ اچانک دوچار چشم ہونا ۔
امیر نے اچانک پر لکھا ہے کہ مرادف اچاچک ۔ (میر ع) جیسے بجلی کے چمکنے سے کہیں کوئی
شدہ جائے ہ بیخود ہو آئے اچانک ترے آجانے میں ہ

موحدہ باذال معجمہ

بذخیرہ نہادن ۔ مصدر اصطلاحی ۔ چیزی جمع کردن بقول آصفیہ فرہنگ آئندہ ... کے ... (۲۴۵۵)
چیزی است (انوری ع) گوہت دل زمن جہان برہندی بطبع ذخیرہ گنج گوہر ہندی ہ مؤلف عرض کند کہ ذخیرہ بقول منتخب لغت عرب است بالفتح آنچہ نگاہ داشتہ شود و بفارسی آن را گنجی گویند (اردو) ذخیرہ کرنا ۔ بقول آصفیہ ذخیرہ کرنا ۔ جمع کرنا ۔ اکٹھا کرنا ۔ آیندہ کی آسائش کے لئے سامان کرنا ۔

بذدائیدن بقول شمس بالضم زنگ از آئینہ و تیغ و امثال آن دور کردن ۔ مؤلف عرض کند کہ زدائیدن بکسر اول بمعنی زدون مصدر است بمعنی صاف کردن ...

پاکیزه ساختن عموماً چنانکه دل را از غم و اندوه
و تیغ را از زنگ و مانند آن که بجای خودش
می آید و صراحت ماخذ هم همه را اینجا کنیم و درینجا
همین قدر کافی است که موحده مکسور در
اولش زائد است و محقق بی تحقیق زای
هوز را ذال معجمه نوشت و غور بر ماخذ نکرد
(اردو) دهکیو زدائیدن -

بذرگر اصطلاح - بقول بحر و هفت و مؤید
بتقدیم ذال معجمه بر رای مهمله کشاورز و
کدیور صاحب غیاث گوید و صاحب انند
بدنبالش پوید که درین لغت رای مهمله دوم
و زای سوم است نه ذال معجمه و فرماید که کسانی
که ازین تحقیق آگاه نیند بذال معجمه بجای رای
مهمله می خوانند و این نزد اهل تحقیق صحیح نیست
صاحب مؤید فرماید که به رای مهمله دوم و
زای معجمه سوم خواندن غلط است زیرا چه
بذر در عربی بمعنی تخم است مؤلف عرض کند
که بذر به موحده اول و ذال معجمه دوم و
رای مهمله سوم بقول منتخب بالفتح تخم کاشتن
و تخمی که از و غله حاصل شود مانند بیخ و
گندم وغیره و برآمدن گیاه از زمین و بزر
بقولش به زای هوز دوم و رای مهمله سوم
بالفتح تخمی که از و تره و توابل حاصل شود و
ابازیر جمع آن پس صاحب غیاث سکندری
خورد و صاحب انند پیروی غلط کرد
که این را به رای مهمله دوم صحیح دانست
معاصرین عجم هم به ذال معجمه دوم می خوانند
و این مرکب است با کلمه گر که فائده معنی
فاعلی کند چنانکه کوزه گر و کاسه گر و امثال
آن معنی سازنده کوزه و کاسه مقصود می شود
که صاحب غیاث نظر به زیر نگاشت که
به رای مهمله و زای هوز سوم بمعنی کشاورز
می آید و دانست که این مخفف همان برزیگر
باشد و دخل در معنی ورزگر کرد و ندانست

که (بزنگیر) که می آید هم بدل بعض از بزنگیر
بزای معجمه دوم و رای مهمله سوم) است
که مرکب از (بزر) عربی و کلمهٔ گر است و
آنچه (برز - به رای مهمله دوم و زای هوز
سوم) بمعنی کشت می آید آن هم مفرس است
که فارسیان از لغت عربی (بذر) که به زای
هوز دوم بالا گذشت به قاعدهٔ قلب بعض
وضع کرده اند (اردو) کسان دیکهو ابرسین

بذرین | بقول شمس بالفتح (۱) نام آتشکده
ایست در بلخ و (۲) نام مبارزی ایرانی
مؤلف عرض کند که (برزین) به رای مهمله
دوم و زای هوز سوم بمعنی آتش و نام
یکی از ائمهٔ دین ابراهیم زردشت که آتشکده
ساخت و آن را آذر برزین نام است
و نام مبارزی ایرانی (چنانکه می آید)
پس محقق بی تحقیق رای مهمله دوم را
ذال معجمه و زای هوز را رای مهمله کرده بمعنی اول
و دوم گرفت و گمر هیچ (اردو) دیکهو برزین

بذل | بقول جامع بالفتح [illegible] دادن [illegible] بخشش [illegible] کردن مستعمل مؤلف
عرض کند که لغت عربی زبانست فارسیان بمعنی عطا و بخشش استعمال کنند و با لغات فارسی
بترکیب فارسی مرکب کنند چنانکه در ملحقات می آید انحصار بهار قلت تلاش اوست.
(اردو) عطا - بقول آصفیه عربی - اسم مؤنث - انعام - بخشش - سخاوت - فیض - دیا [illegible]
(۵) عفو [illegible] گناه [illegible] عطا [illegible] رحمت کے قریب تهوری سی [illegible]

بذل سیمین | اصطلاح [illegible] برهان
و بحر و مؤید بخشش و بخشندگی بسیار مؤلف عرض
کند که مرکب توصیفی است یا نون نسبت
و [illegible] آخرش [illegible] بمعنی اعطای این داد و دهش که منسوب
بسیم است یعنی عطائی که از سکهٔ نقره بود
و کنایه از بسیاری بذل (اردو) کثیر بخشش

بذل کردن استعمال۔ صاحب آصفی **بذل نمودن** ذکر هر دو کرده از معنی ساکت مؤلف عرض کند که بمعنی عطا کردن و صرف کردن است (سعدی ره) چو بذل تو کردم	جوانی خویش ٭ بهنگام پیری مرانم ز پیش (نصیر همدانی) نثر: مهما امکن در شرح آن بذل جهد باید نمود (اردو) عطا کرنا بخشش کرنا۔ صرف کرنا۔

بذله بقول برهان و جامع بر وزن طبله (۱) سخن مرغوب و دلکش باشد [illegible]
شعر به آهنگ۔ صاحب رشیدی بر معنی دوم قانع۔ صاحب ناصری بذکر معنی اول نسبت
معنی دوم گوید که شعری را گویند که به آهنگ خوانده شود خان آرزو در سراج نسبت
معنی اول گوید که سخن نیکو و لطیفه و بذکر معنی دوم فرماید که شهرت بمعنی اول است صاحب
انند بذکر هر دو معنی فرماید که لغت فارسی است و صاحب غیاث بحوالهٔ مؤید و مدار گوید
که بالضم و بالکسر است و بحوالهٔ خیابان نوشته که عربی الاصل باشد لیکن در اکثر کتب فارسی
داخل است صاحب مؤید بذیل لغات فارسی آورده گوید که بالکسر والضم در عربی جامه که
بسیار بکار برند و هرچه بسیار بکار داشته شود و جامه که ناپاک باشد و در فارسی لطیفه و سخن
مرغوب و دلکش و خواندن شعر بهار گوید که در منتخب اللغات ذکر لغت عربیت بمعنی اول مذکور
مؤلف عرض کند که ما در منتخب این را نیافتیم و تحقیق ما این است که فارسیان به لغت عربی
بذل های نسبت زیاده کرده مفرس کرده اند و معنی لفظی این منسوب بعطا و کنایه از سخن
مرغوب و لطیف که آن را هم کمتر از عطای مصنف یا خوانند و دانند و شعری که به آهنگ
خوانده شود آن را هم عطائی دانند (انوری ره) گر [illegible]

بذل ازان که عنانش فروگذارد رخش (اردو) (۱) لطیفه۔ بقول آصفیه۔ عربی۔ اسم مذکر۔ چٹکلا۔ لطف آمیز بات۔ بذله۔ ظرافت کی بات۔ چھوٹی سی معنی خیز اور خوش آئینده بات۔ دلچسپ بات۔ (۲) خوش الحانی سے پڑھا ہوا شعر۔ مذکر۔

(الف) بذله باز | اصطلاحی۔ بقول انند | بذله سنج۔ بذله گو بقول آصفیه لطیفه گو، چٹکلے
(ب) بذله سنج | ہر سه مرادف یکدیگر بمعنی | کہنے والا۔ خوش طبع۔
(ج) بذله گوی | ظریف و خوش صحبت را گویند۔ بہار بر ذکر ب و ج قانع و صاحب آصفی بمصادر (بذله سنجیدن) و (بذله گفتن) راقم گرده از معنی ساکت و سندش از قاآنی و وحید که برای (ج) می آید مؤلف عرض کند که ہر سه اسم فاعل ترکیبی است معاصرین عجم (ب) را بزبان دارند و (الف) تابع قیاس نیست گر سند استعمالش از اکثر ما نگذشت مشتاق سند باشیم۔ تحتانی آخر در (ج) زائد است و بس (املا وحید
ہ) به پیش این شاعر بذله گوی بگو که از
تست ہنگامه را آبروی بگو (اردو)

بذوق چیزی رسیدن | مصدر اصطلاحی حاصل کردن ذوق چیزی باشد (ظہوری
ہ) بذوق خاکساری ما ظہوری می رسی
وقتی بگو که شوخی را غبار چہره بر آستین باشد
بذ (اردو) ذوق حاصل کرنا۔

بذه | بقول صاحب ضمیمه برہان و شمس با ذال نقطه دار گوی ساخته صاحب مؤید این را ذیل لغات فارسی آورده بذکر معنی بالا فرماید که در عربی بالفتح و تشدید بمعنی بل۔ مؤلف عرض کند که دیگر ہمه محققین فارسی زبان ازین لغت ساکت و طرز بیان محققین بالا تحقیق معنی چنانکه باید نمی کند ظاہر نمی شود

ازگوی ساخته چه مراد است اگر گو را بفتح اول
گیریم ظاهر اسغاک مصنوعی است و اگر بالضم
گیریم گوئی که با چوگان زنند ولیکن صفت
(ساخته) تقاضای معنی اول کند حیف
است که محققین که با اجمال بیان اعراب
لفظ را هم ترک می کنند و معاصرین عجم بر زبان
ندارند و سند استعمال پیش نشد مخفی مباد که
در نسخهٔ قلمی مؤید همین لغت را بهمین معنی
بدال مهمله آورده و بده به دال مهمله بمعنی
خشکه پلاو و غیر ذلک که گذشت و جا دارد
که اصل این (بپد بپای فارسی) بود که در سنسکرت بمعنی اول

صاحب ساطع بمعنی جای و مقام است
فارسیان های نسبت در آخرش زیاده
کرده بای فارسی را بموحده بدل کرده
باشند چنانکه تپ و تب و دال مهمله را به
معجمه چنانکه آدر و آذر و این مفرس را
بمعنی مغاک مصنوعی استعمال کرده باشند
والله اعلم بحقیقة الحال این همه تاویلات
از برای آن پسندیدیم که صاحب مؤید
فضیلتی دارد و محقق معروفست و نظر بتایید فضیلت
ضرورت بیان حلیهٔ لفظ و لغویتش ندارد دارد و
مصنوعی مغاک کهو واپو اگر با غار بذکر

بذیون بفتحتین سروری و جهانگیری و برهان و ناصری و جامع ... ا
بمعنی قماشهای نفیس (فرهنگ منظومه) برزد بالا بود بلند و برین پوست بذیون
قماشهای گزین پو صاحب رشیدی گوید که لغت عربیست و صاحب قاموس بکسر آورده
بخان آرزو در سراج متفق با رشیدی گوید که احتمال تعریب دارد و صاحب مؤید
هم این را بذیل لغات فارسی جا داده مؤلف عرض کند که بعض محققین بالاتفاق
این اسقتال جمع کرده اند یعنی قماشها و این مبنی بر شعر فرهنگ منظومه است حقیقت

انیست کہ اسم جنس مقصود است یعنی قماشی کہ از ابریشم است و بہ تحقیق ما معرّب است
زیرا کہ صاحب قاموس ہمین لغت را بہ زای ہوّز بر وزن عصفور بالضم وجہ دوّم
بالکسر بمعنی قماش ابریشم آوردہ و بقول منتہی الارب و محیط المحیط بہ زای معجمہ دیبا پس ظاہر
نیست کہ فارسیان بہ تبدیل زای ہوّز بہ ذال معجمہ این را استعمال کردند و این تصرف
عربان عجم باشد و بس بعض محققین فارسی زبان مثل صاحب قانون دستگیری این
کلیہ را بیان کردہ اند کہ ہر لغت کہ اوّل آن ذال معجمہ بود فارسی نیست و ہر لغت کہ حرف
ثانی آن ذال معجمہ بود بغیر از بذلہ و بذیون و پذیرفتن و پذیرہ و گذاشتن و گذارہ
فارسی نباشد (انتہی) بخیال ما ایشان ہم بذیون را فارسی دانستہ اند از ینجاست
کہ از کلیۂ آخر الذکر مستثنیٰ کردہ اند ولیکن کار از تحقیق ما خذ نگرفتہ اند حاصل اینست
کہ این را معرّب دانیم بوجہ تصرف تبدیل ولیکن این تبدیل خبر میدہد از ینکہ فعل عجمیان
نیست بلکہ عربان ایران است ورنہ ضرورت نداشت کہ زای ہوّز را بذال معجمہ
بدل کنند تا آنکہ خیال تعریب دارند غلط باشد کہ عکس آن تفریس است (اردو)
دیبا۔ ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے جسکو بعضون نے بذیون کہا ہے۔ مذکر۔

بذیۃ صاحب مؤید این را بذیل لغات فارسی آوردہ فرماید کہ بمعنی زن بد زبان است
و گوید کہ بفتح اوّل و کسر دوّم بذال منقوطہ و کسرہ و بہ تشدید یا لغت عرب است کہ
فارسیان ہم استعمالش کردہ اند مؤلّف عرض کند کہ نہ چنان باشد بلکہ فارسیان تخفیف
تحتانی و بزیادت ہای ہوّز راندہ و در آخر این را مفرس کردہ اند یا اینکہ بذیۃ را کہ ہوّز

بدتی است بتخفیف استعمال کردند اندرین صورت هم تفریس باشد مشتاق سند استعمال باشیم که محققین فارسی زبان ازین ساکت اند و معاصرین عجم بزبان ندارند ۔

(اردو) بدزبان عورت ۔ مؤنث ۔

موحده به رای مهمله

بر بقول سروری وجهانگیری وبرهان ورشیدی وناصری بالفتح با و را بمعنی سینه و بقول جامع سینه و پستان (قطران تبریزی سه) نگه کن روی آن دلبر چو نقش لعبت بربر ہا دو گلنارش به بین پر بار و دو نارش نگر بر بر ۔ خان آرزو در سراج گوید که این تحریر بمعنی کنار است و فرماید که در اصل بمعنی سینه است وازین مرکب است ... که مرضی است معروف و بمعنی آغوش و کنار مجاز این بهار گوید که کلمهٔ بر بمعنی اسمی و حرفی هر دو آمده وصراحتش در ملحقات آید مؤلف عرض کند که این حرفی است بمعنی علی که بمعنی دوم می آید و فارسیان بمجاز آن را بمعنی سینه استعمال کردند که ... اعظم جسم است وخان آرزو درست گوید که بمعنی سوم این بمعنی آغوش و کنار مجاز ...

(اردو) سینه ۔ مذکر ۔ دیکھو اسپا ۔ صاحب آصفیه نے بر پر لکھا ہے ۔ ... مذکر ۔ سینه ۔ پستان ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یه فارسی لفظ اردو میں ... مستعمل نہیں ہے غالباً آپکا تسامح ہے ۔ یا ہماری معلومات کی کمی ۔

(۲) بر ۔ بالفتح بالقول سروری وجهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری ... نیز گویند (کمال اسمعیل سه) هر که منظور تو شد ... ز شرف ...

ند منظر باد ہ خان آرزو در سراج گوید کہ حرفی است در فارسی بمعنی علی و استعلا چنانکہ گویند ؎ بر بام رفت ؎ یعنی بالای بام مؤلف عرض کند کہ استعمال حرف بر بمعنی فوق و علی مسلم (اردو) اوپر۔ پر (بلندی۔ مؤنث) دیکھو باشجر۔ صاحب آصفیہ نے فرمایا ہے۔ بر۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ اوپر۔ بالا۔ بلند۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا۔ غالباً صاحب آصفیہ کا تسامح ہے۔

(۳) بر۔ بقول جامع بفتح اول بمعنی بلندی (انوری ؎) شرح آن دیگران ہمی ہمہ ہو کہ فرود است در بر از خورشید ؎ (اردو) بلندی مؤنث۔

(۴) بر۔ بقول سروری وجہانگیری و برہان و رشیدی و جامع و سراج بہ فتح بمعنی کنار و آغوش و بغل و بقول ناصری پہلو و کنار و آغوش (انوری ؎) شرف بلطف ہمی پرورد ترا در ملک ؎ ہنر بناز ہمی پرورد ترا در بر ؎ (امیر خسرو ؎) نازک تر است آن بدن از برگ گل بسی ؎ عیشی است گر برہنہ کشد در برش کسی ؎ (حکیم فرخی ؎) نخست روز کہ دریا ترا بدید بدید ؎ کہ پیش فضل تو چون ناقص است و چون ابتر ؎ بمال با تو نتاند شد ار بخواہد جفت ؎ بقدر با تو نیار د زد ار بخواہد بر ؎ مؤلف عرض کند کہ اشارہ این بمعنی اول گذشت و این مجاز معنی اول است و بس (اردو) بر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ بغل۔ آغوش۔ کنار (مومن ؎) یون جلد جاے زات گزرا سے فلک دریغ ؎ بر سے جدا ہو رشک قمر اے فلک دریغ ؎

(۵) بر ۔ بقول سروری وجہانگیری وبرہان ورشیدی وناصری وجامع وسراج بفتح با بمعنی پہنای ہرچیز (انوری ۵) برو بالای قصر جاہ او را ٭ نہ بپاید ببال مرغ او ہام ٭ مؤلف عرض کند کہ بدین معنی لغت سنسکرت است صاحب ساطع ذکر این کردہ جادارد کہ فارسیان استعمال این کردہ باشند وجادارد کہ درین شعر (برو بالا) بمعنی کنار وقد باشد وکنایہ از بلندی وپہنائی کہ از قد بلندی مراد است و از کنار و آغوش بعرض مقصود اند درین صورت این را متعلق بمعنی چہارم کنیم و (برو بالا) را درین شعر استعارہ دانیم وجادارد کہ بر درکلام انوری مرادف بالا باشد واز (برو بالا) بہ تکرار لفظ معنی بلندی گیریم بای حال این لغت فارسی نیست بمعنی پہنا اگر سند واضح تر ازین بدست آید توانیم کہ مفرس گوئیم (اردو) بر ۔ بقول آصفیہ ۔ فارسی ۔ عرض ۔ پہنا ۔ چوڑائی ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین اس فارسی لفظ کا استعمال ان معنون مین نہین سنا ۔ غالبًا صاحب آصفیہ کا تسامح ہے ۔

(۶) بر ۔ بقول سروری وبرہان وناصری وجامع بفتح با بمعنی نفع وفائدہ (سعدی ۵) برنخورد از خود واز عمر خویش ٭ ہرکہ مرا از تو جدا می کند ٭ وفرماید کہ اصل این ہمان ثمر است چنانکہ گویند از عمر خود برخوردار باشد یعنی ثمر زندگانی خورد ۔ دریا دخان آرزو در سراج گوید کہ مجاز است مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی ہشتم باشد (اردو) نفع ۔ بقول آصفیہ ۔ عربی ۔ اسم مذکر ۔ سود ۔ فائدہ ۔ منافع ۔ منفعت ۔ نتیجہ ۔ ثمرہ ۔

(۷) بر - بقول سروری و جهانگیری و برہان و رشیدی و ناصری و جامع بفتح با بمعنی ثمر (انوری سے) آمد نظام شاخش و صد رشید برگ ٭ و ان شاخ و برگ را تو خداوند بار و بر ٭ (فرخی سے) درازتر ز غم مستمند سوخته دل ٭ کشیده تر ز غم دردمند خسته جگر ٭ چو چشم شوخ همه چشمهای او بی آب ٭ چو قول سفله همه کشتهای او بی بر ٭ خان آرزو در سراج گوید که ظاہر این مخفف بار است مؤلف عرض کند که ما اشارهٔ این بر لفظ بار کرده ایم و ہم در انجا عرض کرده ایم که بار فرید علیه بر است و در ینجا ہمین قدر کافیست که مجاز معنی دوم بمعنی چیزی که بالای درخت پیدا می شود آنرا بر گفتند (اردو) دیکھو بار کے دسوین معنی۔ صاحب آصفیه نے بر کو بھی ان معنون مین بیان کیا ہے اور فرمایا ہے که فارسی۔ اسم مذکر۔ پھل۔ بار درخت۔

(۸) بر - بقول سروری و جامع بفتح با بمعنی برنده (انوری سے) شمس اسلام فلک مرتبه برہان الدین ٭ آنکه مولاش بود شمس و فلک فرمان بر ٭ مؤلف عرض کند که بی خبری زبان دانان از قواعد فارسی بر آنکه امی زبان است که این بر بمعنی فاعلی دانند و نمی دانند که بعد از ترکیب با اسمی این معنی پیدا می شود و بر قواعد اسم فاعل ترکیبی غور نفرمودند (اردو) لیجانے والا۔

(۹) بر - بقول سروری و برہان و جامع بفتح با بمعنی ببر (انوری سے) بر سمرقند اگر بگذری ای باد سحر ٭ نامه اهل خراسان ببر خاقان بر ٭ مؤلف عرض کند که چرا نمی فرمایند که امر حاضر مصدر بردن است که بجای خودش می آید (اردو) لیجا۔

(۱۰) بر ۔ بقول سروری بفتح بالمعنی استقلال مؤلف عرض کند کہ نظر بہ اعتبار
محقق زبان دان این را اسم جامد فارسی زبان گوئیم کہ سکوت صاحبان ناصری
و جامع کہ ہم از اہل زبانند تعجب خیز است (اردو) استقلال ۔ دیکھو استقامت ۔

(۱۱) بر ۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و جامع و سراج بفتح اول بمعنی یاد و حفظ [illegible]
؎ پس گشتہ صد ہزار زبان آفتاب وار ۔ تا نسخہ ثنا سک [illegible]
جہانگیری فرماید کہ این را (از بر) ہم گویند صاحب رشیدی گوید کہ بدین معنی از بر [illegible]
نہ بر اما بیر بہ تحتانی دوم و دیہیم بہ تحتانی دوم بمعنی حفظ یاد آمدہ ۔ خان آرزو در
سراج گوید کہ این ماخوذ است از معنی اول چرا کہ از بر کردن بمعنی یاد کردن [illegible]
تعلق دارد یعنی چیزی را ملوک سینہ گردانیدن چنانکہ گویند کہ ؎ علم در سینہ باشد نہ
در سفینہ ؎ مؤلف عرض کند کہ محقق زبان دان یعنی صاحب سروری از سند [illegible]
کہ پیش کردہ بر بمعنی حفظ ثابت نمی شود و از مصدر (بر کردن) کہ می آید [illegible]
این معنی می شود و بر اعتبارش ہمین قدر توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد
مجاز معنی اول یعنی چیزی کہ در سینہ باشد و اشارہ این بہ از بر ہم [illegible]
کہ می آید مزید علیہ این دانیم چنانکہ لت و لیت و [illegible] کہ موحدہ [illegible]
شود چنانکہ آب و آو (اردو) دیکھو از بر ۔ صاحب آصفیہ نے بر [illegible]
فارسی ۔ اسم مذکر ۔ یاد ۔ حافظہ ۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ آپ نے غالباً تسامح
فرمایا ہے اردو میں یہ فارسی لفظ ان معنون میں مستعمل نہیں ہے ۔

(۱۴۱) بر۔ بقول سروری و برہان و جامع بالفتح بمعنی تن و بدن (خاقانی سہ) زخسار عید رانگر از برقع زرش ٭ کز دست شاہ جامۂ عیدیست دربرش ٭ (انوری سہ) تو بادی کہ جز با تو نیکو نیاید ٭ قبای بقا در برِ آفرینش ٭ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی چہارم است دیگر ہیچ (اردو) دیکھو بدن۔ صاحب آصفیہ نے بر پر لکھا ہے۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ تن۔ بدن۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ یہ فارسی لفظ اردو مین سنا نہین گیا۔

(۱۴۲) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی بیرون (حکیم سنائی سہ) دیریست تا سپیدۂ محشر ہمی دمید ٭ ای زندہ زادگان سر ازین خاک برکنید ٭ مؤلف عرض کند کہ در مصدر مرکب (برکردن) بر بمعنی دوم اوست بمعنی بالاکردن و بلند کردن وازسند حکیم سنائی ہمین معنی پیدا می شود پس پوشیدہ این مصدر بر را بمعنی بیرون گرفتن زائد از ضرورت است محقق زباندان از نزاکت کار گرفت اگرچہ باعتبار این معنی راتسلیم توانیم کرد و بر را بدین معنی اسم جامد فارسی زبان توانیم گفت لیکن حقیقت ہمین قدر است کہ ذکرش بالاگذشت (اردو) بر۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ اسم مذکر۔ باہر۔ بیرون۔ مؤلف عرض کرتا ہے کہ ہم نے اردو مین بر بمعنی بیرون کسی اہل زبان سے نہین سنا۔ صاحب آصفیہ نے غالباً تسامح فرمایا ہے۔

(۱۴۳) بر۔ بقول سروری و جہانگیری و برہان و ناصری و جامع و سراج بفتح اول بمعنی زن جوان صاحب رشیدی بذکر این گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند

باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری وناصری وجامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان گیریم ومشتاق سند استعمال باشیم (اردو) جوان عورت۔ مؤنث۔

(۱۵) بر۔ بقول سروری وجہانگیری وبرہان وناصری وجامع وسراج بالفتح بمعنی طرف وجانب چنانکہ گویند ؏ از راہ یک بر شو؛ یعنی یک طرف شو۔ صاحب رشیدی ہم ذکر این گوید کہ درین تامل است مؤلف عرض کند کہ نظر باعتبار محققین بالاسیما صاحبان سروری وناصری وجامع کہ از اہل زبانند اسم جامد فارسی زبان دانیم ومجاز معنی چہارم (اردو) طرف۔ دیکھو بانکے سترھوین معنے۔

(۱۶) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی نزدیک۔ سند این بر معنی نہم گذشت۔ خان آرزو در سراج ذکر این کردہ گوید کہ چنانکہ ؏ بر من چنین است؛ یعنی پیش من و فرماید کہ این نیز متعلق از معنی اوّل است یعنی سینہ (انوری ؎) بر در تنگ رکاب تو بہ تنگ زمین؛ بر شتاب عنان تو بی شتاب صبا؛ (ولہ ؎) تو آن کہ سایۂ عدلت چنان بہم پیوستہ شدہ؛ کہ رخنہ کردن آن مشکل است بر خورشید؛ مؤلف عرض کند کہ مجاز معنی دوم دانیم یا اسم جامد بدین معنی (اردو) پاس۔ بقول آصفیہ۔ ہندی۔ نزدیک۔ قریب۔ نیوتیام

(۱۷) بر۔ بقول سروری بالفتح بمعنی مہربان حیف است کہ سند استعمال پیش نشد از معاصرین عجم نہ شنیدیم ودر کلام قدما ندیدیم باعتبار محقق صاحب زبان توانیم گفت کہ اسم جامد فارسی زبان باشد۔ سکوت صاحبان ناصری وجامع تعجب خیز است (اردو) مہربان۔ بقول آصفیہ۔ فارسی۔ محبت کرنے والا۔ شفیق۔ رفیق۔ محب۔

(۱۸) بر - بقول جهانگیری و برهان و رشیدی و ناصری و جامع و سراج مخفف برگ -
(کمال اسمعیل ــه) هر که چون نرگس صاحب نظر است از سر ذوق * چون گل از
آرزوی دیدن او صد بر شد * مؤلف عرض کند که موافق قیاس است و جا دارد
که مجازاً بمعنی ششم گیریم که اصلش معنی دوم است که برگ هم همچون ثمر بالای درخت
است چنانکه فارسیان آنرا اسم بمعنی برگ و گل و ثمر گرفته اند (اردو) برگ بقول
آصفیه - فارسی - اسم مذکر - پتّا - پات - ورق -

(۱۹) بر - بقول جهانگیری و برهان و جامع و سراج بمعنی در خانه و سرا است - صاحب
رشیدی ذکر این گوید که درین تأمل است و صاحب ناصری گوید که برهان ندارد
مؤلف عرض کند که نظر بر اعتماد محققین بالا که بعض شان از اهل زبانند اسم جامد
فارسی زبان دانیم و مشتاق سند استعمال باشیم (اردو) دروازہ - بقول آصفیه
- فارسی - اسم مذکر - مدخل - پھاٹک - در - باب -

(۲۰) بر - بقول برهان و جامع بمعنی زمین خشک بی آب و علف و بیابان - صاحب
ناصری گوید که بر به تشدید رای مهمله مقابل بحر لغت عرب است و جمع آن براری
و بتخفیف هم آمده - مؤلف عرض کند که غرض باشد که فارسیان لغت مشدد را به
تخفیف خوانده اند (اردو) خشک زمین - مؤنث - جنگل - مذکر - صاحب آصفیه
نے بر کو تشدید کے ساتھ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ عربی - اسم مذکر - خشک زمین
جنگل - بیابان - خشکی - مؤلف عرض کرتا ہے کہ غالباً آپ سے تسامح ہوا ہے اس لئے

کہ اردو مین مغرّس کا استعمال ہے تخفیف کے ساتھ اور مشدّد کا استعمال نہین ہے

(۲۱) بر - بقول برہان - نام درختی در ہند - صاحب تحقیق الاصطلاحات گوید کہ در ہندوستان می روید و از شاخہای آن بیخ برآمدہ نزول می کند و رفتہ رفتہ بزمین رسیدہ فرو می رود و از ان بیخ شاخ دیگر بہم می رسد و برای تقویت شاخ بمنزلہ ستون می شود (آزاد بلگرامی ؎) چو ریشۂ بر بزیر بہم راہ واماندہ ام ز فرود [illegible] او در ترقی معکوس ام (مرشد قلیخان مخمور ؎) چو درختی کہ ز بر شاخ دہد ریشہ بخاک ام در سجود تو ز ہر عضو زمین گیر شدم ام مؤلف عرض کند کہ بَڑ بموحدہ و رای ہندی بقول ساطع لغت سنسکرت است بفتح اول بمعنی درختی معروف کہ شیر آن را در دوا بکار برند و چون فارسیان این قسم لغات را در فارسی استعمال کنند رای ہندی را بہ رای مہملہ بدل کنند صاحب محیط بر (بڑ - بہ رای ہندی) گوید کہ آن را در ملک مالوہ برگد گویند و بعربی ذات الذوائب و بفارسی درخت ریشا و بہندی بَر و باسر و در سنسکرت مرّی و آن درختی است ہندی - بسیار کلان - گرم و تر و نزد بعضی سرد در اوّل و دوم و خشک در آخر آن شیر او سرد و خشک [illegible] گران و حابس شکم و دافع فساد باد و بلغم و صفرا و نافع دامیل و بثور و تپ را حرارت و تشنگی و بیہوشی و زخمہا و ریشہا را نافع و منافع بسیار دارد الخ -

(اردو) بڑ - بقول آصفیہ - ہندی - اسم مذکر - برگد - ایک قسم کا [illegible] کی مانند بڑے سایہ اور پھیلاو کا درخت ہے جسمین داڑہی کی طرح نیچے جٹین [illegible]

(۲۲) بر۔ بقول برہان پرندہ را گویند مؤلف عرض کند کہ محققین زباندان ازین معنی ساکت اگر سند استعمال پیش شود توانیم عرض کرد کہ مجاز معنی دوم باشد وبس کہ پرندہ راکہ بالاتر می باشد۔ بر گفتہ باشند حیف است کہ صراحت فرید انگور از پرندہ مذکور وطرز بیانش تخصیص را ظاہر می کند (اردو) ایک خاص پرندہ کو فارسیون نے بر کہا ہے۔ مذکر۔

(۲۳) بر۔ بقول بہار بمعنی درد بالعکس وبحوالہ مرزا جلالای طباطبا نوشتہ کہ در ودرد بر وبردار واستعمال بدل یکدیگر می آیند (صائب ؎) نیست امروز از جنون این شور وغوغا بر سرم ؛ در حریم غنچہ پیچون لالہ سودا بر سرم ؛ (میر رضی ارتیمانی ؎) سر ببالین چون نہد آن راکہ دردی در دل است ؛ خواب شیرین چون کند آن راکہ شوری بر سر است ؛ (سعدی ؎) ساقی سنگدل مرا چند بہانہ میدہی ؛ بادہ ناب برکفت شور شراب بر سرم ؛ مؤلف عرض کند کہ درست می گوید ہمین است محاورہ (اردو) مین دیکھو اندر۔

(۲۴) بر۔ بالکسر بقول انند در فارسی زبان بمعنی یک کہ عدد اوّل است مؤلف عرض کند کہ صاحب غیاث این را لغت ترکی گوید وصاحب کنز کہ محقق لغات ترکی است تصدیق این می کند۔ نمی دانیم کہ صاحب انند چطور این را لغت فارسی گفت (اردو) ایک۔ عدد واحد۔ مذکر۔

(۲۵) بر۔ بالفتح بقول انند مثل بای موحدہ برای الصاق آید چنانکہ (دوش بردوش

(و زمین بر زمین) (خواجہ نظامی ؎) غلامان گل چہرہ و دلربای ٭ کمر بر کمر گرد تختش بپای ٭ زمین بر زمین تا باقصای روم ٭ بجوشید دریا بلرزید بوم ٭ و فرماید کہ اگر محمول بر معنی علی باشد پس زمین عبارت از اطباق آن خواہد بود چنانکہ درین بیت شیخ شیراز (؎) آنکہ چون پستہ دیدمش ہمہ مغز ٭ پوست بر پوست بود ہمچو پیاز ٭ و ہمچنین (؎) بر تست پاس خاطر بیچارگان و شکر ٭ بر ما و بر خدای جہان آفرین جزا ٭ و گوید کہ چون بر معروض بمقدمہ چیزی اخذ یا ترک کردہ بشود می گویند کہ ’’بر فلان چیز گرفت یا ترک کرد‘‘ مثلاً صاحبی نوکری را دشنام داد پس دران حال می توان گفت کہ ’’فلانی نوکری گذاشت بر دشنام‘‘ و درینصورت مدخول لفظ بر سبب ما تقدم باشد و ہم او گوید کہ ازین قبیل است درین بیت خواجہ نظامی (؎) جہان آن کسی راست کو دہر دہ ٭ پی مرد نگذاشت بر ہیچ مرد ٭ ای بر مرد ضعیف و زبون مؤلّف عرض کند کہ در ہمہ اسناد بالا بر بمعنی علی باشد و معنی الصاق اصلا نباشد و این ہمہ اسناد متعلق بمعنی دوم است کہ گذشت (اردو) دیکھو دوسرے معنے۔

(۲۶) بر ۔ بالفتح بقول بہار بمعنی الی چنانکہ نظامی گوید (؎) سکندر بتاریکی آرد شتاب ٭ رہ روشنی خضر یابد بر آب ٭ مؤلّف عرض کند کہ درین شعر ہم بر بمعنی علی است نہ الی فتأمل (اردو) دیکھو بر کے دوسرے معنے۔

(۲۷) بر ۔ بقول ناصری زائد در اشعار متقدمین بسیار است چنانکہ (ع) از تری و تازگی ٭ از برگ گل و تازہ بہ بر ٭ و فرماید کہ تقدّم بای ابجد بر این ردیف ٭ ...

خان آرزو در سراج ذکر این کردہ مؤلف عرض کند کہ بدون تقدم موحدہ ہم زیادت
بر را در کلام فارسیان یافتہ ایم و در بعض مصادر ہم کہ در محاورۂ فارسیان مستعمل است
چنانکہ انگیختن و برانگیختن و آہیختن و برآہیختن وغیر ذلک (اردو) بر۔ فارسی میں
زائد بھی آتا ہے۔

(۳۸) بر۔ بالفتح بمعنی روشن کہ مصدر (برکردن) بمعنی روشن کردن از ہمین معنی متعلق
است کہ می آید خان آرزو بذیل ذکر این مصدر کردہ گوید کہ ظاہر در (برکردن) بمعنی
روشن کردن متعلق بمعنی دوم ... ست مؤلف عرض کند کہ درست گوید (اردو) روشن
دیکھو برخیدہ۔

بر آب آمدن ... مصدر ... بقول ... جہانگیری (در ضمیمہ) و بقول ... برہان
و رشیدی ... و جامع و مؤید و ... (۱) کنایہ
از ... شدن از ... چو فوج
ہندوان ... بیشتر یافت ... (۲) ... آتش
... یافت ... بر آب ... آتش
انگیز ... آرد و سیل آتش ... مؤلف
عرض کند کہ چیزی کہ ... بر آب ... ظاہر شود
و از ہمین معنی حقیقی این ... قرار یافت

و ... مشہور ... ... (اثر ...) ... شد
... ببین در خاک ہندستان مرا با نظم و نثر
ببین کہ بر آب خراسان آمدہ است (اردو)
(۱) ... بہ ... (۲) مشہور ہونا۔

(الف) بر آب افگند چون نیش سپر مستلزم
... مؤید بذکر این گوید کہ (۱) اسی ... زمین
سپر بر آب افگند اور العجز از وعاجز شود و منہزم
گردد کذا فی ... صاحب ہفت فرماید کہ (چون
نیش سپر) معلوم یعنی از و عاجز شود و منہزم

گرددو نیز (۲) بمعنی مستعد شدن - مؤلف
عرض کند که تسامح هردو که این را بصورت
مصدر قائم نکردند یعنی - - - - - -
(ب) بر آب افگندن سپر است بمعنی عاجز
و منهزم شدن و درین مصدر تخصیص آب
هم نباشد بلکه (بر زمین افگندن سپر) هم همین
معنی دارد و مجرد (سپر افگندن) هم مرادفش
حیف است که مصرع ثانی (الف) را ذکر نکرد
تا بیان میکردیم که مقصود شاعر چه بود - فاضل
متبحر یعنی صاحب مؤید الفضلا برای تائید فضلا
مصرع کامل را اصطلاحاً قائم داشت و
دریافت حقیقت را بر فضلا گذاشت و این
حسن فضیلت اوست و نمی توانیم گفت که
از استعمال شاعر مصدر اصطلاحی را اخذ
کردن نتوانست یا مشکل دانست و معنی
دوم پیدا کرده صاحب هفت غلط است
که الفاظ اصطلاح و معنی حقیقیش اجازت آن

نمی دهد و معنی مصدری از مضارع پیدا می کند
و محققین فارسی زبان از هردو معنی ساکت
معاصرین عجم هم بر زبان ندارند (اردو)
(الف) (۱) عاجز ہوتا ہے - ہارتا ہے - (۲) مستعد
ہونا (ب) سپر پھینکنا - سپر ڈالنا لقبول آصفیہ
ہتھیار ڈالنا خوف سے یا ہار مان کے - دبنا
پھینکدینا - عاجز ہونا - مغلوب ہونا - شکست کھانا
بر آب بردن بنا مصادر اصطلاحی -
بر آب بردن بنیاد بہار و نقل مجارش
اند هردو این هردو مصادر را (بر آب بردن
بنا و بنیاد) نوشته اند و سندی از برای ...
پیش نکردند ما حقیقت آن بجائیش عرض کرده ایم
و نسبت این عرض کنیم که این ... ازف
آن باشد ولیکن استعمال این با کلمه بر از
نظر ما نگذشت - طالب سند باشیم و محققین ...
این را ترک کرده اند (اردو) ...
رساندن بنا -

برآب بستن | اصطلاح۔ بقول انند سیراب کردن (ملغراف) زبان برگ پان
تا در دہان غنچہ اش دیدم ؎ برآب گر بستم
گلبن آشفتہ حالی را ؎ صاحب بحر عجم نوارستہ
(برآب بستن چیزی) را بمعنی سیراب کردن آن آوردہ مؤلف عرض کند کہ (آب بچیزی بستن) بمعنی سیراب کردن آن بجای خود گذشت پس جا دارد کہ کلمۂ بر را درین اصطلاح زائد گیریم چنانکہ بمعنی بست و ہفتمش مذکور شد یا اینکہ (برآب بستن چیزی) بمعنی وابستہ آب کردنش باشد حاصل کنایہ ایست و موافق قیاس (اردو) سیراب کرنا۔ (دیکھو آب بچیزی بستن)

برآب بگوی | مقولہ۔ بقول سرور ملحق ایستن
[illegible] بی ہر دی زود جواب بدہ
مؤلف عرض کند کہ (برآب گفتن) اصطلاحی است کہ بہمین معنی می آید۔ ضرورت نداشت کہ این را مقولہ گیر دانیم کہ امر حاضر ہمان مصدر است (اردو) دیکھو برآب گفتن یہ اُس کا امر حاضر ہے۔

برآب دیگر رفتن | مصدر اصطلاحی بقول بہار مرادف (بران آب نبودن) و (برآب فلان چیز آمدن) مؤلف عرض کند کہ ما در نسخۂ اول الطبع بہار این را نیافتیم و در مطبوعہ نولکشور سندی پیش نشد پس تا آنکہ سند استعمال پیش نشود اعتبار را نشاید و اگر از معنی لفظی کار گیریم حرجی نباشد کہ بر طریق دیگر رفتن است و پیروی کسی کردن است کہ (برآب فلان) بمعنی بطریق فلان می آید (اردو) غیر کی پیروی کرنا۔

برآب زدن | مصدر اصطلاحی بقول بہار در آب فرو بردن و گوید کہ اطلاق زدن بر چیزی بمعنی خویشتن را رسانیدن بآنچیز بسیار آمدہ درین صورت تیر بمعنی

الی وزدن بمعنی رسانیدن باشد یعنی خویشتن
را بآب رسانیدن یعنی بآب رسانیدن عبارت
از اختیار کردن رندی و مستی بود (حسین
بیگ خروشی - رباعی سه) یکچند به زهد چو
احباب زدیم ٭ آخر لقبی بگنج نایاب زدیم
یکبارہ به تسبیح و ردا برخیز دہ بر دیم به یکجا
و برآب زدیم ٭ مؤلف عرض کند کہ در
نسخۂ قدیم بہار (۱) بمعنی غرق کردن است
و بسند همین رباعی نوشته کہ ای غرابا
شدیم و رندی و مستی اختیار کردیم و گوید
که می تواند که درینجا بمعنی (۲) در آب انداختن
و غرق کردن گیریم درین صورت مفعول
به تسبیح و ردا خواہد بود و علی التقدیرین مفعول
فیه آب است (انتهی) پس بخیال ما عبارت
اول الذکر ضعیف و تصرف مصححین مطبع
باشد باقی حالی (الف) بمعنی دوم تحقیق است
و معنی اول هم داخل آن است و (ب)
در شراب زدن که آب بمعنی شراب بجای خود
گذشت و سند خروشی برای (ب) باشد
بمعنی حقیقی دیگ هیچ محقق مباد که چون خود را
مفعول این گردانیم از معنی (ب) کنایه توان
یعنی (ج) مبتلای می خوارگی کردن خود را
و خرابانی شدن - و بر درینجا بمعنی فی باشد
چنانکه بر معنی بست و سوم گذشت بمعنی
آلی (اردو) (الف) پانی مین ڈالنا گرانا
غرق کرنا (ب) شراب مین ڈوبنا - (ج) اپنے
آپ کو شرابخوار بنانا -

بر آب فلان | اصطلاح - بقول بحر و
برہان از ملحقات بمعنی بطریق فلان و
بروش فلان و بقول صاحب مؤید برشکل
فلان ٭ مؤلف عرض کند که آب بمعنی طریق
و روش گذشت (اردو) کسی کی
روش پر کسی کی پیروی مین -

بر آب غلان تیز آمدن | مصدر اصطلاحی

بقول صاحب بہار ونیز برآب دیگر شدن بمعنی آنکہ ... گذشت

کہ آب دریجا بمعنی رونق است کہ بمعنی دوش

گذشت و این بمعنی رونق آن چیز داشتن

است یعنی مساوات آن چیز داشتن در تازگی

و رونق (امیر خسرو ؒ) برآب رخت یک

گل سیراب نیاید ہا آنچہ ز بست آید زمی تا

نیاید ہا (اردو) خوبی اور رونق اور

تازگی میں کسی چیز کے ... ہی ہونا۔

برآب گفتن | مصدر اصطلاحی بقول برہان

و بحر و جامع و مؤید و ہفت بمعنی فی الحال

و زود گفتن و زود جواب دادن مؤلف

عرض کند کہ این کنایہ باشد کہ (برآب آمدن)

بمعنی ظاہر و فاش شدن گذشت و مقصود

از (برآب) ظاہر و فاش است از ہمین

اصطلاح این مصدر ... معنی قرار یافتہ

مثال اصطلاحی نظم ... ندارد (اردو)

فوراً کہنا جلد کہنا ... جواب دینا۔

دانشنامہ برآب نقش زدن | مصدر اصطلاحی

برآب نوشتن | بہار (ب)

را ذکر کردہ گوید کہ انوری استعمال نمودہ

کردہ (ؒ) ہر چہ مفتی رایت قلم بدست

گرفت ہا قضا برآب نویسد جواب فتوی را

و میر ابوالحسن فراہانی علیہ الرحمہ در شرح

این نوشتہ کہ یعنی مفتی رای توبہ ... کہ

قلم بدست گیرد خواہ بقصد نقض ... خواہ

بارادہ فتوی نہی و اگر چہ نہ نوشتہ ... قضا

جواب آن فتوی و رد آن را برآب می نویسد

یعنی جواب آن و رد آن صورت نمی بندد

پس بہار گوید کہ چون صاحب ... قضا

(برآب) را بمعنی در حال آوردہ ... گفتن است

کہ (برآب نویسد) را بمعنی در حال نویسد

... گیریم تا محصل معنی آن شود کہ ہر چہ قضا

... رای ثبت و ترادو مصالح دینی و جواب

سوال اہل عالم بہ جا طرح ... ہمین کہ قضا

یافت که اقتضای رای توجیه و توجیه فتوی
خواهی داد پیش از آنکه بعمل آری بنا بر
نهایت موافقت و متابعت که سنت هجو
دارد موافق ما فی الضمیر تو فتوی میدهد
و فی الحال می نویسد (انتهی) صاحب شیدی
بذیل (بر یخ نوشتن) گوید که بیهوده و ضایع
کردن کاری و همچنین (برآب نوشتن) مؤلف
عرض کند که (الف) و (ب) هر دو کنایه است
از محو کردن که هرچه برآب نقش کنند
خودبخود محو شود و باقی نماند مقصود انوری
در شعر بالا همین است که مفتی رایت
هرچه فتوی دهد قضا آن را قبول کند و
جواب یعنی رد آن را محو می نماید مقصود
شارح اول الذکر همین است ولیکن به
مطابقت معنی اصطلاحی ادا نشد و بهار
معنی را که بیان کرده است دور از لفظ و
معنی حالا عرض می شود که نسبت (الف)

که صائب استعمالش کرده (ص) چه خوش
چندانکه زند نقش حوادث برآب هم می شود
جوهر آئینهٔ آگاهی ما مقصود صائب اینست
که هرچند که چرخ نقش حوادث را می خواهد
که محو کند مگر بر آئینهٔ آگاهی ما ظاهر می شود
همچو جوهرش و محو نمی شود و ما ازو آگهیم
(اردو) (الف و ب) محو کرنا. مٹانا. نقش
برآب کرنا. صاحب آصفیہ نے (نقش برآب
ہونا) کا ذکر کیا ہے جو اسی کا لازم ہے
یعنی بے ثبات ہونا. فانی ہونا. جلد مٹ جانا

برآب نهادن مصدر اصطلاحی بقول
بهار کنایه از بی ثبات و ناپایدار کردن
و آفریدن چیزی را (شیخ شیراز ره) جهان
برآب نهاده است و زندگی بر باد. غلام همت
آنم که دل بر او ننهاد. صاحب بحر آفریدن
[illegible] ترک کرد. مؤلف عرض کند که (برآب
نهادن چیزی) کنایه از غرق کردن است [illegible]

از ... است که ... بی ثباتی ... پیدا شده تقریر نموده اند تحقیق ...
آفریدن را خبر دهنی خیال کلیم صاحب بحر است آب و آتش زدن کسی را پیداست معنی دو
چیز که آن را تیک کرد (اردو) بے ثبات کمال تکلیف و تعب و شکستن اور امحققین بالا
ور نا پیدا کرنا اور نا پید اپیدا کرنا ۔ ہمین معنی را لازم کرده اند و اسناد شان بخلاف

برآب و آتش زدن مصدر اصطلاحی آنست رمعنی دوم بیان کرده بہار از یک
اقبال وارسته و بجا داده کمال تکلیف و تعب ہم حاصل می شود اعتبار را نشاید (اردو)
بودن (صائب ع) عبث آن جنگجو برآب در کمال تکلیف و تعب مین مبتلا کرنا دوم معنی
و آتش می زند خود را بہر ات خط چو حکم اسمائی بی فائده کرنا ۔
بر معنی کرده بہار این را با استناد شد بالا **بر آتش افتادن چیزی** استعمال بمعنی بر خیزد
بمعنی (۲) معنی بی فائده کردن آورده معنی آن چیز در آتش است ... معنی حقیقی باشد
اول را ہم ذکر و اسناد دیگر را ہم پیش کرده ۔ (ظہوری ع) دل ... بر آتش افتاده
(صائب ع) اینکه گاہی می زدم برآب و گر جهان بوی آن کباب گرفت ۔ مؤلف
آتش خویش را بہر روشنی کار مردم بود مقصود عرض کند که کلمه بر ... بمعنی در باشد ۔
چو شمع ۔ (عبد اللطیف خان تنہا ع) کفگیر (اردو) آگ مین جلنا ۔ میر نے اس کا ذکر
بلندی وا دم ز خود ہمہ ان ۔ می زنم برآب فرمایا ہے کہ (بیت ع) تپ الفت کی حرارت
و آتش خویش را شبها چو شمع ۔ مؤلف عرض نہین سکو اے کیف ۔ ایک تو آگ مین سب
کند که محققین بالا در تعریف معنی اول خود خلق خدا بحق ہے ۔

بر آتش نشاندن مصدر اصطلاحی۔
بقول بہار و انند (۱) کنایہ از مضطرب و
بیقرار گردانیدن کسی را (صائب ع)
ز شوق بیستون آئینہ را بر سنگ زد شیرین
؎ خوشا کاری کہ بر آتش نشاند کار فرما را
؎ مؤلف عرض کند کہ متعدی (آتش زیر پا
داشتن و آتش زیر پا بودن) کہ بجایش گذشت
و (۲) بمعنی حقیقی یعنی سوختن کسی را و بر آتش
(اردو) آتش پہ یا آگ پر بٹھانا۔ بقول امیر
(۱) بیقرار کرنا (۲) جلانا (آتش ع) بہانے
کو نچی حمام میں ہمرہ رقیبوں کے ؎ بٹھاؤ گیا
ہمیں رشک آتش سوزان گلخن پہ ہم ہوں
(رباعی) (۱) شوخی تھی یہ بس میرے ستانے کے
لئے ؎ گرمی تھی یہ آگ پر بٹھانے کے لئے ؎ دشمن
بیگناہ مہر و مہری کے سبب ؎ تم آگ ہوئے
میرے جلانے کے لئے ؎

بر آتش نہادن مصدر اصطلاحی
بقول بحر (۱) بیقرار گردانیدن مؤلف
عرض کند کہ مرادف مصدر گذشتہ و (۲) بمعنی
حقیقیش یعنی سوختن (انوری ع) ہزار
جان لب لعلش نہادہ بر آتش ؎ ہزار دل
سر زلفش کشیدہ در زنجیر ؎ (اردو) دیکھو
بر آتش نشاندن۔

بر آر اصطلاح۔ بقول انند بحوالہ فرہنگ
فرنگ بالفتح و الف ممدودہ بمعنی صلح و آشتی
مؤلف عرض کند کہ اگر سند استعمال پیدا
شود تو انیم عرض کرد کہ حاصل بالمصدر
بر آوردن را کہ می آید بسبیل مجاز بدین
معنی استعمال کردہ اند کہ در معنی مصدر
مذکور از ہم جدا کردن و صد و دنمودن
داخل است (اردو) صلح۔ بقول آصفیہ
عربی۔ اسم مؤنث۔ آشتی۔ میل۔ ملاپ۔ محبت
مصالحہ (مثل ع) صلح کی ٹھیرنے تجویز نہ
ہو چکی ؎ ہو چکی صاحب محبت زبان بند چکی

(الف) بر آرانندہ — اصطلاح بقول شمس

(ب) بر آرندہ — ہر دو بالفتح زیبندہ
وخوش آرایندہ و آراستہ مؤلف عرض کند
کہ (الف) غلط محض است و مجرد قولش
اعتبار را نشاید و (ب) اسم فاعل (برآوردن)
آمد می آید (اردو) دیکھو برآوردن۔

(الف) بر آسائیدن — استعمال (الف)

(ب) بر آسودن — مرادف ہمان آسائیدن
کہ در مصدرہ گذشت و (ب) بقول انند بحوالہ
فرہنگ فرنگ آرام یافتن و آرام دادن
مؤلف عرض کند کہ آسودن ہم در مصدرہ
گذشت جز این نیست کہ در محاورہ کلمۂ بر
بہ ہر دو مصادر مذکور زیادہ شد و تخصیص
یک و در (ب) قابل نظر کہ آسودن ہر دو معانی
متعدد و شامل (تلمیحی الف سے) برآسائید
تنک از سعدی شیرازی چو گر نبی خاقان آرامد
تجشند چو (خاقانی الف سے) بگیرند بآورد

کہ از بندگی برون آییم چو نمی با تو فرو گوییم
دمی با تو برآساییم چو (اردو) (الف) دیکھو
آسائیدن (ب) دیکھو آسودن۔

(الف) بر آشفت — (الف) بقول سروری

(ب) بر آشفتن — بہم زدہ و پریشان
و سراسیمہ و آن شدہ و تنہا شنوی شد مؤلف عرض
کند کہ (الف) ماضی مطلق (ب) باشد و (ب)
بقول سوارد بخشم آمدن (سعدی سے) شہنشہ
برآشفت کای ننگ دزد چو بہ تعقل ببیند بیش
و حجت مگیر چو پراگندہ دل شد از این گفتگوی
چو برآشفت و گفت ای پراگندہ گوی چو
مخفی مباد کہ آشفتن مصدریست کہ چہار
معنیش در مصدرہ گذشت و اشارہ ہایت
ہمہ در آنجا کردہ ایم انحصار صاحب سروری
در بیخ ہر دو معنی و قناعت صاحب سوارد
بر یک معنی قابل نظر است قیاس می خواہد
کہ بہ ہمہ معانی (آشفتن) شامل باشد

(اردو) (الف) (ب) کا ماضی مطلق (ب) دیکھو آشفتن ۔

برآغالیدن استعمال بقول موارد برانگیختن و تحریص کردن کسی را مؤلف عرض کند کہ آغالیدن بہر پنج معانیش در محدودہ گذشت و تخصیص این با معنی بالا تقاضای سندی کند (اردو) برانگیختہ کرنا ۔

برآفتاب افگندن مصدر اصطلاحی بقول بحر و بہار و انند خشک گردانیدن چیزی را بآفتاب (غیاثای حلوائی ؎) نی زخیرانی بر و چشم برآب افگندہ ام ۔ پردۂ چشم تر برآفتاب افگندہ ام ۔ مؤلف عرض کند کہ تر درینجا بمعنی بست و سوش کہ گذشت (اردو) دھوپ دینا ۔ یا دھوپ دکھانا ۔ بقول آصفیہ ۔ دھوپ مین سکھانا خشک کرنا ۔ دھوپ مین سکھنا ۔ دھوپ لگانا مؤلف عرض کرتا ہے کہ دکن کی بول چال مین (دھوپ مین ڈالنا)

برآگندن شور مصدر اصطلاحی بمعنی ملاحت پیدا کردن در چیزی و تر درینجا بمعنی ذراعت (ظہوری ؎) از حرف شکری بر داستان شوری برآگندہ ام ۔ پا نمک در چشم خواب اشناشتم افشاندہ ام (اردو) ملاحت پیدا کرنا ۔ نمکینی پیدا کرنا ۔ خوبصورتی پیدا کرنا ۔

برآمد استعمال بقول صاحب فرہنگ فدائی خرج و خروج مؤلف عرض کند کہ حاصل بالمصدر (برآمدن) اگر می آید شاید بہر معانیش (اردو) برآمد حاصل بالمصدر ہے برآمدن کا اور اسکے کل معنون پر شامل اور بقول آصفیہ فارسی ۔ اسم مؤنث نکاسی ۔ خرچ ۔ آمدنی ۔ وہ زمین جو دریا کے پیچھے ہٹنے سے نکلے ۔

برآمد سہم اتوت شمس باخشتہ ۔ شمس باخشیب

مؤلف عرض کند که (بهم برآمدن) بمعنی
خشمگین شدن و در غضب آمدن می آید
پس این بهم ماضی مطلق آن مصدر مرکب
باشد (اردو) خفتے ہوا ۔ دیکھو بہم برآمدن
جس کا یہ ماضی مطلق ہے ۔

برآمدجای | اصطلاح ۔ بقول ناصری به
آمد بمعنی مصدر است که جای صدور و
بیرون آمدن باشد و آن را برآمدگاه نیز
گفته اند مؤلف عرض کند که قلب اضافت
(جای برآمد) است و برآمد حاصل بالمصدر
برآمدن دیگر هیچ (اردو) برآمد ہونے کی
جگہ ۔ نکلنے کی جگہ ۔ برآمدگاہ ۔

برآمدگی | استعمال ۔ بقول صاحب مینا
بحواله سفرنامه ناصرالدین شاه قاجار (۱)
گدیوه که از پایین آن چشمه برآمده باشد
(۲) بقول جامع که بلندی (برآمدن) آورده
بمعنی بلندی مؤلف عرض کند که بمعنی
حقیقی حاصل بالمصدر (برآمدن) است
که می آید و معنی بیان کرده صاحب مینا
بر سبیل مجاز غیر از اصطلاحی نیست ولیکن
معاصرین عجم بدین زبان ندانند (اردو)
(۱) وہ ٹیلہ جس کے نیچے سے چشمہ جاری ہو
مذکر (۲) بلندی مؤنث ۔

برآمدن | بقول بحر (۱) تعظیم کردن و فرمانی
که کامل التصریف است و مضارع این
برآید ۔ صاحب جهانگیری در ملحقات
بمعنی تعظیم کردن و برخاستن قانع و فرماید
که این کنایه باشد صاحب جامع هم ذکر این
کرده صاحب بوار فرماید که حاصل بالمصدر
این برآمد و صاحب ناصری صراحت فرماید
کند که برپای خاستن برای تعظیم کسی که
در آمد و مؤلف عرض کند که مصدر مرکب
از کلمه بر بالمعنی حقیقیش یعنی صلی و آمدن
بمعنی خود است (۲) معنی حقیقی این مرکب باشد

آمدن و مراد از برخاستن و بلند شدن
پس معنی تعظیم کردن کنایہ باشد کہ برای
تعظیم برمیخیزند (اردو) اٹھنا تعظیم
کے لئے تعظیم دینا ۔ بقول آصفیہ کسی کی
تشریف آوری پر کھڑا ہو جانا ۔ کھڑے
ہو کر عزت کرنا ۔

(۲) برآمدن ۔ بقول موارد بمعنی پاک و
صاف شدن چون (برآمدن دیدہ از
غبار) (حزین ؎) خوشا دمی کہ مرا دیدہ
از غبار برآید ٭ زگرد ستیم آن نازنین
سوار برآید ٭ مؤلف عرض کند کہ این
سند مصدر مرکب (برآمدن دیدہ از غبار)
پیدا می شود یعنی (بیرون آمدنش از غبار)
پس برآمدن درینجا متعلق است بمعنی
سوزش کہ می آید صاف و پاک شدن
دیدہ معنی مرادی است و متعلق است با
مصدر مرکب مذکورہ و مجرد برآمدن معنی
صاف و پاک شدن اصلا نباشد چنانکہ
صاحب موارد خیال کردہ (اردو) صاف
و پاک ہو جانا ۔

(۳) برآمدن ۔ بقول بحر بمعنی بیرون رفتن
و خارج شدن و وارستہ این را معروف
گوید مؤلف عرض کند کہ مقصودش خبر نیز
نباشد کہ بمعنی حقیقی است و بقول موارد
بیرون آمدن (حزین ؎) شمشیر کین بکف
نگہ کافر فرنگ ٭ آیا بی کدام مسلمان برآمد
٭ (اردو) برآمد ہونا ۔ نکلنا ۔

(۴) برآمدن ۔ بقول بحر بمعنی سعادت
کردن مؤلف عرض کند کہ حیف است
کہ سند استعمال پیش نشد و دیگر محققین فارسی
زبان ذکر این نکردہ اند خیال ما این است
کہ این معنی از (برآمدن با کسی) و کسی ...
بوجہ پیدا می شود و از مجرد برآمدن قابل
تقریر تفاوتی نیست کہ صاحب بحر نیز

معنی را از معنی بحر و هفتم قایم کرده باشد یاحق
حال مانندی در کلام صائب یافته ایم که
بکار این می خورد (ب) اگرچه در روشنگری
دارد ید بیضا ز صبح ٭ که برنمی آید بشبهای جدائی
آفتاب ٭ (اردو) برابری کرنا۔ بقول
آصفیه همسری کرنا۔ مقابله کرنا۔
(۵) برآمدن۔ بقول بحر و وارسته و بهار بمعنی
بلند شدن و بالا رفتن (سنجر کاشی ب)
سراغ یوسف خود گیرم و قرار نگیرم ٭ اگر
بماه برآیم دگر سپهر برآفتم ٭ (ظهوری ب)
دوال کوس بنام مهیب کوب ظهوری که
صدا بلند کند چون به بام برآیم ٭ مؤلف
عرض کند که از سند سنجر کاشی (برآمدن ٭
بر افشان آن پیدا می شود بمعنی همسر راه
شدن و کنایه از بلند شدن بماه چیزی نیست
که صاحب بحر معنی چهارم را که گذشت از
همین سند بعنوان قایم کرده و ... نیست که سند

بالا مناسب تر است با معنی (بالا رفتن) و
(بلند شدن) که از سند نصیرای همدانی بمعنی بست و
دوم می آید (اردو) بلند ہونا۔ چڑھنا۔
(۶) برآمدن۔ بقول بحر و وارسته و بهار پرورش
یافتن و ترقی کردن و فرماید که از اینجاست
که چون دو کس با هم از خردی یکجا پرورش
یابند گویند که فلان فلان با هم برآمده اند
یعنی با یکدیگر پرورش یافته اند (شانی تکلو
ب) کجا ز شهر سوالم لب جواب کشاید ٭ شکر
لبی که به شیر و شکر برآمده باشد ٭ (سلیم ب)
ز گل سیرس که صبح چمن چه می گوید ٭ که من
برآمده ام بجولا در صحرا ٭ (مخلص کاشی
ب) جدا ز هم چه تمتع برند چون دندان ٭ که
جماعتی که ز طفلی بهم برآمده اند (حزین ب)
ز غیرم من اشک حسرت ز بالد نهال او ٭
ز سر دوش آب دیده گریان برآمده ٭ مؤلف
عرض کند که برآمدن بمعنی خوردش است و

اصطلاح (بہم برآمدن از طفلی) بمعنی بایکدیگر
ترقی بہم کردن است در یکجائی و سند مخلص
کاشی متعلق است بہ ہمین مصدر اصطلاحی
و مجرد برآمدن درینجا اصلا بمعنی پرورش یافتن
و ترقی کردن نیست. سند شانی تکلو متعلق است
بمعنی دہم و سند سلیم و حزین متعلق بمعنی ہشتم
این کہ می آید (اردو) پرورش پانا. ترقی
کرنا. ترقی پانا۔

(۷) برآمدن. بقول بحر و وارستہ و بہار و
موارد بمعنی از عہدہ برآمدن (ظہوری) با
(مصرع) دل نازکت ناز طبیبان نمی کشم ۔ از
نازم ہمدرد خویش بدارو برآمدہ است
(شانی تکلو) چندانکہ تا ختم نظر از رگ
جہوشان ۔ برنامدم بہ دیدۂ تر و داشتن
خویش ۔ (گلستان سعدی) شیطان با مخلصان
برنیاید و سلطان با مفلسان ۔ مؤلف
عرض کند کہ از کلام ظہوری (برآمدن بدارو)

پیداست کہ بمعنی بیرون شدن
از علاج و مستغنی شدن از علاج و لاعلاج
شدنش باشد. پس (برآمدن) درین شعر
بمعنی سوم اوست. و از کلام شانی تکلو
(برآمدن بچیزی) و از سند شیخ شیراز (برآمدن
باکسی) پیدا می شود و مراد و بمعنی غالب
شدن بران و (برآمدن) درینجا مجاز معنی
پیچش کہ از بلندی غلبہ مراد گرفتہ اند ہیچ
نیست کہ صاحب بحر بمعنی چہارم را از سند
بالا قائم کردہ [illegible] بمعنی [illegible] و کہ مصدر [illegible]
از عہدہ [illegible] خود [illegible] می آید [illegible]
بمعنی از عہدہ برآمدن نباشد [illegible]
عہدہ برا ہونا. غالب آنا۔

(۸) برآمدن. بقول بہار بمعنی [illegible]
بقول مؤید روئیدن اصاب [illegible]
[illegible] بمعنی [illegible] برق [illegible]
[illegible]